مکمل و مدلل

فتاویٰ دارالعلوم دیوبند

جلد ۱۲

کتاب الایمان والنذور، کتاب [illegible]، کتاب الحدود
کتاب السیر، کتاب اللقطہ

افادات

مفتی اعظم عارف باللہ حضرت مولانا مفتی عزیز الرحمن صاحب عثمانی

مرتب

مولانا مفتی محمد ظفیر الدین صاحب

حسب ہدایت

حضرت مولانا مفتی ابوالقاسم صاحب نعمانی مہتمم دارالعلوم دیوبند

ناشر

مکتبہ دارالعلوم دیوبند

مکمل و مدلل

فتاویٰ دار العلوم دیوبند

جلد ۱۲

کتاب الأیمان والنذور ، کتاب القصاص ، کتاب الحدود
کتاب السیر ، کتاب اللقطہ

افادات

مفتی اعظم عارف باللہ حضرت مولانا مفتی عزیز الرحمٰن صاحب عثمانی

مرتب

مولانا مفتی محمد ظفیر الدین صاحب

حسب ہدایت

حضرت مولانا مفتی ابو القاسم صاحب نعمانی مہتمم دار العلوم دیوبند

ناشر

مکتبہ دار العلوم دیوبند

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فتاویٰ دارالعلوم دیوبند مدلّل ومکمّل جلد دوازدہم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی سید المرسلین
وعلیٰ آلہ وصحبہ اجمعین

خاکسار مرتب کا دل حمد وشکر خداوندی سے لبریز اور اس کی پیشانی رب العلمین کے آگے سجدہ ریز ہے کہ اس نے اپنے خاص فضل وکرم سے کسی لائق بنایا، اور مجھ جیسے ظلوم وجہول کو فتاوی دارالعلوم دیوبند کی ترتیب وتزئین اور تحشیہ کی عظیم خدمت پر لگایا۔ فالحمد للہ حمداً کثیرا

فتاوی دارالعلوم کی بارہویں جلد آج قارئین اور اہل علم کی خدمت میں پیش کرتے ہوئے دل اطمینان ومسرت محسوس کررہا ہے اور بے ساختہ زبان قلم پر یہ مصرع آرہا ہے

شادم از زندگیٔ خویش کہ کارے کردم

زیر نظر جلد میں کتاب الایمان والنذور، کتاب القصاص، کتاب الحدود کتاب السیر اور کتاب اللقطہ سے متعلق وہ تمام احکام ومسائل آگئے ہیں جو رجسٹر نقل فتاوی میں درج تھے۔

مرتب نے حسب سابق اس جلد کی ترتیب وتزئین اور تحشیہ پر بھی اپنی بساط کے مطابق محنت کرنے میں کوتاہی نہیں کی ہے۔ یوں خطا ونسیان انسانی خمیر میں ودیعت ہے۔ اگر کہیں بھول چوک ہوگئی ہو تو اللہ تعالیٰ معاف فرمائے۔

اللہ تعالیٰ کا احسان و شکر ہے کہ فتاویٰ دارالعلوم دیوبند کا یہ سلسلہ اہل علم میں مقبول ہے اور دنیائے اسلام اس سے برابر مستفید ہو رہی ہے، اور ایسا کیوں نہ ہوتا جب کہ اس کو جامعہ اسلامیہ دارالعلوم دیوبند جیسے علمی اور تعلیمی ادارہ اور یہاں کے مفتی اعظم، عارف باللہ حضرت مولانا مفتی عزیز الرحمٰن عثمانی قدس سرہ سے نسبت حاصل ہے

فتاویٰ کا جو حصہ رہ گیا ہے، اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیں کہ اس کی ترتیب و تزئین اور تحشیہ و اشاعت کی بھی توفیق عطا کرے اور ہم جلد سے جلد اسے آپ حضرات اہل علم کی خدمت میں پیش کر سکیں۔

یہاں اپنے اساتذہ کرام، سرپرست شعبہ اور اراکین مجلس شوریٰ کی خدمت بابرکت میں ہدیہ امتنان و تشکر پیش کرنا اپنا فرض سمجھتا ہوں، جن کی تعلیم و تربیت حوصلہ افزائی اور اعتماد سے یہ کام انجام پایا۔ اور آئندہ بھی انشاء اللہ انجام پائے گا۔

استفادہ کرنے والوں سے درخواست ہے دارالعلوم کے تحفظ و بقا اور خاکسار کیلئے صلاح و فلاح کی دعا فرمائیں۔ اخیر میں رب العزت سے التجا ہے کہ اس حقیر خدمت کو قبول فرمائے اور اسے ہمارے لئے زاد آخرت بنائے۔ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ آمِيْن يَارَبَّ الْعَالَمِيْن

طالب دعاء

محمد ظفیر الدین غفرلہ

مرتب فتاویٰ دارالعلوم دیوبند

۱۰ ذی قعدہ سنہ ۱۴۰۲ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فہرست عنوانات فتاوی دار العلوم دیوبند مدلل و مکمل جلد دوازدہم

کتاب الایمان

قسم کھانے اور اسکے کفارہ سے متعلق احکام و مسائل

باب النذور

نذر و منت ماننا اور اس سے متعلق احکام و مسائل

کتاب القصاص والحدود

باب اول قصاص

قتل اور زخمی کرنے سے متعلق احکام و مسائل

باب دوم احکام زنا

زنا وغیرہ سے متعلق احکام ومسائل

کتاب اللقطہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کتاب الایمان

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی سید المرسلین و علی آلہ وصحبہ اجمعین

قسم کھانے اور اسکے کفارہ سے متعلق احکام و مسائل

حلف بالقرآن جائز ہے یا نہیں

سوال (۱) قرآن مجید پر ہاتھ رکھ کر یا اس کو ہاتھ میں لے کر کسی امر یا نہی کے فعل یا ترک۔ مثلاً صوم وصلوٰۃ کی پابندی کرنے نشہ خواری وجوابازی سے باز آنے پر قسم وعہد کرنا یا کرانا شرعاً درست ہے یا نہیں۔ زید کہتا ہے کہ نفس کلام اللہ مخلوق نہیں مگر قرآن اس حروف و صوت کے ساتھ مخلوق ہے اس لئے یہ غیر اللہ ہے اور غیر اللہ کی قسم کھانا شرک ہے اگرچہ قسم ہو جاتی ہے۔ بکر کہتا ہے نہ شرک ہے نہ بدعت اور نہ حکم ہے نہ منع بلکہ ترغیب الی الامر ونہی عن المنکر ہے اس لئے اچھا ہے آپ مدلل بیان فرمائیں

الجواب:۔ اقول قال فی رد المحتار ونقل فی الهندیة عن المضمرات وقد قیل هذا فی زمانهم اما فی زماننا فیمین وبه ناخذ ونامر ونعتقد وقال محمد بن مقاتل الرازی انه یمین وبه اخذ جمهور مشائخنا الخ

فهذا مويد لكونه صفة تعورف الحلف بها كعزة الله وجلاله الخ پس معلوم ہوا کہ حلف بالقرآن متعارف ہے اور یہ ایسا ہے جیسا کہ حلف بعزة وجلاله پس شرک و بدعت کہنا اس کو صحیح نہیں ہے اور ترک معاصی پر عہد و پیمان کرنا اور کرانا عمدہ کام ہے اور نماز جنازہ ہر ایک مسلمان نیک و بد کی پڑھنی چاہیئے الا ما استثناه الفقهاء لقوله عليه الصلوة والسلام صلوا على كل بر و فاجر الحديث۔

سوال (۲) قسم کھائی کہ زید پر اگر ظلم کروں تو کافر ہو جاؤں شرعاً اس کا کیا حکم ہے۔ شخصے حلف کرد کہ بر زید ظلم و حق تلفی او نخواہم کرد اگر کنم پس من کافر و از شفاعت شفیع المذنبین بریم۔ پس اگر بر زید ظلم و حق تلفی او کند بموجب یمین خود کافر گردد و از شفاعت شفیع المذنبین بری خواہد شد یا نہ

الجواب:۔ ایں قسم ست کہ بصورت حنث کفارہ برو لازم شود[1] و در کفر او بصورت حنث اختلاف است واضح آنست کہ کافر نہ شود فی الدر المختار والاصح ان الحالف لم يكفر سواء علقه بماض او آت ان كان عنده فی اعتقاده انه يمين الخ[2]

سوال (۳) قرآن مجید کی قسم کھانے سے انکار کی صورت میں کیا حکم ہے۔ خدمت کمیٹی سے ۔۔ ممبر اس لئے اخذ کئے گئے کہ نماز پڑھنے کی تاکید کریں لیکن شرط یہ تھی کہ جملہ ممبر تقرری سے قبل اپنے دست مبارک کو مصحف مجید سے مزین فرما کر قسم کھائیں کہ اس امر میں کسی خویش کی رعایت نہ کریں گے ایک شخص اس پر معترض ہے اور مخالف ہے اس کی نسبت شرعاً کیا حکم ہے

---

[1] رد المحتار کتاب الایمان مطلب فی القرآن ص ۳۴ ج ۳ ظفیر۔ [2] وتعليق الكفر بالشرط يمين وسيجئ انه ان اعتقد الكفر به يكفر والا يكفر در مختار بالتشديد ای تلزمه الكفارة رد المحتار کتاب الایمان مطلب فی القرآن ص ۳۴ ج ۳ ظفیر۔ [3] دیکھئے الدر المختار علی هامش رد المحتار کتاب الایمان ص ۶۶ ج ۳ ظفیر

الجواب :۔ معترض اور مخالف اس کار خیر میں صریح خطا پر اور سخت گنہگار ہے اس سے توبہ کرائی جاوے۔

ایمان کی قسم کھانا کیسا ہے؟ | **سوال** (۴) مسلمان کو ایمان کی قسم کھانا جائز ہے یا نہیں۔

الجواب :۔ قسم اللہ کی کھانی چاہیئے اللہ کے سوا، ایمان یا قرآن وغیرہ کی قسم نہ کھانی چاہیئے[1]

قسم کھائی اور نکاح میں دھوکہ ہوگیا تو کیا حکم ہے | **سوال** (۵) عرصہ دس ماہ کا ہوا میں نے ایک عورت سے نکاح کیا عورت کے بھائی نے قبل از نکاح سوائے تعریف کے اور کچھ ظاہر نہ کیا رخصت کے بعد معلوم ہوا کہ عورت بالکل اپاہج و مجبور، دونوں ہاتھ پاؤں بے کار اندام نہانی میں بوجہ ہڈی کے گنجائش نہیں، ۵۰۰ روپیہ مہر مقرر ہوا تھا اور بوقت نکاح میں نے قسم کھائی تھی کہ طلاق نہ دوں گا ایسی حالت میں اگر طلاق دی جائے تو کیا حکم ہے جب کہ مجھے دھوکہ دیا تو نکاح ہوا یا نہ۔

الجواب :۔ اس صورت میں نکاح ہوگیا اور بلا وطی طلاق دینے کی صورت میں نصف مہر بذمہ شوہر لازم ہے اور طلاق نہ دینے کی جو قسم کھائی تھی بوجہ ضرورت مذکورہ بحالت مذکورہ اس قسم کا توڑنا جائز ہے مگر کفارہ قسم کا لازم ہوگا[2]

---

[1] لا یقسم بغیر اللہ تعالیٰ کالنبی والقرآن والکعبۃ (درمختار) اے لاینعقد القسم بغیر اللہ تعالیٰ غیر اسمائہ وصفاتہ بل یحرم (رد المحتار کتاب الایمان ج ۳ ص ۴۶) ظفیر

[2] فانہ یجب فیما اذا حلف علی طاعۃ و یحرم فیما اذا حلف علی معصیۃ و یندب فیما اذا کان المحلوف علیہ جائزا (رد المحتار کتاب الایمان ج ۳ ص ۶۶) وفیہ الکفارۃ ان حنث (رد المحتار ج ۳ ص ۶۶) ظفیر

بیوی سے کسی وجہ سے ہمبستر نہ ہونیکی قسم کھانا | **سوال (۶)** اگر کوئی شخص اپنے دل میں قسم کھائے کہ کل ہم اپنی بی بی کے ساتھ کسی وجہ سے غصہ ہو کر قسم کھا کر ہمبستر نہ ہوں گے لیکن اپنی بی بی کی خواہش سے ہمبستر ہو گیا تو شرعاً کیا حکم ہے۔

الجواب :- جب تک زبان سے الفاظ قسم کہہ کر نہ توڑے کفارہ قسم اس پر نہیں آتا [1]

ان شاء اللہ کے ساتھ قسم کھانے کا حکم | **سوال (۷)** میرے والد نے مجھ سے مرغ نہ کھانے کا عہد کرایا میں نے ان الفاظ سے عہد کیا کہ ان شاء اللہ میں مرغ نہیں کھاؤں گا۔ مجھے مرغ کھانا جائز ہے یا نہیں

الجواب :- جائز ہے کیونکہ ان شاء اللہ کہنے سے قسم نہیں رہتی یہ بہت اچھا کیا کہ ان شاء اللہ کہہ لیا۔[2]

قسم کھائی کہ فلاں کام نہ کروں گا پھر کرلے تو کیا حکم ہے | **سوال (۸)** اگر کوئی شخص اس طرح قسم کھائے اور عہد کرے کہ اے خدا میں تری ذات بابرکات کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اگر میں فلاں کام میں اپنا عہد توڑدوں تو مجھے دوزخ میں ڈالئے اور دین ودنیا ہمیشہ ہمیشہ ذلیل وخوار کیجئے اور اپنی مار دیجئے اور مردود کیجئے اور میری دعا کبھی قبول نہ کیجئے اور میں آسمان اور زمین اور فرشتوں کو گواہ کر کے کہتا ہوں کہ میں اپنا عہد کبھی نہ توڑوں گا اور پھر وہ عہد توڑدے تو اس کا کیا حشر ہوگا اور اس کا کفارہ کیا ہوگا۔

---

[1] ورکنہا اللفظ المستعمل فیہا (الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب الایمان ص ۴۸ ج ۳) ظفیر [2] وصل بحلف ان شاء اللہ بطل یمینہ وکذا یبطل بہ ای بالاستثناء المتصل کل ما تعلق بالقول عبادۃ او معاملۃ (الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب الایمان ص ۹۹ ج ۳) ظفیر

الجواب :- اس صورت میں اگر وہ شخص اس عہد کو توڑ دے تو کفارہ قسم کا اس کے اوپر واجب ہے[1] یعنی دس مسکینوں کو دو وقت کھانا کھلاوے یا دس مسکینوں کو کپڑا پہنا دے اور اگر یہ نہ ہو سکے تو تین روزہ متواتر رکھے[2]

نابالغ لڑکا قرآن شریف اٹھائے تو اس کا کیا حکم ہے

سوال (۹) ایک نابالغ لڑکا ریل سے بغیر ٹکٹ سفر کرتا ہے اگر اس کا کوئی عزیز اس سے قرآن شریف اٹھوائے اور کہلوائے تو وہ گنہگار ہوگا یا نہیں۔

الجواب :- وہ گنہگار نہ ہوگا

شریعت کے کسی کام پر اہل برادری سے عہد لینا

سوال (۱۰) اور اہل برادری نے پنچایت سے یہ کہا کہ کلمہ پڑھو اس کے بعد کہا گیا کہ اگر اس ہمارے حکم کو کوئی توڑے تو وہ خدا اور رسول سے پھرے۔ اس قسم کی قسم کھانا شرعاً جائز ہے یا نہیں

الجواب :- اگر شریعت کے کام پر ایسا عہد لیا جاوے کہ جو کوئی اس حکم شریعت کو توڑے وہ گویا خدا تعالیٰ اور رسول کا مخالف ہے تو یہ جائز ہے لیکن برادری کے حکم پر مطلقاً ایسا عہد لینا درست نہیں ہے چاہے وہ حکم موافق شریعت کے ہو یا نہ ہو اس کی تعمیل کریں اور جو کوئی اس حکم کو توڑے وہ خدا اور رسول کا مخالف ہے۔ تو ایسا عہد لینا درست نہیں ہے۔

غیر اللہ کی قسم کیسی ہے

سوال (۱۱) خدائے تعالیٰ کے سوا کسی اور چیز کی قسم کھانا مثلاً لڑکے یا قرآن شریف وغیرہ کی قسم کھانا درست ہے یا نہیں ایسی قسم کھانے والا مشرک ہوگا یا نہیں۔

---

[1] وفیہ الکفارۃ ان حنث (الدر المختار علی هامش رد المحتار کتاب الایمان ص ۶۶ ج ۳) ظفیر

[2] وکفارته تحریر رقبة او اطعام عشرۃ مساکین کما مر فی الظهار او کسوتهم بما یصلح للاوساط وینتفع به فوق ثلاثة اشهر ویستر عامة البدن (ایضاً ص ۷۲ ج ۳) ظفیر

الجواب: غیر اللہ کی قسم کھانا حرام ہے جیسے بیٹے یا باپ وغیرہ کی قسم کھانا[1] البتہ قرآن شریف کی قسم کھانا متعارف ہوگیا ہے لہذا وہ معتبر ہے اور قسم ہو جاتی ہے فی الدر المختار قال الکمال ولا یخفی ان الحلف بالقرآن الآن متعارف فیکون یمینا الخ[2] فقط

مورثوں کے حلف کا وارثوں پر اثر پڑتا ہے یا نہیں

سوال (۱۲) ایک محلہ جس میں اقوام شیخ رہتے ہیں اور ان میں دو فریق ہو رہے تھے ہر دو فریق نے یہ تجویز کی کہ سب فریق ایک ہو جائیں اور کوئی نزاع آپس میں نہ رہے ہر حالت میں ہر شخص شادی غمی میں سب شریک رہیں اور اس عہد کی پابندی کیلئے سب کے ہاتھ میں قرآن شریف دے کر یہ حلف لیا گیا کہ مراسم برادرانہ ترک کئے جاویں گے جن شخص نے حلف کیا تھا اب ان میں سے چند اشخاص ہیں باقی فوت ہو گئے ایک شخص نے یہ مخالفت کی کہ وہ خلاف اپنے گروہ کے دوسری گروہ کی جانب سے مقدمات میں پیروی کرنے لگا ان اشخاص کے وارثوں نے جنھوں نے قرآن شریف اٹھایا تھا اور حلف کیا تھا یہ کہا کہ گو اب تک ہم اپنے مورثوں کے حلف کے پابند رہے مگر اس عہد حلف کی پابندی ہم پر عائد نہیں ہوتی کیا یہ صحیح ہے اور جو لوگ حلف کرنے والوں میں سے بقید حیات ہیں ان پر پابندی حلف لازم ہے یا نہیں۔

الجواب: مورثوں کی حلف کا وارثوں پر کچھ اثر عائد نہیں ہوتا البتہ جو لوگ ان حلف کرنے والوں میں کے بقید حیات ہیں وہ اپنے حلف اور قسم کو توڑیں تو ان پر کفارہ لازم آئے گا[3]

---

[1] لا یقسم بغیر اللہ تعالیٰ (درمختار) ای لا ینعقد القسم بغیرہ تعالیٰ الخ بل یحرم۔ ردالمحتار کتاب الایمان ص ۴۶ ج ۳ [2] الدر المختار علی ہامش ردالمحتار کتاب الایمان ص ۴۶ ج ۳) ظفیر

[3] وھذا القسم فیہ الکفارۃ ان حنث الدر المختار علی ہامش ردالمحتار کتاب الایمان ص ۶۱ ظفیر

لیکن یہ ضروری نہیں ہے کہ کفارہ لازم ہونے کی وجہ سے وہ لوگ گنہگار بھی ہوں اور مواخذہ دار اخروی ہوں بلکہ بسا اوقات حلف کا توڑنا ضروری ہو جاتا ہے[۱] جیسا کہ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض دفعہ کسی فعل کے کرنے پر قسم کھائی اور پھر اس کی خلاف میں آپ کو بہتری معلوم ہوئی تو آپ نے اس قسم کو توڑ دیا اور کفارہ دیدیا اور اسی طرح آپ نے دوسروں کو بھی حکم فرمایا کہ تم میں سے اگر کوئی کسی امر پر حلف کرے اور پھر اس کی خلاف میں خیر معلوم ہو اور وہ خلاف کام ثواب کا ہو تو قسم کو توڑ دو اور جو امر بہتر اور شریعت میں موجب ثواب ہے اس کو کرے پس اگر اس شخص سے کوئی امر خلاف شریعت ہوا ہے تو اس وجہ سے اس سے متارکت کی ہے تو یہ اچھا ہے اس میں گناہ نہیں ہوا اور حلف کرنے کرنیوالے کفارہ قسم کا دیدیویں[۲] فقط

قسم کھائی جائداد سے کچھ نہیں لونگا وارث ہوجانے کے بعد کیا کرے | سوال ۱۳۹: ایک شخص نے اپنے والد کے ساتھ جھگڑا فساد کر کے یہ حلف کیا اگر میں تمہاری جائداد کی کچھ کھاؤں تو میں نبی کے دین سے خارج ہوں گا اب اس کے والد کا انتقال ہو گیا تو حلف سے بری ہونے کی کیا صورت ہے اور جائیداد کی میراث ہونے کی کیا صورت۔

الجواب: ان الفاظ سے قسم ہو جاتی ہے[۳] لہذا اگر اس جائیداد میں سے

---

[۱] ومن حلف علی معصیۃ کعدم الکلام مع ابویہ او قتل فلان الخ وجب الحنث والتکفیر لانہ اھون الامرین الخ (ایضا ص ۸۵ ج ۳) ظفیر [۲] وھذا القسم فیہ الکفارۃ ان حنث (ایضا ص ۶۶ ج ۳) ظفیر [۳] وبری من اللہ وبری من رسولہ یمینان الخ وبری من الاسلام او القبلۃ او صوم رمضان او الصلوٰۃ الخ یمین لانہ کفر وتعلیق الکفر بالشرط یمین (الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب الایمان ص ۶۱ ج ۳) ظفیر

کچھ لیوے اور کھاوے تو کفارہ قسم کا دیوے اور بصورت حنث اس کی کفر میں اختلاف ہے لہٰذا احوط یہ ہے کہ وہ تجدید اسلام کرے در مختار میں ہے حالقسم ایضاً بقولہ ان فعل کذا فھو یھودی او نصرانی الخ او کافر فیکفر بحنثہ[1] فقط

سوال (۱۴) رشید نے حمید کو کہا اللہ کی قسم تم کو یہ کام کرنا ہوگا اب اگر حمید وہ کام نہ کرے تو رشید حانث ہوگا یا نہیں۔

دوسرے نے یہ قسم دی کہ یہ کام کرنا ہے اس نے نہیں کیا تو کیا حکم ہے

الجواب:۔ رشید حانث ہوگا[2] فقط۔

سوال (۱۵) ایک شخص نے اس طور سے قسم کھائی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ خدا گواہ ہے اگر میں یہ کام کروں تو رسول اللہ کی شفاعت سے ناامید ہوں۔ پھر اس کام کا مرتکب ہوا ہے اس صورت میں اس شخص کیلئے شرعاً کیا حکم ہے۔

کلمہ پڑھ کر قسم کھانے سے قسم ہوگی یا نہیں

الجواب:۔ در مختار میں ہے کہ ان الفاظ سے قسم نہیں ہوتی اور حکم یہ ہے کہ وہ شخص کافر نہیں ہوتا مگر اس میں گناہ ہے لہٰذا توبہ و استغفار کرے و فیہ اشھد اللہ لا افعل یستغفر ولا کفارۃ وکذا اشھد ک و اشھد ملائکتک لعدم العرف الخ وفی انا بریٔ من الشفاعۃ لیس بیمین لان منکرھا مبتدع لا کافر الخ[3] فقط۔

---

[1] الدر المختار علی ھامش رد المحتار کتاب الایمان ص ۶۵ ج ۳ قولہ فیکفر بحنثہ ای تلزمہ الکفارۃ اذا حنث ای قیاسا علی تحریم الحلال لانہ لما جعل الشرط علما علی الکفر وقد اعتقدہ واجب الامتناع وامکن القول بوجوبہ بغیرہ جعلنا یمینا نھر رد المحتار ص ۶۵ ج ۳ ظفیر [2] وفیہ الکفارۃ ان حنث الدر المختار علی ھامش رد المحتار کتاب الایمان ص ۶۲ ج ۳ ظفیر [3] الدر المختار علی ھامش رد المحتار کتاب الایمان ص ۶۷ ج ۳۔ ظفیر

فلاں کام کردوں تو خدا کے دیدار سے محروم رہوں پھر کرلیا تو کیا حکم ہے

سوال (۱۶) اس شخص نے یہ عہد کیا کہ اگر اب سے میں بڑے کام کو کروں تو خدا کا دیدار اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت مجھکو نصیب نہ ہو والعیاذ باللہ تعالیٰ اور دونوں جہاں میں میرا روسیاہ ہو کچھ عرصہ بعد وہ ہی کام اس نے کیا تو کیا حکم ہے۔

الجواب:- درمختار کتاب الایمان میں ہے و فی انا بریٔ من الشفاعۃ لیس بیمین[1] اس روایت سے معلوم ہوا کہ الفاظ مذکورہ فی السوال سے قسم منعقد نہیں ہوتی لہٰذا اس کام کے کرنے کی وجہ سے کفارہ واجب نہ ہوگا آئندہ اس قسم کے الفاظ کہنے سے احتراز و اجتناب کرنا چاہیئے اور صدق دل سے اس فعل قبیح سے توبہ نصوح کرنی چاہیئے اور آئندہ اس فعل بد سے بچنا چاہیئے۔ فقط

خنزیر کھانے کی قسم کھائی پھر توڑ دی کیا حکم ہے

سوال (۱۷) ایک شخص اپنے چچا سے ناراض ہے چچا نے منانا چاہا تو اس نے قسم کھائی کہ اگر میں جاؤں تو خنزیر کھاؤں اب اگر وہ چچا کا کہنا مان لے تو قسم کے بارے میں کیا کرے

الجواب:- یہ قسم نہیں ہوئی مگر اس بات کے کہنے کا گناہ ہوگا۔ و کذالک ان قال ان فعلت کذا فانا زان او شارب خمر او اکل میتۃ فلیس بحالف[2] فقط۔

---

[1] الدرالمختار علی ھامش ردالمحتار کتاب الایمان ص۴۲ ج۳ ظفیر

[2] ایضاً ص۴۲ ج۳ ظفیر۔ ھو یستحل الدم او لحم الخنزیر ان فعل کذا لا یکون یمینا لان استحلال ذلک لا یکون کفراً (ردالمحتار ص۴۲ ج۳) ظفیر

زیدنے ہزار روزہ کی قسم کھائی تو کیا کرے

سوال (۱۸) کیا فرماتے ہیں علماء دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ زیدنے کچھ مال بکر کا چرالیا بکر اس کو قسم کھلاتا ہے اور زید قسم کھاتا ہے کہ اگر میں نے چرایا تو مجھ پر ہزار روزہ فرض ہوں یا واجب ہوں آیا عندالشرع اس پر ہزار روزہ واجب ہوں گے یا نہیں؟ ایسا ہی اگر آئندہ کی بابت قسم کھائے کہ اگر میں تیرا مال چراؤں تو مجھ پر ہزار واجب ہوں؟۔

الجواب:۔ دونوں صورتوں میں روزہ فرض ہوں گے کذا یفہم من الدرالمختار المواخذۃ فیہا الا فی ثلث طلاق وعتاق ونذر الاشباہ وان علقہ بالمعروۃ کان زنیت لفلانۃ مثلا فحنث درمختار ص ۹۲ ج ۳[1]

یہ کہنا کہ ایسا کروں تو اپنے باپ کا نہیں قسم نہیں ہے

سوال (۱۹) اگر یہ کہدے کہ اگر میں آپ کے گھر جاوں تو اپنے باپ سے نہیں بلکہ کسی خاکروب سے ہوں۔ اگر چلا جاوے تو کفارہ لازم ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ اس میں کچھ کفارہ نہیں ہے۔ جانا درست ہے۔

گھر نہ آنے کی قسم کھائی اور سامان بھیجا تو حانث نہیں ہوا۔

سوال (۲۰) زید اور اس کی ساس میں کچھ نزاع ہوا زید نے غصہ سے اپنی ساس کو کہا کہ اگر میں تمھارے گھر آؤں یا کام کروں تو میری عورت مجھ پر حرام، حرام، حرام تین دفعہ کہا پھر زید اپنے گھر چلا گیا جب زید کی عورت اپنی ماں کے گھر بیمار ہوئی تو زید کسی شخص سے تعویذ لائے اور کسی اور شخص کو دیدیا کہ میری ساس کو دیدو اور ایک تربوز کسی شخص نے زید کو دیا کہ تم اپنی ساس کو دیدینا۔ زید نے وہ تربوز کسی اور شخص کو دیدیا کہ میری ساس کو دیدینا۔ دریافت طلب یہ امر

---

[1] الدرالمختار علی ہامش ردالمحتار کتاب الایمان ص ۹۲ ج ۳ ظفیر

ہے کہ زید ان دو کام کرنے سے حانث ہوا یا نہ ۔ اور اس کی عورت پر تین طلاق واقع ہوئی یا نہیں ۔

الجواب :۔ اس صورت میں زید حانث نہیں ہوا کیونکہ زید اپنی ساس کے گھر نہیں آیا اور نہ اسکے کہنے سے اس کا کوئی کام کیا[1] فقط

ایسا کروں تو خدا اور رسول سے بیزار ہوں کہنا قسم ہے

سوال (۲۱) ایک شخص نے نذر کی کہ فلاں چیز لوں گا تو خدا اور رسول سے بیزار رہوں گا اور وہ شخص اس چیز پر قائم ہو گیا اس کے واسطے کیا حکم شریعت میں ہے

الجواب :۔ اگر اس شخص نے اس کام کو کر لیا جس کے چھوڑنے کی قسم کھائی تھی تو اس پر کفارہ قسم کا واجب[2] ہے اور قسم کا کفارہ غلام آزاد کرنا یا دس مسکینوں کا کھانا یا کپڑا ہے اگر یہ نہ ہو سکے تو تین دن کے روزے پے در پے رکھنا چاہیئے[3] اور آئندہ ایسی قسم نہ کھاوے ۔

ناجائز بات پر حلف لینا درست نہیں مگر قسم توڑنے سے کفارہ ہوگا

سوال (۲۲) چالیس پچاس آدمیوں نے اس بات پر قسم کھائی کہ ہفتہ ہفتہ کو اناج نکال کر فروخت کر کے روپیہ جمع کیا کریں اور جب کوئی اس جماعت میں مرجائے یا کسی کا عزیز مر جاوئے تو اس روپیہ میں سے ایک مقدار معین پر اس کی تجہیز و تکفین میں خرچ کیا جائے اور سال بھر میں جس قدر روپیہ جمع ہو تو گیارہویں کے موسم میں

---

[1] جب زید نے خلاف قسم کیا ہی نہیں تو معلق طلاق واقع ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ۔ ظفیر ۔

[2] وبري من الله وبري من رسوله يمينان (الدر المختار على هامش رد المحتار كتاب الايمان ص ۵۴ ج ۳) ظفیر [3] وكفارته الخ اطعام عشرة مساكين او كسوتهم الخ وان عجز عنها كلها الخ صام ثلثة ايام ولاء ايضاً ص ۸۳ ج ۳ ظفیر

کفارہ لازم ہے یا نہ۔

الجواب:۔ اس بات قسم دینا اور قسم کھانا حرام ہے اور ایسی قسم کھانا بھی حرام ہے اور اس قسم کو توڑ دینا چاہیئے اصرار کرنا ایسی قسم پر نا جائز ہے[1] اور کفارہ قسم کا دینا لازم ہے[1] والتفصیل فی کتب الفقہ۔

جانور کا دودھ نہ کھانے کا حلف لیا ہے تو گھی وغیرہ کھانے سے حانث نہ ہوگا۔

سوال (۲۳): زید نے کہا میں اس بھینس کا دودھ نہ پیوں گا اور کوئی شرط نہیں کی۔ آیا زید کو اس بھینس کا گھی کھانا جائز ہے یا نہیں۔ یا کب تک دودھ پینا جائز نہیں ہے یعنی صرف اس ییانت کا، یا ہمیشہ کیلئے۔ نیز بھینس مذکور کی کڑی کا دودھ بشرط زندگی جائز ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ گھی کھانا درست ہے اور اس کی کڑی کا دودھ بھی جائز ہے۔ صرف اس کا دودھ پینے سے کفارہ لازم آوے گا یعنی ایک دفعہ کفارہ آوے گا پھر جائز ہو جائے گا[2] فقط (جب کوئی شرط نہیں کی تو یمین نہیں ہوا، اور اس کی وجہ ہے کھانے سے حانث نہ ہوگا۔ ظفیر)

کسی امر پر حلف سے انکار حلف سے انکار نہیں

سوال (۲۴): ہندہ نے اپنے داماد پر دعوی زنا کا کیا مگر گواہ معتبر نہ دے سکا۔ قاضی نے حلف مدعا علیہ پر یہ فیصلہ کیا کہ فلاں

---

[1] من حلف علی معصیۃ الخ وجب الحنث والتکفیر لانہ اھون الامرین (ایضاً بہشتی ظفیر ص) وفیہ الکفارۃ الخ او حنث (ایضاً ص) ظفیر ص

[2] ولا یحنث فی حلفہ لا یاکل من ھذا البسر او الرطب او اللبن باکل رطبۃ وتمرۃ وشیراز لان ھذہ صفات داعیۃ الی الیمین (در مختار) لان ھذہ صفات الخ اذ لا تختلف ان صفۃ البسورۃ والرطوبۃ واللبنیۃ مما قد تدعو الی الیمین بحسب الامزجۃ فاذا زالت زال ما عقد علیہ الیمین فالاکل بعد ما لم تنعقد علیہ الیمین (رد المحتار باب الیمین فی الاکل ص) ظفیر

فقیر کے مزار پر حلف کرے کہ میں نے اپنی ساس سے زنا نہیں کیا مدعا علیہ نے انکار کیا کہ میں فقیر کے مزار پر نہیں جاؤں گا۔ یہ انکار حلف سے ہوا یا نہیں۔

الجواب:- یہ انکار حلف سے نہیں ہے کیونکہ خدا تعالیٰ کی قسم کھانے کو دہ تیار ہے اور مزار فقیر پر جانا لغو ہے اس سے انکار کرنا حلف سے انکار نہیں ہے۔

حلف کے بعد دعویٰ میں زیادتی جائز نہیں

سوال (۲۵) عدالت میں حلف بھی ہوتا ہے۔ عدالت کہتی ہے کہ حلف سے کہو کہ تمہارا دعویٰ ٹھیک ہے تو اگر روپیہ دو روپیہ بڑھا کر دعویٰ کیا گیا تو یہ حلف سچ ہو گا یا جھوٹ

الجواب:- وہ حلف جھوٹ ہو گا زیادہ کا دعویٰ نہ کرنا چاہیے البتہ بصورت سرکشی و تمرد مدیون جو خرچہ عدالت سے ملے وہ لینا درست ہے کہ سبب اس خرچہ کا مدیون سرکش ہوا ہے اور اس کی سرکشی و عدم ادائے قرضہ کی وجہ سے نالش دائر کی گئی ہے فقط۔

ہاتھ پر قرآن دیکر حلف دینے سے حلف ہو جاتا ہے

سوال (۲۶) اگر کوئی شخص مسلمان کسی معاملہ میں مسلمان کو حلف قرآن شریف کا دے اس طریق سے کہ وقت اظہار اس کے ہاتھوں پر قرآن شریف رکھے۔ آیا اس طور سے حلف ہو جاتے ہیں یا نہیں

الجواب:- درمختار میں ہے وقال العینی وعندی ان المصحف یمین لاسیما فی زماننا قوله وقال العینی عبارته وعندی لو حلف بالمصحف و وضع یده علیه وقال وحق هذا فهو یمین ولاسیما فی هذا الزمن الذی کثرت فیه الایمان الفاجرة ورغبة العوام فی الحلف بالمصحف[۱] الخ اس کا

---

[۱] غموس تغمسه فی الاثم ثم النار وهی کبیرة ان حلف علی کاذب عمدا و کوالله ما فعلت کذا عالما بفعله او ما فعلته یا ثم بها فتلزمه التوبة۔ الدر مختار علی هامش رد المحتار کتاب الایمان ج ۳ ظفیر ۱۵ رد المحتار کتاب الایمان ج ۳ ظفیر

حاصل یہ ہے کہ اس زمانہ میں قرآن ہاتھوں پر رکھ کر حلف دینا قسم ہے یعنی اس سے قسم ہو جاتی ہے اور احکام یمین اس سے متعلق ہو جاتے ہیں الخ فقط

جب قسم کھائی کہ کسی کے گھر نہ جاؤں گا پھر چلا گیا تو کفارہ ہوگا

سوال (۲۷) عمر نے قسم کھائی تھی کہ میں فلاں گھر میں نہ جاؤں گا نہ وہاں کھانا کھاؤں گا لیکن والدہ عمر اس کو مجبور کرکے اس گھر میں لے گئی اور وہاں کھانا بھی کھلایا اب آئندہ عمر وہاں جا سکتا ہے یا نہیں اور عمر کو کچھ گنہ تو نہیں ہوا۔ اور کفارہ کیا ہوگا

الجواب:۔ قسم ٹوٹ گئی ہے اور کفارہ قسم کا لازم ہے اب آئندہ وہاں جانا درست ہے قسم پوری ہو گئی ہے اور گنہ کچھ نہیں ہوا صرف کفارہ لازم ہے۔ اور کفارہ قسم کا یہ ہے کہ ایک غلام آزاد کرے یا دس مسکینوں کو دونوں وقت کھانا کھلاوے یا دس مسکینوں کو کپڑا ہر ایک کو ایک ایک جوڑا دیوے اور اگر یہ نہ ہو سکے تو تین دن کے روزے متواتر رکھے۔

خلاف قسم کرنے سے کفارہ لازم ہے

سوال (۲۸) زید نے قسم کھائی اس امر کی کہ میں بکر سے کبھی نہیں بولوں گا پھر بسبب ضرورت کے زید بکر سے بولا تو زید کے قسم کو صحیح سمجھنا چاہیئے قسم کا کفارہ تو اس پر ضرور واجب ہے

الجواب:۔ کفارہ قسم کا زید کے ذمہ لازم ہے اور آئندہ کو بولنا چاہیئے[۱]

قرآن سے حلف دلانا درست ہے

سوال (۲۹) قرآن شریف سے حلف دلانا جائز ہے یا نہ۔ بر تقدیر اول کسی جاہل بے نمازی کو جو وضو اور غسل سے محض ناواقف ہے قرآن شریف دے کر حلف کرانا جائز ہے یا نہیں۔

---

[۱] ومن حلف علی معصیۃ کعدم الکلام مع ابویہ الخ وجب الحنث والتکفیر وحاصلہ ان المحلوف علیہ اما فعل او ترک وکل منہما اما معصیۃ وھی مسئلۃ المتن او واجب الخ او ھو اولی من غیرہ او غیرہ اولی منہ کحلفہ علی ترک وطی زوجتہ شہرا ونحوہ حنثہ اولی الخ (الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب الایمان ص۸۵ ج۳ وفیہ الکفارۃ ان حنث (ایضا ص۶۶ ج۳) ظفیر

الجواب :- قال فی الدر المختار قال العینی و عندی ان المصحف یمین لاسیما فی زماننا اذ عندنا الثلاثۃ المصحف والقرآن وکلام اللہ یمین وفی الشامی نقلا عن الھندیۃ عن المضمرات و قد قیل ھذا فی زمانھم اما فی زماننا فیمین و بہ ناخذ ونامر و نعتقد وقال محمد بن مقاتل الرازی انہ یمین و بہ اخذ جمہور مشائخنا الخ فھوا موید لکونہ صفۃ تعورف الحلف بھا کعزۃ اللہ وجلالہ[1] الخ اس سے معلوم ہوا کہ حلف دینا ساتھ قرآن شریف کے جائز ہے فقط

حسب قسم کے مطابق ادا نہیں کیا تو کفارہ ہوگا | سوال (۳۰) زید نے عمر پر ڈگری کا اجرا کرایا عمر نے کچھ روپیہ زید کو دے کر باقی کے واسطہ مزید مہلت چاہتا تھا۔ زید نے خدا کی قسم کھاکر یہ کہدیا کہ میں کل مطالبہ کو بیباق کروں گا مگر بعض اصرار و مجبوری کی وجہ سے اپنی قسم کے خلاف عمر کو مہلت دینا منظور کیا اس صورت میں زید پر کفارۂ قسم کیا ہوگا ؟ -

الجواب :- اس صورت میں کفارہ قسم کا زید کے ذمہ لازم ہے[2] فقط

کفارہ ادا کرنے کے بعد قسم باقی نہیں رہتی | سوال (۳۱) میں نے ایک چیز کے استعمال سے عمر بھر کی قسم کھائی تھی کہ میرے لئے اس کا استعمال کرنا عمر بھر کے واسطے حرام ہے پھر نہ رہ سکا، استعمال کرکے حانث ہوگیا، یہ قسم میرے سے منتہی ہوگئی یا نہیں یعنی بعد کفارہ دینے کے بھی قسم مذکور کے جہت سے استعمال کرنا حرام ہوگا یا نہ۔

الجواب :- قسم منتہی ہوگئی کفارہ کے بعد پھر اسکے استعمال سے

---

[1] دیکھئے رد المحتار کتاب الایمان ص ۴۶ ج ۳ - ظفیر [2] و فیہ الکفارۃ ان حنث (الدر المختار علی ھامش رد المحتار کتاب الایمان ص ۶۶ ج ۳) ظفیر -

حنث نہ ہوگا۔[1]

شفاعت سے محروم ہونا یمین نہیں ہے

سوال (۳۲) زید وعمر نے قسم کھا کر یہ معاہدہ کیا کہ ہم کبھی تعلق قطع نہ کریں گے اگر ہم باہمی انقطاع تعلق کریں تو ہم کو بروز قیامت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت نصیب نہ ہو۔ اگر وہ دونوں اب انقطاع تعلق کرنا چاہیں تو ان دونوں پر کفارہ لازم ہے یا نہیں

الجواب:۔ قال فی الدر المختار وفی انا بریٔ من الشفاعۃ لیس بیمین لان منکرھا مبتدع لا کافر الخ[2] پس معلوم ہوا کہ صورت مذکورہ فی السوال یمین نہیں ہے اور اس میں کفارہ لازم نہیں ہے فقط

قسم باپ نے کھائی تو بیٹے کی شرکت سے قسم نہیں ٹوٹے گی

سوال (۳۳) زید نے قسم کھائی کہ میں اپنے حقیقی بھائی بکر سے زمین کے کاروبار میں شرکت کروں تو میری بیوی پر تین طلاق اب کسی عرصہ کے وہ خود تو نہیں لیکن اس کا لڑکا جو کہ جوان ہے بدون کہے والد کے اپنے چچا کے ساتھ زمین کے کاروبار میں شریک ہوگیا اور والد نے اسے لا ونعم کچھ بھی نہیں کہا اس لڑکے کی شرکت سے باپ حانث ہوگا یا نہیں

الجواب:۔ بیٹے کی شرکت سے باپ کی قسم نہ ٹوٹے گی اور وہ حانث نہ ہوگا کذا فی کتب الفقہ۔

جس کے ساتھ عدم شرکت کی قسم کھائی تھی اس کے بیٹے کے ساتھ شرکت سے حانث نہیں ہوگا

سوال (۳۴) زید وعمر دونوں بھائی عقد مزارعت میں شریک تھے، زید نے کسی بات پر

---

[1] وتنحل الیمین اذا وجد الشرط مرۃ (الدر المختار علی ھامش رد المحتار باب التعلیق ص ۶۵۸ ج ۲) ظفیر [2] الدر المختار علی ھامش رد المحتار کتاب الایمان ص ۴۶ ج ۳۔ ظفیر [3] ولا تزر وازرۃ وزر اخری (سورۃ النجم)

ناراض ہوکر کہا اگر میں تیری زندگی میں تیرے ساتھ شراکت کروں تو میری عورت کو تین طلاق ہیں۔ بعد دو سال کے عمر نے اپنے برادرزادہ بکر کو اپنا شریک بنالیا اور زید کا بیٹا بکر جوان ہے مگر تابع باپ کے رہتا ہے

الجواب:- زید اس صورت میں حانث نہ ہوگا کما فی ردالمحتار و فی الکبیرین لا یحنث الا بالمباشرۃ لعدم الولایۃ علیہما فہو کالاجنبی عنہما فیتعلق بحقیقۃ الفعل الخ[1] صـ۱۸ باب الیمین فی البیع والشراء پس معلوم ہوا کہ بالغ بیٹا مثل اجنبی کے ہے تو بیٹے کو شریک بنانا باپ کو شریک بنانا نہیں ہے لہٰذا بیٹے کو شریک کرنے سے حانث نہ ہوگا

قسم کا کفارہ دیکر اسکے خلاف کام میں شرکت **سوال** (۳۵) زید، عمر ہر دو برادر حقیقی ہیں ان کا باپ فوت ہوچکا ہے صرف والدہ زندہ ہے۔ عمر کی شادی کی تاریخ مقرر ہو چکی ہے۔ زید کا جھگڑا دو مرتبہ والدہ کے ساتھ خرید سامان شادی پر ہوا۔ زید نے دونوں مرتبہ بحالت غصہ قسم کھا کر کہا کہ میں ہرگز عمر برادر خورد کی شادی میں شریک نہ ہوں گا اس پر والدہ نے بھی کہا کہ میں بھی شریک نہ ہوں گی، تو زید کس صورت سے شریک شادی ہوسکتا ہے (۲) اگر قسم کا کوئی کفارہ ہے تو کیا ہے (۳) شادی سے پہلے یا بعد بھی ادائگی کفارہ کیا ہوسکتی ہے۔

الجواب:- مـ۳ تا ۳ زید کفارہ قسم کا دیدیوے اور شریک شادی ہوجاوے[2] اور کفارہ قسم کا یہ ہے کہ دس مسکینوں کو کھانا کھلاوے یا ان کو کپڑا

---

[1] دیکھئے ردالمحتار باب الیمین فی البیع والشراء مطلب لا یتزوج صـ۱۱۶ ج ۳ ظفیر

[2] من حلف علی معصیۃ الخ وجب الحنث والتکفیر وحاصلہ ان المحلوف علیہ اما فعل او ترک وکل منہما اما معصیۃ او واجب او فرض او ہو اولی من غیرہ او غیرہ اولی منہ الخ وحنثہ اولی (الدرالمختار علی ہامش ردالمحتار کتاب الایمان صـ۸۵ ج ۳) ظفیر۔

پہنا دیوے اور غلام کے آزاد کرنے کو اس وجہ سے ذکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے کہ یہاں غلام نہیں ہے۔ پھر اگر کھانا یا کپڑا یا دس مسکینوں کو دینے کی طاقت نہیں ہے تو تین روزہ متواتر رکھے یہ کفارہ قسم کا ہے اور کفارہ بعد قسم توڑنے کے واجب ہوتا ہے[1] شادی میں شریک ہونے سے پہلے کفارہ ادا نہ ہوگا[2]

یہ کہا کہ ایسا کروں تو اپنی ماں کو دفن کردوں، قسم نہیں۔

سوال (۳۶) کسی کام کیلئے اگر کوئی شخص خود سزا مقرر کرے مثلاً یہ کہے کہ اگر میں فلاں کام کروں تو ایسا ہو جیسا میں نے اپنی ماں کو زندہ دفن کردیا۔ پھر اگر اس نے وہ کام کرلیا تو کیا کرنا چاہیئے کچھ کفارہ اس کا ہے یا نہیں

ایسا کروں تو کلام اللہ کی مار پڑے کہنا

(۲) اب اس نے مسجد میں ان باتوں پر قرآن شریف اٹھایا کہ اگر ہم نماز ترک کریں اور جھوٹ بولیں اور غیبت کریں اور اپنی منکوحہ بیوی کے علاوہ کوئی اور ناجائز طریقہ اختیار کریں تو ہم کو کلام اللہ کی مار پڑے اور ہم دین و دنیا کہیں کے نہ رہیں اور ہم عہد کرتے ہیں اور قرآن شریف اٹھاتے ہیں کہ یہ سب آئندہ سے نہ کریں گے اور کسی سے کوئی کام خلاف عہد ہوگیا تو اس کا کوئی کفارہ ہوسکتا ہے یا نہیں ہے۔ اب اس کو کیا کرنا چاہیئے

الجواب:- پہلی صورت میں کچھ کفارہ وغیرہ لازم نہیں ہے مگر دوسری صورت میں اگر وہ ان افعال میں سے کسی کو کرلیوے تو کفارہ قسم کا دیوے[3]

---

[1] وکفارته الخ اطعام عشرة مساکین او کسوتهم الخ وان عجز عنها کلها الخ صام ثلثة ایام ولاء الخ الدر المختار علی هامش رد المحتار کتاب الایمان ۳/۷۲ و ۳/۷۳ وفیه الکفارة الخ ان حنث (ایضاً ۳/۶۶) ظفیر

[2] ولم یجز التکفیر ولو بالمال قبل حنث (در مختار) لان الحنث هو السبب کما مر فلا یجوز الا بعد وجوده (رد المحتار کتاب الایمان ۳/۷۴) ظفیر

[3] وفیه الکفارة الخ ان حنث (در مختار)

یعنی دس محتاجوں کو کھانا کھلاوے دونوں وقت پیٹ بھر کر کھلاوے یا ان کو کپڑا دیوے اور اگر یہ نہ ہو سکے تو تین روزہ متواتر رکھے۔

ایسا کروں تو خدا اور رسول سے دور رہوں کیسا قسم ہے

سوال (۳۷) زید نے اپنا مکان بکر کے ہاتھ فروخت کیا۔ زید کسی کا قرضدار تھا، وہ بکر نے سب اپنے ذمہ لکھوا لیا اور وعدہ کیا کہ جس دن ہمارے نام رجسٹری کر دوگے اس وقت باقی روپیہ ادا کر دوں گا۔ زید نے سب منظور کیا دو تین کے بعد زید نے بکر کو مکان دینے سے انکار کر دیا تب بکر نے جملہ مسلمانوں کو جمع کر کے عذر کیا کہ مجھے میرا مکان دلوادیں۔ مسلمانوں نے زید کو غیرت اور شرم دلائی کہ مسلمان ہو کر ایسا کام نہ کرو، زید نے کہا کہ اگر بکر ہم کو سولہ روپیہ اور دیوے تو اگر میں اپنا مکان بکر کے سوا کسی دوسرے کے ہاتھ فروخت کروں تو میں خدا و رسول سے دور رہوں اور قیامت کے دن میرا منہ سور کا ہو۔ تب بکر نے زید کو سولہ روپیہ اور دینا منظور کیا۔ دو تین دن کے بعد زید اپنے وعدہ سے پھر پلٹ گیا اور مکان کسی دوسرے کے ہاتھ فروخت کر دیا اور اس کے نام رجسٹری کرادی۔ اب زید پر کفارہ قسم واجب ہے تو کیا ہے اور زید گنہ گار ہوا یا نہ اگر ہوا تو کیا کرنا چاہئے۔

الجواب:۔ بے شک زید گنہ گار ہوا توبہ کرے اور کفارہ قسم کا ادا کرے[1] قسم کا کفارہ یہ ہے کہ دس مسکینوں کو کھانا یا کپڑا دیوے یا غلام آزاد کرے مگر یہ صورت تو یہاں نہیں ہو سکتی، صرف کھانے اور کپڑے کی صورت ہو سکتی ہے۔ اور اگر کھانے اور کپڑے کی طاقت نہ ہو تو تین دن کے روزے متواتر رکھے۔[2]

---

[1] و فی البحر و اما الحرام للضرورة لا یکفر مستحلہ کدم و خنزیر (در مختار) ھو مستحل لدم و لحم الخنزیر ان فعل کذا لا یکون یمینا لان استحلال ذلک لا یکون کفرا (رد المحتار کتاب الایمان بیشتر)

[2] و کفارتہ تحریر رقبۃ او اطعام عشرۃ مساکین او کسوتھم بما یصلح للاوساط و ینتفع بہ فوق ثلثۃ اشھر و یستر عامۃ البدن الخ وان عجز عنھا کلھا وقت الاداء صام ثلثۃ ایام ولاءً (الدر المختار علی ھامش رد المحتار کتاب الایمان بتغیر قلیل)

اللہ کی دہائی دینے سے قسم نہیں ہوتی | **سوال (۳۸)** اکثر مستورات ذرا ذرا سی بات میں کہہ دیا کرتی ہیں۔ اللہ کی دہائی ہم تم سے نہ بولیں گے اگر ایسا کریں تو دس روز زیادہ یں یہ جملہ قسم میں داخل ہے یا نہ اور اس کا کفارہ کیا ہے اور اگر کئی بار یہ جملہ کہے گئے ہوں تو ایک کفارہ دینا ہوگا یا متعدد۔ اور اگر یہ جملہ قسم میں داخل نہیں تو کفارہ ادا کرکے قسم توڑ دینا چاہیئے یا قسم کی پابندی کرنا لازمی ہے۔ اور کفارہ دے کر قسم کے توڑنے میں گناہ ہے یا نہیں۔ توڑنے میں در انحالیکہ کسی مسلمان سے تین روز سے زیادہ رنج نہ رکھنا چاہیئے۔

الجواب:- یہ کلمات قسم میں داخل نہیں ہیں کفارہ وغیرہ کچھ نہیں آتا[1] اور اگر بالفرض ایسی قسم کھائی جاوے تو اس کو توڑ دینا چاہیئے[2]۔ اور کفارہ میں تداخل بھی ہو جاتا ہے۔

ملازم کو حلف دلا کر ملازم رکھنا کیسا ہے | **سوال (۳۹)** ملازم کو حلف اور عہد کرکے کسی قسم کی نافرمانی و قصور نہ کروں گا اور سستی وغیرہ نہ کروں گا اور تا زیست آپ کی اطاعت و ملازمت کروں گا وغیرہ اس قسم کا حلف کرکے ملازمت کرنا کیسا ہے

الجواب:- اگر خادم اور ملازم کو اس عہد پر جس کی بابت حلف لی جاتی ہے پابندی کا ارادہ اور نیت ہے اور اس کا آقا اور مخدوم بلا حلف ادا کرائے اس کو نہیں رکھ سکتا تب تو ایسی صورت میں حلف کرنے اور حلفیہ عہدنامہ تحریر کرنے میں کوئی حرج نہیں، لیکن ایسے عہد و پیمان میں انشاء اللہ کہہ دینا ضروری ہے تاکہ بصورت

---

[1] و قولہ حقاً و حق اللہ و حرمتہ الخ لایکون قسماً لعدم التعارف (الدر المختار علی ھامش رد المحتار کتاب الایمان ۳/۴۸) ظفیر [2] و من حلف علی معصیۃ الخ وجب الحنث و التکفیر و حاصلہ ان المحلوف علیہ اما فعل او ترک و کل منہما اما معصیۃ او واجب دبرہ فرض او ھو اولی من غیرہ او غیرہ اولی منہ کحلفہ علی ترک وطی زوجتہ شہرا و نحوہ حنثہ اولی الخ (ایضاً ۳/۸۵) ظفیر۔

وقوعِ خلاف گنہگار نہ ہو۔

تھوڑا تھوڑا کر کے بھی دینے سے کفارہ ادا ہو جاتا ہے
سوال (۴۰) اگر کوئی شخص کفارہ یمین بالتراخی اس طرح ادا کرے کہ آج کچھ دیا کچھ ہفتہ دو ہفتہ بعد مساکین کو دیا کیا کفارہ ادا ہو جائے گا۔

الجواب :۔ متفرق دینا درست ہے بشرطیکہ دس مسکینوں کو پہنچ جاوے یا ایک مسکین کو دس دن تک کھانا دونوں وقت کھلا دیوے یا نقد وغیرہ دیدیوے[1]

مالدار کا کفارہ میں روزے رکھنا کافی نہیں
سوال (۴۱) قسم کے کفارہ میں مالدار آدمی روزے رکھدے تو کفارہ ادا ہوگا یا نہیں

الجواب :۔ کفارہ ادا نہ ہوگا۔[2]

والدہ کے کہنے سے کام کرنا چاہیے
سوال (۴۲)۔ ایک شخص نے غصہ میں یہ کہا کہ میں کپڑے کی اچکن نہیں پہنوں گا اگر وہ اب نہ پہنے تو والدہ کو رنج ہو آیا زید کو پہننا جائز ہے یا نہیں۔

الجواب :۔ اس شخص کو وہ اچکن پہن لینا چاہیئے والدہ کو ناراض نہ کرنا چاہیئے۔

---

[1] وکفارتہ الخ تحریر رقبۃ او اطعام عشرۃ مساکین کما مر فی الظہار او کسوتہم (درمختار) قولہ عشرۃ مساکین ای تحقیقا او تقدیرا حتی لو اعطی مسکینا واحدا فی عشرۃ ایام کل یوم نصف صاع یجوز الخ ولو عشاھم فی رمضان عشرین لیلۃ اجزاہ اھ (ردالمحتار کتاب الایمان ص۸۲ ج۳ و ص۶۳ ج۳) ظفیر

[2] وان عجز عنہا کلہا وقت الاداء الخ صام ثلثۃ ایام ولاء (درمختار) قولہ ان عجز قال فی البحر اشار الی انہ لو کان عندہ واحد من الثلاثۃ لا یجوز لہ الصوم (ردالمحتار کتاب الایمان ص۸۳ ج۳) ظفیر۔

کہا اس باغ کا آم کھاؤں تو سور کھاؤں یہ قسم ہے

سوال (۴۳) زید اپنے عزیز کو بطور تحفہ کچھ آم وغیرہ بھیجدیا کرتا ہے ایک روز کسی بات پر اسکے عزیز نے غصہ میں آکر کہدیا کہ اگر میں کھاؤں تو سور کھاؤں اس باغ کا آم۔ اب اگر وہ شخص اس باغ کا آم یا زید کے ہاتھ کا تحفہ لیوے اور کھاوے تو کیا اس کا کچھ کفارہ دینا پڑے گا۔

الجواب: اگر وہ شخص اس باغ کے آم کھاوے تو کفارہ قسم کا اسکے اوپر لازم ہے[1] یعنی دس مسکینوں کا کھانا یا کپڑا اور یہ نہ ہو سکے تو تین روزہ متواتر رکھے۔

غلط یا ناجائز بات پر حلف لینے کے بعد توڑ دینا درست ہے مگر کفارہ دینا ہوگا

سوال (۴۴) ایک شخص مجھ سے محبت کرنے لگا تھا اور مدرسہ میں مجھکو بہکایا اور مجھ سے کلام مجید مسجد میں لے جاکر حلف کرایا اس وقت نیک بخت معلوم ہوتا تھا اور اب مجھ کو تمام گاؤں میں بدنام کر دیا اور مجھ سے چال سے پیش آتا ہے اگر میں اس سے ملوں تو سخت گنہ گار ہوں گا اگر نہ ملوں تو کلام مجید اٹھانے کی وجہ سے گنہ گار تو نہ ہوں گا۔ اس سے بری ہونے کا فتوی فرمادیں

الجواب: اس بدمعاش سے ملنا ہرگز نہ چاہیئے اور حلف کا خیال

---

[1] وفی البحر ما یباح للضرورۃ لا یکفر مستحلہ کدم و خنزیر رد المحتار لا یکون یمینا للشک لانہ قد یکون استحلالہ کفرا کما فی غیر حالۃ الضرورۃ فیکون یمینا وقد لا یکون کفرا کما فی حالۃ الضرورۃ فلا یکون یمینا فقد حصل الشک فی کونہ یمینا اولا۔ کتاب الایمان ص ۶۸/۳۔ اس سے معلوم ہوا کہ اس قول سے قسم نہیں ہوگی۔ مفتی علامہ نے خود بھی پہلے یہی فتوی دیا ہے جو کسی جگہ درج ہے۔ ظفیر۔

کرنا نہ چاہیئے ایسی قسم کا توڑنا ضروری ہے[1] اور کفارہ قسم کا دینا چاہیئے۔ یعنی دس مسکینوں کا کھانا دونوں وقت یا کپڑا دیا جاوے اگر یہ نہ ہو سکے اور طاقت کھانا کھلانے کی اور کپڑا دینے کی نہ ہو تو تین دن کے روزہ متواتر رکھنے چاہیئے[2]۔

قسم توڑنے پر کفارہ ہے

سوال (۴۵) زید نے کسی بات پر قسم کھا کر پھر اس کا خلاف کیا۔ بعض لوگوں نے اس کو یہ چارہ بتایا ہے کہ ایک ختم قرآن شریف کیا جائے اور دس آدمیوں کو کھانا کھلایا جاوے کیا اس ختم اور مسکینوں کے کھانا کھلانے سے کفارہ ہو سکتا ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ یہ صحیح ہے کہ قسم اگر توڑی جاوے تو کفارہ اس کا دس مسکینوں کو دونوں وقت پیٹ بھر کھانا کھلانے سے ادا ہو جاتا ہے[3]۔ اور جو گناہ قسم کے توڑنے سے ہوا وہ کفارہ سے معاف ہو جاتا ہے[4]۔

قسم توڑے گا تو کفارہ دینا ہوگا

سوال (۴۶) بعض آدمی لڑکوں کا نام رجسٹر سے بکانے کیلئے قسم دیتے ہیں اگر قسم پوری ہو جاوے تو اپنا نقصان ہے اگر نہ کیا جاوے تو آخرت کا خیال ہے پھر کیا کرنا چاہیئے۔

الجواب:۔ جبکہ وعدہ کر لیا ہے کہ رجسٹر میں نام نہ کروں گا اور قسم کھالی ہے تو اس کے خلاف نہ کرے اور نقصان دنیاوی کا خیال نہ کرے اور اگر خلاف

لہ ومن حلف علی معصیۃ الخ وجب الحنث والتکفیر الخ (الدر المختار علی هامش رد المحتار کتاب الایمان ص۵۸ ج۳) ظفیر۔ ؎۲ وکفارتہ الخ تحریر رقبۃ او اطعام عشرۃ مساکین او کسوتہم الخ وان عجز عنہما کلہا وقت الاداء او صام ثلثۃ ایام ولاء (الدر المختار علی هامش رد المحتار کتاب الایمان ص۶۲ ج۳) ظفیر۔ ؎۳ وکفارتہ اطعام عشرۃ مساکین (درمختار) اے تحقیقا او تقدیرا حتی لو اعطی مسکینا واحدا فی عشرۃ ایام کل یوم نصف صاع یجوز الخ قولہ کما مر فی الظہار فیغدیہم ویعشیہم (رد المحتار کتاب الایمان ص۶۳ ج۳) ظفیر۔ ؎۴ وفیہا الکفارۃ الخ ان حنث وهی ای الکفارۃ تترفع الاثم وان لم توجد منہ التوبۃ منہا معہا (الدر المختار علی هامش رد المحتار ص۶۳ ج۳) ظفیر

کرلیا تو کفارہ قسم کا دینا ہوگا[1]

قسم توڑنے سے نہ منافق ہوتا ہے اور نہ اسکی بیوی مطلقہ ہوتی ہے

سوال (۴۷) ایک شاگرد نے کسی معاملہ دنیاوی میں اپنے استاذ سے قسم کھائی پھر کسی وجہ سے قسم توڑدی خلاف حکم استاذ کے کیا۔ اب استاذ صاحب شاگرد پر حکم منافق ہونے کا اور عدم جواز نماز کا پیچھے ان کے اور بی بی کے مطلقہ ہونے کا لگاتے ہیں آیا یہ تینوں امر ان پر عائد ہوتے ہیں یا نہیں۔

الجواب:- ان تینوں امور میں سے کوئی امر بھی قسم توڑنے والے پر عائد نہیں ہوتا۔ یہ استاذ صاحب کا افترا اور جہالت ہے کہ حکم کفر و نفاق کا لگاتے ہیں قسم توڑنے سے کفارہ قسم کا دینا ہوتا ہے اور تفصیل اسکی کتب فقہ میں ہے[2]

قسم کھائی اور اسکے خلاف کام کیا تو کفارہ دینا ہوگا کافر نہیں ہوگا

سوال (۴۸) ایک شخص ملازم ہوا اور اطمینان کی وجہ سے یہ قسم کھائی قرآن شریف ہاتھ میں لے کر کہ اگر میں تمہارے کہنے کے موافق کام نہ کروں تو مجھ کو نہ خدا کا دیدار ہو اور نہ محمد ﷺ کی شفاعت ہو اور میں خدا و رسول سے پھر جاؤں گا۔ اب اس نے اپنے عہد کے خلاف کام کیا تو وہ شخص مسلمان رہا یا نہیں۔

الجواب:- صحیح مذہب کے موافق یہ شخص کافر نہیں ہوا لیکن قسم کا کفارہ دیوے اور توبہ استغفار کرے اور احتیاطاً تجدید اسلام کرے[3]

یہ قسم کھانا کہ فلاں آئیگا تو مسجد میں نہ آؤنگا گناہ ہے

سوال (۴۹) چند اشخاص نے بطور حلف

---

[1] وفیہ الکفارۃ الخ ان حنث (ایضاً) [2] وفیہ الکفارۃ فقط ان حنث الدر المختار علی رد المحتار کتاب الایمان ص ۶۶/ج۳ ظفیر [3] وفیہ الکفارۃ ان حنث (ایضاً) وفی انا بریٔ من الشفاعۃ لیس بیمین لان منکرها مبتدع لا کافر (ایضاً) ظفیر۔

کے یہ کہا کہ اگر یہی نشہ نوش مسجد میں آوے گا تو ہم نماز پڑھنے مسجد میں ہرگز نہ آویں گے ان کیلئے کیا حکم ہے۔

الجواب:- ایسا حلف کرنا گناہ ہے اس حلف کو توڑ کر کفارہ قسم کا دینا چاہیئے اور مسجد میں آنا چاہیئے[1]

نہ ملنے کی قسم کھائی پھر ملا تو کفارہ دینا ہوگا

سوال (۵۰) ایک شخص نے دوسرے شخص سے ملنے کی بابت قسم کھائی کہ اب تجھ سے ہرگز نہیں ملوں گا اگر تجھ سے ملوں تو مجھ کو خدا اور رسول کا دیدار اور شفاعت نصیب نہ ہو۔ پھر اس شخص سے مل گیا۔ اب قسم کھانے والے کو کیا کرنا چاہیئے

الجواب:- قسم کا کفارہ دیدیوے یعنی دس مسکینوں کو دونوں وقت کھانا کھلاوے یا دس مسکینوں کو کپڑا یعنی ہر ایک کو پورا پورا جوڑا دیوے اور اگر اس کی طاقت نہ ہو تو تین روزہ متواتر رکھے اور توبہ و استغفار کرے۔[2]

نہ کھانے کی جب قسم کھائی تھی اور کھایا تو کفارہ ہوگا

سوال (۵۱) زید نے دربارۂ یمین فی الاکل ایک قوم سے حلف چاہی اور قوم نے اس کو بطیب خاطر منظور کر کے قسم کھائی کہ ہم اللہ تعالیٰ کی قسم کھاتے ہیں کہ تا تصفیہ نزاع قصابان و نرخ گوشت خرید کر کے کھانا ہم پر حرام ہے اور اس معاملہ میں ہر ایک امر کلی و جزئی بلا مشورہ جملہ قوم کے خود طے نہ کریگا بعد ازاں عمرو بکر منجملہ قوم کے حلیف تھے۔ زید مستحلف کے و دیگر حلفاء کے غیبت و عدم مشورہ سے قصابوں سے بیع و شراء شروع کردی اب باقی قوم عمرو

---

[1] ومن حلف علی معصیۃ ... وجب الحنث والتکفیر لانہ اہون الامرین (الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب الایمان ص۶۴ ج۳) ظفیر

[2] وکفارتہ الخ اطعام عشرۃ مساکین او کسوتہم بما یصلح للاوساط وینتفع بہ فوق ثلاثۃ اشہر ویستر عامۃ البدن الخ وان عجز عنہا کلہا الخ صام ثلثۃ ایام ولاء (ایضا ص۸۲ ج۳ و ص۸۳ ج۳) ظفیر

بکر کو حانث قرار دے کر کفارۂ یمین واجب کہتے ہیں یہ صحیح ہے یا نہ۔

الجواب :- اس صورت میں عمرو بکر بے شبہ جنہوں نے بلا مشورۂ قوم خلاف یمین کیا حانث ہیں اور کفارۂ یمین ان پر لازم ہے[1]

قسم کھائی کہ دوسری شادی نہیں کروں گا کرے گا تو کفارہ دیگا

سوال (۵۲) میں نے قسم کھائی تھی کہ دوسری شادی نہیں کروں گا۔ اب اولاد نرینہ نہ ہونے کی وجہ سے دوسری شادی کرنا چاہتا ہوں تو شرعاً کیا حکم ہے اگر ازدواج ثانی کیا جائے تو عدل کس طرح قائم رکھے۔ حضر و سفر میں بھی عدل ضروری ہے یا نہیں۔

الجواب :- اگر آپ دوسرا نکاح کریں گے تو قسم کا کفارہ دینا ہوگا جو کہ دس مسکینوں کو دونوں وقت کھانا یا کپڑا دینا ہے اور اگر یہ نہ ہوسکے تو تین دن کے متواتر روزہ رکھنا کفارہ قسم کا ہے[2] اور بعد نکاح ثانی ہر دو زوجہ میں برابری کرنا کھانے کپڑے لیٹنے بیٹھنے وغیرہ میں ضروری ہے۔ سفر میں اختیار ہے جس کو چاہو ساتھ رکھو۔ سفر میں برابری کی ضرورت نہیں ہے۔ اور کفارہ دینے کے بعد نکاح ثانی سے کچھ گناہ نہ ہوگا۔

نہ کہنے کی قسم کھائی تھی اور کہدیا تو حانث ہوگا

سوال (۵۳) :- زید نے عمر سے ایک بات کہی اس کے بعد زبردستی قسم کھلائی بایں طور کہ اقرار کرو کہ اگر میں اس بات کو کسی سے کہوں تو واللہ قیامت کے روز حضرت صاحب کی امت میں نہ اٹھایا جاؤں۔ حالانکہ زید قسم نہیں کھاتا تھا کسی وجہ سے مجبور تھا اب اگر زید اس بات کو کسی سے کہہ دے تو حانث ہوگا یا نہیں۔

---

[1] و فیہا الکفارۃ الخ ان حنث (الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب الایمان ص ۶۲ ج ۳) ظفیر۔ [2] وکفارتہ الخ اطعام عشرۃ مساکین کما مر فی الظہار او کسوتہم بما یصلح للاوساط الخ وان عجز عنہا کلہا الخ صام ثلاثۃ ایام ولاءً (ایضاً ص ۶۳ ج ۳) ظفیر۔

الجواب :- اس صورت میں زید حانث ہو جاوے گا۔ کفارہ قسم کا اس کو ادا کرنا ہوگا[1]

قسم کے خلاف کرنے سے کفارہ دینا ہوگا

سوال (۵۴) زید نے عمر سے عہد کیا کہ میرے اور تیرے درمیان جو کوئی خفیہ راز ہے اگر کسی پر اظہار کروں گا تو مجھ کو قسم بخدا کسی موقع پر یہ راز خفیہ دیگر آدمیوں پر اظہار کرنا پڑا۔ اس صورت میں ان پر کیا کفارہ آوے گا۔

الجواب :- کفارہ اس قسم کا یہ ہے کہ غلام آزاد کرے یا دس مسکینوں کو دو وقت کھانا کھلاوے یا کپڑا پہنا دے۔ اگر ان تینوں میں سے کچھ بھی نہ ہو سکے تو تین روزہ متواتر رکھے[2]

ایسا کروں تو دین وایمان سے خارج ہو جاؤں قسم ہے

سوال (۵۵) ایک شخص نے قسم کھائی کہ اگر ۱۰ ذی الحجہ تک مثلاً اپنی عورت سے جماع کروں تو دین وایمان سے خارج ہو جاؤں۔ اور ۱۰ ذی الحجہ سے پہلے اس نے جماع کیا تو وہ مسلمان رہا یا نہیں۔ اور کچھ کفارہ لازم ہے یا نہیں۔

الجواب :- وہ شخص مسلمان رہا کفارہ قسم کا اس پر لازم ہے[3] یعنی دس مسکینوں کو دونوں وقت کھانا کھلاوے یا کپڑا پہنا دے اور اگر یہ نہ ہو سکے تو

---

[1] وفیہ الکفارۃ الخ ان حنث (ایضاً ص۶۶ ج۳) ظفیر۔ [2] وکفارتہ الخ اطعام عشرۃ مساکین کما مر فی الظہار او کسوتہم بما یصلح للاوساط الخ وان عجز عنہا کلہا وقت الاداء الخ صام ثلٰثۃ ایام ولاءً (ایضاً ص۸۲ ج۳ و ص۸۳ ج۳) ظفیر۔

[3] بری من الاسلام او القبلۃ الخ یمین لانہ کفر وتعلیق الکفر بالشرط یمین (ایضاً ص۴۱ ج۳) وفیہ الکفارۃ فقط ان حنث (ایضاً ص۶۶ ج۳) ظفیر۔

تین روزہ متواتر رکھے یہ کفارہ اس کے قسم کا ہے اس طرح کہنے سے قسم ہو جاتی ہے لہٰذا کفارہ قسم کا اس پر لازم ہے

غصہ میں قسم کھانے سے بھی قسم ہو جاتی ہے | ایک شخص نے غصہ کی حالت میں قسم کھائی کہ اگر تم نے مجھ سے مذاق کیا تو میں تم سے کبھی کلام نہیں کروں گا۔ خلاف کرنے کی صورت میں کیا کرنا چاہیئے۔

الجواب :۔ اگر وہ شخص اپنی قسم کے خلاف کرے گا تو کفارہ قسم کا اسکے ذمہ لازم ہوگا[1] یعنی دس مسکینوں کو کھانا دونوں وقت کھلاوے یا دس مسکینوں کو کپڑا پہناوے اور اگر یہ نہ ہو سکے تو تین روزہ متواتر رکھے۔

قرآن کی قسم کھانا | سوال (۵۷) قرآن شریف کی قسم کھانا کیسا ہے اور اسکے پیچھے نماز صحیح ہے یا نہیں۔

الجواب :۔ درمختار میں ہے لا یقسم بغیر اللہ تعالیٰ کالنبی والقرآن والکعبۃ قال الکمال ولا یخفی ان الحلف بالقرآن الآن متعارف فیکون یمینا الخ اس سے معلوم ہوا کہ قرآن کی قسم نہ کھانی چاہیئے لیکن اگر کھائی تو قسم منعقد ہو جاوے گی اور بصورت حانث ہونے کے کفارہ لازم آوے گا اور حالف مذکور کے پیچھے نماز صحیح ہے

قرآن غیر اللہ میں ہے یا نہیں اور اسکی قسم کیسا ہے | سوال (۵۸) قسم غیر اللہ کی کھانا جائز نہیں۔ آیا غیر اللہ میں قرآن داخل ہے یا نہیں اگر قرآن شریف کو صفات اللہ میں سے

---

[1] وفیہ الکفارۃ الخ ان حنث (ایضا ص ۶۶ ج ۳) وکفارتہ الخ اطعام عشرۃ مساکین کما مر فی الظہار او کسوتہم الخ وان عجز عنہا کلہا صام ثلثۃ ایام ولاء (ایضا ص ۸۲ ج ۳) ظفیر۔ [2] دیکھئے الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب الایمان ص ۶۶ ج ۳۔ ظفیر۔

مانا جائے جیسا کہ صاحب فتح القدیر کی عبارت سے پتہ چلتا ہے تب تو قرآن شریف کے ساتھ قسم کھانے میں کوئی قباحت نہیں مگر صاحب وقایہ لکھ رہے ہیں لا لغیر اللہ کالنبی والقرآن والکعبۃ پھر اس عبارت کا مطلب کیا ہوگا۔ بینوا وتوجروا۔

الجواب:- شامی نے قول صاحب ہدایہ ومن حلف لغیر اللہ تعالیٰ لم یکن حالفاً کالنبی والکعبۃ لقولہ علیہ الصلوٰۃ والسلام من کان حالفاً فلیحلف باللہ اولیذر وکذا اذا حلف بالقرآن لانہ غیر متعارف الخ نقل کرنے کے بعد فرمایا فقولہ وکذا یفید انہ لیس قسم الحلف لغیر اللہ تعالیٰ بل ھو من قسم الصفات ولذا علّلہ بانہ غیر متعارف[1] الخ پس معلوم ہوا کہ تحقیق یہ ہے کہ قرآن کو غیر اللہ میں داخل نہ کیا جائے کیونکہ جب قرآن بمعنی کلام اللہ تعالیٰ ہے تو صفت ہونا اس کا ظاہر ہے اور صفات لا ہو ولا غیرہ ہیں اور صاحب شرح وقایہ اور اسی طرح دیگر فقہاء کا غیر اللہ کی مثال میں قرآن کو بیان کرنا مبنی علی غیر التحقیق ہے یا مبنی ہے قرآن کو بمعنی مصحف لینے پر لان المراد بالمصحف الورق والجلد۔ یا اس بنا پر کہ قرآن حروف ہیں اور حروف مخلوق ہیں وکل مخلوق غیر الخالق مگر تحقیق وہی ہے جو پہلے لکھی گئی۔

سوال:- (۵۹) زید نے اپنی منکوحہ عورت کو بحالت غصہ تین بار بہ نیت طلاق یہ الفاظ کہے کہ اگر میں تمہارے ہاتھ سے روٹی کھاؤں تو اپنے والدین سے کھاؤں۔ اور یہ الفاظ سوگند کے ساتھ کہے۔ اس صورت میں زید کی زوجہ پر طلاق ہوئی یا نہیں۔ اور زید پر کوئی کفارہ ہے یا نہیں۔

تمہارے ہاتھ سے روٹی کھاؤں تو والدین سے کھاؤں یہ قسم نہیں

الجواب:- ان الفاظ سے طلاق کی قسم نہیں پڑی، البتہ اگر بطور قسم کے

[1] رد المحتار ص۶ کتاب الایمان مطلب فی القرآن ۱۲ ظفیر۔

ایسا کہا اور پھر حانث ہو تو کفارہ قسم کا اس کے ذمہ ہے اور کفارہ قسم کا یہ ہے کہ دس مسکینوں کو کپڑے پہناوے یا کھانا دیوے اگر یہ نہ ہو سکے تو تین روزے پے درپے رکھے [1]

کلمہ طیبہ پڑھ کر آنحضرت کو ضامن کرکے کہنا قسم نہیں

سوال (۶۰) ایک شخص شیر سنگھ نے ایک مسلمان سے جو حقہ پیتا تھا بایں الفاظ حقہ کے ترک کرانے کے واسطے معاہدہ لیا کہ میں کلمہ طیبہ پڑھ کر اور خدا کو حاضر و ناظر جان کر اور حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ضامن دے کر اقرار کرتا ہوں کہ آئندہ حقہ نہیں پیونگا کیا یہ صورت قسم کی ہو سکتی ہے یا معاہدہ کی۔ اگر معاہدہ کنندہ اس معاہدہ کو توڑ کر حقہ نوشی کرے تو اس پر کسی قسم کا کفارہ یا کوئی تعزیر شرعی عائد ہو سکتی ہے۔

الجواب:- یہ قسم شرعی نہیں ہوئی اور خلاف کرنے میں کچھ کفارہ لازم نہیں ہے۔ قال فی الشامی عن الصیرفیۃ لو قال علی عھد اللہ و عھد الرسول لا افعل کذا لا یعم لان عھد الرسول صار فاصلا اھ [2]

اسکو کھاؤں تو سور کھاؤں کہنے سے قسم نہیں ہوتی

سوال (۶۱) دو گھڑے رس بغرض پکانے رسیاول کے آیا گھر میں ایک شخص غصہ ہو گیا اور یہ کہا کہ اس کو کھاؤں یا چکھوں تو جیسے سور کھایا۔ اب اس رس کا سرکہ رکھدیا ہے اس کو اس رس کا سرکہ کھانا جائز ہے یا نہیں اور رسیاول کا کیا حکم ہے۔ اس کا کھانا بھی جائز ہے یا نہیں۔

الجواب:- اس صورت میں قسم نہیں ہوئی اس رس اور رسیاول یا اس کے سرکہ

---

[1] وکفارتہ تحریر رقبۃ او اطعام عشرۃ مساکین او کسوتھم بما یستر عامۃ البدن الخ و ان عجز عنھا وقت الاداء صام ثلاثۃ ایام ولاء الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب الایمان ج۳ ص۸۴) ظفیر [2] رد المحتار کتاب الایمان ج۳ ص۳۹ قبیل مطلب فی حکم الحلف بغیرہ تعالیٰ ۱۲ ظفیر۔

کو سب کو کھانا درست ہے کفارہ کسی صورت میں لازم نہیں[1]

> [illegible] بیوی سے ہمبستری نہیں کروں گا اور کرلیا تو کفارہ دینا ہوگا

سوال (۶۲) زید نے قسم کھائی کہ عرصہ بیس روز تک اپنی زوجہ سے صحبت نہیں کروں گا اور پھر بیس روز میں دو دفعہ صحبت کرلی اس صورت میں دو کفارے واجب ہوئے یا ایک۔ اور تعداد کفارہ کی کیا ہے۔؟

الجواب:۔ اس صورت میں ایک کفارہ واجب ہوگا اور تعداد اس کفارہ کی اس زمانے میں یہ ہے کہ دس مسکینوں کو دونوں وقت کھانا کھلادے یا کپڑا پہنادے اگر یہ نہ ہوسکے تو تین روزہ متواتر رکھے[2]

> مسلمان سے قطع تعلق کی قسم توڑ کر کفارہ دینا چاہیئے

سوال (۶۳) ایک شخص مسمی اصغر علی نے ایک دنیاوی معاملہ میں خطیب مسجد کے ساتھ تنازعہ کیا اور مولوی صاحب کی زبانی بے ادبی کی اور اپنی خوشی سے جماعت و مسجد سے علیحدہ ہوگیا۔ اصغر علی کی اس حرکت پر جماعت نے قسم کہالی کہ ہم اس کو اپنے کسی کاروبار میں شریک نہ کریں گے اور نہ اس کے شریک ہوں گے بالکل قطع تعلق کرلیا۔ اب اصغر علی مذکور اپنی خطاء پر نادم ہوکر اہل جماعت سے معافی کا خواستگار ہے اور توبہ کرتا ہے اب اہل جماعت کو اپنی قسم پر قائم رہنا اور ایفاء قسم کرنا واجب ہے یا اصغر علی کا قصور معاف کرکے اس کو جماعت میں شامل کرلینا چاہیئے۔

---

[1] وکذا (لایکون یمینا) اذا قال ان فعلت کذا فانا زان او سارق او شارب خمر او اکل ربوا (ھدایہ کتاب الایمان ص ۴۶۲ ج ۲) ظفیر
[2] وکفارتہ (تحریر رقبۃ او اطعام عشرۃ مساکین او کسوتھم بما یصلح للاوساط وینتفع بہ فوق ثلاثۃ اشھر ویستر عامۃ البدن) وان عجز عنھا کلھا (صام ثلاثۃ ایام ولاء) الدر المختار علی ھامش رد المحتار مطلب کفارۃ الیمین ص ۸۳ ج ۳ ظفیر

الجواب :- ہرگاہ اصغر علی مذکور اپنے فعل پر نادم ہوا اور توبہ کی تو عنداللہ اس کا قصور معاف ہوگیا کیونکہ حدیث شریف میں ہے التائب من الذنب کمن لا ذنب له[1] اصغر علی مذکور کو چاہیئے کہ امام مذکور سے اپنی گستاخی اور خطاء معاف کرادے اور امام اور دیگر اشخاص کو چاہیئے کہ جب وہ توبہ کرے تو اس کا قصور معاف کریں۔ کیونکہ جب حق تعالیٰ بندہ کے ہر قسم کے گناہ معاف فرماتا ہے تو بندوں کو بھی چاہیئے کہ اگر کسی شخص سے کچھ قصور ہو جاوے اور وہ نادم ہو کر قصور معاف کرادے تو اس کا قصور معاف کردیں۔ قال اللہ تعالٰی خذ العفو وامر بالعرف واعرض عن الجاھلین الآیۃ پس لوگوں کو چاہیئے کہ اپنی قسم کا لحاظ نہ کریں۔ قسم کو توڑ دیں اور اس کا کفارہ دے دیں اور اصغر علی مذکور کو داخل جماعت وشامل قوم کرلیں۔

یہ کام کروں تو میری ماں پر طلاق کہنے سے قسم نہیں ہوتی

سوال (۶۴) پنجاب میں رواج ہے کہ بعض لوگ قسم کھاتے وقت اکثر یہ کہدیتے ہیں کہ اگر میں فلاں بات یا کام کروں تو میری ماں پر طلاق ہے۔ حالانکہ ماں کو طلاق دینے کا کوئی حق نہیں ہے۔ کیا یہ قسم ہے اگر کوئی شخص اس کام کو کر گذرے جس کی بابت اس نے قسم کھائی ہے تو کیا اس پر شریعت کا کوئی مواخذہ یا کفارہ وغیرہ لازم آتا ہے

الجواب :- یہ قسم نہیں ہے اور اس میں کفارہ کچھ نہیں ہے[2] اور ایسا کہنا جائز نہیں ہے توبہ کرے (یعنی اگر صرف یہ جملہ کہا کہ فلاں کام کروں تو میری ماں

---

[1] مشکوٰۃ باب الاستغفار والتوبہ ص ۲ ظفیر [2] وثالثہا منعقدۃ وھی حلفہ علی مستقبل آت یمکنہ فنحو واللہ لا اموت ولا تطلع الشمس من الغموس (الدر المختار علی ھامش رد المحتار کتاب الایمان ص ۶۶ ج ۳) غموس ای حلف علی کاذب عمدا الخ یاثم بہا فتلزمہ التوبۃ ایضاً۔

پر طلاق۔ لیکن اس کے ساتھ قسم بھی کھائی ہے تو کفارہ دینا لازم ہے۔ ظفیر۔

ناجائز قسم توڑنے سے بھی کفارہ ہوگا | زید نے غصہ میں قسم کھائی تھی کہ میں وطن نہ جاؤں گا پھر بزرگوں کے مجبور کرنے پر قسم توڑ دی اور وطن چلا گیا تو اس صورت میں کفارہ آئیگا یا کیا؟

الجواب: ایسی قسم کو توڑنا ہی چاہیئے تھا[1] اور کفارہ اس میں لازم آئیگا[2]

کفارہ ظہار طلبہ کو دینے سے ادا ہوجاتا ہے | **سوال** (۶۶) ایک شخص کے ذمہ کفارہ ظہار واجب ہے تو اس کی ادائیگی کے واسطے طلبہ کو کپڑے یا جوتہ یا غلہ کی قیمت اگر دی جائے تو کفارہ ادا ہوگا یا نہ؟۔

الجواب: جمیع شقیں درست ہیں کفارہ اس طرح ادا ہوجاتا ہے[3] فقط

قسم توڑنے سے کفارہ واجب ہوتا | **سوال** (۶۷) قسم توڑ دینے سے کیا کفارہ واجب ہوتا ہے یا آتا ہے۔

الجواب: آئندہ امر پر قسم کھا کر اس کو توڑنے سے کفارہ لازم آتا ہے اور کفارہ قسم میں مقدم کفارہ مالی ہے یعنی غلام آزاد کرنا یا دس مسکینوں

---

[1] وافاد البروجوبا وعدما فان یجب فیما اذا حلف علی طاعۃ ویحرم فیما اذا حلف علی معصیۃ ویندب فیما اذا کان عدما المحلوف علیہ جائزاً (رد المحتار کتاب الایمان ص ۳ ج ۳) ظفیر [2] وثالثہا منعقدۃ وہی حلفہ علی مستقبل یمکنہ وفیہا الکفارۃ الایۃ واحفظوا ایمانکم (الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب الایمان ص ۶۹ ج ۳) ظفیر [3] وکفارتہ تحریر رقبۃ او اطعام عشرۃ مساکین او کسوتہم بما یصلح للاوساط وینتفع بہ فوق ثلثۃ اشہر ویستر عامۃ البدن الخ واذا عجز عنہا صام ثلثۃ ایام ولاء (قولہ عشرۃ مساکین) ای تحقیقاً وتقدیراً (رد المحتار کتاب الایمان ص ۸۲ ج ۳) ظفیر

کو دونوں وقت کھانا کھلا دینا یا دس مسکینوں کو کپڑا پہنانا۔ اگر ان امور سے عاجز ہے تو تین روزے متواتر رکھے[1] فقط۔

خلاف قسم کرنے سے کفارہ دینا ہوگا

سوال (۶۸) موضع کلہیڑی والے جلاہوں نے عہد کرلیا تھا کہ ہم سوائے دو آدمیوں کے کسی سے اپنا کپڑا فروخت نہ کرائیں گے بعد دو سال جولاہوں نے جو عہد کرلیا تھا توڑ دیا تو ان کے کیا حکم ہے؟

الجواب:- اگر کلہیڑی والوں نے قسم کھا کر یہ عہد کیا تھا تو اس عہد کے خلاف کرنے پر کفارہ قسم کا ان کو دینا پڑے گا اور اگر قسم نہ کھائی تھی ویسے ہی عہد کرلیا تھا تو اسکے توڑنے میں کچھ کفارہ نہیں۔ اور توڑنا عہد کا اس حالت موجودہ میں کچھ ممنوع نہیں ہے کیونکہ حدیث شریف میں ہے کہ اگر کوئی شخص کسی کام پر قسم کھائے اور عہد کرلے پھر اس کے خلاف میں بہتری معلوم ہو تو اس قسم اور عہد کو توڑ دے اور کفارہ قسم کا دیوے۔ فقط۔

یمین طلاق سے بچنے کی صورت

سوال (۶۹) زید گفت بطور قسم کہ اگر ہمراہی عمر تکلم کنم بر زن من سہ طلاق است در شریعت کدام حیلہ است کہ تکلم کند و بر زن آں طلاق واقع نشود؟

---

[1] د. کفارة الیمین تحریر رقبة واطعام عشرة مساکین اوکسوتھم بما یصلح للاوساط ویستر عامة البدن الخ وان عجز عنھا کلھا وقت الاداء صام ثلثة ایام ولاء (درمختار) قولہ عشرة مساکین ای تحقیقا او تقدیرا حتی لو اعطی مسکینا واحدا فی عشرة ایام کل یوم نصف صاع یجوز الخ (رد المحتار کتاب الایمان ص ۶۳ ج ۳) ظفیر۔ [2] وثالثھا منعقدة وھی حلفہ علی مستقبل آت یمکنہ وھذا القسم فیہ الکفارة لایة واحفظوا ایمانکم (الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب الایمان ص ۶۶ ج ۳) ظفیر

الجواب :۔ قال فی کتاب الایمان من الدر المختار الکلام والتحدث لایکون الا باللسان فلا یحنث باشارۃ وکتابۃ[1] الخ پس حیلہ عدم وقوع طلاق طلاق این است کہ باعمر کلام نہ کند باشارہ یا بکتابت باو مخاطبت کند۔ فقط

فلاں عورت سے نکاح کرنے کی قسم کھائی دوسری سے نکاح کرسکتا ہے یا نہیں | **سوال (۱۰۷)** سلمہ بکر کی منکوحہ ہے خالد نے قسم کھائی کہ میں سلمہ سے نکاح کروں گا تو یہ قسم لغو ہوگی یا نہ؟ اور خالد دوسری عورت سے نکاح کرسکتا ہے یا نہیں؟

الجواب :۔ قسم کا کفارہ دینا لازم ہے[2] اور دوسری عورت سے نکاح کرسکتا ہے۔ فقط

قسم کے بعد جب خلاف قسم کیا تو کفارہ آئےگا | **سوال (۱۰۸)** چند طلباء نے قسم کھائی کہ قرآن شریف ہاتھوں پہ اٹھا کر ہم حلف سے کہتے ہیں کہ آئندہ کو فلاں شخص سے ہرگز نہ پڑھیں گے مگر کسی خاص وجہ سے ان کو پڑھنا پڑ گیا، اب صرف دریافت طلب امر یہ ہے کہ ان طلباء کو کفارہ قسم کا دینا ہوگا اور کفارہ کیا ہے، قسم تو ظاہر ہے کہ ٹوٹ گئی۔

الجواب :۔ صورت مستفسرہ میں طلباء حانث ہوگئے اور کفارۂ یمین ان کے ذمہ لازم ہوگیا قال فی الدر المختار وثالثها منعقدۃ وھی حلفہ علی مستقبل الی ان قال وھذا القسم فیہ الکفارۃ لآیۃ واحفظوا ایمانکم[3]

---

[1] الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب الایمان مطلب حلف لایکلمہ ص ۱۴۳ ج ۳۔ ظفیر۔ [2] سلمہ جو اس کی بیوی تھی اگر اسی سے بعد نکاح کی قسم کھائی یہ تو کوئی بات نہ ہوئی اگر دوسری کوئی ہے اس کے متعلق قسم کھائی اور اس سے نکاح نہیں کیا اور دوسری سے کیا تو کفارہ لازم ہوگا۔ [3] الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب الایمان ص ۶۶ ج ۳۔ ظفیر

اور کفارہ قسم کا یہ ہے کہ دس مسکینوں کو دو وقت کھانا کھلاوے یا دس مسکینوں کو کپڑا پہنائے کہ ان کا اکثر بدن ڈھک جائے یا رقبہ آزاد کرے وکفارتہ تحریر رقبۃ او اطعام عشرۃ مساکین او کسوتھم الخ ربما یصلح للاوساط و ینتفع بہ فوق ثلثۃ اشھر ویستر عامۃ البدن[1] (اور اگر رقبہ کے آزاد کرنے پر جیسا کہ آج کل ہے یا کھانا کھلانے پر یا کپڑا پہنانے پر قادر نہ ہو تو تین دن پے درپے روزے رکھے[2] قال فی الدر المختار وان عجز عنھا کلھا صام ثلثۃ ایام ولاءً الخ وقال اللہ تبارک وتعالیٰ فکفارتہ اطعام عشرۃ مساکین من اوسط ما تطعمون اھلیکم او کسوتھم او تحریر رقبۃ فمن لم یجد فصیام ثلثۃ ایام ذلک کفارۃ ایمانکم اذا حلفتم واحفظوا ایمانکم الآیۃ[3] فقط

جس قصاب کے یہاں کا گوشت نہ کھانے کی قسم کھائی اگر اس کا گوشت دوسرے گھر کھائے تو کیا حکم ہے

سوال (۲۷) ایک بستی کے چند گھروں کے چند لوگوں نے قسم کھائی کہ فلاں فلاں قصاب کے گھر کا گوشت نہ خریدیں گے اور نہ ان کے یہاں کا گوشت جو اس کے کسی گھر کا پکا ہو ہرگز نہ کھائیں گے. قسم گھر کے ایک ایک آدمی نے کھائی. ان کی وجہ سے گھر کے جتنے لوگ تھے اس پر سب نے عمل کیا اور عرصہ دو برس تک اس پر لوگوں کا عمل رہا. اب گاؤں میں دعوت ان لوگوں کی ہوتی ہے اور دعوتوں میں انہی قصابوں کا گوشت ہوتا ہے نہ تو دعوت کا انکار کر سکتے ہیں نہ بوجہ قسم کے گوشت کھا سکتے ہیں. لہٰذا عرض ہے کہ اگر ان قصابوں کے گھر کا گوشت دوسرے گھر والوں کے یہاں پک جائے تو کھانا جائز ہے یا نہیں؟

---

[1] الدر المختار علی ھامش رد المحتار کتاب الایمان ص ۹۰ ج ۳ ظفیر [2] ایضاً ص ۹۰ ج ۳ ظفیر [3] المائدۃ ۱۲ ظفیر

پکا ہوا گوشت کھانے سے بھی کفارہ ہوگا | اگر یہ لوگ ان قصابوں کا گوشت خود خریدیں یا دوسرے کا پکا ہوا کھائیں تو کفارہ دیں گے یا نہیں۔ اور کتنا کفارہ دینگے۔

غریب کیلئے کفارہ ہے یا نہیں | قسم کھانے والے غریب ہیں ان کے لئے کیا حکم ہے۔

جنھوں نے قسم نہ کھائی ان پر کفارہ نہیں | وہ لوگ جنھوں نے قسم نہ کھائی تھی مگر ان کا عمل اس پر رہا، تو کیا یہ لوگ بھی کھائیں گے تو ان پر گناہ لازم ہوگا اور کفارہ دینے دیں گے۔

الجواب: اگر وہ لوگ اپنی قسم کے خلاف کریں گے تو کفارہ قسم کا دینا ہوگا[1]۔ قسم کا کفارہ یہ ہے کہ دس مسکینوں کو دونوں وقت کھانا پیٹ بھر کر کھلائیں۔ یا کپڑا پہنائیں۔ یا ایک غلام آزاد کریں...... یعنی غلام کی قیمت ادا نہیں کی جاسکتی۔ اگر کھانے سے کفارہ ادا کرے تو ہر مسکین کو آدھا صاع گندم یعنی پونے دو سیر بحساب وزن انگریزی یا اس کی قیمت دیدے تو کافی ہے اور اگر کسی مدرسہ میں نقد دیدے اور کہہ دے کہ دس طالب علم مساکین کو فی کس پونے دو سیر گندم کی قیمت دیدی جائے تو یہ درست ہے کفارہ ادا ہوجائے گا اور اگر دس محتاجوں کو بٹھا کر کھلادے تو یہ بھی جائز ہے مگر شرط یہ ہے کہ انہی دس کو دونوں وقت کھانا کھلاوے اور پیٹ بھر کر سالن کے ساتھ روٹی کھلاوے یا چاول کھلادے ایک وقت میں دس مسکینوں کو کھلانے کی شرط نہیں

[1] وقالنا انها منعقدة وهى حلفه على مستقبل آت يمكنه الخ فيه الكفارة لانه واحفظوا ايمانكم الخ ان حنث الدر المختار على هامش رد المحتار كتاب الايمان ج٣ ص٦٦ ؛ ظفير

اگر ایک طالب علم کو دس دن تک دونوں وقت پیٹ بھر کر کھلا دے تو یہ بھی جائز ہے[1]

(۳) وہ غریب جس کو طاقت کھانا کھلانے کی یا کپڑا پہنانے کی نہ ہو تو وہ تین روزے متواتر رکھے[2]

(۴) جن لوگوں نے قسم نہیں کھائی تھی ان پر کچھ گناہ نہیں اور نہ ان پر کفارہ آئیگا فقط

کہا یہ یا کروں تو امت محمدیہ سے باہر ہو جاؤں قسم ہو گئی۔

سوال (۷۳) اگر کسی شخص نے کہا کہ فلاں کام کروں تو امت محمدیہ سے باہر ہو جاؤں تو اس سے قسم منعقد ہو جاتی ہے یا نہیں اور اگر وہ شخص پھر اس کام کو کرے تو کفارہ دینا لازم ہوگا یا نہیں؟

الجواب:- اگر کسی نے یہ کہا کہ فلاں کام کروں تو معاذ اللہ امت محمدیہ سے باہر ہو جاؤں تو اس سے قسم منعقد ہو جاتی ہے اور بصورت حنث کفارہ دینا لازم ہے[3]

قسم کھائی کہ فلاں دن قرض ادا کرو دنگا اگر پہلے ہی ادا کر دیا تو حانث نہیں

سوال (۷۴) اگر کسے حلف کرد کہ من فلاں روز دین وا داکنم و سابق ازاں ادا کرد حانث شود یا نہ؟

الجواب:- اگر حلف کرد کہ فلاں روز دین اوادا کنم و سابق ازاں ادا کرد حانث نہ شود[4]

دل میں قسم کھائی تو اسکے خلاف کرنے سے حانث نہیں ہوگا

سوال (۷۵) اگر کوئی شخص اپنے دل میں قسم کھائے کہ کل ہم اپنی بیوی کے ساتھ ہمبستر نہ ہوں گے لیکن اپنی بیوی کی خواہش سے ہمبستر ہو گیا تو شرعاً کیا حکم ہے۔

---

[1] وکفارته تحریر رقبة او اطعام عشرة مساکین او کسوتهم بما یصلح للاوساط وینتفع به فوق ثلثة اشهر ویستر عامة البدن (در مختار) قوله عشرة مساکین ای تحقیقا او تقدیرا حتی لو اعطی مسکینا واحدا فی عشرة ایام کل یوم نصف صاع یجوز انتهی رد المحتار کتاب الایمان ج ۳ ص ۸۲ المغیر

[2] وان عجز عنها کلها وقت الاداء صام ثلثة ایام ولاء الدر المختار علی هامش رد المحتار کتاب الایمان ج ۳ ص ۸۴ خلیل

[3] وکلام الله یمین زاد احمد والنبی ایضا ولو تبرأ من احدهما یمین ایضا ایضا ج ۳ ص ۴۲ المغیر

[4] حلف لیطلبن راس شهر فلعطاه قبله او ابرأه او مات الطالب سقط الیمین عند ابی حنیفة ومحمد رنادی عالمگیری ج ۲ ص ۸۷

الجواب:- جب تک زبان سے الفاظ قسم کہہ کر نہ توڑے کفارہ قسم اس پر نہیں آتا[1]

قرآن کی قسم کھانا

سوال (۷۶) قرآن مجید پر ہاتھ رکھ کر یا اس کو اٹھا کر ہاتھ میں امر یا نہی کے فعل یا ترک صوم و صلوۃ کی پابندی کرنے نشہ خواری و جوابازی سے باز آنے پر قسم و عہد کرنا یا کرانا شرعاً درست ہے یا نہیں۔ زید کہتا کہ نفس کلام اللہ مخلوق نہیں مگر قرآن اس حرف و صوت و صورت کے ساتھ مخلوق ہے اس لئے یہ غیر اللہ ہے اور غیر اللہ کی قسم کھانا شرک ہے اگرچہ قسم ہو جاتی ہے۔ بکر کہتا ہے کہ نہ شرک ہے نہ بدعت اور نہ حکم ہے نہ منع بلکہ ترغیب الی الامر و نہی عن المنکر ہے اسلئے اچھا ہے آپ مدلل تحریر فرمائیے۔

الجواب:- اقول قال فی رد المحتار و نقل فی الھندیۃ عن المضمرات وقد قیل ھذا فی زمانھم اما فی زماننا فیمین و بہ ناخذ و نأمر و نعتقد و قال محمد بن مقاتل الرازی انہ یمین و بہ اخذ جمھور مشائخنا الخ فھذا مؤید لکونہ صفۃ تعورف الحلف بھا کعزۃ اللہ و جلالہ[2] پس معلوم ہوا کہ حلف بالقرآن متعارف ہے اور ایسا ہے جیسا کہ حلف بعزۃ اللہ و جلالہ۔ پس شرک و بدعت کہنا اس کو صحیح نہیں اور ترک معاصی پر عہد و پیمان کرنا اور کرانا عمدہ کام ہے اور نماز جنازہ ہر ایک مسلمان نیک و بد کی پڑھنی چاہئے الامام استثنا کا الفقہاء لقولہ نبی علیہ السلام صلوا علی کل بر و فاجر الحدیث[3]

---

[1] و رکنھا اللفظ المستعمل فیھا (الدر المختار علی ھامش رد المحتار کتاب الایمان ص ۶۳/۳) [2] رد المحتار کتاب الایمان مطلب فی القرآن ص ۶۶/۳) ظفیر۔ [3] شرح فقہ اکبر ص ۹۱ - ظفیر

کارِ خیر کیلئے قسم لینا کیسا ہے

سوال (۷۷) خلافت کمیٹی سے چند ممبر اس لئے اخذ کئے گئے کہ نماز پڑھنے کی تاکید کریں لیکن شرط یہ ہے کہ جملہ ممبر تقرری کے قبل اپنے دست مبارک کو مصحف شریف سے مزین فرماکر قسم کھائیں کہ اس امر میں کسی خویش کی رعایت نہ کریں گے ایک شخص اس پر معترض ہے اور مخالف ہے اس کی نسبت شرعاً کیا حکم ہے

الجواب: معترض اور مخالف اس کار خیر میں صریح خطا کار ہے اور سخت گنہ گار ہے اس سے توبہ کروانی جائے[1]

پیغمبر بھی آئے تو یہ کام نہ کروں قسم نہیں

سوال (۷۸) اگر کوئی شخص یہ کہے کہ اگر کوئی پیغمبر علیہ السلام آجاویں تو بھی میں یہ کام نہ کروں گا بعد ازاں پشیمان ہوکر توبہ کرے اور وہ کام کرلیوے تو کیا کفارہ آویگا ان الفاظ ... سے قسم ہوئی یا نہیں۔

الجواب: ایسا کہنے سے قسم نہیں ہوتی اور اس کام کے کرلینے سے کفارہ واجب نہیں ہے لیکن اس قسم کے الفاظ نہ کہنے چاہئیں[2]

نہ بولنے کا حلف لیا کیا کرے

سوال (۷۹) اگر کوئی شخص کلام مجید کو ہاتھ میں لیکر عہد کرے کہ اس کلام مجید کو گواہ کرتا ہوں اور اس کی قسم کھاتا ہوں کہ اب اتنے عرصہ تک حامد سے نہ بولوں گا اگر وہ اب حامد سے بولے تو کفارہ واجب ہے یا نہ۔ اور اس کو حامد سے بولنا چاہیئے یا نہیں

---

[1] تعاونوا علی البر والتقوی ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان (المائدہ ع ۱) قال الکمال ولا یخفی ان الحلف بالقرآن الآن متعارف فیکون یمیناً وعندی ان المصحف والقرآن وکلام اللہ یمین لا سیما فی زماننا وعند الثلاثۃ المصحف والقرآن وکلام اللہ یمین (الدر المختار علی ہامش رد المحتار مطلب فی القرآن ص ۶۲ ج ۳) ظفیر۔

[2] ومن حلف بغیر اللہ لم یکن حالفا کالنبی الخ لقولہ علیہ السلام من کان منکم حالفا فلیحلف باللہ اولیذر (ہدایہ اولین کتاب الایمان ص ۴۵۹ ج ۲)

الجواب :- اس کو خاموش رہنے سے بولنا چاہیئے، اور کفارہ قسم کا ادا کردیوے[1]
اور کفارہ قسم کا یہ ہے کہ دس مسکینوں کو دونوں وقت کھانا کھلادیں یا کپڑا
پہنادیں اور اگر یہ نہ ہوسکے تو تین روزہ متواتر رکھے[2] فقط

قسم کھائی کہ شادی نہیں کرونگا اب شادی کرنا چاہتا ہے کیا کرے

سوال (۱۸۰۱) زید نے اپنی بیوی سے یہ قسم کھائی کہ میں اپنے خدا اور رسول کو ضامن دیکر بعدہ واثق وکامل ..... کرتا ہوں کہ تمھاری موجودگی میں دوسری شادی نہ کرونگا اب لڑکا نہ ہونے کی وجہ سے زید کو دوسری شادی کرنا ضروری ہے۔ تو مواخذہ اخروی سے بچنے کی کیا صورت ہے۔

الجواب :- زید دوسری شادی کرسکتا ہے البتہ اگر کریگا تو اس کو کفارہ قسم کا دینا ہوگا اور مواخذہ سے بری ہوجائیگا اور قسم کا کفارہ یہ ہے کہ دس مسکینوں کو دونوں وقت کھانا کھلادے یا دس مسکینوں کو کپڑا پہناوے اور اگر یہ نہ ہوسکے تو تین روزہ متواتر رکھے کما قال اللہ تعالیٰ فکفارتہ اطعام عشرۃ مساکین الآیۃ۔ فقط

---

[1] ومنوع بیننا فیہ بین البر والحنث والحنث خیر من البر فندب الی الحنث ۱ ھ عالمگیری مصری ص۶۱ ج۲ [2] وکفارۃ الیمین کما عشرۃ مساکین وان شاء اطعم عشرۃ مساکین ۔ فان لم یقدر صام ثلثۃ ایام متتابعات رھدایہ اولین کتاب الایمان ص۴۶۱ ج۲ [3] من حلف علی معصیۃ الخ وجب الحنث والتکفیر لانہ اھون الامرین حاصلہ ان المحلوف علیہ اما فعل او ترک وکل منھما اما معصیۃ او واجب وبرہ فرض اوھو اولی من غیرہ او غیرہ اولی منہ حنثہ اولی ۲ الدر المختار کتاب الایمان ص۵۴ ج۳ ۔ ظفیر

ایسا ہوا تو اسلام سے خارج ہو جاؤں پر حلف ہے

سوال (۸۱) :- اگر کوئی مرد یا عورت قسم کھا کر لکھے کہ میں قسم کھاتا ہوں یا کھاتی ہوں اللہ پاک کی اور اس کے پیارے رسول کی صلی اللہ علیہ وسلم، اگر خلاف تحریر لکھوں یا زبانی خکایت کروں تو اسلام سے خارج ہو جاؤں اور کافر یا کافر ہو کر مروں اور پھر اس قسم کے خلاف کرے تو اس کا کیا حکم ہے۔

الجواب :- اگر مذکور قسم کے خلاف کا ارتکاب کرے تو کفارہ یمین واجب ہے ورنہ نہیں[1]۔

قسم توڑنے سے کفارہ آئیگا

سوال (۸۲) زید کو اس کی برادری نے کسی بات پر برادری سے علیحدہ کر دیا اور برادری کے ہر ایک شخص نے حلف اٹھایا کہ ہم زید سے ہرگز خلط ملط نہ رکھیں گے پھر سب نے عمداً زید سے خلط ملط شروع کر دیا تو ان پر قسم کا کفارہ ہے یا نہ اور کیا کفارہ ہے اور ان کے پیچھے نماز درست ہے یا نہ اور اگر زید اپنی خطار سے معافی مانگے اور ان سے ملنا چاہے تو کچھ حرج تو نہیں ہے۔

الجواب :- جن لوگوں نے قسم کھانے کے بعد اس کے خلاف کیا ہے ان کے ذمہ کفارۂ قسم ہے[2] یعنی اگر وہ صاحب استطاعت ہیں تو ان پر دس مسکینوں کو کھانا کھلانا یا کپڑے پہنانا واجب ہے اور اگر اس قدر استطاعت

---

[1] ولو قال ان فعل کذا فھو بریٔ من الاسلام فھو یمین استحساناً۔ کذا فی البدائع (عالمگیری مصری کتاب الایمان ص ۵۲ ج ۲) وفیہ الکفارۃ الخ ان حنث (الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب الایمان ص ۶۶ ج ۳) ظفیر

[2] وفیہ الکفارۃ الخ ان حنث (الدر المختار علی رد المحتار کتاب الایمان ص ۶۱ ج ۳) ظفیر

نہیں تو پے در پے تین روزے رکھنے واجب ہیں[1]، اور بہر حال ایسے لوگوں سے خلط ملط رکھنا اور ان کے پیچھے نماز پڑھنا جائز ہے اور زید نے اگر کوئی شرعی تقصیر کیا ہے تو اس کیلئے ضروری ہے کہ توبہ کرے اور اگر کوئی عرفی تقصیر کی ہے تو اس کیلئے پھر بھی یہی بہتر ہے کہ اپنی برادری سے مواخات قائم رکھنے کے لئے ہر ممکن کوشش کرے کہ باہمی اتفاق مسلمانوں کے لئے جزو لاینفک ہے۔ فقط۔

قسم کھائی فلاں کام نہیں کرونگا اب کرنا چاہتا ہے کیا کرے

سوال (۸۳) ایک شخص نے قسم کھائی قرآن شریف ہاتھ میں لے کر کہ فلاں کام نہ کروں گا اب وہ اسکے توڑ کرنا چاہتا ہے تو یہ قسم جائز تھی یا ناجائز اور کفارہ واجب ہے یا نہ۔

الجواب:۔ یہ قسم منعقد ہوگئی اور اگر حانث ہوگا یعنی اس قسم کو توڑے گا اور خلاف کرے گا تو کفارہ دینا ہوگا۔ در مختار میں ہے قَالَ الْکَمَالُ وَلَا یَخْفٰی ان الحلف بالقرآن الآن متعارف فیکون یمینا الخ[2] فقط۔

بکر کی چیز کھاؤں تو خنزیر کا گوشت کھاؤں

سوال (۸۴) زید نے کہا کہ اگر میں بکر کی کوئی چیز کھاؤں تو خنزیر کا گوشت کھاؤں یا اپنی اولاد کو کھلاؤں اب اگر زید بکر کو کوئی چیز کھلانا چاہے تو بکر کے لئے کس طریقہ پر جائز ہوگا۔ اگر بکر زید کی کوئی چیز کھالیوے تو کیا حکم ہے۔

الجواب:۔ حلال چیز کو اپنے اوپر حرام کرنا یمین ہے اس میں کفارہ بعد الحنث لازم ہوتا ہے[3] لیکن جو صورت سوال میں ہے اس سے بکر کا کھانا حرام

---

[1] فکفارتہ الخ اطعام عشرۃ مساکین او کسوتہم الخ وان عجز عنہا کلہا الخ صام ثلثۃ ایام ولاء الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب الایمان ص ۶۴ ج ۳ ظفیر [2] الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب الایمان ص ۶۴ ج ۳ [3] کل حل او حلال اللہ او حلال المسلمین علی حرام الخ فیمین (در مختار) لان تحریم الحلال یمین رد المحتار کتاب الایمان ص ۹۱ ج ۳

نہیں ہوا اور اگر کھاوے تو کفارہ لازم نہ ہوگا لو قال ان اکلت ھذا الطعام فھو علی حرام فاکلہ لا کفارۃ، درمختار[1]. فقط

سوال (۸۵) :- عورت نے قسم کھائی گھر ویران کروں گی تو وہ اس کا کفارہ دے

ایک عورت نے غصہ میں اپنے خاوند سے کہا کہ خدا کی قسم میں تیرے گھر کو ویران کردوں گی اگر ویران نہ کیا تو قسم کا کفارہ لازم آوے گا یا وہ کافر ہوجاوے گی۔

الجواب :- کفارہ قسم کا دینا لازم ہوگا اور[2] وہ کافر نہ ہوگی[3]

سوال (۸۶) :- شرط کی وجہ سے قسم کھائی تو شرط ختم ہونے سے قسم ختم نہیں ہوگی

زید، عمر میں قسمیں ہوئیں کہ ایک دوسرے کا کہنا مانا کریں گے چند یوم کے بعد زید نے عمر سے کہا کہ تم مجھے اس بات کی اجازت دیدو کہ اگر تم نے قسم توڑدی اور میرا کہنا نہ مانا تو پھر میں بھی تمہارا کہنا نہ مانوں گا عمر نے اس کی اجازت دیدی اب عمر نے قسم توڑی اگر زید عمر کا کہنا نہ مانے تو زید بھی حانث ہوگا یا نہیں۔

الجواب :- اس صورت میں زید حانث ہوگا کیونکہ اول جو حلف ہو لیا بعد میں اس میں کچھ استثناء نہیں ہوسکتا[4] فقط۔

---

[1] الدر المختار علی ھامش رد المحتار مطلب تحریم الحلال ص ۶۴/۳ ظفیر [2] وثانیھا منعقدۃ وھی حلفہ علی مستقبل آت الخ فیہ الکفارۃ فقط ان حنث (الدر المختار علی رد المحتار کتاب الایمان ص ۲۶/۳) [3] والاصح ان الحالف لم یکفر سواء علقہ بماض او آت ان کان عندہ فی اعتقادہ انہ یمین (ایضاً ص ۳۲/۳) ظفیر۔ [4] وصل بحلفہ ان شاء اللہ بطل یمینہ وکذا یبطل بہ ای بالاستثناء المتصل (درمختار) قید بالوصل لانہ لو فصل لا یفید (رد المحتار کتاب الایمان ص ۹۸/۳)

نہ بولنے کی قسم کھائی جب بولے کا حانث ہوگا

سوال (۸۷) عمر نے یہ قسم کھائی کہ اگر میں بکر اور خالد سے بولوں تو جتنی شادی کروں سب پر طلاق اور روز حشر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری شفارش نہ کریں اور مرنے کے وقت کلمہ نصیب نہ ہو، دوزخ کے سوا بہشت کی خوشبو نصیب نہ ہو پھر ایک روز عمر بکر سے بولا تو عمر حانث ہوگا یا نہیں۔ اور جو عمر کی شادی کرادے اس زوجہ پر بھی طلاق ہوگی یا نہیں۔

الجواب:- عمر اس صورت میں حانث ہوگا[1] اور اگر وہ شادی کریگا تو اس کی زوجہ مطلقہ ہو جاوے گی،[2] لیکن عمر کافر نہ ہوگا مسلمان ہی رہے گا اور جو شخص عمر کی شادی کرادی اس پر کچھ مواخذہ نہیں اور اس کی زوجہ مطلقہ نہ ہوگی۔[2] فقط

زید نے قسم کھائی کہ فلاں چیز ملاں کو لیس لینے دونگا پھر فلاں کو خوشی دیا کیا حکم ہے

سوال (۸۸) زید کی ماں نے اس کی بیوی ہندہ کو ۳ عدد سونے کے زیور دیئے تھے اس کی ماں بیٹے میں کچھ کشیدگی ہوئی تو زید نے بحالت غصہ قسم کھائی کہ میں اپنی بیوی کو مذکورہ بالا زیورات نہ لینے دوں گا اور جو زیورات ہندہ کے پاس تھے اتار کر پھینک دیئے زید کی ماں نے دوبارہ وہ زیورات ہندہ کو دیئے اور زید کے کہنے سے وہ واپس نہیں کرتی تو اس صورت میں زید کی قسم ٹوٹی یا نہیں۔

الجواب:- اس صورت میں زید کی قسم نہیں ٹوٹی اور زید پر کفارہ

---

[1] وسئل عمن قال انا بری من الشفاعة ان فعلت کذا قال یکون یمینا (عالمگیری مصری ص ۵۳ ج ۲) [2] وتنحل الیمین اذا وجد الشرط مرۃ الخ (الدر المختار علی ھامش رد المحتار ص ۱۶۹ ج ۳)

قسم کا لازم نہیں ہے۔ فقط۔

کھاؤں تو سور کھاؤں کہنے سے قسم نہیں ہوتی

سوال : (۸۹) کہا فلاں کے گھر کا کھاؤں تو سور کھاؤں اس سے قسم ہوگی یا نہیں۔

الجواب :- اگر کسی شخص نے یہ الفاظ کہے کہ اگر میں فلاں کے گھر کا کھانا کھاؤں تو سور کھاؤں، تو یہ قسم نہیں ہے اس سے کھانا اس کے گھر کا حرام نہیں ہوا اور کفارہ نہ آوے گا و فی البحر مایباح للضرورۃ لایکفر مستحلہ کدم وخنزیر الخ (درمختار) و فی الشامی ھو یستحل الدم و لحم الخنزیر ان فعل کذا لایکون یمیناً لان استحلال ذلک لایکون کفراً الخ[۱] فقط۔

رسومات چھوڑدینے کی قسم کھائی پھرادا کیا تو کفارہ آئیگا

سوال (۹۰) خلاصہ یہ ہے کہ گاؤں کے لوگوں نے قسم کھائی کہ آئندہ رسومات شادی نہ کریں گے پھر سب نے یہ قسم توڑدی اس کا کیا کفارہ ہے

الجواب :- جو لوگ قسم کھا کر حانث ہوئے ان کے ذمہ کفارہ قسم واجب ہے[۲] یعنی دس مسکینوں کو دونوں وقت کھانا کھلاوے یا کپڑا دیا جائے اور اس پر مقدرت نہ ہو تو پھر بمجبوری تین روزہ رکھے[۳] کھانے اور کپڑے

---

[۱] ردالمحتار کتاب الایمان ص ۵۱ ج ۳ [۲] و منعقدۃ وھو ان یحلف علی امر فی المستقبل ان یفعلہ او لا یفعلہ وحکمھا لزوم الکفارۃ عند الحنث کذا فی الکافی (عالمگیری مصری کتاب الایمان ص ۵۱ ج ۲) [۳] کفارۃ الیمین عتق رقبۃ الخ وان شاء کسی عشرۃ مساکین کل واحد ثوبا فما زاد و ادناہ ما یجوز فیہ الصلوۃ و ان شاء اطعم عشرۃ مساکین کالاطعام فی کفارۃ الظھار الخ فان لم یقدر علی احد الاشیاء الثلثۃ صام ثلثۃ ایام متتابعات (ھدایہ کتاب الایمان ص ۴۶ ج ۲)

پر قدرت کے باوجود روزہ رکھنے سے کفارہ ادا نہیں ہوتا[1]۔ بہر حال اسی طرح کی اس میں اسلامی تعلیم کے خلاف ہیں۔ ان کا ترک لازمی ہے۔ تمام مسلمانوں پر ضروری ہے کہ اس کی پابندی کریں اور پھر جو لوگ اس کی مخالفت کریں اور اس کے خلاف عمل کریں ان سے تمام تعلقات منقطع کر دینے چاہئیں معصیت اور جاہلانہ رسوم پر اصرار کرنے کرنے والے اس قابل نہیں ہیں کہ مسلمان ان سے کوئی واسطہ رکھیں۔ فقط۔

قسم کھائی کہ رات بیوی سے نہیں ملوں گا پھر ملا | ایک شخص نے کلام مجید کی قسم کھائی کہ آج کی رات اپنی بیوی سے نہیں ملوں گا پھر اپنی بیوی سے اسی رات میں ملاقات کی اس صورت میں وہ حانث ہوگا یا نہیں۔

الجواب:۔ اس صورت میں حانث ہوگا اور کفارہ قسم کا لازم ہوگا

قال الکمال ولا یخفی ان الحلف بالقرآن الآن متعارف فیکون یمینا

۱ھ درمختار[2]۔

امام کے ساتھ گالم گلوچ | **سوال (۹۲)** بعض لوگوں نے اپنے امام کیساتھ فساد کیا اور اس کو بیہودہ گالیاں دیں۔ بے عزتی کی اور مسجد میں جانے سے روکا حالانکہ تمام اہل بستی کے ساتھ انھوں نے بھی حلفاً وعدہ کیا کہ تمام حکم امام کے پورے کریں گے اور ہر ایک حکم شرعی کی تعمیل کریں گے۔ عدالت میں جھوٹی شکایتیں پیش کرنا۔ ان امور کے متعلق کیا حکم ہے۔

الجواب:۔ جملہ سوالات کا جواب یہ ہے کہ بلاوجہ امام کے ساتھ فساد کرنا اور گالی گلوچ دینا، اور برا کہنا اور عدالت میں جھوٹی شکایتیں کرنا

---

[1] قال فی البحر اشار الی انہ لو کان عندہ واحد من الاصناف الثلثۃ لا یجوز لہ الصوم [2] الدر المختار علی هامش رد المحتار کتاب الایمان ص۴۲ ظفیر

حرام اور ناجائز ہے[1] اور جن لوگوں نے ایسا کیا وہ فاسق و فاجر اور گنہ گار ہوئے ان کو توبہ کرنی چاہیئے اور امام سے قصور معاف کرانا چاہیئے اور اگر ان لوگوں نے قسم کھا کر امام کی اطاعت کا عہد کیا تھا تو اس کے خلاف کرنے سے کفارہ قسم کا ان کے ذمہ واجب ہے[2]۔ دس مسکینوں کو دو وقت پیٹ بھر کر کھانا کھلادیں[3] اور امام کو یا کسی مسلمان کو مسجد میں آنے سے اور نماز پڑھنے سے روکنا حرام ہے قرآن شریف میں اسکو بہت بڑا ظالم اور مسجد کا خراب کرنے والا فرمایا گیا ہے وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ مَّنَعَ مَسَاجِدَ اللّٰہِ اَنْ یُّذْکَرَ فِیْھَا اسْمُہٗ وَسَعٰی فِیْ خَرَابِھَا الاٰیۃ[4] فقط

سوال (۹۴) عورت نے قسم کھائی عمر بھر نکاح نہیں کروں گی اب کرنا چاہتی ہے کیا کرے

ایک بیوہ عورت سے اس کے دیور نے نکاح کے لئے کہا اس نے قرآن شریف کے قسم کھا کر یہ کہا کہ میں عمر بھر دوسرا نکاح نہ کروں گی۔ اب وہ دوسرا نکاح کرنا چاہتی ہے تو اس کو کفارہ دینا ہوگا یا نہیں۔

الجواب:۔ اگر وہ نکاح[5] کرے گی تو اس کو کفارہ قسم کا دینا ہوگا، دس مسکینوں کو کپڑا دے یا کھانا دونوں وقت کا کھلا دے اگر یہ نہ ہو سکے تو تین دن کے روزہ متواتر رکھے[6] فقط

---

[1] قال النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم سباب المسلم فسوق وقتالہ کفر (مشکوٰۃ باب ــ) [2] وفیہ الکفارۃ الخ ان حنث (الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب الایمان ج۳ ص۶۶) ظفیر [3] وکفارتہ الخ اطعام عشرۃ مساکین کامر فی الظہار او کسوتہم (ایضاً ج۳ ص۸۲) ظفیر [4] سورۃ البقرۃ ع ۱۴ [5] ونوع لا یجوز حفظہما وھو ان یحلف علی ترک طاعۃ او فعل معصیۃ الخ فیندب فیہ الی الحنث (عالمگیری مصری کتاب الایمان ج۲ ص۵۰) [6] وکفارتہ الخ اطعام عشرۃ مساکین کما مر فی الظہار او کسوتہم بما یصلح للاوساط ویستر عامۃ البدن الخ وان عجز عنہا کلہا الخ صام ثلثۃ ایام ولاءً (الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب الایمان ج۳ ص۸۴) ظفیر۔

قرآن کی قسم کھانا کیسا ہے | **سوال (۹۵)** زمانہ حال میں قرآن شریف کی قسم کھانا جائز ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ اس زمانہ میں اگر کوئی قسم کھائے تو وہ شرعاً حالف سمجھا جائے گا اور اس پر تمام احکام حلف کے جاری ہوں گے کیونکہ آج کل عام طور پر حلف بالقرآن کا رواج ہے قال المحقق ابن ہمام فی فتح القدیر ثم لا یخفی ان الحلف بالقرآن الآن متعارف فیکون یمینا کما ھو قول الائمۃ الثلثۃ[۱] اھ فتح القدیر جلد ۴۔ فقط۔

فلاں چیز نہیں رکھی تو ماروں گا اس سے قسم نہیں ہوگی | **سوال (۹۶)** اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو یہ کہے کہ اگر تو نے فلاں چیز گھر میں نہ رکھی تو تجھکو بہت ماروں گا اور پھر درمیان سال وہ چیز نہ ملی تو یہ قسم ہوئی اور خاوند پر نہ مارنے کی صورت میں کفارہ واجب ہوگا یا نہیں۔

الجواب:۔ یہ قسم نہیں ہوئی اور کفارہ اس میں واجب نہیں ہے اور زوجہ کو کبھی نہ مارے اور آئندہ ایسا کلام نہ کرنا چاہیئے۔[۲]

مدعا علیہ سے مدعی کی موجودگی میں حلف لینا چاہیئے | **سوال (۹۷)** قاضی نے مجلس قضا میں مدعا علیہ سے حلف لیا مگر مدعی کو نہیں بلایا مدعی کی غیبت میں حلف مدعا علیہ کا معتبر ہے یا نہیں؟

الجواب:۔ مدعا علیہ پر یمین مدعی کے طلب کرنے سے لازم ہوتی ہے کما فی الدر المختار ولا بد من حلف انہ نو بعد طلبہ اذ لا بد من طلبہ

---

[۱] فتح القدیر ص ۳۵۶ ج ۴ باب ما یکون یمینا و ما لا یکون یمینا۔ ظفیر

[۲] وقالتہا منعقدۃ وھی حلفہ علی مستقبل الخ الدر المختار کتاب الایمان ص ۶۲ ج ۳۔ ظفیر

الیمین فی جمیع الدعاوی الا عند الثانی فی اربع الخ پس جبکہ طلب کرنا مدعی کا شرط ہے تو معلوم ہوا کہ مدعی کا یا اس کے وکیل کا موجود ہونا شرط ہے فقط

قسم کھانے کے بعد قرض خواہ مہلت دے لیکن خلاف ورزی پر کفارہ ہوگا

سوال (۹۸) زید نے قسم کھا کر کہا میں کل مطالبہ بے باق کردوں گا مگر بعض مجبوری کی وجہ سے زید نے عمر کو مہلت دینا منظور کرلیا کیا اس صورت میں زید پر کفارہ ہوگا۔

الجواب:۔ اس صورت میں زید پر کفارہ قسم لازم ہے۔

ایک دفعہ حلف کی خلاف ورزی کرنے اور کفارہ دینے کے بعد دوبارہ وہ عائد نہ ہوگی

سوال (۹۹) میں نے ایک چیز کے استعمال سے عمر بھر کی قسم کھائی تھی، کہ میرے لئے اس کا استعمال کرنا عمر بھر کے لئے حرام ہے، پھر نہ رہ سکا استعمال کرکے حانث ہوگیا، یہ قسم مجھ سے منتہی ہوگئی یا نہیں، یعنی اب تو اس کے استعمال سے دوبارہ حانث نہیں ہوں گا۔

(۲) خود اس کا استعمال مباح ہے یا حرام۔

الجواب:۔ قسم منتہی ہوگئی۔ کفارہ کے بعد پھر اس کے استعمال سے حنث نہ ہوگا۔

(۲) مباح ہے کذا حققہ الشامی لکنہ خلاف الاولیٰ

ایمان کی قسم

سوال (۱۰۰) مسلمان کو ایمان کی قسم کھانا جائز ہے یا نہیں۔

مسلمان سے ترک موالات

سوال (۱۰۱) کافر سے ترک موالات جائز ہے مگر مسلمان مسلمان سے ترک موالات کرسکتا ہے یا نہیں۔

قسم کھاکر توڑنا

سوال (۱۰۲) قسم کھاکر توڑنا کفارہ قسم کا دینا ہوگا یا

نہیں۔

الجواب: (۱) قسم اللہ کی کھانی چاہیئے اللہ کے سوا ایمان یا قرآن کی قسم نہ کھانی چاہیئے [۱]

(۲) کفر اور فسق کی وجہ سے ترک موالات ہوتی ہے اور اس میں تفصیل اور درجات ہیں [۲]

(۳) قسم توڑنے کی صورت میں کفارہ قسم کا دینا لازم ہے۔ غلام آزاد کرنا یا دس مسکینوں کا دونوں وقت کھانا دینا یا دس مسکینوں کو دس جوڑے کپڑے کا دینا۔ اگر یہ نہ ہوسکے تو تین روزے پے درپے رکھنا۔ فقط۔

انشاء اللہ کے ساتھ قسم کھانے سے قسم نہیں رہتی

سوال (۱۰۳) میرے والد نے مجھ سے مرغ کھانے کا عہد کرایا میں نے ان الفاظ سے عہد کیا کہ انشاء اللہ میں مرغ نہیں کھاؤں گا۔ مجھے مرغ کھانا جائز ہے یا نہ؟

الجواب: جائز ہے کیونکہ انشاء اللہ کہنے سے قسم نہیں رہتی، یہ بہت

---

[۱] لا یقسم بغیر اللہ تعالیٰ کالنبی والقرآن والکعبۃ (الدر المختار علی هامش رد المحتار کتاب الایمان ص ۴۶ ج ۳) ظفیر۔ [۲] بلا وجہ شرعی ترک موالات مسلمانوں سے درست نہیں تعاونوا علی البر والتقوی ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان۔ ارشاد ربانی ہے۔ ظفیر۔ [۳] وفیہ الکفارۃ الخ ان حنث الخ وکفارتہ الخ اطعام عشرۃ مساکین او کسوتهم الخ وان عجز عنها کلها الخ صام ثلثۃ ایام ولاء (الدر المختار علی هامش رد المحتار کتاب الایمان ص ۶۲ ج ۳ و ص ۸۳ ج ۳ و ص ۸۴ ج ۳) ظفیر۔ [۴] وصل بحلفه انشاء اللہ بطل یمینه (ایضا ص ۹۸ ج ۳) ظفیر۔

اچھا کیا کہ انشاء اللہ کہہ لیا۔

کھانا نہ کھانے کی قسم کھائی اور دودھ پی لیا کیا حکم ہے

سوال (۱۰۴) ایک شخص نے رات کو سوتے وقت غصہ میں آکر ایک شخص کے ہاتھ میں کھانا دیکھ کر یہ کہا کہ میں آج خدا کی قسم کھانا نہ کھاؤں گا بعد اس کے وہ شخص ایک گلاس دودھ بھرا ہوا لایا اور سخت عاجزی سے کہا اگر کھانے کے لئے تم نے قسم کھائی ہے خیر یہ دودھ پی جاؤ اس شخص کے کہنے کی وجہ سے دودھ پی لیا آیا یہ دودھ غذا میں داخل ہے اور پینے والا حانث ہوگا یا نہیں۔

الجواب:۔ اس صورت میں دودھ پینے سے شخص مذکور حانث نہ ہوگا۔ کما فی الشامی۔ ففی البحر عن البدائع لو حلف لا یاکل ھذا اللبن فاکل الخبز او التمر او لا یاکل ھذا العسل او الخل فاکل الخبز یحنث الخ الغرض علت مذکورہ لانہ لا یاکل سے صورت مستفسرہ میں عدم حنث ظاہر ہے

شرکت کی قسم کھائی مگر ناجائز امور ہو تو کفارہ دیکر قسم توڑے

سوال (۱۰۵) چالیس آدمیوں نے مل کر ایک پنچایت مقرر کی کہ ہر شخص آپس میں ایک دوسرے کی غمی اور شادی میں شریک حال رہیں اور اس بات پر ہر شخص نے قسم کھائی کہ جو اس پنچایت سے الگ ہو جائے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت سے خارج ہے اب اس پنچایت میں جہاں کہیں شادی ہوتی ہے تو گانا بجانا اور ناچ وغیرہ رسوم شرک مثلاً کنگنا وغیرہ بھی ہوتی ہیں ایسی حالت میں اس پنچایت میں شامل حال رہنا کیسا ہے اور اس سے علیحدہ ہونے کی کیا صورت ہے۔

الجواب:۔ اس صورت میں جب غمی و شادی میں گانا بجانا اور

وغیرہ رسوم خلاف شریعت ہو اس میں شریک ہونا درست نہیں اور اس حالت میں قسم کو پورا کرنا جائز نہیں ہے۔ اور کفارہ قسم کا دیدیا جائے۔ اور یہ کہنا لغو ہے کہ جو شخص اس میں شریک نہ ہو وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی امت سے خارج ہے بلکہ شریک ہونا گناہ کی جگہ حرام ہے اور نہ شریک ہونا ضروری ہے اور ایسی قسم کا توڑنا لازم ہے [1]

ولایتی کپڑے کے عدم استعمال کی قسم سے پہلے کے کپڑے ناجائز نہیں ہوئے

سوال (۱۰۶) زید نے حلف کیا کہ میں آج سے ولایتی کپڑوں کا استعمال حرام وناجائز سمجھتا ہوں نہ استعمال کروں گا نہ خود خریدوں گا، پس جو کپڑے اس حلف سے پیشتر زید کے پاس موجود ہیں ان کا استعمال جائز ہے یا حرام؟

الجواب: وہ کپڑے جو پہلے سے خریدے ہوئے ہیں ان کا استعمال شرعاً درست ہے لیکن اگر حلف عام الفاظ میں کیا تھا کہ آج سے ولایتی کپڑا حرام سمجھتا ہوں اور ان کا استعمال اپنے اوپر حرام کرلیا تو کفارہ قسم کا دینا پڑے گا اگرچہ وہ پہلے خریدے ہوئے بھی استعمال کرے [2]

جھوٹی قسم کھانے والے کا حکم

سوال (۱۰۷) جھوٹی قسم کھانے والے کا کیا حکم ہے ایک بزرگ نے فرمایا کہ جھوٹی قسم کھانے والا بارہ مہینے دنیا میں خراب اور ذلیل ہوتا ہے یہ صحیح ہے یا نہیں؟ اور جھوٹی قسم کھانے والا مسکینوں کو کھانا کھلادے تو کفارہ ادا ہوتا ہے یا حج کرنے سے؟

---

[1] من حلف علی معصیۃ الخ وجب الحنث وتنویر الابصار علی هامش ردالمحتار کتاب الایمان ص ۸۵ ج ۳ ظفیر
[2] وفیہ الکفارۃ الخ ان حنث (ایضاً ص ۶۲ ج ۳) ظفیر

الجواب:- جھوٹی قسم کھانا عمداً گناہ کبیرہ ہے اور جھوٹی قسم کھانیوالا فاسق ہے اور جھوٹی گواہی دینے والے پر تو بہت زیادہ وعید وارد ہوئی ہے قرآن شریف میں اس کو شرک کے ساتھ اور برابر فرمایا کما قال تعالیٰ واجتنبوا قول الزور حنفاء للہ غیر مشرکین[1] کذا ورد فی بعض الاحادیث اور نیز وارد ہوا ہے الکبائر الاشراک باللہ وعقوق الوالدین وقتل النفس والیمین الغموس[2] رواہ البخاری وفی روایۃ انس وشہادۃ الزور بدل الیمین الغموس متفق علیہ باقی یہ امر کہ جھوٹی قسم کھانے والا بارہ مہینے کے اندر خراب و ذلیل دنیا کے اندر ہوتا ہے یہ کسی نص سے ثابت نہیں ہے اور جھوٹی قسم جو کسی گذشتہ معاملہ پر ہے اس میں کفارہ نہیں ہے صرف توبہ سے گناہ معاف ہوجائے گا۔ اور آئندہ بات پر قسم کھانا مثلاً یہ کہ قسم ہے اللہ کی میں فلاں کام کروں گا اور اس کو نہ کرے تو اس میں کفارہ ہے اور اس کا نام یمین منعقدہ ہے اور جھوٹی قسم گذشتہ امر پر جس کا نام یمین غموس ہے اس میں صرف توبہ ہی سے کفارہ ہوجاتا ہے[3]۔ اور اگر توبہ کر کے حج بھی اس کے بعد کیا تو اور ثواب ہے اور حج سے بہت سے گناہ معاف ہوجاتے ہیں۔

سوال (۱۰۸) ہم لوگ شیشی بناتے ہیں اور ہماری پنچایت میں قرآن شریف اٹھایا گیا ہم نے قسم کھائی کہ کسی دوسرے کو کام نہ سکھائیں گے یہ کیسا ہے

---

[1] سورۃ الحج ۴ [2] مشکوۃ شریف [3] وھی الخ غموس الخ ان حلف علی کاذب عمداً الخ کواللہ ما فعلت کذا الخ ویاثم بہا فتلزمہ التوبۃ الخ ومنعقدۃ وھی حلفہ علی مستقبل آت یمکنہ وھذا القسم فیہ الکفارۃ الخ ان حنث (الدر المختار علی ھامش رد المحتار کتاب الایمان ص۶۳ و ص۶۴ ج۳) ظفیر

ہے کہ کوئی شخص باہر کے رہنے والوں کو کام نہ سکھاوے یہ خلاف شرع ہے یا نہیں۔ ایک شخص نے حلف توڑ دیا اس کے لئے کیا حکم ہے؟

الجواب:- ایسا حلف کرنا بے شک خلاف شریعت ہے[1] لیکن جو شخص اس حلف کو توڑ دے اس پر کفارہ یمین کا لازم ہے یعنی دس مسکینوں کو دونوں وقت کھانا پیٹ بھر کر کھلانا یا دس مسکینوں کو کپڑا دینا اور اگر اس کی طاقت نہ ہو تو تین روزے متواتر رکھنا لازم ہے[2]

شادی ہونے کے باوجود جھوٹی قسم کہ شادی نہیں ہوئی

سوال (۱۰۹) اگر کوئی شخص حلفیہ بیان دے کہ میری شادی نہیں ہوئی اور نہ میں کوئی اولاد رکھتا ہوں درانحالیکہ اس کی شادی اسی جگہ ہوئی ہے جہاں سے وہ انکار کرتا ہے اور اس کے اولاد بھی ہے ایسے شخص کے لئے کیا حکم ہے؟

الجواب:- وہ شخص جھوٹی قسم کی وجہ سے گناہ گار ہوا اور کفارہ اس قسم کا توبہ کرنا ہے[3] لیکن اس کی زوجہ اس کے نکاح سے خارج نہیں ہوئی

---

[1] لا یقسم بغیر اللہ تعالیٰ کالنبی والقرآن والکعبۃ قال الکمال لا یخفی ان الحلف بالقرآن الآن متعارف فیکون یمینا (درمختار) قولہ بغیر اللہ ای لا ینعقد بغیرہ تعالیٰ ای غیر اسمائہ وصفاتہ ولو بطریق الکنایۃ کما مر بل یحرم کما فی القہستانی (رد المحتار کتاب الایمان ۵۳/۳) ظفیر۔ [2] وفیہ الکفارۃ الخ ان حنث الخ وکفارتہ الخ اطعام عشرۃ مساکین او کسوتہم الخ وان عجز عنہا کلہا الخ صام ثلثۃ ایام ولاء (الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب الایمان ۶۲/۳ و ۶۳) ظفیر۔ [3] وہی غموس ان حلف علی کاذب عمدا یاثم بہا فتلزمہ التوبۃ (ایضا ۶۲/۳) ظفیر۔

فلاں کام کا مرتکب ہوں تو جنت حرام کردے قسم نہیں ہے

سوال (۱۱۰) ایک شخص نے معصیت سے بچنے کیلئے یہ الفاظ زبان سے نکالے کہ اگر میں فلاں گناہ کا مرتکب ہوں تو اے اللہ جنت مجھ پر حرام کردے اور دوزخ میں ڈالدے، اس کے بعد وہ چند مرتبہ اس معصیت کا مرتکب ہوا آیا یہ قسم ہے کہ کفارہ ادا کیا جائے یا توبہ کافی ہے۔

الجواب:۔ یہ قسم نہیں ہے اور اس میں کفارہ لازم نہیں ہے۔ توبہ کرے [1]

بار بار قسم کھائی اور خلاف ورزی کی کیا کرے

سوال (۱۱۱) ایک شخص ایک حرام فعل کرتا ہے لیکن اس نے اس فعل سے توبہ کی اور قسم کھائی کہ آئندہ ایسا کام نہ کریں گے۔ پھر وہی کام کیا اور پھر توبہ کی اس طرح کئی مرتبہ کیا۔ اب پھر توبہ کر رہا ہے تو اسکو پہلی قسموں کی بابت کیا کرنا چاہیئے۔ اور کیا کفارہ واجب ہے۔

الجواب:۔ اس صورت میں اگر پہلے کفارہ قسم کا نہیں دیا تھا تو اب سب قسموں کا ایک کفارہ دیدینا کافی ہے [2] اور گناہ کی معافی کے لئے توبہ صدق دل سے کرنا کافی ہے۔ اور کفارہ قسم کا یہ ہے کہ دس مسکینوں کو دونوں وقت

---

[1] ولا یقسم بصفة لم یتعارف الحلف بها من صفاته تعالیٰ کرحمته وغضبه وسخطه الخ لعدم العرف (ایضاً ص ۴۶/۳) ظفیر [2] وفی البحر عن الخلاصة والتجرید وتتعدد الکفارة لتعدد الیمین والمجلس والمجالس سواء الخ (در مختار) وفی البغیة کفارات الایمان اذا کثرت تداخلت ویخرج بالکفارة الواحدة عن عهدة الجمیع وقال شهاب الائمة هذا قول محمد قال صاحب الاصل المختار عندی انه مقدسی رد المحتار کتاب الایمان ص ۶۲/۳۔

پیٹ بھر کر کھانا کھلائے یا دس مسکینوں کو دس جوڑے کپڑے کے دے اور اگر یہ نہ ہوسکے تو تین دن کے متواتر روزے رکھے۔

ایسا ہو تو کلام پاک کی مار ہو قسم ہے یا نہیں

سوال (۱۱۲) دو شخصوں کے درمیان بہی محبت ہے ان میں مندرجہ ذیل عہد و پیمان ہوئے۔ میں کلام مجید ہاتھ پر رکھ کر میں قسم کھاتا ہوں کلام مجید کی خدا کو حاضر و ناظر جان کر اگر ہم ترک تعلق کریں یا کسی کے دباؤ سے یا روکنے سے رکیں یا ایک دوسرے کے ساتھ برائی کریں تو ہم کو اس کلام پاک کی مار ہو اور بروز محشر حضرت کی شفاعت سے محروم رہیں اور دنیا سے کافر ہو کر اٹھیں اگر اس عہد کو کسی وجہ سے توڑا جائے تو کفارہ دینا درست ہوگا یا نہ جبکہ کفارہ دینے کی نسبت بھی بالفاظ مذکورہ بالا عہد کیا ہو۔

الجواب:- اگر بضرورت شرعیہ اس قسم اور عہد کو توڑا جائے تو کفارہ قسم کا واجب ہوگا[1] اور اس قسم کا بالفاظ مذکورہ معاہدہ کرنا شرعاً درست بھی نہیں ہے[2]

کسی کو نکلوانے کی قسم کھائی اور کامیاب نہ ہوا تو کفارہ دے

سوال (۱۱۳) کسی شخص نے کسی کے نکلوانے کی قسم کھائی لیکن وہ اپنے ارادے میں کامیاب نہ ہوسکا تو شرعاً کیا حکم ہے؟

الجواب:- قسم کا کفارہ دیوے جو کہ غلام آزاد کرنا یا دس مسکینوں کو دونوں وقت کھانا کھلانا یا کپڑا پہنانا ہے اور اگر یہ نہ ہوسکے تو تین دن

---

[1] وفیہ الکفارۃ الخ ان حنث رالدرالمختار علی ہامش ردالمحتار، کتاب الایمان ص ۶۶ ج ۳) ظفیر [2] ان فعل کذا فهو یہودی او نصرانی الخ او کافر۔

کے متواتر روزے رکھے [۱]

جان کے خوف سے غلط حلف لینا کیسا ہے | **سوال (۱۱۴)** اگر زید کو کسی وجہ سے اپنی جان کا خوف ہو تو اس کو غلط حلف اٹھانا جائز ہوگا یا نہیں؟

الجواب: جان ومال وآبرو کے خوف سے جھوٹ کی اجازت ہے لیکن صریح جھوٹ نہ بولے تعریضاً درست ہے [۲]

قسم کے بعد خلاف ورزی سے حانث ہوگا | **سوال (۱۱۵)** چند لوگوں نے قسم کھائی کہ ہم نماز روزہ قضا نہ کریں گے پھر انھوں نے ان کے خلاف کیا۔ حکم شرعی کیا ہے

الجواب: جن لوگوں نے قسم کھا کر اسکے خلاف کیا اور قسم توڑدی ان پر کفارہ قسم کا لازم ہے [۳] اور کفارہ قسم کے توڑنے کا دس مسکینوں کو کپڑا پہنانا یا دونوں وقت کھانا کھلانا اور اگر یہ نہ ہوسکے تو تین دن متواتر روزہ رکھنا چاہیئے [۴] اور تارکین نماز وروزہ پر قضا ان نمازوں اور روزوں کے لازم ہے۔ فقط۔

---

[۱] وکفارتہ الخ اطعام عشرۃ مساکین او کسوتھم الخ وان عجز عنہا کلہا الخ صام ثلثۃ ایام ولاء (ایضاً ص ۸۲/ج ۲) ظفیر [۲] الکذب مباح لاحیاء حقہ ودفع الظلم عن نفسہ والمراد التعریض لان عین الکذب حرام (الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب الحظر والاباحۃ باب فی البیع ص ۳۵۲/ج ۵) ظفیر [۳] وفیہ الکفارۃ الخ ان حنث (الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب الایمان ص ۶۱/ج ۳) ظفیر [۴] وکفارتہ الخ اطعام عشرۃ مساکین اوکسوتھم الخ وان عجز عنہا کلہا الخ صام ثلثۃ ایام ولاء (در مختار) وفی الاطعام اما التملیک اوالاباحۃ فیعشیھم ویغدیھم ولو اطعم خمسۃ وکسا خمسۃ اجزاہ ذلک عن الاطعام الخ (رد المحتار کتاب الایمان ص ۸۳/ج ۳ و ص ۸۳/ج ۳) ظفیر

جب تک قرض ادا نہ ہوگا روزہ رکھونگی یہ نذر نہیں

سوال (۱۱۶) میری دادی صاحبہ کی عمر ۷۲ برس کی ہے اور بوجہ ضعیفی کے نشست و برخاست بھی دشوار ہے چونکہ ان کے ذمہ چار ہزار سے زائد قرضہ دادا صاحب کے وقت کا ہے اس لئے انھوں نے متفکر ہو کر عہد کرلیا ہے کہ تا ادائیگی قرض روزہ رکھوں گی چنانچہ ایک سال سے موافق عہد کے برابر روزہ رکھتی ہیں۔ یہ صورت نذر کی ہے یا نہیں، کس طرح دادی صاحبہ کا روزہ موقوف ہوسکتا ہے یا نہیں

الجواب:۔ یہ صورت نذر کی نہیں ہے۔ اس لئے روزہ ہمیشہ تا ادائے قرض رکھنا ان کو لازم نہیں ہے۔ پس آپ دادی صاحبہ سے کہدیں کہ وہ روزہ نہ رکھیں۔ اور قسم کا کفارہ دیدیں۔ یعنی دس مسکینوں کو کھانا کھلاویں[۱] فقط۔

خلاف قسم گورنمنٹ کالج میں پڑھنے سے کفارہ دینا ہوگا

علماء دین کے فتوی کے بموجب بندہ نے کالج کی تعلیم چھوڑ دی تھی اور والدین کو رضامند کرکے جامعہ ملیہ علیگڈھ میں داخل ہوگیا، داخل ہوتے وقت بندہ نے یہ حلف اٹھایا تھا کہ میں علمائے دین کے فتوی کے بموجب جب تک ہر ایک مسلمان پر عدم تعاون فرض ہے اس پر کاربند رہوں گا۔ اب جبکہ بندہ رخصت پر گھر پہونچا تو والدین نے مجبور کرنا شروع کیا۔ اب اسلامیہ کالج لاہور جو کہ گورنمنٹ کی امداد لیتا ہے داخل ہوجاؤں۔ مجھے اب کیا کرنا چاہیے

---

[۱] و عهد الله او ذاء لمقه بشرط على يمين او عهد ان لم يضف الى الله تعالى اذا علقه بشرط (در مختار) قوله عهد الله نقو له تعالى و اوفوا بعهد الله اذا عاهدتم ولا تنقضوا الايمان الخ و في الجوهرة اذا قال عهد الله ولم يقل على عهد الله فقال ابو يوسف هو يمين و عند هما لا اه قلت لكن جزم في الخانية بانه يمين بلا حكاية خلاف (رد المحتار كتاب الايمان ج ۳ ص ۶۳) ظفير. وفيه الكفارة الخ ان حنث (الكا المختار على هامش رد المحتار كتاب الايمان ج ۳ ص ۶۲) ظفير.

الجواب :- امداد لینا مدارس میں گورنمنٹ سے اگرچہ درست نہیں ہے[1] لیکن ایسے مدارس اور کالجوں میں پڑھنا اگرچہ اچھا نہیں ہے مگر درست ہے، پس اگر والدین اس پر مجبور کریں کہ کالج اسلامیہ لاہور میں داخل ہو کر پڑھو تو یہ درست ہے۔ اس کو اختیار ہے لیکن اگر خلاف حلف کے کام کیا اور قسم توڑی تو کفارہ قسم کا لازم ہوتا ہے[2] اور کفارہ قسم کا یہ ہے کہ دس مسکینوں کو دونوں وقت کھانا کھلاوے یا کپڑا پہناوے۔ اور اگر یہ نہ ہو سکے تو تین روزہ متواتر رکھے۔ فقط۔

معصیت والی قسم توڑنا ہوگا | سوال (۱۱۸) ایک عورت سے میرا ناجائز تعلق ہے عورت مذکورہ کے کہنے سے میں نے اس بات کی قسم کھائی ہے کہ اپنی زوجہ سے ہفتہ میں ایک مرتبہ سے زاید ہم بستر نہ ہونگا۔ اس گناہ سے نجات کیونکر پاسکتا ہوں۔

الجواب :- ایسے قسم کو جو کہ معصیت سے پر ہو فوراً توڑنا واجب ہے اور تعلق ناجائز اس عورت سے چھوڑ دینا چاہیئے[3] اور کفارہ قسم کا دیدیا جاوے جو کہ دس مسکینوں کو دونوں وقت کھانا کھلانا ہے اور اگر یہ نہ ہو سکے تو تین دن کے روزہ متواتر رکھے جاویں[4]۔ فقط

---

[1] یہ فتویٰ وقتی ترک موالات کے زمانہ میں دیا ہوا تھا جب انگریزوں کی ہندوستان پر حکومت تھی اور علماء کرام نے آزادی حاصل کرنے کیلئے گورنمنٹ انگلشیہ سے ترک موالات کا فتویٰ دیا تھا۔ اب وہ حکم نہیں رہا۔ ظفیر [2] وفیہ الکفارۃ الخ ان حنث (الدر المختار علی هامش رد المختار کتاب الایمان ج۳ ص۱۱) ظفیر [3] من حلف علی معصیۃ الخ وجب الحنث والتکفیر (الدر المختار علی هامش رد المختار کتاب الایمان ج۳ ص۲۶) ظفیر [4] وکفارته الخ اطعام عشرة مساکین او کسوتهم الخ وان عجز عنها کلها الخ صوم ثلثة ایام ولاء (ایضا ج۳ ص۴۲) ظفیر

قسم کھانا کیسا ہے | سوال :- (۱۱۹) حلف اٹھانا کیسا ہے

غیر اللہ کی قسم کیسی ہے | سوال :- (۱۲۰) سوائے خدا کے اور شیٔ کی قسم کھانی جائز ہے یا نہیں بینوا بالدلیل۔

الجواب :- (۱) اللہ کی قسم کھانا اگر ضرورۃً ہو تو جائز ہے لیکن بلا ضرورت اچھا نہیں ہے شامی میں ہے والیمین باللہ تعالیٰ لایکرہ و تقلیلہ اولیٰ من تکثیرہ[1] الخ

(۲) اللہ تعالیٰ کے سوائے اور کسی چیز کی قسم کھانا جائز نہیں ہے جیسا کہ حدیث شریف میں ہے ان اللہ ینہاکم ان تحلفوا بآبائکم من کان حالفاً فلیحلف باللہ او لیصمت متفق علیہ[2] اور وجہ ممانعت کی یہ ہے کہ جس چیز کی قسم کھائی جاتی ہے اس کی عظمت ملحوظ ہوتی اور عظمت کاملہ حقیقۃً اللہ تعالیٰ ہی کو ہے کسی دوسرے کو اسمیں شرکت نہیں ہے جیسا کہ مرقاۃ شرح مشکوٰۃ میں ہے الحکمۃ فی النہی عن الحلف بغیر اللہ تعالیٰ ان الحلف یقتضی تعظیم المحلوف بہ وحقیقۃ العظمۃ مختص بہ تعالیٰ فلا یضاھی بہ غیرہ[3] الخ اور اصل یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اس سے منع فرما دینا کافی دلیل ممانعت کی ہے۔ فقط

غیر اللہ کی قسم | سوال (۱۲۱) اسلام میں حلف سوائے اللہ تعالیٰ سے

---

[1] ردالمحتار کتاب الایمان ص ۶۳ ج ۳۔ ظفیر [2] مشکوٰۃ ص ۲۹۶ [3] مرقاۃ المفاتیح ص ۵۵ ج ۳ والحدیث وھو قولہ صلی اللہ علیہ وسلم من کان حالفاً فلیحلف باللہ تعالیٰ الخ محمول عند الاکثرین علی غیر التعلیق فانہ یکرہ اتفاقاً لما فیہ مشارکۃ المقسم بہ للہ تعالیٰ فی التعظیم الخ (ردالمحتار کتاب الایمان ص ۶۳ ج ۳) ظفیر۔

دوسری قسم کا جائز ہے یا نہیں۔ بصورت عدم جواز زید کا ایک موقعہ پر یہ کہہ دینا کہ حلف کیا چیز ہے نعوذ باللہ من ذلک (خدا کیا چیز ہے) کے ہم معنی ہوا یا نہیں۔ پس صورت آخر میں زید کے متعلق حکم شریعت سے مطلع فرمائیں

الجواب:۔ قسم اللہ تعالیٰ کی یا اس کی صفات معروفہ کی ہونی چاہیئے۔ اس کے سوا غیر اللہ کی قسم کھانا درست نہیں ہے اور حلف سے غرض تاکید کلام ہوتی ہے[1] پس زید کا یہ کہنا کہ حلف کیا چیز ہے اس کی لاعلمی کی دلیل ہے گویا وہ ایفاء قسم کو ضروری نہیں سمجھتا اور بعض مواقع میں ایسا ہوتا بھی ہے کہ حلف کا خیال نہ کرنا چاہیئے۔ اور اس حلف اور قسم کو توڑ دینا چاہیئے۔ جیسا کہ حدیث شریف میں ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ بعض دفعہ کسی فعل پر قسم کھاتا ہوں اور پھر اس کے خلاف میں خیر دیکھتا ہوں تو اس حلف کو توڑ دیتا ہوں۔ اور فعل خیر کو کرتا ہوں اور قسم کا کفارہ دیدیتا ہوں۔ سوال ہذا میں سائل کا یہ لکھنا کہ حلف کیا چیز ہے مرادف اور ہم معنی اس کے ہے کہ خدا کیا چیز ہے۔ غلط ہے۔ لہٰذا قائل قول مذکور کی تکفیر نہ کی جاوے گی البتہ اس قائل کو ایسا نہ کہنا چاہیئے اور اس کہنے سے وہ عاصی ہوا۔ توبہ کرے اور آئندہ ایسا کلمہ زبان سے نہ نکالے۔ فقط

شطرنج کے سلسلہ میں حلف | سوال (۱۲۲) زید نے شطرنج کھیلنے سے حلف اٹھائی ہے اگر کفارہ دینا چاہے تو کیا مقدار ہے۔

الجواب:۔ شطرنج کھیلنے کا حلف اٹھانے سے معلوم نہیں سائل کا کیا

---

[1] والقسم باللہ تعالیٰ الخ وباسم من اسمائہ کالرحمٰن والرحیم والحلیم والعلیم الخ او بصفۃ من صفاتہ تعالیٰ کعزۃ اللہ وجلالہ الخ لا یقسم بغیر اللہ تعالیٰ کالنبی والقرآن والکعبۃ مختصراً (الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب الایمان ص ۴۷ ج ۳) ظفیر

مطلب ہے آیا یہ حلف کیا ہے کہ نہ کھیلوں گا یا یہ کہ کھیلوں گا۔ پس اگر اس نے حلف نہ کھیلنے کا کیا ہے کہ نہ کھیلوں گا، تو یہ اچھا کیا ہے۔ اس قسم کو نہ توڑے اور اگر یہ حلف کیا ہے کہ شطرنج کھیلا کروں گا تو اس قسم کو توڑنا چاہیئے اور اس کھیل کو ترک کرنا چاہیئے کیونکہ شطرنج کھیلنا حرام ہے[1] اور کفارہ قسم کا یہ ہے کہ دس مسکینوں کو دونوں وقت کا کھانا کھلادے یا دس جوڑے کپڑے دس مسکینوں کو دے اور اگر یہ نہ ہو سکے یعنی اس کی طاقت نہ ہو تو تین روزہ متواتر رکھے۔ اور غلام آزاد کرنے کو اس لئے چھوڑ دیا کہ اس ملک میں وہ دشوار ہے۔ فقط۔

قرآن ہاتھ میں لیکر حلف کرنا **سوال (۱۲۳)** اگر کسے عمداً وقصداً قرآن شریف در دست گرفتہ معاہدہ سازد کہ ایں کار بکنم پس برخلاف آں کند در حق وی چہ حکم است کہ بنا بر دروغ نمودن قسم کلام اللہ شریف خارج از اسلام گردیدہ است وزنش مطلقہ شدہ است یا نہ۔

الجواب:- آں کس عاصی شدہ است توبہ کند[2] اگر حلف قرآن کردہ است وحانث شدہ است کفارہ یمین بروے واجب است وکافر نہ شدہ وزنش مطلقہ نہ شدہ است۔ کذا فی الدر المختار[3] فقط۔

---

[1] من حلف علی معصیۃ الخ وجب الحنث والتکفیر۔ الدر المختار علی ھامش رد المحتار کتاب الایمان ص ۴۶ ج ۳) ظفیر۔ [2] لا یقسم بغیر اللہ تعالیٰ کالنبی والقرآن والکعبۃ (در مختار) لقولہ علیہ الصلوۃ والسلام من کان منکم حالفا فلیحلف باللہ اولیذر (رد المحتار کتاب الایمان ص ۴۶ ج ۳) ظفیر [3] وفیہ الکفارۃ الخ ان حنث الخ والاصح ان الحالف لم یکفر سواء علقہ بماض او آت ان کان عندہ فی اعتقادہ انہ یمین وان کان جاہلا (الدر المختار علی ھامش رد المحتار کتاب الایمان ص ۶۶ ج ۳ و ص ۵۵ ج ۳) ظفیر

فلاں سے جبراً نہ لوں تو میری بیوی کو طلاق اس کے بعد فلاں نے خود دیدیا

سوال (۱۲۴) ایک شخص نے اپنے چچا کو کہا اگر میں پچاس جو میرے تم پر ہیں جبراً نہ لوں تو میری زوجہ بسہ طلاق حرام ہے۔ اب اگر یہ چچا مرضی سے روپیہ دیدے تو کیا حکم ہے اور اگر مرضی سے نہ دے اور وہ جبراً نہ لے سکے تو کیا حکم۔

الجواب:۔ اگر چچا رضا سے روپیہ دیدیوے تو یمین ساقط ہوئی اور وہ شخص حانث نہ ہوگا اور اس کی زوجہ پر طلاق واقع نہ ہوگی وکذا لوحلف ان یجرّہ الی باب القاضی ویحلفہ فاعترف الخصم اوظہر شہود سقط الیمین لتقید من جہۃ المعنی بحال انکارہ[1]۔ درمختار۔ اور اگر وہ رضا سے نہ دے اور یہ جبراً وصول نہ کر سکے تو چونکہ یمین مطلقہ ہے اس لئے آخر حیات میں حانث ہوگا اور اسکی زوجہ مطلقہ ہوگی اگر وہ اس وقت تک زندہ رہی کذا فی الدرالمختار والشامی۔ فقط

قسم کھائی کہ فلاں منکوحہ سے نکاح کرونگا کیا حکم ہے

سوال (۱۲۵) سلمہ بکر کی منکوحہ ہے خالد نے قسم کھائی کہ میں سلمہ سے نکاح کروں گا تو یہ قسم لغو ہوگی یا نہ اور خالد دوسری عورت سے نکاح کر سکتا ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ قسم کا کفارہ دینا لازم ہے اور دوسری عورت سے نکاح کر سکتا ہے[2]۔

---

[1] الدرالمختار علی ہامش ردالمختار باب الیمین فی الاکل والشرب ص ۱۰۶ ج ۳۔ بل العلۃ فیہ انہ بعد ظہور الشہود لا یمکن التحلیف وفی البزازیۃ حلفہ لیوفین حقہ یوم کذا ولیاخذن بیدہ ولا ینصرف بلا اذنہ فاوفاہ الیوم ولم یاخذ بیدہ وانصرف بلا اذنہ لا یحنث لان المقصود ہو الایفاء اھ (ردالمحتار باب ایضا) [2] ولیہ الکفارۃ لو ان حنث (الدرالمختار علی ہامش ردالمحتار کتاب الایمان ص ۶۶ ج ۳) ظفیر

فلاں عورت کے سوا دوسری عورت سے نکاح کردوں تو اسکو طلاق

سوال (۱۲۶) خالد نے کہا کر اگر میں سلمہ کے سوا دوسری عورت سے نکاح کردوں تو اس کو طلاق ہے تو اب کس حیلہ سے نکاح کر سکتا ہے۔

الجواب:- اس صورت میں طلاق اس منکوحہ پر واقع ہو جاوے گی اور حیلہ اس کا فقہاء نے نکاح بذریعہ فضولی کے لکھا ہے فلیراجع[1]

فلاں سے نکاح کردوں تو اسکو طلاق بعد طلاق دوبارہ نکاح جائز ہے

سوال (۱۲۷) عمر نے قسم کھائی کہ میں زبیدہ سے نکاح نہ کروں گا۔ اگر کروں تو زبیدہ کو طلاق ہے۔ اب اگر ایک مرتبہ نکاح میں لاوے گا تو طلاق پڑ جاوے گی۔ پھر دوبارہ نکاح میں لا سکتا ہے یا نہیں۔

الجواب:- یہ قسم ایک دفعہ میں ختم ہو جاوے گی دوبارہ نکاح زبیدہ سے کر سکتا ہے وفیہا کلہا تنحل اے تبطل الیمین ببطلان التعلیق اذا وجد الشرط مرۃ الخ[2]

---

[1] حلف لا یتزوج فزوجہ فضولی فاجاز بالقول حنث وبالفعل لا یحنث بہ یفتی الا کل امرأۃ تدخل فی نکاحی فکذا فاجاز نکاح فضولی بالفعل لا یحنث (الدر المختار علی ھامش رد المحتار مطلب حلف لا یتزوج فزوجہ فضولی [illegible]) ظفیر

[2] الدر المختار علی ھامش رد المحتار باب التعلیق [illegible]

باب النذور

(نذر و منت ماننا اور اس سے متعلق احکام و مسائل)

جس جانور کی نذر کی تھی جب وہ مر جائے تو کیا کرے | **سوال** (۱) شخص مفلس حیوانے معین نذر نمود بعد چند روز حیوان منذور ہلاک شد آیا ضمانش حیوان دیگر بر شخص مذکور لازم آید یا چہ۔

الجواب: ضمانش ساقط است و حیوان دیگر برو لازم التصدق نیست کما فی البدائع ای المنذورۃ لو ھلکت او ضاعت تسقط التضحیۃ بسبب النذر غیر انہ ان کان موسرا تلزمہ اخری بایجاب الشرع ابتداءً لا بالنذر ولو معسرا لا شئ علیہ اصلاً۔ رد المحتار[1] جلد ۵

بزرگ کیلئے نذر ماننا اور اسکے گوشت کا حکم | **سوال** (۲) زید نے کسی بزرگ کی نذر دو بکرے مانی اور قبر پر ذبح کئے اور گوشت تقسیم کیا آیا گوشت شرعاً حلال ہے یا حرام اور اکلین اور نذر کرنے والوں پر شرعاً کیا حکم ہے۔

---

[1] رد المحتار کتاب الاضحیۃ ص ۲۴۲ ۱۲ ظفیر

الجواب:- نذر لغیر اللہ حرام ہے اور جو جانور غیر اللہ کے تقرب کے لئے نذر مانا جاوے اور ذبح کیا جاوے وَمَا أُهِلَّ بِهِ لِغَيْرِ اللهِ میں داخل ہے اور حرام ہے۔ در مختار میں ہے وما یوخذ من الدراهم والشمع والزیت ونحوها الی ضرائح الاولیاء الکرام تقربا الیهم فهو بالاجماع باطل حرام الخ وفی الشامی قوله باطل وحرام) لوجوه منها انه نذر لمخلوق والنذر للمخلوق لا یجوز لانه عبادة والعبادة لاتکون لمخلوق الخ و فی الحدیث ملعون من ذبح لغیر الله الحدیث

نذر کی گائے کے بچہ کا حکم | **سوال (۳)** گائے منذورہ سے بچہ پیدا ہوا اس کا کیا حکم ہے۔

الجواب:- وہ بچہ بھی بحکم اس گائے منذورہ کے ہے کما فی الدر المختار کتاب الاضحیة ولدت الاضحیة ولدا قبل الذبح یذبح الولد معها الخ وفی الشامی لان الام تعینت للاضحیة والولد یحدث علی صفات الام الشرعیة[2] الخ

متعین مقدار کھانے کی نذر اور اسکا حکم | **سوال (۴)** ایک شخص نے اس طرح نذر کی کہ اوقات طعام میں یعنی غدا اور عشاء میں سے فی وقت اگر ڈیڑھ روٹی سے زیادہ کھاؤں تو ایک روزہ نذر کا رکھوں گا لیکن یہ کہنا یاد نہیں رہا کہ فلاں تاریخ تک نذر کرتا ہوں۔ پانچ سات منٹ بعد کہہ دیا کہ فلاں روز تک نذر کرتا ہوں تو نذر کب تک مقرر ہوئی۔ آیا تمام عمر کے لئے تو نہیں ہوئی۔

الجواب:- اول نذر میں چونکہ کوئی لفظ دوام اور ہمیشگی کا اس نے

---

[1] رد المحتار کتاب الصوم ص۱۲۸ ج۲) ظفیر۔ [2] رد المحتار کتاب الاضحیة ص۲۰۳ و ج۵ ص ۲۰۸)۔ ظفیر

نہیں کہا اس لئے ایک دن کے لئے وہ نذر منعقد ہوئی۔ پھر جب یہ کہا کہ فلاں روز تک بہ نذر کرتا ہوں تو اسی روز تک وہ نذر رہے گی اس کے بعد نذر لازم نہیں ہوگی[1]

نذر کی قربانی سے نفس واجب قربانی ادا نہیں ہوگی

سوال (۵) شخصے بدیں طور نذر کرد کہ اگر ثورے بمسمیٰ وشیق عند العوام والجہال از بیمارش بہ شود۔ واللہ بوقت قربانی آنرا قربانی کنم حالانکہ آں شخص مذکور تونگر است دریں صورت نذرش درست است یا نہ وبرو قربانی دیگر واجب است یا آں ثور مذکور کفایت کند۔

الجواب:۔ قال فی ردالمحتار قال فی البدائع ولو نذر ان یضحی شاۃ وذلک فی ایام النحر وھو موسر فعلیہ ان یضحی بشاتین عندنا شاۃ بالنذر وشاۃ بایجاب الشرع ابتداءً الا اذا عنی بہ الاخبار عن الواجب علیہ فلا یلزمہ الا واحدۃ ولو قبل ایام النحر لزمہ شاتان بلاخلاف الخ ص۲۰۳ ج۵ کتاب الاضحیۃ[2]۔ پس بصورت مسئولہ اگر نذر مذکور قبل ایام نحر واقع شد علاوہ قربانی ثور مذکور قربانی دیگر بروواجب شود فقط

سوال کی مزید تفصیل

سوال (۶) مکرر متعلق ۸۸۹ مندرجہ رجسٹر ہذا یاد پڑتا ہے کہ الفاظ نذر کے شروع میں یہ لفظ بھی کہا تھا کہ اگر آج سے لے کر کبھی وقت ڈیڑھ روٹی سے زیادہ کھاؤں الخ یہ لفظ دوام اور ہمیشگی پر دلالت کرتا ہے یا نہیں

---

[1] ومن نذر نذراً مطلقا او معلقا بشرط وکان من جنسہ واجب ای فرض وھو عبادۃ مقصودۃ ووجد الشرط المعلق بہ لزم الناذر لحدیث من نذر وسمّی فعلیہ الوفاء بما سمّی کصوم وصلاۃ الخ (الدر المختار علی ہامش رد المحتار مطلب فی احکام النذر ص۹۱ ج۳) ظفیر

[2] رد المحتار کتاب الاضحیۃ ص۲۰۹ ظفیر

اور اس کا کہنا بھی یقینی نہیں۔

(۲) اس شخص نے جو پانچ سات منٹ کے بعد یہ لفظ کہے کہ فلاں روز تک نذر کرتا ہوں تو یہ الفاظ نذر سابق کے ساتھ ملحق ہوں گے یا جدید نذر ان الفاظ سے منعقد ہو گی۔

الجواب:- اگر بالفرض یہ لفظ بھی نذر کے شروع میں ہو کہ اگر آج سے لے کر الخ تب بھی چونکہ کوئی لفظ دوام و ہمیشگی کی نذر کا نہیں کہا اس لئے وہ نذر اسی دن کے متعلق ہوئی کیونکہ انتہا کچھ بیان نہیں کی گئی اور یہ بصورت یقین کے ہے اور شک سے کچھ حکم ثابت نہیں ہوتا۔

(۲) اور دوسرا جز نذر جدید ہے ملحق بالنذر الاول نہیں ہے اس لئے وہ نذر اس قدر ایام کی ہو گی جو اس نے ذکر کیا۔

گائے نذر مانی اور اس کی قیمت دیدی تو نذر ادا ہو گئی

سوال (۷) زید نے نذر مانی کہ اگر میرا لڑکا پیدا ہو تو ایک گائے صدقہ کروں گا۔ لڑکا پیدا ہوا۔ زید نے گائے کی قیمت وقتاً فوقتاً فقراء و مساکین کو دیدیئے تو کیا زید نذر سے بری ہو گیا یا نہیں۔ اگر پندرہ سال میں قیمت ادا کر دے تو کیا ولادت کے وقت جو قیمت گائے کی تھی وہ ادا کرے یا فی الحال جو قیمت ہو۔

الجواب:- قیمت ادا کرنے سے زید بری الذمہ ہو گیا اور جس مدت میں چاہے اس کی قیمت کو صدقہ کر دے درست ہے[1] اور قیمت وقت ادائگی جو کچھ ہے وہ دینی چاہیئے۔

---

[1] نذر ان یتصدق بعشرة دراهم من الخبز فتصدق بغيره جاز ان ساوى العشرة كتصدق بثمنه (الدر المختار على هامش رد المحتار كتاب الايمان مطلب فى احكام النذر ص ۹۶ ج ۳) ظفير۔

ہم کفو لڑکا ملنے پر ایک نذر

سوال (۸) زید نے یہ منت مانی تھی کہ اگر لڑکا مولوی میرے کفو کا مل جاوے گا تو میں منت مانتا ہوں کہ اگر لڑکا پیدا ہوا تو علم دین پڑھاؤں گا۔ وعظ پند کے واسطے چھوڑ دوں گا اور لڑکی پیدا ہوئی تو علم سے اپنے کفو کے نکاح کر دوں گا، میری قوم میں لڑکا مولوی نہیں ملتا عمر ۲۰ یا ۲۲ برس کی ہو، اب کیا دوں۔

الجواب :۔ یہ منت شرعاً صحیح نہیں ہوئی۔ پس اپنی دختر کا نکاح جہاں مناسب سمجھے اور جس لڑکے کو لائق دیکھے کر دے۔ منت کا کچھ خیال نہ کرے۔

سماع موتی اور نذر اولیاء کرام

سوال (۹) سماع موتی اور نذر ماننا اولیاء کرام کا جائز ہے یا نہیں

الجواب :۔ سماع موتی مختلف فیہ ہے۔ جو کہ معروف ہے اور نذر غیر اللہ کی جائز نہیں ہے[1]

نذر پوری نہ ہوئی تو نذر کے روپے کا کیا حکم ہے

سوال (۱۰) ایک شخص کی والدہ بیمار تھی اس نے نیت کی کہ میں اللہ واسطے مسجد میں چالیس نذر پیر دوں گا جب کہ اس کی والدہ بغیر

---

[1] من نذر نذرا مطلقا او معلقا بشرط وکان من جنسہ واجب وھو عبادۃ مقصودۃ (در مختار) وفی البدائع ومن شروطہ ان یکون قربۃ مقصودۃ فلا یصح النذر بعیادۃ المریض وتشییع الجنازۃ والوضوء الخ (رد المحتار کتاب الصیام ص ۹۱ ج ۲) واعلم ان النذر الذی یقع للاموات من اکثر العوام وما یؤخذ من الدراھم والشمع والزیت ونحوھا الی ضرائح الاولیاء الکرام تقربا الیھم فھو بالاجماع باطل وحرام (الدر المختار علی ھامش رد المحتار کتاب الصوم ص ۱۹۱ ج ۲) ظفیر۔

تندرست ہوئے فوت ہو گئی تو وہ روپیہ مسجد میں دیوے یا برادری کو روٹی کھلاوے۔

الجواب :- اس شخص کو چالیس روپیہ اللہ واسطے دینا بہتر ہے خواہ مسجد میں دیوے یا محتاجوں کو دیوے[1] اس میں ثواب ہے مگر برادری کی روٹی میں صرف کرنا درست نہیں ہے اور اس میں کچھ ثواب نہیں ہے۔

نذر کی قربانی کا گوشت فقراء کا حصہ ہے سوال (۱۱) کسی کا لڑکا بیمار ہو جاوے تو اس طرح منت مانتے ہیں کہ اگر میرا لڑکا اچھا ہو جائے گا تو اتنے بکروں کی قربانی کروں گا۔ یہ گوشت غنی کے لئے جائز ہے یا نہیں۔

الجواب :- نذر کا گوشت فقراء کا حق ہے غنی کو نہ چاہیئے[2]

منت کا گوشت خود کھانا جائز نہیں سوال :- (۱۲) کسی شخص نے مصیبت میں منت مانی تھی کہ اے اللہ اس مصیبت سے مجھ کو نجات دے تو تیرے نام کا ایک بکرا ذبح کروں گا یا ایک روپیہ کی شیرنی تقسیم کروں گا کام پورا ہونے پر بکرا ذبح کرکے گوشت مسکینوں کو تقسیم کردے یا خود بھی کھا سکتا ہے۔ اور یہ شخص مالدار ہے

[1] من نذر نذراً مطلقاً او معلقا بشرط او وجد الشرط المعلق به لزم الناذر الخ کصوم وصلاۃ وصدقۃ (الدر المختار علی هامش رد المحتار احکام النذر ص ۹۶ ج ۳) اس سے معلوم ہوا کہ نذر ضروری تو نہیں ہے لیکن بہ نیت ایصال ثواب مسجد میں لگا دینا یا غریبوں کو دے دینا بہتر ہے۔ ظفیر۔

[2] ناذر لمعینۃ ولو فقیراً لو ذبحها تصدق بلحمها ولا یأکل الناذر منها (الدر المختار علی هامش رد المحتار کتاب الاضحیۃ ص ۳۰۸ ج ۵ و ص ۳۱۷ ج ۵) وفی القنیۃ هذا التصدق علی الاغنیاء لو نصح مالم ینو ابناء السبیل (ایضاً کتاب الایمان ص ۱۳۳ ج ۳) ظفیر۔ اس نذر کا وہی مصرف ہے جو زکوۃ کا ہے۔ مصرف الزکوۃ الخ وهو مصرف ایضاً لصدقۃ الفطر والکفارۃ والنذر وغیر ذلک من الصدقات الواجبۃ (رد المحتار باب المصرف ص ۸۰ ج ۲) ظفیر

الجواب: محتاجوں کو تقسیم کرنا چاہئے[1]

نذر مطلق کی گائے میں قربانی کے شرائط ہیں یا نہیں

سوال (۱۳) نذر مطلق کی گائے اور بکری مثل قربانی کے دو سالہ اور ان عیوب سے پاک اور بری ہونا شرط ہے یا نہیں۔

الجواب: گائے و بکری وغیرہ کی نذر اسی وجہ سے صحیح ہے کہ ان جانوروں کی قربانی ہوتی ہے، لہذا شرائط قربانی کا پایا جانا نذر مطلق میں ضروری ہے[2]۔ البتہ نذر معین جس کی کرے وہی متعین ہے

نذر کی قربانی میں شرائط قربانی کا لحاظ

سوال (۱۴) درجانور شرائط قربانی ملحوظ است یا نہ۔ اگر کسے نذر کرد کہ گاوے برائے خدا ذبح نماید آیا او را ی رسد کہ گاوے برائے خدا ذبح نماید یا بلا ذبح بفقیرے بدہد

الجواب: درجانور منذور شرائط قربانی ملحوظ خواہد بود۔ و در نذر ذبح گاؤ ذبح کردنش و صدقہ کردنش احوط است[3]۔

---

[1] ناذر لعینۃ ولو فقیرا تصدق بلحمها الخ ولا یاکل الناذر منها الخ الدر المختار علی ھامش رد المحتار کتاب الاضحیۃ ص۲۰۹ج۵ ظفیر

[2] ولو قال للہ علی ان اذبح جزورا و اتصدق بلحمه فذبح مکانه سبع شیاه جاز و وجهه لا یخفی (در مختار) و وجهه لا یخفی هو ان السبع تقوم مقامه فی الضحایا و الهدایا (رد المحتار کتاب الایمان ص۹۲ج۳)

[3] قال فی البدائع اما الذی یجب علی الغنی و الفقیر فالمنذور به بان قال للہ علی ان اضحی شاة او بدنة او هذه الشاة او البدنة او قال جعلت هذه الشاة اضحیة لانها قربة من جنسها ایجاب الخ فتلزم بالنذر کسائر القرب و الوجوب بالنذر یستوی فیه الغنی و الفقیر الخ رد المحتار کتاب الاضحیة ص۲۰۵ج۵ ظفیر

نذر کا جانور کیسا ہو | سوال (۱۵) نذر کا جانور مثل قربانی کے ہونا چاہیئے یا نہیں

الجواب: یہی احوط ہے کہ جانور منذورہ مثل قربانی کے ہو. کیونکہ جانور منذورہ کو فقہاء نے بقیاس علی الاضحیہ کے تصریح کی ہے. شامی[1]

نذر کی نفل نماز کھڑا ہو کر پڑھے یا بیٹھ کر | سوال (۱۶) جو شخص نذر کرے اگر اللہ تعالیٰ میرا فلاں کام پورا کر دے تو دس نفل پڑھوں گا تو ان نفلوں کو کھڑے ہو کر ادا کرنا واجب ہے یا بیٹھ کر بھی ادا کر سکتا ہے.

الجواب:- اگر طاقت ہے تو کھڑا ہو کر پڑھنا چاہیئے[2]

شیرینی تقسیم کرنے کی نذر اور اسکا حکم | سوال (۱۷) کسی شخص نے نذر کی کہ اگر میرا فلاں کام ہو جاوے تو اس قدر شیرینی تقسیم کروں گا بعد پورا ہونے کام کے شیرینی ہی تقسیم کرے یا تیل لوٹہ صف وغیرہ بھی مسجد میں رکھ سکتا ہے.

الجواب:- شیرینی ہی بانٹنا ضروری نہیں ہے. فقراء و مساکین کو وہ رقم صدقہ کر سکتا ہے[3] مسجد میں کوئی چیز اس رقم سے خرید کر نہ دیوے[4].

نذر کے جانور میں عمر کا لحاظ | سوال:- (۱۸) جب کسی کا لڑکا بیمار ہوتا ہے تو ایک

---

[1] ولو قال للہ علی ان اذبح جزوراً و اتصدق بلحمہ فذبح مکانہ سبع شیاہ جاز و وجہہ لا یخفی (در مختار) ہو ان السبع تقوم مقامہ فی الضحایا والہدایا (رد المحتار احکام النذر ج۳) ظفیر [2] اس لئے کہ اسکا پورا ثواب ملیگا [3] نذر لفقراء مکۃ جاز الصرف لفقراء غیرھا لما تقرر فی کتاب الصوم ان النذر غیر المعلق لا یختص بشیء (در مختار) وکذا یظہر منہ انہ لا یتعین فیہ المکان والدرہم والفقیر (رد المحتار مطلب احکام النذر ج۳ ص۹۲) ظفیر. [4] کیونکہ نذر واجب التصدق ہے جو فقراء کا حق ہے مسجد پر اسکا خرچ کرنا درست نہیں ہے ظفیر

بکرا خواہ گائے ذبح کرکے محتاجوں پر تقسیم کر دیتے ہیں یا منت مانتے ہیں کہ یا اللہ اگر میرا لڑکا اچھا ہو جاوے گا تو میں ایک بکرا یا گائے ذبح کرکے محتاجوں کو دونگا تو بکرا ایک سال سے کم اور گائے دو سال سے کم کی ذبح کرنا جائز ہے یا نہیں

الجواب :- اس صورت میں جب کہ نذر اور منت مانی گئی تو بکرا ایک برس کا اور گائے دو برس کی ہونی چاہیئے مثل قربانی کے[1]

گائے یک سالہ کی تصدق پر مثل قربانی کے عمر کا لحاظ ہوگا | سوال (۱۹) شخصے بازنے نمود کہ اگر خدا وند کریم او را شفاء دہد للہ یک گوسفند یا یک گاؤ تصدق خواہم کرد آیا بعد صحت گوسفند یک سالہ و گاؤ دو سالہ ضرور است یا نہ۔

الجواب :- عبارتے دریں بنظر نیامدہ قیاس بر اضحیہ می خواہد کہ گوسفند یک سالہ و گاؤ دو سالہ باشد و احوط بودنش محل تردد نیست[2]

نذر کی قربانی کے گوشت کا حکم | سوال (۲۰) قربانی کرنے کی نذر مانی تو اس قربانی کا سب گوشت خیرات کرنا ہوگا یا ہم خود بھی استعمال کر سکتے ہیں اور امراء کو بھی دے سکتے ہیں۔

الجواب :- اس کا تمام گوشت صدقہ کر دینا چاہیئے اور محتاجوں کو ہی دینا چاہیئے[3]

تصدق کے بارہ میں عمر کی قید | سوال (۲۲) زید نے نذر مانی کہ اگر میرے لڑکے کو اللہ تعالیٰ شفا دے تو میں ایک بکری یا یہ بکری۔ یا فلاں سفید بکری کو صدقہ کروں گا ان صورتوں میں عمر بکری کی مثل قربانی کے شرط ہے یا نہیں۔

---

[1] ولو قال للہ علی ان اذبح جزورا و اتصدق بلحمہ فذبح مکانہ سبع شیاہ جاز الدر المختار علی ہامش رد المحتار ص ۹۲ ج ۳ ۔ ظفیر [2] ایضا [3] مصرف الزکاۃ والعشر الخ وھو مصرف ایضا لصدقۃ الفطر والکفارۃ والنذر وغیر ذلک من الصدقات الواجبۃ رد المحتار ج ۲ للضرورۃ

ماں نے بیٹے کے بیل کی قربانی نذرمانی بیٹا راضی نہیں کیا کرے

سوال (۲۲) خالد کے دو بیل بیمار ہوگئے اس کی ماں نے نذر مانی کہ اگر یہ بیل اچھے ہوگئے تو ایک بیل قربانی کروں گی جب بیل اچھے ہوگئے تو خالد اپنی ماں کو نذر پورا کرنے سے منع کرتا ہے۔ ایفاء نذر کیونکر ہو۔

الجواب:۔ اس بکری میں شرائط قربانی کا لحاظ رکھنا چاہئے البتہ اگر کسی بکری کو متعین کردیا ہے تو اس کو بہرحال نذر کے پورا کرنے کے لئے ذبح کرکے صدقہ کرسکتا ہے خواہ شرائط قربانی اس میں پائی جاویں یا نہ پائی جاویں[1]

(۲) خالد کے مملوکہ بیلوں میں بدون اجازت خالد کے اس کی والدہ کسی بیل کو ذبح نہیں کرسکتی بلکہ اس کو اور بیل خرید کر ذبح کرکے نذر پوری کرنی چاہئے کیونکہ دوسرے کے ملک میں اسکو اختیار نہیں ہے پس اگر اس کی والدہ کی غرض نذر سے یہ تھی کہ انھیں دو بیلوں مملوکہ خالد میں سے ایک کو ذبح کروں گی تو وہ نذر منعقد نہیں ہوئی[2] لقولہ علیہ السلام لا نذر لا بن

---

[1] ولو قال للہ علی ان اذبح جزورا واتصدق بلحمہ فذبح مکانہ سبع شیاہ جاز وجہہ لایخفی (درمختار) وھو ان السبع تقوم مقامہ فی الضحایا والھدایا (رد المحتار مطلب احکام النذر ص ۹۶) ظفیر

[2] نذر ان یتصدق بالف من مالہ وھو یملک دونہا لزمہ ما یملک منہا فقط ھو المختار لانہ فیما لم یملک لم یوجد النذر الخ قال مالی فی المساکین صدقۃ ولا مال لہ لم یصح اتفاقا (درمختار) وشرط صحۃ النذر ان یکون المنذور ملکا للناذر (رد المحتار مطلب فی احکام النذر)

اوفیما لا یملک الحدیث او کما قال صلی اللہ علیہ وسلم اور اگر مطلق بیل کا ذبح کرنا نذر کیا تھا تو نذر صحیح ہو گئی پس اس صورت میں دوسرا بیل خرید کر نذر پوری کرے

سوال (۲۳) زیدنے نذر کی تھی کر اگر میرا فلاں کام پورا ہو گیا تو ہر نماز کے بعد دو رکعت نفل پڑھوں گا، بفضلہ اس کا کام پورا ہو گیا، پس زید اپنی نذر کے موافق کئی دن تک پانچوں نذر کا دوگانہ ادا کرتا رہا، پھر کبھی کبھی قضا ہونے لگا رفتہ رفتہ بالکل چھوٹ ہی گیا، اب حساب بھی یاد نہیں رہا کہ کتنے دوگانہ قضا ہوئے اور کتنے پڑھے گزری ہوئی نذر کی نمازوں کے متعلق کیا کیا جاوے جن کا حساب بھی یاد نہیں رہا۔ اور آئندہ بھی اس نذر کے دوگانہ کو ادا کرنا لازم ہے یا اس سے بچنے کی کوئی صورت ہو سکتی ہے

(ہر نماز کے بعد دو رکعت نفل کی نذر مانی کیا کرے)

الجواب:۔ اس قسم کی نذر لازم ہو جاتی ہے، اور پورا کرنا اس کا لازم ہے۔ جو دوگانہ وقت پر ادا نہیں ہوا اس کی قضا لازم ہے[۵] اور زندگی میں فدیہ دینا ان نمازوں کا درست نہیں ہے، فدیہ کی وصیت بوقت موت لازم ہوتی ہے کہ اس قدر دوگانہ میرے ذمہ رہے ان کا فدیہ میرے مال سے دیا جاوے، ہر ایک دوگانہ کا فدیہ مثل صدقۃ الفطر کی بوزن اسی پونے دو سیر گندم تقریباً ہوتے ہیں ہر ایک دوگانہ کے عوض وارث اس قدر گندم یا اسکی قیمت ادا کریں یہ تو بعد الموت کا حکم ہے زندگی میں سوائے ادا کرنے یعنی قضا کرنے ان دوگانوں کے اور کوئی صورت خلاص کی نہیں ہے۔ پس اب یہ کیا جاوے کہ آئندہ ہر نماز کے ساتھ دوگانہ منذورہ ادا کرے مگر جن نمازوں کے

---

[۵] ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من نذر ان یطیع اللہ فلیطعہ (مشکوٰۃ باب فی النذور ص۲۹۷) فیہ دلیل علی من نذر طاعۃ یلزم الوفاء بہ (حاشیہ مشکوٰۃ)

بعد اس قسم کی نماز درست نہیں ہے جیسے فجر اور عصر اس میں یہ کرے کہ عصر سے پہلے پڑھ لے اور فجر کے بعد کا دوگانہ آفتاب نکلنے کے بعد یا صبح صادق سے پہلے پڑھ لیا کرے اور باقی نمازوں کے بعد اس دوگانہ کو ادا کیا کرے۔ اور گذشتہ فوت شدہ دوگانوں کا تخمینہ کرلے کہ کب سے نہیں پڑھی، ہر ایک شب و روز کے پانچ دوگانہ واجب ہیں ان کو جس طرح سہل ہو قضا کرتا رہے اور پھر اس کے اندازہ میں جس قدر باقی رہ جاویں ان کے لئے وصیت کر دیوے کہ اس قدر فدیہ دوگانوں کا میرے بعد ادا کیا جاوے[1]

زیورات کے صدقہ کی نذر کی صورت میں قیمت دینا کیسا ہے؟ **سوال (۲۴)** حالت مرض میں مریض کی طرف سے کچھ زیورات و برتن وغیرہ صدقہ کے لئے نکالے گئے بعد صحت یابی مریض کی رائے سے ان کی قیمت طے کرا کر صدقہ کرنا اور اشیاء مذکورہ اپنے صرف میں لانا درست ہے یا نہیں۔

الجواب :- قیمت کا دینا اس صورت میں درست ہے کذا فی الدر المختار[2]

مٹھائی کی نذر کی تو اس کی قیمت سے کپڑا بنا کر دینا جائز ہے؟ **سوال (۲۵)** کسی نے نذر کی کہ اگر میرا کام ہو جاوے تو میں اتنی نقدی کے بتاشے لڑکوں کو تقسیم کردوں اگر یہ خیال کرکے کہ اس میں

---

[1] ولو نذر الصوم الابد فاکل لعذر فدیٰ (درمختار) فاکل لعذر وکذا لدونہ قولہ فدیٰ لکل یوم نصف صاع من بر او صاعا من شعیر ان لم یقدر استغفر اللہ تعالیٰ کما مر (رد المحتار کتاب الایمان ص ۹۷ ج ۳) ظفیر۔ [2] وکذا یظہر منہ لا یتعین فیہ المکان والدرھم والفقیر لان التعلیق انما اثر فی انعقاد السببیۃ فقط (رد المحتار ص ۹۶ ج ۳) نذر ان یتصدق بعشرۃ دراھم من الخبز فتصدق بغیرہ جاز ان ساوی العشرۃ کتصدق بثمنہ (الدر المختار علی ھامش رد المحتار مطلب فی احکام النذر ص ۹۱ ج ۳ و ص ۱۲ ج ۳) ظفیر۔

تو چنداں نفع نہیں، کسی مسکین کو کپڑا بنا دیا یا کسی مسکین کو نقدی دیدیا تو نذر ادا ہو گئی یا نہ۔

الجواب:۔ اس صورت میں نذر ادا ہو جاوے گی، بتاشہ کی تخصیص نہیں ہے کذا فی الدر المختار: نذر ان یتصدق بعشرہ دراہم من الخبز فتصدق بغیرہ جاز ان ساوی العشرۃ کتصدقہ بثمنہ الخ [1]

نذر کا کھانا محتاج کا حق ہے،

سوال (۲۶) ... ایک شخص دانشمند فتوی جدید ایجاد کرتا ہے کہ نذر اللہ اور ایصال ثواب کا کھانا محتاج و فقراء وغیرہ کا حق ہے، متمول اور مرفہ الحال کو ناجائز ہے، یہ صحیح ہے، یا غلط۔

الجواب:۔ یہ صحیح ہے، کہ نذر اللہ و ایصال ثواب کا کھانا و نقد وغیرہ فقراء و مساکین کا حق ہے، امراء و رؤسا کو کھلانا نہ چاہیئے [2]

تاریخ سے پہلے نذر پوری کر دے تو

سوال (۲۷) زید نے نذر مانی کہ میں اپنی بھینس کا سب دودھ گیارھویں تاریخ کا خیرات کر دیا کروں گا۔ اگر اسی قدر دودھ تاریخ معین سے پہلے خیرات کر دے تو جائز ہے یا نہ،

الجواب:۔ پہلے خیرات کر دینا بھی درست ہے [3]

---

[1] الدر المختار علی هامش رد المختار کتاب الایمان ص ۹۶/۳، و ص ۹۶/۳ ظفیر ۱۲

[2] مصرف الزکوٰۃ الخ، وهو ایضاً مصرف لصدقۃ الفطر والکفارۃ والنذر وغیر ذلک من الصدقات الواجبۃ (رد المختار باب المصرف ص ۶۹/۲) ظفیر

[3] فلو نذر التصدق یوم الجمعۃ بمکۃ بهذا الدرهم علی فلان فخالف جاز وکذا لو عجل قبلہ فلو عین شهرا للاعتکاف او للصوم فعجل قبلہ عنہ صح، وکذا لو نذر ان یحج سنۃ کذا فحج سنۃ قبلها صح الخ۔ لانہ تعجیل بعد وجود السبب وهو النذر فیلغو التعیین.

(رد المختار کتاب الایمان ص ۹۶/۳) ظفیر ۱۲

باپ کی بیوہ کو نذر کے روپے دینا جائز ہے

سوال (۲۸) زید نے اپنے مقصد براری کے عوض میں دس روپیہ اللہ تعالیٰ کے نام پر بطور نذر یا منت دینے کئے تھے اتفاق سے اس کی مادر جو بیوہ ہے اور سیدہ ضرورت مند ہے اگر زید وہ روپیہ اس کو دیدے تو منت پوری ہوجائے گی یا نہیں اور دراں حالیکہ وہ سیدانی ہے۔ اس کو یہ صدقہ دینا جائز ہے یا نہیں

الجواب:۔ سوتیلی ماں ہونے کی وجہ سے تو اسکو دینا نذر کے روپیہ کا ممنوع نہ تھا مگر سیدانی ہونے کی وجہ سے اس کو دینا ممنوع ہے کیونکہ نذر کے روپیہ کا حکم زکوٰۃ کا سا ہے اور مصرف نذر کے روپیہ اور زکوٰۃ کا ایک ہے [1]

نذر کی قربانی ادا کرنے سے پہلی واجب قربانی ادا نہ ہوگی

سوال (۲۹) کسی نے منت مانی کہ اگر میرا فلاں کام ہوجائے تو عیدالضحیٰ کے دن گلئے یا بکری قربانی کروں گا اب اگر اس کا کام ہوجائے تو اس پر وہ گلئے قربانی کرنا واجب ہوگا یا نہیں اگر واجب ہوگا تو جو قربانی مالک نصاب ہونے کے سبب سے واجب ہوئی تھی ادا ہوگی یا نہیں۔

الجواب:۔ اگر وہ شخص صاحب نصاب ہے کہ اس پر قربانی پہلے سے واجب ہے تو بصورت نذر کرنے اس کو دو قربانی کرنی چاہیئے کذا فی الشامی [2]

نذر معین میں گوشت کے بجائے زندہ جانور دینا

سوال (۳۰) شخصے نذر معین کردہ است کہ

---

[1] مصرف الزکوٰۃ الخ وھو مصرف ایضاً لصدقۃ الفطر والکفارۃ والنذر الخ (رد المحتار باب المصرف ۲/۹۶ ۲/۶۶) ظفیر

[2] ولو نذر ان یضحی شاۃ وذلک فی ایام النحر وھو موسر فعلیہ ان یضحی بشاتین عندنا شاۃ بالنذر وشاۃ بایجاب الشرع ابتداءً (رد المحتار کتاب الاضحیۃ ۵/۲۷۳ و ۵/۳۱۷) ظفیر

فلاں روز یا ہرماہ گوسفند ے خواہم داد ہنوز گوسفند را ذبح کردہ مساکین را تقسیم کند یا زندہ بیکے محتاج رابدہد ایں ہم جائز است یا نہ یا عوض آں... گوسفند قیمت نقد یا اناج بدہد روا باشد یا نہ۔

الجواب: خواہ ذبح کردہ صدقہ کند یا زندہ یا قیمتش را صدقہ کند ہمہ جائز است[1]۔

مسجد میں سونے کا چراغ جلانے کی منت

سوال (۳۱) عمر نے منت مانی کہ اگر میری فلاں مراد برآئی تو اپنے پیر کے مسجد میں سونے کا چراغ جلاؤں گا بعد اس نذر پوری کرنے کے وہ چراغ مسجد کے کام میں صرف کیا جاوے یا کون مستحق ہے؟

الجواب:۔ وہ چراغ مسجد کے صرف میں لایا جاوے۔ وہ مسجد کا ہو گیا۔

بغیر قبضہ قرضدار کو معاف کردینے سے نذر ادا نہ ہوگی

سوال (۳۲) قرضخواہ مقروض مفلس سے کہتا ہے کہ میرے بائیس روپیہ جو تمہارے ذمہ قرض ہیں ان میں سے ساڑھے بارہ روپیہ بعوض نذر معین میں نے ساقط کئے قبل القبض علی القرض کیا نذر معین ادا ہو سکتی ہے۔

الجواب:۔ نذر معین اور نذر مطلق کے مصارف وہی ہیں جو زکوٰۃ کے جیسا کہ شامی باب المصرف میں ہے وھو مصرف ایضاً لصدقۃ الفطر

---

[1] ولو ترکت الاضحیۃ ومضت ایامھا تصدق بھا حیۃ ناذر فاعل تصدق لمعینۃ ولو فقیراً ولو ذبحھا تصدق بلحمھا تصدق بقیمۃ النقصان ایضاً ولا یاکل الناذر منھا فان اکل تصدق بقیمۃ ما اکل (الدر المختار علی ھامش رد المحتار کتاب الاضحیۃ ص ۲۸۵ ج ۵)

والکفارۃ والنذر الخ[1] پس جیسا کہ بطریق مذکور زکوٰۃ ادا نہیں ہوئی نذر بھی ادا نہ ہوگی شامی میں ہے وفی صورتین لا یجوز الاولی اداء الدین عن العین کجعلہ مافی ذمۃ مدیونہ زکوٰۃ لمالہ الحاضر الخ[2] وفی الدر المختار و حیلۃ الجواز ان یعطی مدیونہ الفقیر زکوٰتہ ثم یاخذھا عن دینہ[3]

گائے کے ذبح کرنے میں نیت کا اعتبار سوال (۳۳) زید نے اپنی بیماری میں نیت کی کہ اگر خدا شفا بخشے تو ایک گائے ذبح کرکے اہل محلہ کو کھلاؤں گا، یا عمر نے نیت کی کہ اگر میرا مقصود حاصل ہو تو دس روپیہ کی شیرینی مسجد میں مصلیوں کو کھلاؤں گا۔ اب بعد حصول مقصود و در شفائے مرض کے یہ نذر کس طرح ادا کریں اس لئے کہ اہل محلہ اور مسجد کی مصلیوں میں بہت سے صاحب نصاب بھی ہیں اگر صاحب نصاب کو بھی کھلائیں تو نذر ساقط ہوگی یا نہیں اور اس قسم کا کھانے والا اور کھلانے والا مرتکب کبیرہ ہیں یا نہیں۔

الجواب:۔ درمختار میں ہے ولو قال ان برئت من مرضی ھذا ذبحت شاۃ او علی شاۃ اذبحہا فبرئی لا یلزمہ شئی الا ان یقول فللہ علی ان اذبح شاۃ الخ[4] اس سے معلوم ہوتا ہے کہ صیغہ نذر کا یہ ہے کہ یوں کہے کہ اللہ کے واسطے میرے ذمہ یہ ہے کہ مثلاً گائے ذبح کروں اور یہ بھی مسئلہ ہے کہ محض نیت سے نذر نہیں ہوتی جب تک زبان سے صیغہ نذر کا نہ کہے پس صورت مسئولہ میں اول تو [illegible] ہونے میں کلام ہے

---

[1] رد المحتار باب المصرف ص ۹۰ [illegible] [2] رد المحتار [illegible] ص ۱۰ [illegible] ظفیر
[3] الدر المختار علی ھامش رد المحتار کتاب [illegible] ص ۳۲ ظفیر [4] الدر المختار علی ھامش رد المحتار کتاب الایمان ص ۹۵ ج ۳ ظفیر [5] رد المحتار کتاب الایمان ص ۹۶ ظفیر

اور اگر فی الواقع اس نے نذر کی ہے تو پھر حکم یہ ہے کہ فقراء پر وہ گوشت صدقہ کرنا چاہیئے اہل محلہ کی قید بھی لازم نہیں ہے اور مصلیان مسجد کی تخصیص بھی ضروری نہیں ہے جن فقراء کو چاہے دیدیوے۔ در مختار میں ہے نذر لفقراء مکۃ جاز التصرف لفقراء غیرھا الخ وفی رد المحتار وکذا یظہر انہ لایتعین فیہ المکان والدرھم والفقیر الخ ص جلد۳ شامی الحاصل جو کچھ نذر کیا وہ فقراء کو دینا لازم ہے اگر اس میں سے کچھ اغنیاء کو دیا گیا تو اسی قدر اور اپنے پاس سے فقراء کو دیوے ورنہ وہ مقدار نذر اس کے ذمہ واجب رہے گی اور جب کہ وہ مقدار فقراء کو دیدیوے گا تو کچھ گناہ نہ رہے گا۔

جس متعین جانور کی نذر مانی ہے اسکا دینا کافی ہے

سوال (۴۴) کسی نے کم عمر جانور معین کی تصدق کی نذر معلق مانی اب مقصود حاصل ہوگیا فوراً اس جانور کو صدقہ کرنا چاہیئے یا اضحیہ کے عمر کے لحاظ سے دیر کریں۔

الجواب:- جتنی عمر کا بھی وہ جانور ہے جب کہ نذر اسی کے ساتھ معین ہے اسی کو ذبح کرنا کافی ہے[1]

مسجد میں بتاشہ تقسیم کرنیکی نذر

سوال (۴۵) کسی نے کہا کہ اگر خدا تعالیٰ میرا فلاں کام برلاوے گا تو جامع مسجد کے مصلیوں میں پانچ سیر بتاشہ تقسیم کروں گا یہ نذر ہوگی یا نہ۔

الجواب:- یہ نذر ہوگئی لیکن تعین بتاشہ وغیرہ کی ضروری نہیں

---

[1] رد المحتار کتاب الایمان ص۱۰۷ مطلب نذر التصدق بالجمعۃ ولو تغیرا لود بحھا تصدق بلحمہا الخ ناقلا عن المنح علی ہامش رد المحتار کتاب الاضحیۃ ص۳۲۱ مطلب وکذا لو ماتت فعلی الغنی غیرھا لا الفقیر در مختار ای ولو کانت المیتۃ منذورۃ بعینھا لما فی البدائع ان المنذورۃ لو ھلکت او ضاعت تسقط التضحیۃ بسبب النذر غیر انہ ان کان موسرا تلزمہ الاخری بایجاب الشرع ابتداء لا بالنذر ولو معسرا لا شئ علیہ اصلا (رد المحتار کتاب الاضحیۃ ص۲۹۰)

اس کی قیمت کو بھی صدقہ فقراء پر کر سکتا ہے اور جامع مسجد کی بھی تخصیص نہ ہوگی کما فی الدر المختار والشامی[1]

لڑکا کی سلامتی پر نذر

سوال (۳۶) زید نے نذر قبول کی کہ اگر میرا لڑکا زندہ و سلامت رہے تو بعد نو سال کے نو روپیہ کی شیرینی اللہ تام کی یا کھانا پکا کر مساکین و اقارب کو تقسیم کردوں گا اب زید اس روپیہ کی شیرنی اور کھانا ہی تقسیم کرے یا تعمیر و صرف طلبہ میں دے سکتا ہے یا نہ

الجواب:- شیرینی اور کھانے کی تخصیص لازم نہیں ہے۔ نقد بھی فقراء کو دے سکتا ہے۔ کذا فی الدر المختار لیکن تعمیر مسجد میں صرف کرنا اس کا درست نہیں ہے اور طلبہ مساکین کو دے سکتا ہے۔[2]

مسجد میں جو زمین دی اسمیں مکتب بنانے کا حکم

سوال (۳۷) ایک شخص نے جو کچھ زمین نذر اللہ دیا یا مسجد میں دیا یا بزرگوں کے ایصال ثواب کیلئے دیا اور کوئی کچھ زمین وقف دیا، اب بستی کے کل آدمیوں نے متفق ہوکر زمین مذکور کی آمدنی سے ایک مکتب بنایا اور ایک استاد پڑھانے کیلئے مقرر کیا اور زمین مذکورہ کی آمدنی سے استاد کو تنخواہ دی جاتی ہے درست ہے یا نہیں۔

الجواب:- زمین موقوفہ کی آمدنی اس کام میں صرف ہونی چاہیئے جس

---

[1] نذر لفقراء مکۃ جاز الصرف لفقراء غیرھا لما تقرر فی کتاب الصوم ان النذر غیر المعلق لا یختص بشیء (در مختار) والنذر عن اعتکاف او حج او صلاۃ او صیام وغیرھا غیر المعلق ولو معینا لا یختص بزمان ومکان ودرھم وفقیر فلو نذر التصدق یوم الجمعۃ بمکۃ بھذا الدرھم علی فلان فخالف جاز (رد المحتار کتاب الایمان ص۹۶/۳) ظفیر۔

[2] فلو نذر التصدق یوم الجمعۃ بمکۃ بھذا الدرھم علی فلان فخالف جاز (رد المحتار کتاب الایمان ص۹۶/۳) ظفیر۔

کام کیلئے واقف نے اس زمین کو وقف کیا ہے پس جو زمین مسجد کی ضروریات پوری کرنے کے لئے ہے وہ آمدنی اس میں صرف کی جاوے اور جو زمین فقراء میں صرف کرنے کو وقف کی جاوے اس کی آمدنی فقراء و مساکین پر صرف کی جاوے طلبہ مساکین بھی اس کا مصرف ہیں مگر تنخواہ مدرس اس میں سے دینا درست نہیں ہے۔

اونٹ کی نذر مانی اونٹ نہ ملے تو کیا کرے | **سوال (۳۸)** زید نے یہ منت مانی تھی کہ یا اللہ اگر فلاں مقصود میرا حاصل ہو تو ایک اونٹ قربانی کروں گا۔ اب وہ مقصود حاصل ہو گیا اور اونٹ وہاں پر نہیں ملتا۔ اگر زید اونٹ کی قیمت خیرات کر دے تو نذر ادا ہو گی یا نہیں۔

الجواب۔ در مختار میں ہے کہ اگر کسی نے نذر کی کہ میں اونٹ ذبح کروں گا تو وہ سات بکرے ذبح کر سکتا ہے ولو قال للّٰہ علی ان اذبح جزورا واتصدق بلحمہ فذبح مکانہ سبع شیاہ جاز الخ درمختار[۱]

نذر کے جانور سے فائدہ حاصل کرنا | **سوال (۳۹)**

انتفاع از حیوان منذورہ جائز باشد یا چہ و بچہ اش بحکم ام باشد یا نہ۔

الجواب۔ انتفاع از حیوان منذورہ درست نیست و بچہ اش بحکم ام باشد کما فی الشامی لان الام تعینت للاضحیۃ والولد یحدث علی صفات الام الشرعیۃ ومن المشائخ من قال ھذا فی الاضحیۃ الموجبۃ بالنذر او ما فی معناہ کشراء الفقیر والاول لخ ج۵ کتاب الاضحیۃ[۲]

---

[۱] الدر المختار علی ہامش رد المحتار مطلب احکام النذر ص ۹۶ ج ۳ (ظفیر)
[۲] رد المحتار کتاب الاضحیۃ ج۵ ص ۲۷۵ (ظفیر)

چرس کی نذر صحیح نہیں

سوال (۴۰) میری پھوپی بیمار تھی لوگوں نے کہا کہ سائیں سیلی بابا کی زیارت پر جانا اور چرس نذر کرنا، خدا کے فضل سے میری پھوپھی صحت یاب ہوگئی اب وہ زیارت مذکور جس جگہ ہے وہاں بطور سیاحت جانا چاہتی ہے اس بارہ میں کیا حکم ہے، آیا چرس کا ثواب پہنچا دے یا نقد کا یا کچھ نہیں۔

الجواب :- چرس کی نذر صحیح نہیں ہے اور چرس چڑھانا گناہ ہے ایسی نذر صحیح نہیں ہوتی، پس نہ چرس دینا لازم ہے نہ نقد نہ کچھ اور چیز دیسے تبرعاً اگر ان بزرگ کو ثواب پہنچانے کی غرض سے کسی محتاج کو نقد یا کھانا وغیرہ دیدیوے تو اس میں کچھ مضائقہ نہیں ہے مگر چرس نہ دیوے اور پھوپھی کو اگر بطریق سیر و سیاحت اپنے ہمراہ لے جاؤ اور کوئی امر خلاف شریعت واقع نہ ہو تو درست ہے [1]

بیمار نذر بعد صحت پوری کرے، و رصحت نہ ہونے کی صورت میں فدیہ دے

سوال (۴۱) ہندہ کا شوہر کسی آفت میں مبتلا ہوگیا تھا، اس نے چھ مہینہ کے روزہ پے در پے رکھنے کی نذر مانی، اللہ تعالیٰ نے اسکے شوہر کو نجات بخشی، ہندہ ایفاء نذر میں تاخیر کرتی کرتی رہی کہ سخت بیمار ہوگئی، اب وہ کیا کرے۔

الجواب :- انتظار صحت کا کرے بعد صحت کے روزہ نذر کے رکھے اگر اچھی نہ ہو تو وصیت فدیہ کی کرے کہ اسکے مال میں سے اس کے ورثہ فدیہ ادا کریں اور فدیہ ایک روزہ کا مثل فطرہ کے ہے۔ زندگی میں اسکو فدیہ دینا درست

---

[1] من نذر نذراً مطلقاً او معلقاً بشرط وکان من جنسه واجب وهو عبادة مقصودة (در مختار) وفی البدائع ومن شروطه ان یکون قربة مقصودة فلا یصح النذر بعیادة المریض وتشییع الجنازة والوضوء والاغتسال ودخول المسجد ومس المصحف والاذان وبناء الرباطات والمساجد وغیر ذلك۔ (ردالمحتار احکام النذر ص۹۱)

نہیں، یعنی اس فدیہ سے روزہ ادا نہ ہوں گے۔ تندرست ہو کر پھر روزہ رکھنے ہوں گے ورنہ وصیت کرنا لازم ہوگا وقضوا لزوما ما قدروا بلا فدیۃ ولو ماتوا بعد زوال العذر وجبت الوصیۃ[1] الخ فقط

صحت کیلئے فدیہ جائز ہے

سوال (۴۲) عوام و خواص میں دستور ہے کہ بیمار کی صحت کی غرض سے بکرا ذبح کرتے ہیں۔ اور بظاہر ان کی نیت فدیہ کی ہوتی ہے۔ یہ جائز ہے یا نہیں۔

الجواب :- جائز ہے[2]۔

گائے ذبح کرنے کی نذر میں عمر کا لحاظ ہوگا

سوال (۴۳) ایک شخص نے اپنے اوپر نذر کی کہ اگر فلاں کام پورا ہو جاوے تو ایک گورد یعنی بقر خدا کے واسطے ذبح کر کے تقسیم کروں گا اب کام پورا ہو گیا، نذر ادا کرنا واجب ہے مگر اس طرف چند علماء میں تفرقہ عظیم واقع ہو گیا۔ ایک گروہ یہ کہتا ہے کہ گورد یعنی بقر جس عمر کا ہو ذبح کر دینا چاہیئے۔ دوسرے گروہ کے علماء یہ کہتے ہیں کہ جو شرائط قربانی میں ہیں وہ اس نذر کے جانور میں بھی ہوں گی ورنہ نذر ادا نہ ہوگی ان دونوں قولوں میں سے کس کا قول عند الشرع صحیح ہے۔ اور گوردا سے کہتے ہیں جو بڑا اور جوان ہو۔ بینوا توجروا۔

---

[1] نذر صوم شہر معین لزمہ متتابعا لکن ان افطر فیہ یوما قضاہ وحدہ وان قال متتابعا بلا نذر مستقبل لانہ معین (در مختار) لان شرط التتابع فی شہر بعینہ لغو لانہ متتابع بتتابع الایام (الی) واما اذا کان الشہر غیر معین فان شاء تابعہ وان شاء فرقہ (رد المحتار ج ۲ ص ۱۹)

[2] ولو قال ان برأت من مرضی ہذا ذبحت شاۃ او علی شاۃ اذبحہا فبرئ لا یلزمہ شئ الا اذا زاد واتصدق بلحمہا فیلزمہ لان الصدقۃ من جنسہا فرض وہی الزکاۃ الدر المختار علی ہامش رد المحتار احکام النذر ج ۳ ص ۱۰۶) ظفیر

الجواب :- قال فی الدر المختار ولو قال ﷲ علیّ ان اذبح جزورا واتصدق بلحمہ فذبح مکانہ سبع شیاہ جاز فی مجموع النوازل (وجہہ لا یخفی قولہ ووجہہ لا یخفی) ھو ان السبع تقوم مقامہ فی الضحایا والھدایا[1] اس سے معلوم ہوتا ہے کہ شرائط قربانی کا لحاظ اس میں ضروری ہے فقط

صرف نذر کی نیت سے نذر واجب نہیں ہوتی

سوال (۱۴۴) زید نیت کرتا ہے کہ اگر میری فلاں دکان یا مکان کرایہ پر چڑھ جاوے گا تو اس کی ایک ماہ کا کرایہ اللہ کے واسطے دوں گا۔ اب وہ مکان یا دکان کرایہ پر چڑھ گیا، زید اسکے ایک ماہ کا کرایہ کو حسب وعدہ مصرف خیر میں صرف کرنا چاہتا ہے ایسے نذر کو اللہ کے واسطے کھانا پکوا کر طلبہ مساکین وغیرہ کو کھلا سکتا ہے یا نہیں اور اس میں سے خود بھی کھا سکتا ہے یا نہیں اور اپنے عزیز واقارب کو کھلا سکتا ہے یا نہیں، کسی مسجد کی تعمیر یا مدرسہ کی تعمیر میں یا چاہ میں اسکو لگا سکتا ہے یا نہیں، آیا اس کو ایسا اختیار ہے یا نہیں کہ اس رقم موعودہ کو جس کار خیر میں چاہے لگا دے۔

الجواب :- زید نے اگر محض ایسی نیت کی ہے اور زبان سے کچھ نذر نہیں کی اس حالت میں زید پر کچھ لازم نہیں ہوتا۔ اگر تبرعاً کچھ بطور صدقہ محتاجوں وغیرہم کو کھلا دیوے تو اچھا ہے۔ اس میں سے خود بھی کھا سکتا ہے اور اپنے عزیز واقارب کو بھی کھلا سکتا ہے اور جو رقم چاہے مسجد میں بھی لگا دیوے کار ثواب ہے اور اگر زبان سے نذر اور منت مانی ہے کہ بصورت مذکورہ میرے ذمہ ہے کہ اللہ واسطے ایک ماہ کا کرایہ دونگا تو پھر اس تمام رقم کو مساکین وفقراء کو دینا ضروری ہے

[1] ردالمحتار کتاب الایمان ج ۳ ص ۹۹ ۔ ظفیر۔ (باقی اگلے صفحہ پر)

اگر اسی رقم کا کھانا پکوا کر کھلاوے تو تمام محتاجوں کو ہی کھلاوے خود اس میں سے نہ کھاوے اور نہ احباب اغنیاء کو کھلاوے اور نہ مسجد میں لگا دے۔ غرض نذر کا یہ حکم ہے کہ صدقہ کرنا مساکین پر واجب ہے[۱] اور اگر نذر نہ ہو تو پھر اختیار ہے جیسا کہ پہلے لکھا گیا۔ فقط

نذر مانی کہ ایسا ہو گیا تو قرآن ختم کرونگا سوال (۵۴) ایک شخص نے نذر کی کہ لڑکے کو آرام ہو جائے تو دس حافظوں سے ایک قرآن شریف ختم کراؤں گا اور دل میں یہ بھی ہے کہ ان کو کھانا بھی کھلاؤں گا۔ اس صورت میں نذر کا ادا کرنا واجب ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ یہ نذر لازم نہیں ہوئی[۲]

من نذر نذراً مطلقاً او معلقا بشرط وكان من جنسه واجب الخ ووجد الشرط المعلق به لزم الناذر الخ كصوم وصلاة وصدقة (الدر المختار) اى لزمه الوفاء (رد المحتار مطلب فى احكام النذر ص ۹۱ ج ۳) گویا زبان سے کہنا شرط ہے صرف دل میں سوچنے سے کچھ نہیں ہوتا۔ ظفیر [۱] نذر کا مصرف وہی ہے جو زکوٰۃ کا ہے۔ مصرف الزكوة والعشر وهو ايضا مصرف لصدقة الفطر والكفارة والنذر وغير ذلك من الصدقات الواجبة (رد المحتار باب المصرف ص ۸۵ ج ۲) ظفیر۔ [۲] من نذر نذراً مطلقا او معلقا بشرط وكان من جنسه واجب وهو عبادة مقصودة ووجد الشرط المعلق به لزم الناذر الخ كصوم وصلاة وصدقة الخ ولم يلزم الناذر ما ليس من جنسه فرض كعيادة المريض ودخول المسجد الخ (الدر المختار على هامش رد المحتار مطلب فى احكام النذر ص ۹۱ ج ۳)۔ ظفیر۔

نیاز بنام حضرت حسینؓ کا حکم | **سوال (۴۶)** ایک شخص واسطے اللہ کے بایں طور نذر کی کہ اگر میرے بیٹا ہو تو میں اللہ کے واسطے نیاز کروں اور ثواب حضرت امام حسینؓ کی روح کو پہنچاؤں۔ اب میرے بیٹا ہوا اور میں نے ہر سال ایک ہنسلی بنواکر رکھ لی اب وہ پوری ہو گئی ہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ واسطے اللہ ثواب امام حسین کی روح کو پہنچا دوں۔ یہ صورت جائز ہے یا نہ۔

الجواب:۔ ایسی نذر جس میں اموات کا تقرب ہو بالاتفاق باطل اور حرام ہے للاجماع علی حرمۃ النذر للمخلوق ولاینعقد الخ[1] پس امام حسینؓ کے ایصال ثواب کی نذر کرنا شرعاً صحیح نہیں ہوئی اور آئندہ ہرگز ایسا نہ کرنا چاہیئے۔ جو نذر اللہ کے واسطے کی جاوے وہ خالص اللہ کے لئے ہونی چاہیئے اس میں کسی کے ایصال ثواب کا ارادہ اور نیت نہ کرنی چاہیئے پس یہ نذر جو سائل نے کی ہے اس میں تقرب لغیر اللہ کا شائبہ معلوم ہوتا ہے اس سے توبہ کرنی چاہیئے اور آئندہ ایسی نذر نہ کرنی چاہیئے نذر خالص اللہ کے لئے ہونی چاہیئے اگر خالص اللہ کے لئے نذر مانی جاوے تو لازم ہوتی ہے اور مصرف اس کا فقراء اور مساکین ہیں۔ یہ طریق جو سائل نے نذر کا خیال کیا خلاف شرع ہے اور ہنسلی وغیرہ بنوانا اور بچہ کو پہنانا حرام ہے یہ جاہلوں کی رسوم ہیں۔ اللہ تعالیٰ بچا دے۔

---

[1] ولو یلزم الناذر ما لیس من جنسہ فرض کعیادۃ مریض وتشییع جنازۃ ودخول مسجد الخ لانہ لیس من جنسہا فرض مقصود وھذا ھو الضابط وفی البحر شرائطہ خمس نزاد ان لایکون معصیۃ لذاتہ (در مختار) واما کون المنذور معصیۃ یمنع انعقاد النذر فیجب ان یکون معناہ اذا کان حراما بعینہ او لیس فیہ جہۃ قربۃ (رد المحتار مطلب حکام النذر ۳/۹۲) ظفیر

قربانی کی نذر پر قربانی ضروری ہے یا قیمت بھی دی جا سکتی ہے | سوال (۴۷) میری ہمشیرہ جہاز میں سخت بیمار ہوئی منت مانی کہ اگر خیریت سے جائے قیام پہنچی تو قربانی کرونگا۔ الحمد للہ کہ خیریت سے پہنچی، آیا منت جو مانی ہے وہ قربانی ہی کرنے کی صورت میں پوری ہوسکتی ہے یا وہی قیمت کسی یتیم خانے وغیرہ میں دیجا سکتی ہے۔ بینوا توجروا۔

الجواب:۔ منت جو قربانی کی ہے تو قربانی ہی کرنی چاہیئے۔ قربانی سے یہ منت پوری ہوگی[1] فقط۔

نذر معین میں عمر کی قید | سوال (۴۸) نذر معین میں شرط ایک سال ہے یا نہیں منذور شاۃ ہو۔

الجواب:۔ مشروط ہے[2]۔

مٹھائی کی نذر میں کوئی بھی مٹھائی تقسیم کرنا درست ہے | سوال (۴۹) مٹھائی منت مان کر اس کی قیمت کسی کو دی اور کہا کہ تم فلاں مٹھائی منذور خرید کر تقسیم کردینا، آخذ نے اس مٹھائی منذور کی جگہ اور مٹھائی تقسیم کردی تو جائز یا ناجائز۔

الجواب:۔ جائز ہے[3]۔

---

[1] قال فی البدائع ونذر ان یضحی شاۃ وذلک فی ایام النحر وھو موسر فعلیہ ان یضحی بشاتین عندنا شاۃ بالنذر وشاۃ بایجاب الشرع ابتداءً (رد المحتار کتاب الاضحیۃ ص۲۰۹ ج۵) ظفیر۔ [2] ولو قال للہ علی ان اذبح جزورا واتصدق بلحمہ فذبح مکانہ سبع شیاہ جاز وجہہ لا یخفی (درمختار) وھو ان السبع تقوم مقامہ فی الضحایا والھدایا (رد المحتار مطلب فی احکام النذر ص۹۶ ج۳) ظفیر۔ [3] وکذا یظہر منہ انہ لا یتعین فیہ المکان والدرھم والفقیر لان التعلیق انما اثر فی انعقاد السببیۃ فقط (رد المحتار مطلب احکام النذر ص۹۹ ج۳) ظفیر۔

نذر میں اس کی قیمت غیر مستحق کا لینا جائز نہیں

سوال (۵۰) بتاشہ مان کر اس کی قیمت کسی کو دی اور کہا کہ تم اس قیمت سے بتاشہ خرید کر کے غریبوں کو دیدینا، اب آخذ قیمت کو جائز ہے کہ قیمت کو اپنے تصرف میں لائے اگر نہیں تو کیا بتاشہ ہی دینا واجب ہے اگر اور کوئی مٹھائی بتاشہ کی جگہ تقسیم کر دے تو نذر پوری ہو جاوے گی یا نہیں۔

الجواب: خود رکھنا درست نہیں اور تبدیل مٹھائی جائز ہے کما مر[۱]

نذر کی مٹھائی غیر مستحق کیلئے درست نہیں

سوال (۵۱) صاحب نصاب کو نذر کا بتاشہ وغیرہ جو غیر مفروضات میں سے ہے کھانا جائز ہے یا نہ۔

الجواب: نذر کے مصارف وہی ہیں جو زکوۃ کے ہیں، پس اغنیاء کیلئے درست نہیں ہے کما فی الشامی باب المصرف ای بیان مصرف الزکوۃ وھو مصرف ایضا لصدقۃ الفطر والکفارۃ والنذر الخ[۲]

منت کا روپیہ محتاج کو دینا چاہیئے مجلس امام حسین پر خرچ نہ کرے

سوال (۵۲) ایک شخص نے منت مانی کہ اگر میرا فلاں کام ہو گیا تو میں میلاد شریف یا مجلس امام حسینؓ کروں گا۔ کام ہو جانے پر منت کے روپیہ کا مناسب صرف کس شکل میں ہونا چاہیئے۔

الجواب: مسلمان محتاجوں کو دیدینا چاہیئے مجالس مذکورہ میں صرف نہ کرے[۳]

---

[۱] مصرف الزکوۃ والعشر الخ وھو مصرف ایضا لصدقۃ الفطر والکفارۃ والنذر الخ (رد المحتار باب المصرف ص ۹۰ ج ۲) [۲] دیکھئے رد المحتار باب المصرف ص ۷۹ ج ۲) ظفیر۔ [۳] مصرف الزکوۃ والعشر الخ وھو مصرف ایضا لصدقۃ الفطر والکفارۃ والنذر الخ (رد المحتار باب المصرف ص ۷۹ ج ۲) ظفیر

چادر چڑھانے کی نذر درست نہیں

سوال (۵۳) ایک شخص نے نذر مانی کہ بغداد میں حضرت پیران پیر شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کے مزار پر ایک غلاف چڑھاؤں گا تو اس پر اس نذر کا ادا کرنا واجب ہے یا نہیں۔ اور اگر یہ شخص اس غلاف کی بقدر روپیہ حضرت پیران پیر کی روح کو ثواب پہنچانے کی غرض سے کسی مصرف خیر میں صرف کرے تو یہ درست ہے یا نہیں۔

الجواب :- یہ نذر لازم نہیں ہے اور اس کا پورا کرنا درست بھی نہیں ہے اگر وہ شخص اس قدر روپیہ کسی مصرف خیر میں صرف کر کے اس کا ثواب حضرت پیران پیرؒ کو پہنچاوے تو یہ جائز ہے، حدیث شریف میں ہے لا وفاء لنذر فی معصیۃ ولا فیما لا یملک العبد رواہ مسلم وفی روایۃ لا نذر فی معصیۃ اللہ۔ فقط[1]

نذر معلق بشرط نہ پائی جائے تو کیا کرے

سوال (۵۴) ایک شخص کا بیل قریب المرگ تھا اس نے یہ نذر مانی کہ اگر یہ بیل اچھا ہو گیا تو باپ کے انتقال کے بعد اس کو ذبح کر کے لوگوں کو کھلاؤں گا۔ پس وہ اچھا ہو گیا اور اب تک والد زندہ ہے اور بیل فی الحال مرنے والا ہے ایسی حالت میں ادائے نذر کی کیا صورت ہے اور نذر لازم ہے یا نہ۔

الجواب :- اس صورت میں شرط نہ پائے جانے کی وجہ سے نذر لازم نہیں ہے، اصول فقہ میں حنفیہ کا یہ قاعدہ ہے جس چیز کی تعلیق شرط کے ساتھ کی جاوے گویا اس پر تکلم شرط کے بعد ہوتا ہے[2]

---

[1] مشکوۃ کتاب الایمان والنذور ص۲۹۶۔ ظفیر [2] من نذر نذراً مطلقا او معلقا بشرط الخ ووجد الشرط المعلق بہ لزم الناذر لحدیث من نذر وسمی فعلیہ الوفاء بما سمی (الدر المختار علی هامش رد المحتار مطلب فی احکام النذر ص۹۱ ج۳)۔ ظفیر

مسجد بنانے کی نذر کا حکم

سوال (۵۵) ایک عورت کا لڑکا بیمار تھا اس نے یہ نذر مانی کہ اگر میرا لڑکا اچھا ہو جاوے تو ایک مسجد بناؤں گی۔ مسجد کا طول و عرض کتنا ہونا چاہیئے، اگر مسجد نہ بناوے بلکہ اس روپیہ سے مسجد قدیم کی مرمت کرادے تو جائز ہے یا نہیں، نذر ادا ہو جاوے گی یا نہ۔ اور یہ بھی نذر کی تھی کہ مسجد میں چاندی کا چراغ جلاؤں گی اس کے متعلق کیا حکم ہے اور ایک دیگ کے مزار پر جا کر یہ کہا تھا کہ میرا لڑکا اچھا ہو جاوے تو شیرینی چڑھاؤں گی، تو قبر پر شیرنی چڑھانا اور اس شیرینی کو کھانا کیسا ہے؟

الجواب:- مسجد بنانے کی نذر صحیح نہیں ہوئی۔ پس اس کو مسجد بنانا ضروری نہیں ہے اور کچھ طول و عرض کی قید ملحوظ نہیں ہے۔ اگر اس کا دل چاہے مسجد بنا دیوے خواہ کتنا ہی طول و عرض رکھے اور اگر نہ بناوے یہ بھی درست ہے اور مسجد قدیم کی اگر درستی کردے یہ بھی درست ہے[1] مگر لازم یہ بھی نہیں ہے اور چاندی کا چراغ رکھنا مسجد میں اور اس کا استعمال کرنا بھی حرام ہے یہ نذر بھی لازم نہیں ہوئی اور قبر پر شیرینی چڑھانے کی نذر بھی لازم نہیں ہوئی اور یہ درست بھی نہیں ہے[2] اگر یہ غرض ہو کہ فقراء مزار کو دی جاوے گی تو نذر صحیح ہے اور لازم ہے مگر یہ ضروری نہیں ہے کہ انھیں فقراء کو دیوے دوسرے محتاجوں کو بھی دے سکتا ہے اور ان محتاجوں کو اس کا کھانا درست ہے[3]

---

[1] ومن شروطه (ای النذر) ان یکون قربة مقصودة فلا یصح النذر بعیادة المریض وتشییع الجنازة الخ وبناء الرباطات والمساجد وغیر ذلک وان کانت قربا الا انها غیر مقصودة اھ (رد المحتار مطلب فی احکام النذر ص۹۱ ج۳) ظفیر

[2] قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا وفاء لنذر فی معصیة ولا فیما لا یملك العبد وفی روایة لا نذر فی معصیة الله رواه مسلم (مشکوٰة باب فی النذور ص۲۹۶) ظفیر [3] نذر لفقراء مکة جاز الصرف لفقراء غیرها (الدر المختار علی هامش رد المحتار کتاب الایمان ص۹۶ ج۳) ظفیر

نذر کی متعدد صورتیں

سوال (۵۶): اس طرح نذر کرنا کہ اگر میرا فلاں کام پورا ہوجاوے تو فلاں پیر کو یا عالم کو یہ چیز دونگا یہ نذر صحیح اور منعقد ہوئی یا نہیں۔

(۲) اگر یہ نذر کرے کہ خداوندا میرا فلاں کام پورا ہوجاوے تو فلاں بزرگ کو اللہ کے واسطے اس قدر فلاں چیز دوں گا یہ نذر صحیح ہے یا نہیں۔ برتقدیر صحت منذور اسی بزرگ کو دینا ضروری ہے یا دوسروں کو بھی دے سکتا ہے

(۳) اگر یہ نذر کرے کہ خداوندا اگر میرا فلاں کام پورا ہوجاوے تو فلاں بزرگ یا عالم کو فلاں چیز دوں گا۔ یہ نذر صحیح ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ پہلی اور تیسری صورت میں نذر منعقد نہیں ہوئی اور دوسری صورت میں نذر ہوگئی مگر تخصیص اس بزرگ کی کچھ نہیں ہے جس کو چاہے وہ مقدار صدقہ کردے فی الدر المختار نذر لفقراء مکۃ جاز الصرف لفقراء غیرھا الخ[1] فقط

اتنے روپے سے اللہ کی نیاز کی وصیت کی کیا حکم ہے

سوال (۵۷) اگر کوئی شخص وصیت کرے کہ ان اسّی روپیوں کو نیاز اللہ کردینا اب ان روپیوں کو مسجد میں لگایا جائے تو کچھ حرج تو نہیں ہے۔ اور اگر کسی نے اس واسطے روپیہ جمع کیا کہ حج کو جاؤں اور نیت تمام ہے مگر بوجہ لڑائی کے نہیں جاسکا تو اگر مسجد کی تعمیر میں روپیہ خرچ کردے تو جائز ہے یا نہیں اور اس کے ذمہ سے

---

[1] الدر المختار علی هامش رد المحتار کتاب الایمان مطلب فی احکام النذر ص ۹۶ ج ۳۔ نذر ان برئت من مرضی ھذا ذبحت شاۃ فبرئ یلزمہ شئ لان الذبح لیس من جنسہ فرض الخ فلا یصح الا اذا زاد و انصدق بلحمہا فیلزمہ لان الصدقۃ من جنسہا فرض (ایضا ص ۹۵ ج ۳)۔ ظفیر

حج ساقط ہوگا یا نہیں۔

الجواب :- پہلی صورت میں فقراء کو صدقہ کرنا چاہئے، مسجد کے تعمیر میں نہ لگاوے[1] اور ثانی صورت میں اس روپیہ سے مسجد تعمیر کرسکتا ہے[2] اور حج فرض بدون کئے ساقط نہ ہوگا البتہ بصورت عدم امن طریق جانا حج کیلئے ضروری نہ رہے گا۔ جب امن ہوجاوے جانا ضروری ہے اور فرضیت باقی ہے جس وقت موقع جانے کا ملے چلا جاوے فقط

نذر کا مصرف کیا ہے

سوال (۵۸) فتاوی مولانا عبدالحی صاحب میں ہے کہ نذر کی شیرینی کا مصرف محتاج و فقیر ہے۔ امیر کو اس کا کھانا روا نہیں تو ناروا کے کیا معنی ہیں۔

الجواب :- مولانا عبدالحی صاحب کا فتوی صحیح ہے امیر کو اس مٹھائی کا کھانا روا (جائز) نہیں ہے مساکین کو دیدینا چاہئے اور کسی مسجد کے نمازیوں کی تخصیص شرعاً باطل ہے جس مسجد یا غیر مسجد کے فقیروں کو چاہے دیدے اور مٹھائی کی جگہ نقد دیدے یا کھانا کھلادے[3] اور ناروا کے معنی حرام کے ہیں

---

[1] من نذر نذرا مطلقا الخ وکان من جنسہ واجب ای فرض الخ ووجد الشرط لزم الناذر لحدیث من نذر وسمی فعلیہ الوفاء بما سمی (ایضاً ص۹۱ ج۲)
نذر کا مصرف وہی ہے جو زکوۃ کا ہے اسلئے مسجد میں لگانا درست نہیں مصرف الزکاۃ میں صراحت ہے وھو ایضا مصرف لصدقۃ الفطر والکفارۃ والنذر الخ (رد المحتار باب المصرف ص۹۰ ج۲) ظفیر۔

[2] یہ نذر نہیں ہے بلکہ اپنا ذاتی روپیہ ہے وہ کار خیر تعمیر مسجد میں لگا سکتا ہے ثواب پائیگا من بنی مسجدا للہ تعالی بنی اللہ لہ بیتا فی الجنۃ اوکما قال۔ ظفیر۔

[3] مصرف الزکوۃ الخ وھو مصرف ایضا لصدقۃ الفطر والکفارۃ والنذر (رد المحتار باب المصرف ص۹۰ ج۲) ظفیر

زبان سے کہنا نذر کیلئے ضروری ہے

سوال (۵۹) ندوی نے جمعہ کی شب میں کسی قسم کی دعا مانگی اور اسی کے ساتھ یہ بھی ارادہ کیا کہ کام پورا ہونے پر ایک روزہ رکھوں گا وہ کام پورا ہوگیا اور روزہ نذری قریب ۹ بجے دن کے یاد آیا اسی وقت نیت روزہ کی کرلی تو دن میں نیت کرنے سے، روزہ ہوا یا نہ۔

الجواب:۔ اگر محض دل میں یہ ارادہ کیا کہ کام پورا ہونے پر ایک روزہ رکھوں گا تو یہ نذر نہیں ہے نذر اس وقت ہوتی ہے کہ زبان سے یہ کہے کہ اگر فلاں کام ہوگیا تو اللہ کے واسطے ایک روزہ رکھوں گا یا میرے ذمہ نذر ہے کہ ایک روزہ رکھوں گا۔ بہرحال اگر نذر کے الفاظ اس نے زبان سے کہے ہیں تو یہ نذر مطلق ہے اس میں رات سے نیت کرنے کی ضرورت ہے دن میں نیت کرنے سے روزہ نذر کا ادا نہ ہوگا اور اگر زبان سے کچھ نہیں کہا محض نیت دل میں اور ارادہ روزہ کا کیا ہے تو وہ نفلی روزہ ہے اسکی نیت دن میں بھی دوپہر سے پہلے پہلے ہوسکتی ہے[1]

---

[1] من نذر نذراً مطلقا وکان من جنسہ واجب ای فرض وھو عبادۃ مقصودۃ الخ وجد الشرط لزم الناذر لحدیث من نذر وسمی فعلیہ الوفاء بما سمی (درمختار) مثل للہ علی صوم سنۃ فتح وافاد انہ یلزمہ ولو لم یقصدہ (ردالمحتار کتاب الایمان ص۹۱ ج۳) فیصح اداء صوم رمضان والنذر المعین والنفل بنیۃ من اللیل الی الضحوۃ الکبریٰ لا بعدھا الخ والشرط للباقی من الصیام قران النیۃ للفجر ولو حکما وھو تبییت النیۃ للضرورۃ وتعیینہا لعدم تعین الوقت (درمختار) قولہ والشرط للباقی من الصیام ای من انواعہ الباقی منہا بعد الثلاثۃ المتقدمۃ فی المتن وھو قضاء رمضان والنذر المطلق وقضاء النذر المعین والنفل بعد افسادہ والکفارات السبع (ردالمحتار کتاب الصوم ص۱۰۲ ج۲) ظفیر

نذر شرعی کی تحقیق

سوال (۶۰) زید کا لڑکا بیمار تھا ایک بکری کے بچہ کی منت کی کہ بعد صحت صدقہ کردونگا مگر بعد صحت کاہلی سے وہ بچہ رہ گیا یہاں تک کہ وہ بڑا ہو کر حاملہ ہوگئی ایک مولوی صاحب نے فرمایا کہ جو بچہ جنی اس کو صدقہ کردو شرعاً کیا حکم ہے۔

الجواب: کتب فقہ میں یہ تحقیق کی ہے کہ جب تک یہ نہ کہے کہ ذبح کرکے للہ صدقہ کردوں گا اس وقت تک نذر شرعی نہیں ہوتی پس جب کہ نذر نہیں ہوئی تو صدقہ کرنا اس بچہ کا اور اس کی اولاد کا ضروری نہیں ہے[1]

مسجد میں رقم خرچ کرنے کی نذر

سوال (۶۱) مخنث بیمار ہوا اور مبلغ سات سو روپیہ کسی مسجد میں لگانے کی منت مانی اب بحکم خداوہ صحت یاب ہوگیا اور منت کا روپیہ مسجد میں لگانا چاہتا ہے تو جائز ہے یا نہیں، مسلمانوں کیلئے قریب مسجد کے اس سے کنواں بنوانا اور اس سے وضو وغیرہ جائز ہے یا نہیں

الجواب: وہ روپیہ مسجد کے ضروریات میں اور مسجد میں صرف کرنا درست ہے اور جبکہ منت اور نذر مسجد میں لگانے کی تھی تو مسجد میں ہی اس کو صرف کرنا چاہیئے اور جائز یہ بھی ہے کہ حسب ضرورت مسجد کے قریب کنواں بنوادیا جاوے اور اس کنویں کا پانی مسلمانوں کو پینا اور اس سے وضو وغیرہ کرنا درست ہے[2]

---

[1] ولو قال ان برئت من مرضی هذا ذبحت شاة او علیّ شاة اذبحها فبرئ لا یلزمه شیٔ الخ الا اذا زاد و اتصدق بلحمها فیلزمه لان الصدقة من جنسها فرض (الدر المختار علی هامش رد المحتار مطلب فی احکام النذر ج ۳ ص ۹۵) ملخصاً

[2] وفی البدائع ومن شروطه ان یکون قربة مقصودة فلا یصح النذر بعیادة المریض وتشییع الجنازة الخ وبناء الرباطات والمساجد وغیر ذلک وان کانت قربا الا انها غیر مقصودة اھ (رد المحتار مطلب فی احکام النذر ج ۳ ص ۹۱) اسی طرح جب یہ نذر ہی نہیں ہوئی تو اس سے کنواں بنانا جائز ہوگا

نذر کا صحیح طریقہ

سوال (۶۲) اگر کوئی شخص بکرا پالے اور کہے کہ میں بڑے پیر صاحب کی نیاز دلاؤں گا یعنی پیر صاحب کے نام کا کھانا کھلاؤں گا، یہ کھانا حلال ہے حرام۔

الجواب۔ اگر غرض اس کی یہ ہے کہ اس بکری کو اللہ کے نام پر ذبح کرکے صدقہ کروں گا اور ثواب اس کا بروح پر فتوح حضرت پیر صاحب کے پہنچاؤں گا تو وہ حلال ہے اور بعد ذبح کرنے کے اللہ کے نام پر کھانا اس کا فقراء کو درست ہے۔ اور اگر یہ نیت نہیں ہے بلکہ پیر کے نام پر بطور تقرب ذبح کرنا ہے تو جائز نہیں[1]۔

جانور چھوڑنے کی نذر صحیح نہیں

سوال (۶۳) ایک شخص بیمار ہوا اور اس کے والد نے حالت بیماری میں منت مانا کہ اگر میرے لڑکے کو خداوند کریم صحت کلی عطا فرماوے تو اپنے لڑکے کی طرف سے ایک جانور خدا کے نام پر چھوڑ دوں گا بعد صحت اس کے والد نے ایک جانور اہل محلہ کے حوالہ کرکے اور مالک بنا کر چھوڑ دیا وہ جانور ہر گاؤں کی کھیتی چرتا رہا اسی طرح تین چار سال تک پرورش پائی اب اس جانور کو کل گاؤں والے ذبح کرکے کھا سکتے ہیں یا نہیں اور منت ادا ہوگی یا نہیں اور اس جانور کے چمڑے

---

[1] ان النذر الذی یقع للاموات من اکثر العوام وما یوخذ من الدراہم والشمع والزیت ونحوہا الی ضرائح الاولیاء الکرام تقرباً الیہم فہو بالاجماع باطل حرام مالم تقصد صرفہا لفقراء الانام (در مختار) قولہ باطل وحرام لوجوہ منہا انہ نذر لمخلوق والنذر للمخلوق لایجوز لانہ عبادۃ والعبادۃ لاتکون لمخلوق ومنہا ان المنذور لہ میت والمیت لایملک ومنہا انہ ان ظن ان المیت یتصرف فی الامور دون اللہ تعالیٰ واعتقاد ذلک کفر الخ (رد المحتار کتاب الصوم ص ۱۲۵ ج ۲) ظفیر

کی قیمت مسجد میں لگانا درست ہے یا نہیں۔

الجواب:- یہ نذر صحیح نہیں ہوئی اور وہ جانور چھوڑنے والے کی ہی ملک میں ہے وہ خود یا جس کو وہ اجازت دے اس کو ذبح کرکے کھا سکتے ہیں اور اس کے چمڑے کی قیمت جہاں چاہے صرف کرے [1]

نذر کی مدت ختم ہونے پر کام ہوا تو اس کا ایفاء لازم نہیں ہے

سوال (۶۴) ایک شخص نے نذر مانی کہ اگر میرا ادھارا تنے دنوں میں وصول ہو جاوے تو میں کچھ اللہ کے نام پر دونگا، اس کا ادھار کچھ عرصہ میں تھوڑا تھوڑا بعد میعاد کے وصول ہوا تو اس صورت میں ایفاء نذر لازم ہے یا نہیں۔

الجواب:- اس صورت میں جبکہ وقت معین سے بعد میں روپیہ وصول ہوا تو ایفاء نذر اس کے ذمہ لازم نہیں ہے اور کچھ دینا ضروری نہیں [2]

اگر یہ بچ گیا تو ذبح کرکے نمازیوں کو کھلاؤنگا

سوال (۶۵) ایک شخص کے بچھڑے کو کتے نے کاٹا اس شخص نے یہ کہا کہ اگر یہ بچہ بچا رہے تو میں اس کو ذبح کرکے مصلیوں کو اور لوگوں کو کھلاؤں گا، مصلی سے جمعہ کے مصلی مراد ہیں یعنی جمعہ میں جس قدر نمازی حاضر ہوں گے ان کو کھلاؤں گا اس میں اکثر اغنیاء ہوتے ہیں یہ نذر صحیح ہے یا کیا حکم ہے

الجواب:- یہ نذر ہوگئی اس کا حکم یہ ہے کہ اس کا گوشت فقراء

---

[1] من نذر نذرا مطلقا او معلقا بشرط و کان من جنسه واجب ای وهو عبادة مقصودة و وجد الشرط المعلق به لزم الناذر (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب فی احکام النذر ص ۹۱ ج ۳) جانور چھوڑنا نہ واجب اور نہ عبادت مقصودہ ہے لہٰذا یہ نذر نہ ہوئی۔ ظفیر [2] و وجد الشرط المعلق به لزم الناذر (ایضاً) یہاں شرط نہیں پائی گئی۔ ظفیر۔

کو کھلایا جاوے نہ اغنیاء کو۔ اور اس کے کہنے کا اعتبار نہ ہوگا کیونکہ نذر میں تعین صحیح نہیں ہوتی۔ کذا فی الدر المختار فی بیان[1] احکام النذر فقط

سوال (۶۶) زید یہ کہتا ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ ہمکو اچھا کردے تو مسجد میں ایک سیر تباشہ یا بورا دونگا یہ نذر منعقد ہوتی ہے یا نہیں۔

(اللہ ایسا کرے تو مسجد میں مٹھائی دونگا یہ نذر ہے)

الجواب:۔ اگر غرض زید کی صدقہ کرنا ہے اہل مسجد پر تو نذر صحیح ہے اور تعین تباشہ و بورا کی لازم نہیں ہوئی، دوسری کوئی چیز از قسم طعام یا نقد بھی صدقہ کرسکتا ہے اور اگر بالفرض یہ نذر لازم نہ ہوئی ہو تب بھی ادا کردینا احوط[2] ہے

سوال (۶۷) ایک شخص نے منت مانی کہ اگر مجھکو فلاں زمین کا مربع مل گیا تو سو روپیہ مدرسہ میں دوں گا اب اس کا تہائی ملا تو تہائی نذر کا ادا کرنا ضروری ہے یا نہیں۔

(زمین کے پورے پلاٹ ملنے پر نذر مانی مگر ملا تہائی کیا حکم ہے)

الجواب:۔ اس صورت میں ایفاء نذر واجب نہیں ہے کیونکہ شرط نہیں پائی گئی، اور شرط پورا مربع ملنا تھا وہ نہ ملا لہذا نہ کل نذر کا ادا

---

[1] نذر لفقراء مکة جاز الصرف لفقراء غیرها لما تقرر فی کتاب الصوم ان النذر غیر المعلق لا یختص بشیئ (الدر المختار علی هامش رد المحتار کتاب الایمان مطلب فی احکام النذر ص ۹۶/۳) ظفیر

[2] نذر لفقراء مکة جاز الصرف لفقراء غیرها (درمختار) فلو نذر التصدق یوم الجمعة بمکة بهذا الدرهم علی فلان فخالف جاز (رد المحتار مطلب فی احکام النذر ص ۹۶/۳) ظفیر

کرنا واجب ہوا ورنہ بعض کا۔[۱] فقط۔

نذر کے واجب ہونے کی شرط

سوال (۶۸) ایک شخص حنفی اہل سنت والجماعت نے منت مانی کہ چار یاری جھنڈا بغرض تبلیغ واشاعت اسلام اٹھائینگے اور فقرار ومساکین کو کھانا تقسیم کریں گے جبکہ وہ مرض ہیضہ میں مبتلا تھا بفضل رب العزت اس کو صحت ہوئی اب ایفاء منت واجب ہے یا نہیں۔

الجواب:- نذر کے واجب الایفاء ہونے کے لئے یہ شرط ہے کہ اسکی جنس سے کوئی واجب مقصود بالذات ہونا چاہیئے جیسے کہ روزہ یا نماز کی نذر ہو تو وفا واجب ہے ورنہ نہیں، کما فی التنویر: من نذر نذراً مطلقاً او معلقاً بشرط وکان من جنسہ واجب وھو عبادۃ مقصودۃ ووجد الشرط لزم الناذر کصوم ولم یلزم مالیس من جنسہ فرض کعیادۃ مریض وتشییع جنازۃ ودخول مسجد اھ ملخصاً اور چونکہ صورت مسئولہ میں کسی ایسی چیز کی منت نہیں مانی گئی جس کی جنس سے کوئی واجب ہو، لہٰذا ایفاء واجب نہیں۔

چار یاری جھنڈا، یا تعزیہ سب امور بدعات ہیں جن کے متعلق ارشاد نبوی ہے من احدث فی امرنا ھذا مالیس منہ فھو رد۔ مشکوٰۃ اس قسم کے افعال سے تبلیغ اسلام کا ہونا ہی پہلے غلط ہے اس لئے کہ تبلیغ بدعت ہوگی، بالفرض ایسا ہوتا بھی تو بھی اسلام ایسی چیزوں سے بے نیاز ہے الحق یعلو ولا یعلی، البتہ مسلمان کو یہ لازم ہے کہ تعزیہ کی تردید وتقبیح کرے اس

[۱] من نذر نذراً مطلقا او معلقا بشرط وکان من جنسہ فرض وھو عبادۃ مقصودۃ ووجد الشرط المعلق بہ لزم الناذر (درمختار) والمراد الشرط الذی یرید کونہ (ردالمحتار مطلب فی احکام النذر ص۹۱ ج۳) ظفیر [۲] دیکھئے الدر المختار علی ھامش ردالمحتار مطلب فی احکام النذر ص۹۱ ج۳

کو امداد فی الدین اور بدعت ثابت کرے تاکہ یہ بدعت گل ہو جائے نہ عوام کو ایک بدعت سے دوسری بدعت کے ذریعہ روکے واللہ الموفق۔ فقط

مسجد میں جو کھانے کی چیز آتی ہے اسکا حکم | **سوال (۶۹)** بنگال مساجد میں شیرینی یعنی بتاشہ، جمعہ کی روز معمول ہیں، کبھی منت بھی کرکے لاتے ہیں کبھی بغیر منت کے، سو غنی کو اسکا کھانا درست ہوگا یا نہیں اور دیگر اوقات میں بھی ان چیزوں کو مسجد کے منبر پر یا طاق میں رکھ جاتے ہیں کبھی نقد بھی دیدیتے ہیں تو ان چیزوں کو مصلیوں کی رضامندی سے نصف حصہ تقسیم کرکے باقی کا دام مسجد یا مدرسہ ودیگر ضروریات دینی میں لگانا درست ہوگا یا نہیں۔

الجواب:۔ نذر کا کھانا اغنیاء کیلئے درست نہیں ہے[۱] اور اگر نذر نہیں تو درست ہے اور مسجد میں دینے والا اور رکھنے والا اگر یہ کہے کہ یہ نذر نہیں ہے اور مسجد میں صرف کرنے کی اجازت دی تو مسجد میں صرف کرنا اسکی قیمت کا درست ہے۔

مرغ، کیلا وغیرہ کی نذر برائے فقراء صحیح ہے | **سوال (۷۰)** مرغ، کیلا، آم، ناریل، ترکاری بتاشہ، شیرینی، وغیرہ کی نذر صحیح اور لازم الاداء ہے یا نہیں، اگر ہے تو شبہ یہ ہوتا ہے کہ نذر کے واسطے ایک شرط یہ ہے کہ وہ ان چیزوں میں سے ہو جسکا ہم جنس کوئی فرض یا واجب ہو اور اشیاء مذکورہ ان چیزوں میں سے ہیں یا نہیں۔

(۲) نذر کی چیز اغنیاء کو کھانا درست ہے یا نہیں

---

[۱] مصرف الزکوٰۃ الخ وھو ایضا مصرف لصدقۃ الفطر والکفارۃ والنذر (رد المحتار باب المصرف ص۶۹ ج۲) اور یہ چیزیں فقراء ومساکین وغیرھم کیلئے ہیں اغنیاء کیلئے نہیں انما الصدقات للفقراء والمساکین۔ الخ ظفیر

الجواب: اشیاء مذکورہ کے تصدق کی نذر صحیح ہے[1] کیونکہ تصدق کی جنس فرض ہے کالزکوۃ۔

(۲) نذر کی چیز اغنیاء کو کھانا درست نہیں ہے اسکا مصرف فقراء ہیں[2]

نذر پیر کے نام پر جائز نہیں

سوال (۱۷) ایک شخص یہ نذر یا منت مانتا ہے کہ مجھکو اپنی تجارت میں جس قدر نفع ہوگا اس میں اس قدر فیصدی حضرت غوث الاعظمؒ کے نام پر نکال کر فلاں پیر صاحب کو دیدونگا یا خود غرباء میں تقسیم کردونگا یہ جائز ہے یا نہیں۔

الجواب: یہ نذر شرعاً صحیح نہیں ہوئی کیونکہ نذر لغیر اللہ جائز نہیں ہے البتہ اگر اللہ کے واسطے نذر کیجاوے اور ثواب اس کا حضرت غوث الاعظم رحمۃ اللہ کی روح پر فتوح کو پہنچایا جاوے تو یہ درست ہے[3]، پس اب جبکہ یہ نذر صحیح نہیں ہوئی تو اب اسکو اختیار ہے کہ جب اس کو تجارت میں نفع ہو تو جس قدر چاہے اللہ کے واسطے غرباء کو دیدے اور صدقہ

---

[1] ومن نذر نذراً مطلقاً او معلقاً بشرط وکان من جنسہ فرض وھو عبادۃ مقصودۃ الخ کصوم وصلاۃ وصدقۃ ووقف واعتکاف (الدر المختار علی ھامش رد المحتار مطلب فی احکام النذر ص ۹۱ ج ۳) ظفیر۔

[2] ولا یجوز ان یصرف ذلک لغنی ولا لشریف ذی منصب او ذی نسب او علم ما لم یکن فقیراً ولم یثبت فی الشرع جواز الصرف للاغنیاء (رد المحتار کتاب الصوم مطلب فی احکام النذر الذی یقع للاموات ص ۱۶۵ ج ۲) ظفیر۔

[3] اعلم ان النذر الذی یقع للاموات من اکثر العوام وما یوخذ من الدراھم والشمع والزیت ونحوھا الی ضرائح الاولیاء الکرام تقربا الیھم فھو بالاجماع باطل وحرام ما لم یقصد واصرفھا لفقراء الانام (در مختار) ای بان تکون صیغۃ النذر للہ تعالیٰ للتقرب الیہ ویکون ذکر الشیخ مراداً بہ فقراءہ الخ (رد المحتار مطلب فی النذر الذی یقع للاموات ص ۱۶۵) ظفیر۔

فقراء پر کردے اور ثواب اس کا حضرت پیران پیرؒ کو پہنچادے اور ہمیشہ ایصال ثواب کا یہی طریقہ رکھنا چاہیئے۔ فقط۔

پیر کا بکرا دینا یا نذر ماننا جائز نہیں | **سوال (۲۰۷)** پیر کا بکرا دینا جائز ہے یعنی نذر کرنا۔ کیا اس کا گوشت حلال ہے

الجواب:۔ اسی طرح نذر غیر اللہ کی درست نہیں ہے بلکہ حرام ہے اور غیر اللہ کے نام پر چھوڑا گیا بکرا وغیرہ بھی حلال نہیں ہوتا۔[1]

مسجد کے نام پر نذر ماننا اسکا حکم | **سوال (۲۰۳)** اکثر لوگ اس طرح نذر کرتے ہیں کہ اگر میرا فلاں کام ہوجائے تو اللہ کے واسطے مسجد میں شیرینی میٹھے چاول یا سوا سیر بتاشہ یا ایک سیر چینی دونگا، اس نذر کا ادا کرنا واجب ہے یا نہیں، در صورت عدم وجوب ان اشیاء منذورہ کو اغنیاء کھا سکتے ہیں یا نہیں۔

الجواب:۔ نذر تو صحیح ہوگئی لیکن تعین شیرینی، بتاشہ، چاول وغیرہ کی لازم نہیں ہوئی؛ بقدر نقد بھی دینا جائز ہے[2] اور مصرف اس کا فقراء ہیں، اغنیا

---

[1] ان النذر الذی یقع للاموات من اکثر العوام لا تقربا الیھم فھو بالاجماع باطل وحرام (در مختار) لانہ نذر المخلوق والنذر للمخلوق لا یجوز (رد المحتار مطلب فی النذر الذی یقع للاموات ص۱۲۸) ظفیر [2] نذر نذرا مطلقا ومعلقا بشرط وکان من جنسہ فرض وھو عبادۃ مقصودۃ ووجد الشرط المعلق بہ لزم الناذر لہ کصوم وصلاۃ وصدقۃ — الدر المختار علی ھامش رد المحتار باب فی احکام النذر ص۹۱ — ۳۷

کو کھانا نہ چاہیئے [1] فقط۔

نذر کا غریب کیلئے بھیک مانگ کر پورا کرنا درست نہیں

سوال (۴۰) ایک شخص نے نذر کی تھی کہ جب میں قرآن شریف یاد کروں گا تو دس دیگ اللہ کے واسطے مساکین کو کھلاؤں گا اور وہ بالکل غریب ہے کوئی وسیلہ نذر کے پورا کرنے کا نہیں ہے اور نابینا ہے وہ کہتا ہے کہ بھیک مانگ کر ادا کروں گا تو کیا حکم ہے۔

الجواب:- ایسی نذر صحیح نہیں ہوتی کما لو قال مالی فی المساکین صدقۃ ولا مال لہ لم یصح الخ [2] درمختار پس اس نابینا کو لازم نہیں ہے کہ بھیک مانگ کر نذر پوری کرے اور سوال حرام ہے۔ فقط۔

غیر اللہ کیلئے نذر کرنا جائز نہیں

سوال (۵۰) غیر اللہ کے لئے نذر کرنا جائز ہے یا ناجائز۔

الجواب:- غیر اللہ کے نام کی نذر باتفاق ناجائز ہے اور وہ نذر صحیح نہیں ہوئی [3] جیسا کہ حدیث شریف میں وارد ہے کہ معصیت کی نذر صحیح نہیں ہے اور کما قال صلی اللہ علیہ وسلم [4] فقط

---

[1] مصرف الزکوٰۃ الخ وھو مصرف ایضاً لصدقۃ الفطر والکفارۃ والنذر (ردالمحتار باب المصرف ص ۹۰ ج ۲) ولا یجوز ان یصرف ذلک (ای النذر) لغنی ولا لشریف ذی منصب او ذی نسب او علم ما لم یکن فقیراً ولم یثبت فی الشرع جواز الصرف للاغنیاء (ردالمحتار مطلب فی النذر الذی یقع للاموات ص ۱۰۵ ج ۲) ظفیر [2] الدر المختار علی ہامش ردالمحتار مطلب فی احکام النذر (ص ۹۴ ج ۳) ظفیر [3] والنذر للمخلوق لا یجوز لانہ عبادۃ والعبادۃ لا تکون لمخلوق (ردالمحتار مطلب فی النذر الذی یقع للاموات ص ۱۰۵ ج ۲) ظفیر [4] لا وفاء لنذر فی معصیۃ ولا فیما لا یملک العبد (رواہ مسلم وفی روایۃ لا نذر فی معصیۃ اللہ (مشکوٰۃ باب فی النذور ص ۲۹۷) ظفیر

اگر یہ بچہ اچھا ہوا تو ذبح کرکے لوگوں کو کھلاؤنگا

سوال (۷۶). زید کی گائے کا بچہ بیمار ہوا اس وقت اس نے یہ کہا کہ اگر یہ بچہ اچھا ہوجاوے تو میں اسکو ذبح کرکے لوگوں کو کھلاؤں گا۔ اخیر سال کے بعد اس نے بچہ ذبح کرکے خود ہی کھایا اور لوگوں کو بھی کھلایا تو کیا یہ نذر ادا ہوگئی یا نہ۔

الجواب:۔ درمختار میں ہے ولو قال ان برئت من مرضی هذا ذبحت شاة او علی شاة اذبحها فبرئی لایلزمه شئ الخ لان الذبح لیس من جنسه فرض بل واجب کالاضحیة فلایصح الا اذا زاد وانصدق بلحمها الخ وفی الشامی قوله لان الذبح لیس من جنسه فرض هذا التعلیل لصاحب البحر وبناءه مافی الخانیة قال ان برئت من مرضی هذا ذبحت شاة فبرئی لایلزمه شئ الا ان یقول للّٰه علی ان اذبح شاة الخ لان اللزوم لایکون الا بالنذر والدال علیه الثانی لا الاول الخ ثم نقل فیه الاختلاف. الحاصل اس صورت میں یہ نذر نہیں ہوئی بلکہ وعدہ ہے لان قوله ذبحت شاة وعد لا نذر[1] پس اس کا گوشت خود کھانا اور دوسرے کو کھلانا درست ہے۔ فقط

غیر اللہ کی منت یا نذر و نیاز کا کیا حکم ہے

سوال (۷۷) غیر اللہ سے منت مانگنی یا ان کے نام کی نیاز و نذر کرنی اور اگر کام ہوجائے تو اس کو پورا نہ کرنا عند الشرع کیسا ہے؟

الجواب:۔ غیر اللہ کی نذر حرام ہے اور یہ گناہ کبیرہ ہے اور ایفاء ایسے نذر کا اور منت کا جائز نہیں ہے پس چاہیئے توبہ و استغفار کرے

---

[1] رد المحتار مطلب فی احکام النذر ج ۳ ص ۹۵۔ ظفیر [2] رد المحتار مطلب فی احکام النذر ج ۳ ص ۹۶۔ ظفیر۔

اور آئندہ ایسے نذر لغیر اللہ نہ کرے جیساکہ ردالمحتار معروف بہ شامی باب الاعتکاف سے پہلے نذر لغیر اللہ کی حرمت کو متصلا بیان کیا ہے۔ غیر اللہ کو حاجت روا سمجھنا حرام اور گنہ کبیرہ ہے[له] اور معصیت ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ معصیت کی نذر صحیح نہیں ہے اور ایفاء اس کا لازم نہیں ہے۔ بلکہ توبہ و استغفار ایسے نذر سے لازم ہے۔ فقط

اللہ کے نام کی نیاز کے مستحق فقراء ہیں | **سوال (۷۸)** دسویں محرم کو ایک نیاز اللہ کے نام کی بغرض ایصالِ ثواب شہداء عام مسلمانوں کے چندہ سے کی گئی اس کا صرف کرنا مساکین کے حق میں اولیٰ ہے یا عام مسلمین اس کو کھا سکتے ہیں (۲) نیاز مذکورہ صرف امراء ہی کو کھلا دیا جاوے اور کسی مسکین کو اس میں شریک نہ کیا جاوے تو اس میں کامل ثواب ہو سکتا ہے یا صرف مساکین کے کھلانے میں۔

الجواب ۱۔ اول تو یہ طریق نیاز کا مستحسن نہ تھا چندہ کی صورت نہ ہونا چاہیئے تھا، جس کو جو کچھ توفیق ہوتی خفیۃً مساکین کو کھلا دیتا، یہ افضل

[له] اعلم ان النذر الذی یقع للاموات من اکثر العوام وما یوخذ من الدراھم والشمع والزیت ونحوھا الی ضرائح الاولیاء الکرام تقربا الیھم فھو بالاجماع باطل وحرام (درمختار) لوجوہ منھا انہ نذر للمخلوق و النذر للمخلوق لایجوز لانہ عبادۃ والعبادۃ لاتکون لمخلوق ومنھا ان المنذور لہ میت والمیت لایملک ومنھا انہ ان ظن ان المیت یتصرف فی الامور دون اللہ تعالیٰ فاعتقادہ ذالک کفر (ردالمحتار مطلب فی النذر الذی یقع للاموات ص۱۷۵ ج۲) ظفیر

تھا، اب بحالت موجودہ وہ کھانا مساکین کو کھلانا چاہئے اغنیاء کے لئے صدقہ کا کھانا اچھا نہیں ہے[۱] (۳) اس میں کامل ثواب نہیں ہے۔ فقط۔

اماموں اور ولیوں کے نام کا جھنڈا و پنجہ کرنا حرام ہے

سوال (۷۹) ماہ محرم میں اماموں کے پنجے اور ولیوں کے نام کا جھنڈا کھڑا کرنا اور ان کے پاس نذر و نیاز کی اشیاء لیجانا اور منت ماننا یہ تمام افعال شرک شنیع ہیں یا صرف حرام ہیں، آیۃ کریمہ انما الخمر والمیسر والانصاب والازلام الخ میں انصاب کا جو ذکر آیا ہے اس میں پنجے شدے وغیرہ داخل ہیں یا نہیں، اگر ہیں تو اس کا کیا حکم ہے؟

الجواب:۔ اماموں کی پنجہ بٹھانا اور ولیوں اور اماموں کے نام کا جھنڈا کھڑا کرنا اور ان کو نذر و نیاز چڑھانا اور منت ماننا اور ان کو متصرف جان کر ان سے حاجات مانگنا اور ان کا طواف و سجدہ کرنا یہ سب افعال شرکیہ اور کفریہ ہیں اور بحالت موجودہ وہ انصاب میں داخل ہیں معالم التنزیل میں کانھم الی نصب یوفضون کی تفسیر میں مذکور ہے یعنون الی شئ منصوب یقال فلان ذصب عینی وقال الکلبی الی علم ورایۃ ومن قرأ بالضم قال مقاتل والکسائی یعنی الی اوثانھم التی کانوا یعبدونھا من دون اللہ تعالیٰ قال الحسن یسرعون الیھا ایھم یستلمھا اولاً[۲] حضرت شاہ ولی اللہ نے تفسیر فتح الرحمٰن میں فرمایا وما ذبح علی النصب وآنچہ ذبح کردہ شدہ است برنشانہائے معبود باطل یعنی برصورت قبر[۳]۔ اور حضرت شاہ عبدالقادر صاحب تفسیر موضح القرآن میں

---

[۱] مصرف الزکوٰۃ الخ وھو ایضا لصدقۃ الفطر والکفارات والنذر در در المختار باب المصرف ص۹۱ ج۲ ظفیر [۲] دیکھئے معالم التنزیل ص[illegible] [۳] فتح الرحمٰن

فرماتے ہیں۔ اور جو ذبح ہوا کسی تھان پر اور جو خدا کے سوا کسی نام پر ذبح کیا اور جو کسی مکان کی تعظیم پر ذبح کیا سوا خانہ خدا کے۔ انتہی موضح[1]۔ اور درمختار میں ہے۔ واعلم ان النذر الذی یقع للاموات من اکثر العوام وما یؤخذ من الدراھم والشمع والزیت ونحوھا الی ضرائح الاولیاء الکرام تقربا الیھم فھو بالاجماع باطل وحرام مالم یقصد واصرفھا لفقراء الانام فقد ابتلی الناس بذلک ولا سیما فی ھذہ الاعصار وقد بسط العلامۃ قاسم فی شرح درر البحار ولقد قال الامام محمد رحمہ اللہ لو کان العوام عبیدی لاعتقتھم واسقطت ولائھم وذلک لانھم لا یھتدون فالکل بھم یتغیرون انتہی[2] وفی ردالمحتار المعروف بالشامی قولہ باطل و حرام لوجوہ منھا انہ نذر لمخلوق والنذر للمخلوق لا یجوز لانہ عبادۃ والعبادۃ لاتکون لمخلوق ومنھا ان المنذور لہ میت والمیت لا یملک ومنھا انہ ان ظن ان المیت یتصرف فی الامور دون اللہ تعالی واعتقادہ ذلک کفر انتہی شامی[3] آخر عبارت شامی سے واضح ہوا کہ نذر غیر اللہ کو متصرف جان کر اس کی منت ماننا کفر و شرک ہے اور یہ ظاہر ہے اس میں کچھ خفا نہیں ہے اور نذر کا عبادت ہونا بھی اس کو مقتضی ہے کہ نذر غیر کفر ہے کیونکہ عبادت غیر اللہ صریح کفر ہے اور شرک جلی ہے قال اللہ تعالی وما امروا الا لیعبدوا اللہ مخلصین لہ الدین وقال اللہ تعالی امر ان لا تعبدوا الا ایاہ الآیۃ[4] فقط

---

[1] موضح القرآن ص — [2] الدرالمختار علی ہامش ردالمحتار مطلب فی النذر الذی یقع للاموات ج ۲ ص ۱۲۸۔ ظفیر [3] دیکھئے ردالمحتار کتاب الصوم مطلب فی النذر الذی یقع للاموات ص ۲۵ / ۲۲۔ ظفیر۔

یہ نذر ماننا کہ فلاں نوکر ہوگیا تو اسکی تنخواہ کا ایک حصہ مسافروں پر خرچ کرونگا کیسا ہے

سوال (۸۰) مادر کسے نذر کرد وقتیکہ فرزند من نوکر شود از تنخواہ او حصہ چہلم بمسافران و موذنان رامید ہم ایں نذر جائز است یا نہ و اگر فرزند تنخواہ خود بمادر نہ دہد چہ حکم است۔

الجواب:۔ فی الحدیث لاوفاء لنذر فی معصیۃ ولا فیما لا یملک العبد رواہ مسلم[1] پس نذر مذکور از تنخواہ پسر خود کہ مملوک نا ذر نیست صحیح نیست و وفا، آں بر پدرش مادرش لازم نیست و اگر پسر از تنخواہ خود آنچناں نکند کہ پدر گفتہ بود فرزند کردہ بود عاصی نخواہد شد۔ فقط

مسجد میں شیرینی بھیجنے کی نذر درست ہے

سوال (۸۱) اگر کسی نے یہ نذر کی کہ میرا فلاں کام ہوگیا تو مسجد میں شیرینی دونگا۔ تو یہ نذر کرنا جائز ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ فقہاء نے اس میں یہ لکھا ہے کہ ایسی نذر صحیح ہوجاتی ہے مگر تخصیص اس مسجد کی نہیں ہوتی اور نہ فقراء اس مسجد کی خصوصیت ہوتی ہے بلکہ جس جگہ کے فقرا کو چاہے تقسیم کردے[2]۔ فقط۔

فلاں پیر کی روح کیلئے خیرات کروں گا یہ نذر درست نہیں

سوال (۸۲) نذر کردن لغیر اللہ تعالیٰ چہ حکم دارد وچنانچہ عادل جہان است کہ بوقت بیماری یا مصیبت میگوئند یا الٰہی وقتیکہ ایں مریض خوش شدہ یا ایں مصیبت زائل گردیدہ فلاں جانور بنام تو برائے روح فلاں پیر خیرات کنم۔

الجواب:۔ اس بارہ میں قول فیصل یہ ہے جو صاحب درمختار

---

[1] مشکوۃ باب فی النذور ص ۲۹۷۔ ظفیر۔ [2] نذر لفقراء مکۃ جاز الصرف لفقراء غیرھا لما تقرر فی کتاب الصوم ان النذر غیر المعلق لا یختص بشئی (الدر المختار علی ھامش رد المحتار باب فی احکام النذر ص ۹۲/۳)۔ ظفیر۔

وشامی نے نقل فرمایا ہے واعلم ان النذر الذی یقع للاموات من اکثر العوام وما یؤخذ من الدراھم والشمع والزیت ونحوھا الی ضرائح الاولیاء الکرام تقربا الیھم فھو بالاجماع باطل وحرام[۱] الخ قولہ باطل وحرام لوجوہ منھا انہ نذر لمخلوق والنذر للمخلوق لا یجوز لانہ عبادۃ والعبادۃ لا تکون لمخلوق ومنھا ان المنذور لہ میت والمیت لا یملک ومنھا انہ ظن ان المیت یتصرف فی الامور دون اللہ تعالیٰ واعتقادہ ذلک کفر الخ رد المحتار[۲] المعروف بالشامی پس معلوم ہوا کہ نذر لغیر اللہ ہر طرح حرام ہے نذر خالص اللہ تعالیٰ کے لئے ہونی چاہیئے۔ پس کسی بزرگ اور پیر کے تقرب کیلئے نذر کرنا صحیح نہیں ہے اور معصیۃ ہے اور پیر کو مخاطب کرکے اس سے حاجت طلب کرنا کسی طرح جائز نہیں ہے لہٰذا ان صورتوں سے احتراز کرنا چاہیئے اور صرف اللہ تعالیٰ کیلئے خالص نذر کرنا بلا شرکت غیرے چاہیئے مثلاً یہ کہے کہ یا اللہ اگر فلاں بیمار اچھا ہوجاوے گا تو میں تیرے واسطے اس قدر صدقہ وخیرات کرکے فقراء کو کھلاؤں گا۔ فقط۔

جو کچھ نفع ہوگا اسمیں اتنا خیرات کرونگا یہ نذر نہیں

سوال (۸۳) ایک تاجر نے یہ کہا کہ میں ہمیشہ جو نفع ہوگا آدھ آنہ فی روپیہ اللہ کے واسطے خیرات کرتا رہونگا اور وہ تاجر پہلے بھی مال تجارت پر خاص رقم منافع مال تجارت میں سے خیرات کردیا کرتا تھا اور مصارف اس رقم کے غرباء ومساکین وافطاری صائمین وتعمیر مسجد وغیرہ میں صرف کردیتا تھا۔ لہٰذا یہ صورت نذر کی ہے یا نہ

---

[۱] الدر المختار علی ھامش رد المحتار کتاب الصوم مطلب فی النذر الذی یقع للاموات ص ۱۷۵ ج ۲۔ ظفیر [۲] دیکھئے رد المحتار کتاب الصوم مطلب فی النذر الذی یقع للاموات ص ۱۷۵ ج ۲۔ ظفیر

الجواب :- یہ صورت نذر کی نہیں ہے جن مصارف میں پہلے صرف کرتا تھا ان میں اب بھی صرف کر سکتا ہے[1]۔ فقط

سوال (۸۴) اولاد ہوئی تو اتنے دن کا روزہ رکھوں گی یہ نذر ہے

ایک عورت نے نذر کی کہ اگر میرے اولاد ہو خدا وند کریم مجھے اولاد بخشے تو نو ماہ کے روزہ رکھوں گی اب اس کے اولاد ہونے لگی اور نذر کے روزہ رکھ نہیں سکتی جب روزہ رکھتی ہے بیمار ہو جاتی ہے لہٰذا وہ فدیہ دے سکتی ہے یا نہیں

الجواب :- اس صورت میں ان روزوں کا رکھنا لازم ہے جس وقت ممکن ہو رکھے[2] اور جب رکھنے سے بالکل ناامید ہو جاوے اس وقت فدیہ کی وصیت کر دے[3]۔ فقط

سوال (۸۵) بیمار بچہ صحتیاب ہو گیا تو مسجد میں مٹھائی تقسیم کروں گا یہ نذر صحیح ہے

زید نے نذر کی کہ اگر میرے لڑکے کو آرام ہو جاوے تو اللہ کے واسطے مسجد

---

[1] اس پر نذر کی تعریف صادق نہیں آتی ... ن برئت من مرضی هذا ذبحت شاة اوفبری لا یلزمه [illegible] (در مختار) لان قوله ذبحت شاة وعد لا نذر (رد المحتار مطلب فی احکام النذر ص۹۶ ج۳) ظفیر [2] من نذر نذرا مطلقا او معلقا بشرط وکان من جنسه فرض وهو عبادة مقصودة الخ و وجد الشرط لزم الناذر الخ کصوم وصلاة وصدقة الخ (الدر المختار علی هامش رد المحتار کتاب الایمان ص۹۱ ج۳) ظفیر [3] نذر الصوم الابد فاکل لعذر فدی (در مختار) لکل یوم نصف صاع من بر او صاعا من شعیر وان لم یقدر استغفر اللہ تعالیٰ (رد المحتار مطلب فی احکام النذر ص۹۷ ج۳) ظفیر

میں مٹھائی تقسیم کروں گا یہ جائز ہے یا نہیں اور اس مٹھائی کے کون لوگ مستحق ہوں گے فقراء یا اغنیاء بھی۔ اور جو اشیاء خدا کے واسطے مسجد میں دیکا دے ان کو بدون اجازت مالک کے تقسیم کرنا جائز ہے یا نہیں۔ مقیم اور مسافر دونوں مسجد میں خورد و نوش کر سکتے ہیں یا نہیں۔

الجواب:۔ اس طرح نذر صحیح ہو جاتی ہے مگر تخصیص مسجد یا مٹھائی کی نہیں ہوتی۔ فقراء کو وہ مقدار تقسیم کر دے اغنیاء کو نہ چاہئے اور جب کہ مالک نے وہ مٹھائی وغیرہ مسجد میں دیدی تو جس کو چاہے وہ فقراء پر تقسیم کر سکتا ہے۔ درمختار میں لکھا ہے کہ مقیم کو مسجد میں سونا اور کھانا مکروہ ہے مسافر کو درست ہے و اکل و نوم الا لمعتکف الخ[۲] لیکن شامی میں ہے کہ اہل صفہ مسجد میں سوتے تھے اور باتیں بھی کرتے تھے لان اھل الصفۃ کانوا یلازمون المسجد وکانوا ینامون و یتحدثون ولھذا لا یمنع احد منعہ الخ[۳] پس شرک کہنا اس کو جہل ہے اور غلط ہے۔ فقط۔

فلاں کام ہوگیا تو اتنے لاکھ درود پڑھوں گا نذر ہے یا نہیں

سوال (۸۶) زید نے نذر کی کہ اگر میرا فلاں کام ہو جاوے تو میں پانچ لاکھ درود شریف پڑھ کر اس کا ثواب فلاں بزرگ کی روح کو بخشونگا وہ کام پورا ہوگیا اور زید عدیم الفرصتی کی وجہ سے اتنی تعداد پڑھنے سے قاصر ہے تو کیا کرے

الجواب:۔ درمختار میں ہے ولو نذر ان یصلی علی النبی صلی اللہ

---

[۱] من نذر لفقراء مکۃ جاز الصرف لفقراء غیرھا (درمختار) فلو نذر التصدق یوم الجمعۃ بمکۃ بھذا الدرھم علی فلان فخالف جاز (رد المحتار مطلب فی احکام النذر ص ۹۶ ج ۳) ظفیر [۲] الدر المختار علی ھامش رد المحتار مطلب فی الغرس فی المسجد ص ۶۱۹ ج ۱۔ ظفیر [۳] ایضاً ص ۶۱۹ ج ۱ تحت قولہ بان یجلس لاجلہ۔ ظفیر

علیہ وسلم کل یوم کذا لزمہ وتبیلہ[1] اس سے معلوم ہوا کہ درود شریف کے تعداد نذر سے لازم ہونے میں اختلاف ہے اور راجح لزوم نذر ہے[2] پس جہانتک ہوسکے مقدار مذکور کے پورا کرنے کی کوشش کرے مثلاً اگر ایکہزار روزانہ پڑھے گا تو پانچ ماہ میں ایک لاکھ ہوجائیگا۔ اسی طرح جس قدر پڑھ سکے اس کا حساب لکھتا رہے۔ فقط

سوال (۸۷) اگر کوئی شخص یہ نذر کرے کہ اگر اللہ تعالیٰ نے میرا کام پورا کردیا تو ایک میرا کام ہوگیا تو نمازیوں کو کھلاؤنگا نذر ہے اس کے مستحق فقراء ہیں گائے یا بکری ذبح کرکے جمعہ کے دن مصلیوں کو کھلاؤں گا تو وہ گوشت غنی صاحب نصاب بھی کھا سکتا ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ وہ گوشت فقراء کو دیا جاوے غنی صاحب نصاب کو نہ دیا جائے اور یوم جمعہ کی اور مصلیوں کی تخصیص لازم نہیں ہوئی، جن فقراء کو جس جگہ جس دن چاہے دے سکتا ہے، در مختار میں ہے نذر لفقراء مکۃ جاز الصرف لفقراء غیرھا[3] اور شامی میں ہے والنذر من اعتکاف او حج او صلاۃ الخ لا یختص بزمان ومکان ودرھم وفقیر فلو نذر التصدق یوم الجمعۃ بمکۃ الخ فخالف جاز الخ شامی[4]۔ فقط

---

[1] الدر المختار علی ھامش رد المحتار کتاب الایمان مطلب فی احکام النذر ص ۹۲/۳ ظفیر [2] قولہ لزمہ لان من جنسہ فرض وھو الصلوۃ علیہ صلی اللہ علیہ وسلم مرۃ واحدۃ فی العمر وتجب کلما ذکر وانما ھی فرض عملی (رد المحتار ایضا ص ۹۲/۳) ظفیر [3] الدر المختار علی ھامش رد المحتار کتاب الایمان ص ۹۶/۳) ظفیر [4] رد المحتار کتاب الایمان ص ۹۶/۳ -) ظفیر۔

صدقہ نفل کا غنی کو کھانا کیسا ہے | سوال (۸۸) زید کا فرزند بکر بیمار ہے زید نے اپنے فرزند کے نام ... ایک گائے ذبح کر کے تقسیم کر دی۔ اس گوشت کا کھانا امیر اور فقیر کیلئے کیسا ہے۔

الجواب :- جبکہ بہ نیت صدقہ ایسا کیا ہے جیسا کہ ظاہر ہے تو وہ گوشت فقراء و مساکین کو تقسیم کرنا چاہیئے اگرچہ بوجہ صدقہ نفل ہونے کے اغنیاء کو بھی دینا جائز ہے مگر بہتر یہی ہے کہ فقراء و مساکین کو کھلایا جاوے فقط

گائے نذر کی تو اسمیں قربانی کی شرط ضروری ہوگی | سوال (۸۹) ایک شخص نے اپنے اوپر نذر کی کہ اگر فلاں کام ہو جاوے تو ایک گائے خدا کے واسطے ذبح کر کے تقسیم کردوں گا اب کام پورا ہو گیا نذر ادا کرنا واجب ہے مگر اس طرف چند علماء میں تفرقہ عظیم واقع ہو گیا ہے ایک گروہ یہ کہتا ہے کہ گائے جس عمر کی ہو ذبح کر دینا چاہیئے، دوسرے گروہ کے علماء یہ کہتے ہیں کہ جو شرائط قربانی میں ہیں وہ اس نذر کے جانور میں بھی ہوں گی ورنہ نذر ادا نہ ہوگی ان دونوں قولوں میں کس کا قول عند الشرع معتبر ہے اور صحیح اور گائے اسے کہتے ہیں جو بڑی اور جوان ہو۔

الجواب قال فی الدر المختار ولو قال للہ علی ان اذبح جزورا واتصدق بلحمہ فذبح مکانہ سبع شیاہ جاز کذا فی مجموع النوازل ووجہہ لا یخفی قولہ ووجہہ لا یخفی ھو ان السبع تقوم مقامہ فی الضحایا والھدایا[1]. اس سے معلوم ہوتا ہے کہ شرائط قربانی کا لحاظ اس میں ضروری ہے۔ فقط۔

[1] دیکھئے رد المحتار کتاب الایمان مطلب فی احکام النذر

صرف نذر کی نیت کی زبان سے نہیں کہا تو نذر نہیں ہوئی

سوال (۹۰) زید نیت کرتا ہے کہ اگر میری فلاں دکان یا مکان کرایہ پر چڑھ جائیگا تو اس کی ایک ماہ کا کرایہ اللہ کے واسطے دوں گا اب وہ مکان یا دکان کرایہ پر چڑھ گیا زید اس کے ایک ماہ کے کرایہ کو حسب وعدہ مصرفِ خیر میں صرف کرنا چاہتا ہے ایسی نذر کو اللہ کے واسطے کھانا پکوا کر طلبہ ومساکین وغیرہ کو کھلا سکتا ہے یا نہیں اور اس میں سے خود بھی کھا سکتا ہے یا نہیں اور اپنے عزیز واقربا کو کھلا سکتا ہے یا نہیں کسی مسجد کی تعمیر میں یا مدرسہ کی تعمیر میں یا چاہ میں اس کو لگا سکتا ہے یا نہیں آیا اس کو یہ اختیار ہے یا نہیں کہ رقم موعودہ کو جس کارِ خیر میں لگانا چاہے لگا دے۔

الجواب:۔ زید نے اگر محض ایسے ہی نیت کی اور زبان سے کچھ نذر نہیں کی تو اس حالت میں زید پر کچھ لازم نہیں ہوتا۔ اگر تبرعاً کچھ بطور صدقہ محتاجوں وغیرہم کو کھلا دیوے تو اچھا ہے اس میں خود بھی کھا سکتا ہے اور اپنے عزیز واقارب کو بھی کھلا سکتا ہے اور جو رقم چاہے مسجد میں بھی لگا دے کارِ ثواب ہے اور اگر زبان سے نذر ومنت مانی ہے کہ بصورت مذکورہ میرے ذمہ ہے کہ اللہ کے واسطے ایک ماہ کا کرایہ دوں گا تو پھر تمام رقم کو مساکین وفقراء کو دینا ضروری ہے اور اگر اس رقم کا کھانا پکا کر کھلا دے تو تمام محتاجوں کو ہی کھلا دے خود اس میں سے نہ کھاوے اور نہ احباب واغنیاء کو کھلا دے اور نہ مسجد میں لگا دے غرض نذر کا یہ حکم ہے میں صدقہ کرنا مساکین پر واجب ہے اور اگر نذر نہ ہو تو پھر اختیار ہے جیسا کہ پہلے لکھا گیا[1]

---

[1] مصرف الزکوٰۃ الخ وھو ایضاً مصرف الصدقۃ الفطر والکفارۃ والنذر (رد المحتار باب المصرف ص ۹۰ ج ۲ ظفیر)

امام حسین کی نذر جائز نہیں

سوال (۹۱) ایک شخص نے اللہ کے واسطے بایں طور نذر کی کہ اگر میرے بیٹا ہو تو میں اللہ کے واسطے نیاز کروں اور ثواب حضرت امام حسینؓ کی روح کو پہنچاؤں اب اس کے بیٹا ہوا اور اس نے ہر سال ایک ہنسلی بنوا کر رکھ لی اب وہ پوری ہوگئی ہیں اب وہ چاہتا ہے کہ اللہ کے واسطے ثواب امام حسین کی روح کو پہنچا دے۔ یہ صورت جائز ہے یا نہ ؟ -

الجواب :- ایسی نذر جس میں اموات کا تقرب ہو بالاتفاق باطل اور حرام ہے للاجماع علی حرمۃ النذر للمخلوق ولا ینعقد[1] الخ، پس امام حسین کے ایصال ثواب کی نذر کرنا شرعاً صحیح نہیں ہوئی اور آئندہ ہرگز ایسا نہ کرنا چاہیئے جو نذر اللہ کے واسطے کیا جائے وہ خالص اللہ کے لئے ہونی چاہیئے اس میں کسی کے ایصال ثواب کا ارادہ اور نیت نہ کرنی چاہیئے۔ پس یہ نذر جو اس شخص نے کی ہے اس میں تقرب لغیر اللہ کا شائبہ معلوم ہوتا ہے اس سے توبہ کرنی چاہے اور آئندہ ایسی نذر نہ کرنی چاہیئے۔ نذر خاص اللہ کے لئے خالص ہونی چاہیئے اگر خالص اللہ کے لئے نذر مانی جاوے تو وہ لازم ہوتی ہے۔ اور مصرف اس کا فقراء اور مساکین ہیں[2] یہ طریق جو سائل نے نذر کا خیال کیا خلاف شرع ہے اور ہنسلی وغیرہ بنوانا اور بچہ کو پہنانا حرام ہے یہ جاہلوں کی رسوم ہیں اللہ تعالیٰ بچاوے۔ آمین **فقط**۔

---

[1] دیکھیئے رد المحتار کتاب الصوم مطلب فی النذر الذی یقع للاموات ج ۲ ص ۱۸۱۔ ظفیر [2] ومصرف الزکوٰۃ الخ وھو مصرف ایضاً لصدقۃ الفطر والکفارۃ والنذر (رد المحتار ج ۲ ص ۸۲) ظفیر۔

نذر قربانی کی کی تو قربانی سے نذر پوری ہوگی

سوال (۹۲) میری ہمشیرہ جہاز میں سخت بیمار ہوئی میں نے منت مانی کہ اگر خیریت سے جائے قیام پر پہونچی تو قربانی کرونگا الحمدللہ کہ خیریت سے پہنچی آیا منت جو مانی ہے وہ قربانی ہی کرنے کی صورت میں پوری ہوسکتی ہے یا ذبح کی قیمت کسی یتیم خانہ وغیرہ میں دی جاسکتی ہے۔

الجواب :۔ منت جو قربانی کی تھی تو قربانی ہی کرنی چاہیئے قربانی سے منت پوری ہو گی[۱] فقط اور یہ ایام قربانی یعنی ۱۰، ۱۱، ۱۲ ذی الحجہ کو ہوگی[۲]

لڑکا اچھا ہوگیا تو قرآن ختم کراؤں گا یہ نذر لازم نہیں

سوال (۹۳) ایک شخص نے نذر کی کہ لڑکے کو آرام ہوجائے تو دس حافظوں سے ایک قرآن شریف ختم کراؤں گا اور دل میں یہ بھی ہے کہ ان کو کھانا بھی کھلاؤں گا ۔ اس صورت میں نذر کا ادا کرنا واجب ہے یا نہیں ؟

الجواب :۔ یہ نذر لازم نہیں ہوئی ۔ فقط

نذر کی چیز خود کھانا جائز نہیں

سوال (۹۴) ایک شخص نے نذر مانی کہ اللہ تعالیٰ میرا یہ کام آسان کرے تو میں واسطے اللہ کے حضرت پیر صاحب کی رتنی دونگا اس کا وہ کام ہوگیا تو وہ نذر کی چیز آپ بھی کھاتا ہے اور اولاد کو بھی دیتا ہے اور غنی کو بھی دیتا ہے اور مسکینوں کو بھی دیتا ہے۔ جائز ہے یا نہیں؟

الجواب :۔ نذر کی چیز خود نہ کھانی چاہیئے مسکینوں اور فقیروں

---

[۱] لو نذر قبل ایام النحران یضحی لزمہ شاتان احداھما بالنذر والاخری للغنی (رد المحتار کتاب الاضحیۃ ص ۲۹۱ ج ۵) ظفیر۔

[۲] وحیث علمت ان الاضحیۃ اسم لما یذبح فی وقت مخصوص لو یکن فیھا الغاء الوقت فاذا نذرھا یلزم فعلھا فیہ والا لم یکن آتیا بالمنذور لانھا بعدھا لا تسمی اضحیۃ (رد المحتار کتاب الاضحیۃ ص ۲۹۱ ج ۵) ظفیر۔

کو دینی چاہئیے اور اس طرح نذر نہ کرنی چاہئیے بلکہ اس طرح کرنی چاہئیے کہ اگر میرا کام ہوگیا تو اللہ کے واسطے محتاجوں کو اس نذر دوں گا (نذر کی چیز غنی کو بھی کھانا جائز نہیں ہے جیسے زکوۃ اور صدقۃ الفطر[3] ظفیر) فقط

غریبوں کو کھلانیکی نذر مانی اس کا روپیہ انگوڑہ فنڈ میں دینا کیسا ہے

سوال (۹۷) کسی شخص نے نذر مانی کہ میری تجارت میں اتنی ترقی ہوجائے تو میں ایک لاکھ فقیروں کو کھانا کھلاؤں گا۔ خدا نے اس کا کام پورا کردیا تو اس کی قیمت انگورہ فنڈ میں غازیوں کو دے سکتا ہے یا نہیں۔ اور شخص مذکور کچھ فقراء کو غلہ خشک دے چکا ہے وہ ادا ہوا یا نہیں۔

الجواب :- نذر کی رقم کے مصارف بھی وہی ہیں جو زکوۃ کے مصارف ہیں اور ان میں تملیک فقراء شرط ہے[1]، پس جیسا کہ زکوۃ کی رقم بعد تملیک کسی فقیر کے انگوڑہ فنڈ میں دی جاسکتی ہے ... اسی طرح نذر کی رقم بھی بعد حیلہ تملیک انگورہ میں دی جاسکتی ہے اور طریقہ تملیک کا یہ ہے یہاں کسی محتاج کو جو مالک نصاب نہ ہو زکوۃ و نذر دے دی جائے اور اس کو مالک بنادیا جائے، پھر اس کو کہدیا جائے کہ وہ اپنی طرف سے اگر چاہے انگوڑہ فنڈ میں دیدے۔ مگر نذر مذکور میں ایک اشکال یہ ہے کہ ناذر نے

---

[1] مصرف الزکوۃ الخ وھو مصرف ایضا لصدقۃ الفطر والکفارۃ والنذر (رد المحتار باب المصرف ص ۹۰ ج ۲) ظفیر [2] ولا الی من بینھما ولاد او زوجیۃ الخ ولا الی غنی یملک قدر نصاب فارغ عن حاجتہ الاصلیۃ من ای مال کان (الدر المختار علی ھامش رد المحتار باب المصرف ص ۸۶ ج ۲ و ص ۸۸ ج ۲) ظفیر [3] مصرف الزکاۃ الخ وھو مصرف ایضا لصدقۃ الفطر والکفارۃ والنذر وغیر ذلک من الصدقات الواجبۃ (رد المحتار باب المصرف ص ۹۰ ج ۲) ظفیر۔

ایک لاکھ فقراء کو کھانا کھلانے کی نذر کی ہے تو اسی قدر لوگوں کو مالک نذر کا بنایا جائے اور ہر ایک فقیر کو بقدر ایک فطرہ کے قیمت نقد دی جائے یا کھانا کھلایا جائے اور جس قدر فقیروں کو غلہ خشک دے چکا ہے وہ ادا ہو گیا باقی فقراء کو بھی خود غلہ یا نقد دیا جائے، لیکن بعد اس تحریر کے شامی دیکھنے سے معلوم ہوا کہ نذر میں تعداد فقراء کی پورا کرنا ضرور نہیں ہوتا اس کی عبارت یہ ہے قلت وکما لایتعین الفقیر لایتعین عددہ ففی الخانیۃ ان تزوجت بنتی فالف درھم من مالی صدقۃ لکل مسکین درھم فزوج ددفع الالف الی مسکین جملۃ جاز الخ[۱] پس اس بنا پر لاکھ فقیروں کو کھلانا یا غلہ نقد وغیرہ دینا ضروری نہ ہوا بلکہ ایک فقیر کو بھی دے سکتے ہیں، لہٰذا انگورہ فنڈ میں بھیجنے کے لئے ایک فقیر کی ملک کر کے وہ رقم انگورہ فنڈ میں بھیجی جا سکتی ہے فقط

نذر مانی اور پورا کرنے سے قبل فوت ہو گیا کیا حکم ہے

سوال (۹۶) ایک لڑکا جو کالج میں پڑھتا تھا اس نے اپنے پاس ہونے پر تیس ہزار نفلیں نذر اللہ پڑھنے کی مانی تھی بعد پاس ہونے کے اس نے نوافل شروع کر دی، لیکن وہ صرف ایک ماہ زندہ رہا آیا اس کی نذر ساقط ہو گئی یا نہیں؟

الجواب:۔ اگر متوفی وصیت فدیہ کی کر جاتا اور مال چھوڑتا تو اس کے ورثاء پر فدیہ دینا ان نمازوں کا اس کے مال میں سے واجب ہوتا

---

[۱] دیکھئے رد المحتار مطلب فی احکام النذر تحت قولہ لما تقرر فی کتاب الصوم ج۲ ص۹۶ و ج۲ ص۱۰۱) ظفیر [۲] وحیلۃ التکفین بھا التصدق علی فقیر ثم ھو یکفن فیکون الثواب لھما وکذا فی تعمیر المسجد الخ الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب الزکوٰۃ ج۲ ص۱۲)

لیکن جبکہ اس نے وصیت نہیں کی تو وارثوں پر فدیہ دینا لازم نہیں[1] فقط

گیارہویں کی نذر جائز نہیں

سوال (۹۷) اگر کوئی شخص منت کرے کہ اگر میری شادی ہو جائے تو بڑے پیر صاحب کی گیارہویں کروں گا، آپ بڑے پیر ہیں دعا فرمائیں۔ یا دوسرے شخص کے اولاد نہیں ہوتی وہ منت کرے کہ شہید کربلا آپ مقبول درگاہ ہو، دعا فرمائیے کہ اگر میرے فرزند ہو تو میں آپ کے نام کا دلدل چڑھاؤں گا۔ اور اللہ تعالیٰ وہ دعا قبول کرے۔ فرزند ہو، یا کسی شخص کو مرض لاحق ہو علاج سے عاجز آ کر اس نے منت کی کہ خواجہ معین الدین چشتی کی کہ اگر مجھے شفاء کلی حاصل ہو جائے تو غلاف چڑھاؤں گا، آیا اس قسم کی منت ماننا اور اس کا پورا کرنا اور ادا کرنا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب:۔ معصیت کی نذر شرعاً صحیح اور معتبر نہیں ہوتی جیسا کہ حدیث شریف میں وارد ہے لا نذر فی معصیۃ او کما قال[2] صلی اللہ علیہ وسلم لہٰذا مذکورہ نذر صحیح نہیں ہیں اور نہ ان کا

---

[1] ولو مات وعلیہ صلوات فائتۃ واوصیٰ بالکفارۃ یعطی لکل صلوۃ نصف صاع من بر کالفطرۃ وکذا حکم الوتر والصوم (درمختار) فاذا لم یوص فات الشرط (ردالمحتار مطلب اسقاط الصلوۃ عن المیت ص ۶۸۶ ج ۱) ظفیر

[2] اعلم ان النذر الذی یقع للاموات من اکثر العوام . تقربا الیہم فھو بالاجماع باطل وحرام (درمختار) لوجوہ منہا انہ نذر لمخلوق والنذر للمخلوق لا یجوز لانہ عبادۃ والعبادۃ لاتکون لمخلوق ومنہا ان المنذور لہ میت والمیت لا یملک ومنہا انہ ان ظن ان المیت یتصرف فی الامور دون اللہ تعالیٰ فاعتقادہ ذلک کفر الخ (ردالمحتار کتاب الصوم مطلب النذر الذی یقع للاموات ص ۱۶۵ ج ۲) ظفیر

ایفا ضروری ہے اور کفارہ قسم کا ادا کرنا واجب ہے۔ فقط۔

حاضری روضہ کی منت مانی مگر وہ مفلس ہے کیا کرے | سوال (۹۸) ایک شخص نے نذر مانی، وقت مرض مہلک کے، یا رسول اللہ اگر مجھے شفا ہوگئی تو تیرے روضہ پر آؤں گا اور حج بیت اللہ کروں گا اب وہ تندرست ہو گیا لیکن وہ بالکل مفلس عیال دار ہے اس کے بارے میں کیا حکم ہے۔

الجواب:۔ روضۂ انور پر جانے کی نذر تو صحیح نہیں ہوئی لانہ لیس من جنسہ واجب[1] اور حج کی نذر صحیح ہو گئی جس وقت طاقت ہو حج کرے قال وان لم یکن شئ فلا شئ علیہ کمن اوجب علی نفسہ الف حجۃ یلزم بقدر ما عاش فی کل سنۃ حجۃ[2] وفیہ ایضا لو نوی شیئا من حج او عمرۃ او غیرہ فعلیہ ما نوی[3] وفیہ ایضا قول در مختار ولو نذر بثلاثین حجۃ رد بقدر عمرہ۔ (در مختار) ای لزمہ ان یحج بقدر ما یعیش ومشی فی لباب المناسک علی انہ یلزمہ الکل وعلیہ ان یحج بنفسہ بقدر ما عاش و یجب الایفاء بالبقیۃ الخ وفی الفتح الحق لزوم الکل[4] فقط۔

نذر کے کھانے میں عقیقہ کا گوشت بنا درست ہے | سوال (۹۹) زید نے نذر مانی کہ جب میں اپنے نئے مکان میں رہنے لگوں گا تو اپنے دوست واحباب کو کھانا

---

[1] ولو یلزم الناذر ما لیس من جنسہ فرض کعیادۃ مریض الخ (الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب الایمان ص ۹۹) ظفیر۔ [2] رد المحتار مطلب فی احکام النذر تحت قولہ لزمہ ما یملک منہا فقط ص ۹۹ ج ۳) ظفیر [3] ایضا تحت قولہ ولو نوی صیاما الخ۔ ظفیر [4] دیکھئے رد المحتار مطلب فی احکام النذر ص ۹۹ ج ۳) ظفیر۔

کھلاؤں گا۔ اس کو اپنے لڑکے کا عقیقہ بھی کرنا ہے تو اگر وہ عقیقہ کرکے اس کے گوشت کو بہ منت نذر مذکور رکھوا کر دوست احباب کو کھلاوے تو نذر ہو جائیگی یا نہیں۔

الجواب:- اس صورت میں نذر ادا ہو جائے گی (دوست و احباب کو کھانا کھلانے کی نذر سے نذر نہیں ہوتی اور نہ وہ لازم ہوتی ہے ولم یلزم الناذر ما لیس من جنسہ فرض کعیادۃ مریض الخ[1] (در مختار) (ظفیر)

نذر کا عدد اور اس کا حکم

سوال (۱۰) زید نے اپنے اوپر یہ عہد قائم کیا کہ اگر فلاں گناہ صادر ہوا تو ایک دفعہ گناہ صادر ہونے پر مبلغ ۴ روپیہ راہ للہ میں خرچ کردوں گا۔ پھر یہ گناہ سات مرتبہ سرزد ہوا کل سزا کے ۲۸ روپے ہوئے اب طالب علمی کے زمانہ میں ادا کرنے کی وسعت نہیں بعد طالب علمی کے ادا کرسکتا ہے یا نہ، درود شریف اور استغفار سے بھی ادا ہوسکتا ہے یا نہیں؟

الجواب:- اگر لفظ نذر کا کہا ہے تو ادا کرنا رقم مذکور کا ضروری ہے

---

[1] الدر المختار علی ھامش رد المحتار مطلب فی احکام النذر ص ۹۲ / ج ۳۔ وقال ان برئت من مرضی ھذا ذبحت شاۃ او علی شاۃ اذبحھا فبرئ لا یلزمہ شئ لان الذبح لیس من جنسہ فرض فلا یصح الا اذا زاد واتصدق بھا بلحمھا فیلزمہ لان الصدقۃ من جنسھا فرض (ایضاً ص ۹۵ / ج ۳) ظفیر۔

جس وقت وسعت ہو ادا کر دیوے[1]۔ اور اگر نذر کا لفظ نہیں کہا تو ادا کرنا رقم مذکور کا واجب نہیں ہے۔ توبہ و استغفار کرنا اور درود شریف پڑھنا بہر حال اچھا ہے۔ فقط۔

سوال (۱۰۱) بندہ نے قسم کھائی کہ خدا کی قسم اگر میں اس امتحان میں کامیاب ہو گیا تو ہمیشہ ہر جمعہ کو روزہ رکھا کروں گا۔ سو امتحان میں کامیاب ہو گیا جس کو ساڑھے سات سال ہو چکے آیا قسم کا کفارہ میرے ذمہ واجب ہے۔ اگر روزہ ہی رکھنا واجب ہے تو ایام گذشتہ کی قضا لازم ہے یا نہیں۔؟

کامیاب ہو گیا تو ہر جمعہ کو روزہ رکھوں گا نذر ہے

الجواب:- یہ لفظ کہ خدا کی قسم اگر بندہ اس امتحان میں کامیاب ہو جائے تو ہمیشہ ہر جمعہ کو روزہ رکھا کروں گا۔ نذر ہے جس کا ایفاء واجب ہے اور چونکہ یہاں تعلیق نذر ایسی شرط کے ساتھ کی گئی ہے جس کے ہونے کا ارادہ تھا[2] یعنی اس کا وجود مقصود تھا، اس لئے صاحب ہدایہ وغیرہ کی تفصیل کے موافق اس میں سوا نذر کے دوسرا کوئی احتمال

---

[1] سوال میں جو صورت درج ہے اس سے نذر نہیں معلوم ہوتا بلکہ عہد و وعدہ معلوم ہوتا ہے لانہ وعد لا نذر یؤیدہ ما فی البزازیہ لو قال ان سلم ولدی اصوم ما عشت فہذا وعد (رد المحتار ص۳۲) نذر ان یتصدق بالف من مالہ وہو یملک دونہا لزمہ ما یملک منہا فقط ہو المختار لانہ فیما لم یملک لم یوجد النذر فی الملک (الدر المختار علی ہامش رد المحتار مطلب فی احکام النذر ص۹۱) ظفیر۔ [2] فان علقہ بشرط یریدہ کان قدم غائبی او شفی مریضی یوفی وجوبا ان وجد الشرط (الدر المختار علی ہامش رد المحتار مطلب فی احکام النذر ص۹۲) ظفیر

نہیں کما بینہ تحت قولہ وان علق) نذرا بشرط فوجد الشرط فعلیہ الوفاء بنفس النذر الخ ص۳۶ ج۳) پس آئندہ ہر جمعہ کو روزہ سے رہنا واجب ہے اور اگر اب تک کوئی جمعہ چھوٹ گیا ہے اس کی قضا بھی واجب ہے[۱] اور اگر ظاہر الروایۃ کی عبارت کو عدم تمیز پر مطلقاً حمل کر کے نذر کی روایت کو مطلقاً موجب تخییر مانا جائے تو گذشتہ جمعوں کے حق میں حمل علی الیمین کرکے ایک کفارہ کافی ہو سکتی ہے. کما فی الشامی کفارات الایمان اذا کثرت یخرج بالکفارۃ الواحدۃ عن عھدۃ الجمیع ص۹۶ ج۳ یہ طریقہ صاحب بحر کا ہے مگر صاحب شامی نے اس کی تردید کی ہے اور یہ[۲] ثابت کیا ہے کہ اس مسئلہ میں تخییر کا کوئی قول نہیں ہے بلکہ صاحب بحر کو وہم ہوا ہے، لہٰذا بقول صاحب شامی صورت مسئولہ میں قسم کا احتمال ہے ہی نہیں صرف نذر ہے جس کا ایفاء واجب ہے[۳] فقط

معمولاً جو روزہ رکھتا ہے اس میں نذر کی نیت کرلے تو ادا ہونگے یا نہیں

سوال (۱۰۲) اگر کوئی شخص روزوں کا نذر کرے اور اس کا معمول بھی روزوں کا ہے مثلاً ایام بیض یا پنجشنبہ جمعہ وغیرہ اگر صیام معمولہ میں نیت صیام نذر کی تو نذر سے سبکدوش ہو جائے گا یا نہیں

---

[۱] نذر صوم شہر معین لزمہ متتابعاً لکن ان افطر فیہ یوماً قضاہ وحدہ الخ ولو نذر الصوم الابد فاکل لعذر فدی رالدر المختار علی ھامش رد المحتار مطلب فی احکام النذر ص۹۷ ج۳) ظفیر [۲] والحاصل انہ لیس فی المسئلۃ سوی قولین الاول ظاھر الروایۃ عدم التخییر اصلاً والثانی التفصیل المذکور واما ما توھمہ فی البحر من القول الثالث وھو التخییر مطلقاً وانہ المفتی بہ فلا اصل لہ ر رد المحتار کتاب الایمان ص۹۳ ج۳) ظفیر

الجواب :- اس صورت میں نذر مطلق ادا ہو جائے گی [1]

اگر بلا سے نجات پائی تو ہر جمعہ کو روزہ رکھونگا نذر ہے | **سوال** (۱۰۳) اگر کسے در مرض یا در بلا گرفتار شدہ ایں الفاظ بگوید کہ اگر من ازیں مرض یا ازیں بلا نجات یابم، تمام جمعہ را روزہ دارم۔ ایں نذر لازم شود یا نہ؟ بصورت لزوم اگر در غیر جمعہ ادا کردہ شود چہ حکم دارد؟

الجواب :- اگر کسے بالفاظ مذکورہ نذر کردہ است بعد تحقق شرط ایفاء آں لازم است، و روزہ ہر یک جمعہ بر وے واجب شد، اگر در بعض جمعہ بوجہے نتواند، قضا آں بدیگر ایام کند ثم ان علقہ بشرط یریدہ کان قدم غائبی او شفی مریض یوفی وجوبا الخ [2] در مختار۔

مقصد پورا ہوگیا تو فلاں مسجد میں وعظ کہونگا نذر نہیں ہے | **سوال** (۱۰۴) ایک شخص نے نذر کی کہ اگر یہ مقصد پورا ہو گیا تو اللہ کے واسطے کانپور کی جامع مسجد میں وعظ کہوں گا۔ تو یہ نذر واجب ہو گئی یا نہیں۔

ایک شخص نے حالت طالب علمی میں خیال کیا کہ اگر یہاں کی درسیات پوری ہو گئیں تو اللہ کے واسطے مدرسہ دیوبند میں بلا تنخواہ سال بھر مدرسی کروں گا۔ یہ نذر واجب ہو گئی یا نہیں؟

الجواب : ان دونوں صورتوں میں نذر نہیں ہوئی اور ایفاء

---

[1] ومن نذر نذرا مطلقا او معلقا بشرط وکان من جنسہ فرض وھو عبادۃ مقصودۃ الخ ووجد الشرط لزم الناذر (در مختار) ای لزم الوفاء باصل القربۃ التی التزمھا لا بکل وصف التزمہ لانہ لو عین درھما او فقیرا او مکان للتصدق او للصلوۃ فالتعیین لیس بلازم (رد المحتار مطلب فی احکام النذر ۹۱/۳)

[2] الدر المختار علی ھامش رد المحتار مطلب ایضا ۹۱/۳) ظفیر۔

اس کا واجب نہیں ہے[1]

کام ہوگیا تو ایک اونٹ ذبح کرکے غریبوں کو کھلاؤں گا نذر ہے

سوال (۱۰۵) ایک شخص نے نذر مانی کہ اے اللہ اگر فلاں کام میرا ہوجائے گا تو ایک اونٹ ذبح کرکے محتاجوں کو تقسیم کرونگا، کام پورا ہوگیا، اب وہ چاہتا ہے کہ اونٹ کی قیمت غریبوں کو دیدے یہ جائز ہے یا نہیں۔

الجواب:- درمختار میں ہے ولو قال ان برئت من مرضی ھذا ذبحت شاۃ (الیٰ ان قال) اذا زاد وا تصدق بلحمھا فیلزمہ ۱ھ[2] اس عبارت سے واضح ہوا کہ صورت مسئولہ میں اس شخص کو اونٹ ذبح کرکے محتاجوں کو دینا لازم ہے۔

مسجد میں مٹھائی کی نذر اور امام و موذن کیلئے اسکا حکم

سوال (۱۰۶) مسجد میں بتاشے وغیرہ منت کرتے ہیں اس سے منت ہوجاتی ہے یا نہیں اور موذن و امام کو یہ چیزیں فروخت کرنا جائز ہوگا؟

الجواب:- مطلقاً بلا صیغہ نذر کے نذر نہیں ہوتی[3] اور جو اشیاء امام کیلئے ہے ان کو استعمال اور فروخت کرسکتا ہے اور جو اشیاء امام کیلئے نہیں ہے مثلاً تیل وغیرہ علاوہ ماکولات کے وہ اشیاء مسجد کی ہیں ان کو فروخت کرکے خود رکھنا درست نہیں ہے[4]

---

[1] لم یلزم الناذر ما لیس من جنسہ فرض الخ الدر المختار علی ھامش رد المحتار مطلب ایضاً ص۹۲ ج۳) ظفیر [2] الدر المختار علی ھامش رد المحتار مطلب فی احکام النذر ص۹۵ ج۳۔ ظفیر [3] من نذر نذراً مطلقاً او معلقاً بشرط الخ (الدر المختار علی ھامش رد المحتار کتاب الایمان ص۹۱ ج۳) ظفیر۔

نذر کے جانور اور قربانی کے جانور کی شرطیں

سوال (۱۰۷) نذر کے جانور میں قربانی کے جانوروں کی شرائط مثلاً گائے دو سال کی اور بکری ایک سال کی وغیرہ وغیرہ ہوتے ہیں یا نہیں

الجواب:- نذر کے جانور میں قربانی کے جانور کی شرائط ہونا چاہیئے ولو قال للہ علی ان اذبح جزوراً واتصدق بلحمہ فذبح مکانہ سبع شیاہ جازا لخ ووجہہ لا یخفی (در مختار) قولہ ووجہہ لا یخفی ھو ان السبع تقوم مقامہ فی الضحایا والھدایا[1] اس عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ نذر کو اضحیہ و ہدی پر قیاس کیا جاتا ہے۔

دوسرے کے مال میں نذر

سوال (۱۰۸) نذر کردن در مال غیر صحیح است یا نہ۔؟

الجواب:- نذر در مال غیر صحیح نمی شود پس ایفاء آن لازم نیست۔ فی الدر المختار لانہ فیما لم یملک لم یوجد النذر فی الملک الخ فلم یصح وفی الشامی ای وشرط صحۃ النذر ان یکون المنذور ملکا للناذر[2] الخ فقط

دیوی کے نام والے جانور کی قربانی

سوال (۱۰۹) ایک شخص نے ایک جانور ماتا یا دیوی کے نام یا سید سالار وغیرہ وغیرہ کے نام پر چھوڑ دیا اب اس کو خرید کر قربانی کرنا جائز ہے یا نہ؟

---

[1] ردالمختار (مطلب فی احکام النذور ص ۹۶ ج ۳) ظفیر [2] ردالمحتار مطلب فی احکام النذر ص ۹۶ ج ۳، وفی البحر عن الخلاصۃ لو قال للہ علی ان اھدی ھذہ الشاۃ وھی ملک الغیر لا یصح النذر (ردالمحتار مطلب ایضا ص ۹۲ ج ۳) ظفیر

الجواب: جائز نہیں ہے۔ فقط

نذر بارواح پیران

سوال: ایک شخص نے نذر مانی کہ اگر میرا فلاں کام ہوگیا تو برائے خدا یا ارواح پیر صاحب اس قدر نقد یا کوئی جنس دوں گا اور جب وہ کام ہوگیا تو وہ نقد اور جنس مسجد میں خرچ کرنا جائز ہے یا نہیں اور اگر جائز نہیں ہے تو کیا کیا جائے؟

الجواب: اگر برائے خدا نذر مانی ہے تو محتاجوں کو دیدیوے[1] اور ان پر صدقہ کرے اور جو بارواح پیران نذر مانی ہے تو یہ جائز نہیں ہے اور وہ نذر منعقد نہیں ہوئی[2]

بچوں کیلئے مٹھائی کی منت کی اس کی قیمت غریبوں کو دینا کیسا ہے

سوال (۱۱۱) ایک شخص نے منت مانی کہ اگر اللہ جل شانہٗ مجھے تندرستی عطا فرماتے تو میں خورد سال بچوں کو شیرینی تقسیم کروں گا بعد کو جب صحت ہوگئی خیال ہوا کہ شیرینی تقسیم کرنی فضول ہے کسی محتاج بیکس کو یہ قیمت دیدی جائے تو جائز ہے؟

الجواب: اس صورت میں محتاجوں کو وہ رقم جو معین کی ہے دے سکتا ہے شیرینی تقسیم کرنا ضروری نہیں ہے[3]۔ فقط

---

[1] ولو قال ان برئت من مرضی هذا ذبحت شاة او علی شاة اذبحها فبرئ لا یلزمه شیء الا اذا زاد وأتصدق بها بلحمها فیلزمه، الدر المختار علی هامش رد المحتار مطلب فی احکام النذر ص ۹۵ ج ۳) ظفیر

[2] اعلم ان النذر الذی یقع للاموات من اکثر العوام الخ تقربا الیهم فهو بالاجماع باطل وحرام (الدر المختار علی هامش رد المحتار کتاب الصوم ص ۱۲۵ ج ۲) ظفیر

[3] نذر ان یتصدق بعشرة دراهم من الخبز فتصدق بغیره جاز ان ساوی العشرة کتصدق بثمنه (الدر المختار علی هامش رد المحتار مطلب فی احکام النذر ص ۹۲ ج ۳)

سوال (۱۱۲) ایک شخص نے منت مانی کہ اگر میرا فلاں کام ہو گیا تو میں میلاد شریف یا مجلس امام حسینؓ کروں گا، کام ہو جانے پر منت کے روپے کا مناسب صرف کس شکل میں ہونا چاہیئے

ناجائز منت کا روپیہ کار خیر میں

الجواب :- مسلمان محتاجوں کو دیدینا چاہیئے، مجالس مذکورہ میں صرف نہ کرے (کیونکہ میلاد اور مجالس امام حسین کی منت درست نہیں ہے، پس یہ منت جائز نہیں ہوئی[1]۔ ظفیر)

سوال (۱۱۳) ہندہ کا شوہر کسی آفت میں مبتلا ہو گیا تھا اس نے چھ مہینے کے روزے پے درپے رکھنے کی نذر کی، اللہ تعالی نے اس کے شوہر کو نجات بخشی، ہندہ ایفاء عہد میں تاخیر کرتی رہی کہ سخت بیمار ہو گئی اب وہ کیا کرے۔؟

روزے کی منت کا ایفاء

الجواب :- انتظار صحت کا کرے، بعد صحت کے روزہ نذر کے رکھے اور اگر اچھی نہ ہو تو وصیت فدیہ کی کرے کہ اس کے مال میں سے اس کے ورثا فدیہ ادا کریں اور فدیہ ایک روزہ مثل فطرہ کے ہے زندگی میں اس کو فدیہ دینا درست نہیں یعنی اس فدیہ سے روزہ ادا نہ ہونگے تندرست ہو کر پھر روزہ رکھنے ہوں گے ورنہ وصیت کرنا لازم ہوگا وقضوا لزوما ما قدروا بلا فدیة الخ ولو ماتوا بعد زوال العذر وجبت الوصیة[2] الخ

---

[1] اعلم ان النذر الذی یقع للاموات من اکثر العوام الخ تقربا الیهم فهو بالاجماع باطل وحرام (الدر المختار علی هامش رد المختار کتاب الصوم ص ۱۷۵ ج ۲ قبیل باب الاعتکاف) میلاد مروجہ بھی بدعت ہے من احدث فی امرنا هذا ما لیس منه فهو رد (مشکوٰۃ) ظفیر

[2] الدر المختار علی هامش رد المختار کتاب الصوم فصل فی العوارض المبیحة لعدم الصوم ص ۱۶۰ ج ۲۔ کالفطرة قدرا (در مختار) ای التشبیه بالفطرة من حیث القدر الخ وکذا هی مثل الفطرة من حیث الجنس وجواز اداء القیمة (رد المختار ایضا ص ۱۶۱ ج ۲) ظفیر۔

بیمار کیلئے جانور کا ندر

سوال (۱۱۴) عوام و خواص میں دستور ہے کہ بیمار کی صحت کی غرض سے بکرا ذبح کرتے ہیں اور بظاہر ان کی نیت فدیہ کی ہوتی ہے۔ یہ جائز ہے یا نہ؟

الجواب:۔ جائز ہے[۱] فقط

پل و مسجد بنانے کی نذر صحیح نہیں

سوال (۱۱۵) اگر کسی نے یہ نذر کی کہ اگر میرے لڑکے کو شفا ہو جائے تو میں مسجد بنوا دونگا، یا مسجد میں چاندنی خرید کردوں گا، یا ہم کسی راستے پر پل تیار کر دیں گے، یا ہم مولود شریف پڑھائیں گے پھر بعد چند روز کے اس کے لڑکے کو آرام ہو گیا، تو اس پر نذر واجب ہے یا نہیں اگر وہ چیزیں کسی محتاج و مسکین کو دیدے اس کے ذمہ سے نذر ساقط ہو گئی یا نہیں۔

الجواب:۔ قال فی الدر المختار ومن نذر نذراً مطلقاً او معلقا بشرط وکان من جنسه واجب ای فرض الخ وھو عبادة مقصودة ووجد الشرط المعلق به لزم الناذر الخ کصوم و صلوٰة و صدقة الخ[۲] وفی الشامی ومن شروطه ان یکون قربة مقصودة فلا یصح النذر بعیادة المریض وتشییع الجنازة ودخول المسجد وبناء الرباطات والمساجد وغیر ذلك وان کانت قربا الا انها غیر مقصودة اھ[۳] پس معلوم ہوا کہ صورت مسئولہ میں نذر لازم نہ ہو گی، صدقہ کی نذر

[۱] ولو قال ان برئت من مرضی ھذا ذبحت شاة او علی شاة اذبحها و اتصدق بلحمها فیلزمه لان الصدقة من جنسها فرض رالدر المختار علی ہامش رد المحتار مطلب فی احکام النذر ص ۹۵ ج ۲) ظفیر [۲] الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب الصوم مطلب فی احکام النذر ص ۹۱ ج ۲) ظفیر [۳] رد المحتار مطلب فی احکام النذر ص ۹۱ ج ۲) ظفیر

میں تصدق لازم ہوتا ہے وہ اغنیاء کو دینا درست نہیں ہے، فقراء کو دینا چاہیئے[1] فقط

نذر کے جانور میں قربانی کی شرائط ضروری ہے

سوال (۱۱۶) بیل وبکری اگر نذر غیر معین ہو تو اس کے سن میں قربانی کی شرط واجب ہے یا نہیں؟

الجواب:- بیل وبکری منذورہ میں سن قربانی کا لحاظ ضروری معلوم ہوتا ہے اور احوط ہونے میں تو اس کے کلام ہی نہیں اور تصریح اس کی نظر سے نہیں گزری[2] فقط

نذر پوری کرنے سے قبل مرجائے تو ورثاء کیا کریں

سوال (۱۱۷) زید نے ایک ماہ کے روزے کی نذر کی بیس روزے پورے ہوئے تھے کہ انتقال ہوگیا اب اس کے ذمہ دس روزے جو باقی رہ گئے ان کی ادائیگی کی کیا صورت ہے

الجواب:- اگر زید نے کچھ مال چھوڑا ہے اور وصیت اداء فدیہ کی کرگیا ہو تو دس روزہ کا فدیہ زید کے ترکہ میں سے دیدیں تو یہ اچھا ہے اور امید ہے کہ متوفی کے روزوں کا کفارہ انشاء اللہ ادا ہوجائے گا[3] فقط۔

کس جانور کی نذر جائز ہے

سوال (۱۱۸) در نذر نزاع واقع شدہ است

---

[1] ومصرف الزکوٰۃ الخ وھو مصرف ایضاً لصدقۃ الفطر والکفارات والنذر الخ ردالمحتار باب المصرف ص ۹۶ ج ۲۔ ظفیر [2] ولو قال للہ علی ان اذبح جزورا واتصدق بلحمہ فذبح مکانہ سبع شیاۃ جاز وجہہ لایخفی (درمختار) ھو ان السبع تقوم مقامہ فی الضحایا والھدایا (ردالمحتار مطلب فی احکام النذر ص ۹۶ ج ۳) ظفیر [3] وقضوا لزوما ما قدروا بلا فدیۃ الخ ولو ماتوا بعد زوال العذر وجبت الوصیۃ الخ وفدی لزوما عنہ ای عن المیت ولیہ الذی یتصرف فی مالہ کالفطرۃ قدرا (الدرالمختار علی ھامش ردالمحتار فصل فی العوارض المبیحۃ ص ۱۶۱ ج ۲) ظفیر۔

یکے از علماء می گوید کہ نذر بجز بقرو غنم وشتر یعنی ہر جانور یکے ازاں اضحیہ جائز باشد نذر ہم منعقد شود وازجانوران دیگر مثل کبوتر ومرغ وفاختہ وغیرہ ہم نذر منعقد نہ شود و دیگر میگوید کہ نذر مطلق ہر جانور یکہ باشد مثل کبوتر وغیرہ منعقد می تواند شد، قول کدام کس عندالشرع صحیح است۔ ؟

الجواب:۔ قال فی الدر المختار ومن نذر نذراً مطلقا اومعلقا بشرط وکان من جنسہ واجب اے فرض الخ وھو عبادۃ مقصودۃ خرج الوضوء وتکفین المیت۔ ووجد الشرط المعلق بہ لزم الناذر الخ ولم یلزم الناذر مالیس من جنسہ فرض کعیادۃ المریض وتشییع الجنازۃ ودخول مسجد الخ لانہ لیس من جنسہما فرض مقصود[1] الخ ازیں عبارت واضح است کہ صحیح قول اولیٰ است ہے یعنی بغیر جانور قربانی نذر نخواہد شد۔ فقط

سوال (۱۱۹) | نذر مانی کہ لڑکا پیدا ہوا تو اسماء نبی میں سے نام رکھوں گا کیا حکم ہے

ایک شخص نے یہ نذر کی کہ اگر میرے کوئی لڑکا پیدا ہوا تو اس کا نام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسماء گرامی سے رکھوں گا، اب وہ اپنے لڑکے کا نام احمد اللہ، محمد اللہ رکھ سکتا ہے یا نہیں ؟

الجواب:۔ یہ نذر منعقد نہیں ہوئی لہٰذا اس کو اختیار ہے کہ جو نام چاہے رکھے مگر ایسا نام نہ ہو جس کی ممانعت وارد ہو[2]۔ فقط

---

[1] ردالمحتار مطلب فی احکام النذر ج ۳ ص ۹۱ و ص ۹۲ ظفیر [2] ولم یلزم الناذر مالیس من جنسہا فرض کعیادۃ المریض وتشییع الجنازۃ ودخول المسجد لانہا لیس من جنسہا فرض مقصود (الدر المختار علی ہامش رد المحتار مطلب فی احکام النذر ج ۳ ص ۹۲) ظفیر

تاشہ کی نذر کیسی ہے

سوال (۱۲۰) زید کہتا ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ ہم کو اچھا کر دے تو مسجد میں ایک سیر تاشہ یا بورا دونگا، یہ نذر منعقد ہوتی ہے یا نہیں۔؟

الجواب :- اگر غرض زید کی صدقہ کرنے کی ہے اہل مسجد پر تو نذر صحیح ہے اور تعیین تباشہ و بورا کی لازم نہیں، تندر نہ ہوئی ہو تب بھی ادا کر دینا احوط ہے[1]

نذر مانی مگر کام پورا نہ ہو تو کیا کرے

سوال (۱۲۱) اگر کوئی آدمی کسی کام کے واسطے نذر مانے اور وہ کام پورا نہ ہو تو وہ منت کو پورا کرے یا نہ

الجواب :- جب وہ کام ہوجائے تو منت پوری کرے بشرطیکہ وہ منت گناہ نہ ہو۔ (کام اگر پورا نہ ہوا تو نذر کا پورا کرنا لازم نہیں ہے[2] ظفیر۔)

نذر کا مصرف کیا ہے

سوال (۱۲۲) ایک مریض نے یہ کہا کہ اگر اللہ تعالیٰ مجھے شفا دیدے تو دونوں بڑے بیل فی سبیل اللہ قربان کردونگا شفایاب ہونے کے بعد اس صدقہ کا مصرف کون سا ہے، اور اس مذبوح کے لئے یوم اضحی ہونا ضروری ہے یا نہ۔

---

[1] قال ان برئت ممرضی ہذا ذبحت شاۃ انہ فلا یصح الا اذا زاد و اتصدق بلحمہا فیلزمہ لان الصدقۃ من جنسہا فرض (الدر المختار علی ہامش رد المحتار مطلب فی احکام النذر ج ۳ ص ۹۶) ظفیر [2] من نذر نذرا مطلقا او معلقا بشرط و کان من جنسہا فرض وہو عبادۃ مقصودۃ و وجد الشرط لزم الناذر (ایضاً ص ۹۱ ج ۳) ظفیر

الجواب:- اس جانور کو ذبح کرکے فقراء پر صدقہ کرے اور اس کے ذبح کے لئے یوم الاضحیٰ ہونا ضروری نہیں ہے[1]۔ فقط۔

نذر کا مسنون طریقہ کیا ہے

سوال (۱۲۳) نذر اللہ کرنے کا مسنون طریقہ کیا ہے؟۔

الجواب:- نذر کا مشروع طریقہ یہ ہے کہ مثلاً اگر میرا فلاں کام ہوگیا یا فلاں بیمار کو شفاء ہوگئی تو میں اللہ کے واسطے اس قدر روپیہ وغیرہ صدقہ کروں گا یا گائے یا بکری اللہ کے نام پر ذبح کرکے محتاجوں کو تقسیم کراؤں گا یا اس قدر روزہ رکھوں گا۔ یا آتنی رکعتیں نماز پڑھوں گا، وغیرہ وغیرہ۔ درمختار میں ہے من نذر نذرا مطلقا او معلقا بشرط وکان من جنسه فرض وهو عبادة مقصودة الخ ووجد الشرط المعلق به لزم الناذر لحديث من نذر وسمى فعليه الوفاء بما سمى كصوم وصلاة وصدقة الخ[1] فقط

بکری کی نذر میں پوری بکری صدقہ کرنا واجب ہے

سوال (۱۲۴) زید نے منت کی کہ میرا فلاں کام ہوجائے تو ایک بکری صدقہ کروں گا۔ بعدہ اس نے بکری کا بچہ صدقہ کردیا۔ نذر ہوگئی یا نہیں؟

الجواب:- اس صورت میں پوری بکری یا اس کی قیمت کا صدقہ کرنا واجب ہے لہٰذا جبکہ نذر کرنے والے نے بکری کے بچہ کا صدقہ کیا ہے تو وہ کس قیمت کا تھا، غرض یہ کہ بکری کی قیمت سے اس بچہ کی قیمت جس قدر کم ہے اسی قدر قیمت اور صدقہ کردے: تاکہ پوری بکری کی قیمت کا صدقہ ہوجائے۔ درمختار میں ہے من نذر نذرا مطلقا

[1] الدر المختار علی هامش رد المحتار مطلب فی احکام النذر ص۹۵ ۔ ظفیر۔

او معلقا بشرط الخ ووجد الشرط المعلق به لزم الناذر لحديث
من نذر وسمى فعليه الوفاء بما سمى الخ نذر ان يتصدق بعشرة
دراهم من الخبز فتصدق بغيره جاز ان ساوى العشرة كتصدق
بثمنه[1] فقط۔

سوال (۱۲۵) زید کے | نذر میں جن کو بھول گیا اور نذر کا روزہ مسلسل رکھے یا بتدریج

ذمہ بہت سی نذریں تھیں، زید کو ان میں شبہ ہوگیا کہ میرے ذمے کتنے
نذریں ہیں تو ان کو کس طرح ادا کیا جائے، اور زید نے پچیس روزے
نذر مانی تو ان کو علی التتابع رکھنے سے نذر ادا ہوگی یا بتدریج رکھ
دینے سے ہی ادا ہو جائے گی۔

الجواب:۔ ظن غالب پر عمل کیا جائے ظن غالب کے موافق جس
قدر روزے اور نماز کی رکعت وغیرہ اس کے خیال میں ہوں ان کو پورا
کرے پچیس روزے رکھ دینے سے جس طرح بھی ہوں نذر پوری ہو جائیگی[2]

سوال (۱۲۶) منت کی قربانی عید الاضحی میں کرنی | منت کی قربانی کا وقت
چاہیئے یا جب چاہے

وعدہ کیا تہائی آمدنی خیرات کروں گی تو کیا اس پر عمل ضروری ہے

(۲) میری بیوی نے اللہ تعالیٰ سے وعدہ کیا تھا کہ میں اپنی آمدنی کا تیسرا
حصہ خیرات کیا کروں گی اس صورت میں تہائی آمدنی خیرات کرنا ضروری
ہے یا کیا اور اس خیرات سے شوہر کا قرض ادا کر سکتی ہے یا نہیں اور میری

---

[1] الدر المختار علی ہامش رد المحتار مطلب فی احکام النذر ج ۳ ص ۹۱ و ص ۹۶۔ ظفیر ۵۲

[2] نذر صوم شہر معین لزمہ متتابعا لکن ان افطر فیہ یوما قضاہ وحدہ (در مختار) ای
قضی ذلک الیوم فقط لئلا یقع کل الصوم فی غیر الوقت الخ واما اذا کان الشہر غیر معین فان
شاء تابعہ وان شاء فرقہ الا اذا شرط التتابع فیلزمہ (رد المحتار مطلب فی احکام النذر ج ۳ ص ۹۶) ظفیر

وہ اولاد جو دوسری زوجہ کے بطن سے ہے ان کو دینا اس خیرات کا درست ہے یا نہیں۔؟

الجواب:۔ منت کی انہی دنوں .... میں قربانی کرنی چاہیئے جو قربانی کے دن ہیں یعنی ذی الحجہ کی دس تاریخ سے بارہ تک[1]

(۲) اگر یہ وعدہ نذر بصیغہ نذر تھا تو جو آمدنی اس کو ہو اس کی تہائی کا صدقہ کرنا لازم ہے فی الشامی وشرط صحۃ النذر ان یکون المنذور ملکا للناذر او مضافا الی السبب کقولہ ان اشتریتك فللّٰہ علیّ ان اعتقك[2] شوہر کی آمدنی اس میں داخل نہیں بلکہ شوہر جو کچھ اس کی ملک کریگا اس میں تہائی کا صدقہ کرنا لازم ہوگا۔ اور نذر کے پورا نہ کرنے سے وہ گنہگار ہوگی اور اس خیرات میں شوہر کا قرض ادا کرنا جائز نہیں۔ دوسری بیوی کی اولاد اگر وہ بالغ اور محتاج ہے تو ان کو دینا درست ہے اور اولاد صغار میں باپ کے غنا کا اعتبار ہے اور اگر بصیغہ نذر نہ ہو تو ایفاء وعدہ اس کا لازم نہیں، صدقہ کرے تو بہتر اور جب طاقت نہ ہو تو نہ کرنے میں گناہ نہیں

---

[1] قلت وانما تعیین المکان فی نذر الھدی والزمان فی نذر الاضحیۃ لان کلا من ھما اسم لخاص معین فالھدی ما یھدی للحرم والاضحیۃ ما یذبح فی ایامھا حتی لو لم یکن کذلك لم یوجد الاسم (رد المحتار مطلب فی احکام النذر ص ۹۶/۳) ظفیر

[2] رد المحتار مطلب فی احکام النذر ص ۹۶/۳۔ ظفیر۔

کتاب القصاص والحدود

باب اوّل قصاص

(قتل کرنے اور زخمی کرنے سے متعلق احکام ومسائل)

مارنے والے کو قتل کرنا کیسا ہے اس صورت میں

سوال (۱) دو شخص آپس میں مشورہ کرکے ایک ثالث شخص کی ضرب ورسوائی کے واسطے عصاہائے صغیر لے کر راستہ میں بستی سے تخمیناً چالیس قدم کے فاصلے پر بیٹھے اور وقت ظہر کا تھا ان کا ارادہ قتل کا نہ تھا محض اس کی رسوائی مطلوب تھی جب آپس میں دست اندازی ہوئی کچھ ضرب عصا صغیر کی

اس شخص نے کی اس ثالث شخص کے پاس پستول تھا اس نے نکال کر مارا تو ایک شخص کو قتل کر دیا آیا یہ مقتول شہید ہے یا نہ، حالانکہ ارد گرد لوگ موجود تھے۔

الجواب:- عبارت ہدایہ اس بارہ میں یہ ہے ومن شهر على رجل سلاحا ليلا او نهارا او شهر عليه عصا ليلا في مصر او نهارا في طريق في غير مصر فقتله المشهور عليه عمدا فلا شيء عليه لما بيناه وهذا لان السلاح لا يلبث فيحتاج الى دفعه بالقتل[1] والعصا الصغيرة وان كان يلبث ولكن في الليل لا يلحقه الغوث فيضطر الى دفعه بالقتل وكذا في النهار في غير المصر في الطريق لا يلحقه الغوث واذا قتله كان دمه هدرا[2] هدايه وهكذا في رد المحتار۔ پس ظاہر ان عبارت سے یہ ہے کہ مقتول ہدر الدم ہے جیسا کہ لفظ ہدایہ فی طریق غیر مصر کے اس پر دال ہے اور دفع شر و دفع ضرر واجب ہے فقط

قاتل کی سزا **سوال (۲)** کلکٹر میرٹھ کی حکم سے احسان اللہ نے بشیر خاں کو بندوق سے مار ڈالا۔ قاتل سے مواخذہ ہو گا یا نہیں حکم حاکم سے شاید مواخذہ نہ ہو (۲)۔ گر حسان اللہ خاں توبہ کر لیں اور ساٹھ روزہ متواتر رکھیں اور دو ہزار سات سو چالیس روپیہ بشیر خاں کے

[1] هدايه ما يوجب القصاص وما لا يوجب ص ۵۶۷۔ ظفیر [2] هدايه باب ما يوجب القصاص وما لا يوجب ج ۴ ص ۵۶۷) ظفیر

باپ کو دیدیں تو مواخذہ اخروی سے بری ہو سکتے ہیں یا نہیں۔

الجواب:۔ اس کی وجہ سے قاتل مواخذہ سے بری نہ ہوگا اور قصاص یا دیت شرعاً اس پر لازم ہوگی

(۲) اس میں قصاص واجب ہوتا ہے البتہ اگر اولیاء مقتول دیت لینے پر راضی ہو جائیں تو قصاص ساقط ہو جاتا ہے اور مواخذہ اخروی سے بری نہ ہوگا۔ فقط[1]

مسلمان کا کافر کو زخمی کرنا

سوال (۳) ایک مسلمان نے ایک ہندو کافر کو بعداوت ناحق تلوار سے زخمی کیا اتفاقاً اسی زخم سے وہ دس روز کے بعد داخل جہنم ہوا تو اب اس پر قصاص واجب ہے یا نہیں اگر وہ توبہ کرنا چاہے تو کس طرح کرے چونکہ غیر اسلامی میں شریعت کے موافق سزائیں مقرر نہیں لہذا اس کو چھڑانے میں جھوٹی گواہی یا مالی امداد کرنا بھی جائز ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ جو قوم عہد شکن ہو اور ان کی طرف سے متواتر عہد شکنی ہوتی ہو اور وہ قوم مصداق وَهُمْ بَدَءُوكُمْ أَوَّلَ مَرَّةٍ[2] ہو تو ان سے کوئی معاہدہ باقی نہیں رہتا۔ لہذا بصورت مذکورہ قصاص واجب نہیں ہے اور اس کو چھڑانے میں کوشش کرنا جائز ہے۔

سونے والے کی کروٹ کے نیچے دب کر بچہ مر جائے تو کیا حکم ہے

سوال (۴) سونے والے کی کروٹ کے نیچے اگر بچہ دب کر مر جاوے تو کفارہ اس پر لازم ہوتا ہے یا نہیں۔ اور والد اور والدہ اور اجنبی میں فرق ہوگا یا نہ۔

الجواب:۔ اس میں کفارہ واجب ہے اور دیت عاقلہ پر

---

[1] فالعمد ما تعمد ضربه بسلاح او ما اجری مجری السلاح کالمحدد الخ وموجب ذالک المأثم لقوله تعالیٰ ومن یقتل مومنا متعمدا فجزاءه جهنم الآیة الخ والقود لقوله تعالیٰ کتب علیکم القصاص فی القتلی الخ الا ان یعفوا الاولیاء او یصالحون لان الحق لهم الخ (هدایه کتاب الجنایات ج۴ ص۵۵)

[2] سورۂ توبہ ۲۰۔

لازم ہے والرابع ماجری مجراہ اسے مجری الخطاء کنائم انقلب علی رجل فقتله لانه معذور کالمخطی وموجبه الکفارة والدیة علی العاقلة الخ[1] در مختار۔ اور والد و والدہ وغیرہ میں حکم واحد ہے

قصاص کا روکنا جبکہ مقتول کے ورثا نابالغ ہوں

سوال (۵) قاتل پر ثبوت کامل ہے جس کا حکم قصاص ہے لیکن ورثاء مقتول سب نابالغ ہیں قاضی صاحب کا فتوی ہے کہ احد الورثاء کے بلوغ تک انتظار کیا جائے کہ بالغ ہونے پر خواہ وہ معاف کردے یا قصاص لے۔ مفتی صاحب بھی متفق ہیں۔

ہائیکورٹ نے فیصلہ فرمایا ہے کہ بلوغ احد الورثاء کا زمانہ تین چار سال ہے اس وقت تک انتظار کرنا مناسب نہیں، لہذا قاتل کو دائم الحبس کیا جائے۔ شامی وعالمگیری میں دو قول ملتے ہیں کہ سلطان ولی قصاص ہے یا یہ کہ احد الورثاء کے بلوغ کا انتظار کیا جائے مگر ترجیح کسی کو نہیں لکھی اس صورت میں آپ کی کیا رائے ہے

الجواب:۔ اس بارہ میں کتب فقہ میں وہی روایات ملتی ہیں جو کہ جناب کی نظر میں گذر چکی ہیں، کسی جانب کو ترجیح نہیں لکھتے۔ البتہ انتظار بلوغ احد الورثاء میں یہ وجہ ترجیح کی ضرور ہے کہ قاضی و حاکم کو عفو کا اختیار نہیں ہے اور احد الورثہ کو اختیار ہے اس لئے یہی راجح ہونا چاہیے اور وہ وجہ سیاسی و تعزیری دائم الحبس کرنے کی وجہ ترجیح نہیں ہوسکتی کیونکہ وہ حکم قواعد شرعیہ سے علیحدہ ہے فقط

---

[1] الدر المختار علی هامش رد المحتار کتاب الجنایات ص۴۶۹ ج۵ ۔ ظفیر

[2] ولو کان الکل صغاراً قیل الاستیفاء الی السلطان وقیل ینتظر الی بلوغهم او بلوغ احدهم کذا فی المحیط السرخسی (عالمگیری مصری کتاب الجنایات باب ثالث ص۳ ج۶) ظفیر

قتل کرنے کی سزا | **سوال** (۶) ایک شخص نے دوسرے کے پاس کچھ امانت رکھی جب مالک نے مانگا تو امین اس کو دھوکہ دے کر گھر لے گیا اور قتل کر دیا۔ اس کا مقدمہ چل رہا ہے چیف کورٹ نے پھانسی کا حکم دیا ہے وارثوں نے اپیل کر دی ہے، قاتل کے ورثار کا کیا حکم ہے

الجواب :۔ سوال میں یہ ظاہر نہیں ہوا کہ قتل کس طرح واقع ہوا تا کہ حکم شرعی معلوم ہوتا کہ قصاص کا ہے یا دیت کا۔ اور بہر حال کتب فقہ میں یہ تصریح ہے کہ مقتول کے اولیار اور ورثار اگر قاتل کو معاف کر دیں تو یہ افضل ہے۔ اس کے بعد یہ ہے کہ کچھ مال لے کر صلح کر لیں عفو الولی عن القاتل افضل من الصلح والصلح افضل من القصاص الخ درمختار[1] اور قاتل کے ورثار اگر قاتل کے بچانے میں کوشش کریں تو اس میں یہ تفصیل ہے کہ اگر فی الواقع وہ قتل اس طرح واقع ہوا ہے کہ اس میں قصاص نہیں ہے تو سقوط سزائے موت میں کوشش کرنا ممنوع نہیں ہے۔ اور یہ بھی در مختار میں تصریح ہے یجوز ... فی القصاص[2] لا الخ

قاتل کے ساتھ کیا معاملہ کیا جائے | **سوال** (۷) زید کی ماں و زوجہ میں اکثر نا اتفاقی رہا کرتی تھی زوجہ کو آٹھ ماہ کا حمل تھا۔ ماں کے اشارہ سے زوجہ کو قتل کر ڈالا۔ لاش چاک ہونے پر بچہ نے آنکھ کھولی اور پھر فوراً مر گیا عدالت میں ناجائز طریقہ سے طبی شہادتیں اس قسم کی گذریں کہ زید کچھ خبطی وشکی تھا۔ مگر اس کا کچھ خیال نہ کر کے عدالت سیشن جج نے پھانسی کا حکم دیا اور اپیل ہونے پر عدالت عالیہ

---

[1] الدر المختار علی هامش رد المحتار کتاب الجنایات ص ۴۸۳ ج ۵ ۔ ظفیر [2] ایضاً ص ۴۸۴ ج ۵

ہائیکورٹ نے سزا پھانسی بحال رکھی، پھر گورنمنٹ میں زید کی کم عمری
و نوجوانی وشبک وخبط ظاہر کرکے معافی کی درخواست کی گئی، حکم آیا کہ
سزا پھانسی منسوخ، زید ملزم کو چار سال کی سزا کافی ہے لہذا بلا گزرنے
میعاد سزا قید کے وہ رہائی پاکر اپنے مکان پر واپس آگیا۔ اب دریافت
طلب امر یہ ہے کہ زید شرعاً گناہ وقتل سے بری اور [illegible] معاف ہو گیا
ہے یا نہیں۔ اور اس کے ساتھ خورد ونوش ونشست وبرخاست جائز
ہے یا نہیں، یا کسی طرح بری اور پاک وصاف ہو سکتا ہے یا نہیں

الجواب: شامی میں ہے واعلم ان توبۃ القاتل لاتکون
... بالاستغفار والندامۃ فقط بل یتوقف علی ارضاء اولیاء
المقتول فان کان القتل عمداً لابد ان یمکنهم من القصاص
منہ فان شاؤا قتلوہ وان شاؤا عفوا عنہ مجاناً فان عفوا عنہ
کفتہ التوبۃ[1] اھ پس معلوم ہوا کہ بدون معاف کرنے اولیاء مقتول
کے اور بدون توبہ و [illegible]غفار کرنے کے قاتل پاک وصاف نہیں ہوا
بلکہ اس کو لازم ہے کہ مقتول کے اولیاء سے معاف کرادے اور
توبہ واستغفار کرے۔ امید ہے کہ وہ بری اور پاک وصاف ہو جائیگا

---

[1] ردالمحتار کتاب الجنایات ص ۵۷۲

باب دوم احکام زنا

(زنا وغیرہ سے متعلق شرعی احکام ومسائل)

الزام زنا بغیر ثبوت ثابت نہیں ہوتا

سوال (۱) ایک لڑکے کے ذمہ زنا عائد ہوتا ہے کیونکہ وہ لڑکا ایک لڑکی کے پاس ایک مکان میں سوتا تھا لڑکی صبح کو روتی ہوئی اٹھی اور کہنے لگی کہ میرے ساتھ برا کام کرنا چاہتا تھا لیکن کسی نے بھی برا فعل کرتے نہیں دیکھا صرف لڑکی کے جملہ مذکور پر یقین کرتے ہیں، لڑکا کہتا ہے کہ میں نے کچھ برا فعل نہیں کیا میں نے صرف نماز کے واسطے ہاتھ پکڑ کر اٹھایا تھا۔ سو تحریر فرمائیں کہ وہ شخص نماز بھی پڑھاتا ہے اس کی امامت جائز ہے یا نہ۔

الجواب:۔ اس صورت میں جبکہ کوئی شرعی ثبوت زنا پر نہیں[1] تو پھر صرف

---

[1] ولا تقبل الشهادة على الزنا الا شهادة اربعة احرار مسلمين كذا في شرح [illegible]

لڑکی کے اقرار سے کسی دوسرے کو ملزم نہیں قرار دیا جا سکتا، یہ اقرار صرف لڑکی ہی کے حق میں معتبر ہے یعنی اس پر وہ تمام احکام جاری ہوں گے جو شرعاً زنا پر مرتب ہو سکتے ہیں[1] اور یہاں لڑکی نے بھی زنا کا اقرار نہیں کیا، شخص اس سے بری سمجھا جاوے گا اور صرف اس وجہ سے اس کی امامت میں بھی کوئی حرج نہیں ہے البتہ اگر خارجی طور پر لوگوں کو اس کے فسق کا حال معلوم ہے تو اس کے پیچھے نماز مکروہ ہوتی ہے اس سے توبہ کرالی جاوے۔

صرف زانی کے اقرار سے زنا ثابت ہوتا ہے

سوال (۲) ایک شخص زنا کا اقرار کرتا ہے کہ میں نے عورت پر سوار ہو کر وطی کیا، پھر چند ماہ بعد ایک جنگل میں وہی دونوں فاعل و مفعول زنا کرتے دیکھے گئے لوگوں نے قرآن دیکر اس سے زنا پر حلف لیا، اس نے سال، ماہ، تاریخ ساعت زنا، مکان زنا اور کالمیل فی المکحلہ کے داخل کرنے کا اقرار کیا۔ مگر زنا پر چار گواہ نہیں پائے گئے اس کا کیا حکم ہے اور ایسے شخص کے ساتھ خورد و نوش جائز ہے یا نہ؟

الجواب:۔ اس صورت میں جبکہ شخص مذکور نے اقرار بالزنا کیا تو بقاعدہ المرء یوخذ باقرارہ اس کے حق میں اس کا اعتبار کیا جائے گا[2] یعنی جو احکام کہ شرعی شہادت موجود ہونے کی صورت میں اس پر عائد ہوتے وہ اب بھی عائد ہوں گے، البتہ یہ ضرور ہے کہ صرف اس کے حق میں معتبر ہوگا، کسی دوسرے کے حق میں نہیں، کیونکہ اقرار کو فقہاء نے

---

[1] ویثبت الزنا باقرارہ (ایضاً باب ثانی ص ۱۴۳ ج ۲) ظفیر۔ [2] ویثبت الزنا باقرارہ (عالمگیری مصری باب ثانی ص ۱۴۳ ج ۲) ظفیر۔

حجۃ قاصرہ قرار دیا ہے جو صرف مقر ہی کے حق میں معتبر ہو سکتی ہے دوسرے پر اس کا کوئی اثر نہیں پڑتا فی الھدایہ وانہ ملزم لو توع دلالۃ الاتری کیف الزم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ماعزاً باقرارہ وتلك المرأۃ باعترافھا الخ وھو حجۃ قاصرۃ لقصور ولایۃ المقر عن غیرہ فیقصر علیہ الخ ھدایہ ربع ثالث، پس صورت مسئولہ میں جب تک کہ زانی توبہ واستغفار نہ کرے اس کے ساتھ کسی قسم کے تعلقات نہ رکھنے چاہئیں، یہاں ہندوستان میں حدود شرعیہ قائم نہیں ہو سکتیں اس لئے اب اس کے سوا کوئی اور چارہ کار نہیں فقط

منکوحہ سے زنا حق اللہ اور حق العباد دونوں ہے

سوال (۳) نکاح شدہ عورت سے زنا کرنا حق العباد ہے یا نہ اور عورت کے خاوند کا زانی سے کچھ مواخذہ ہے یا نہ؟

الجواب:- منکوحہ عورت سے زنا کرنا حق اللہ بھی ہے اور حق العباد بھی، حدیث شریف میں کبائر کے بیان میں ہے۔ قال ان تزنی حلیلۃ جارك اس پر محشی لکھتے ہیں لانہ زنا وابطال حق الجوار والخیانۃ معہ فیکون اقبح۔ فقط

زانیہ کی سزا

سوال (۴) ایک عورت زانیہ ہے اور حاملہ ہے اب اسلامی حد کسی طرح جاری نہیں ہو سکتی اب اس کو کیا سزا دینی چاہیے اور کیا معاملہ کیا جاوے۔

ہندوستان میں حد کا اجراء

سوال (۵) اگر اس عورت کو بعد وضع حمل قتل

خفیۃً کردیا جاوے تو قاتل شرعاً مجرم ہوگا یا نہ

زانی سے زانیہ کا نکاح

سوال (۶) اگر اس عورت کا جائز طریقہ سے نکاح کردیا جائے تو کیسا ہے۔

زنا زیادہ قبیح ہے یا سود

سوال (۷) زنا اور سود میں کیا نسبت ہے قبح زیادہ کس میں ہے

الجواب :-

(۱) توبہ کراویں اور نصیحت کردیں[1]۔

(۲) یہ جائز نہیں ہے[2]

(۳) نکاح کردینا اچھا ہے اس میں آئندہ فتنہ کا انسداد ہے[3]

(۴) دونوں گناہ کبیرہ ہیں البتہ سود کو زنا سے بلکہ چھتیس[4] زنا سے اشد حدیث میں فرمایا گیا ہے[5] فقط۔

دارالحرب میں زانی پر کیا حد ہوگی

سوال (۸) زانی پر کوئی حد شرعی اس زمانہ میں لگ سکتی ہے یا نہیں اور زانی مدت حمل میں اگر اس سے نکاح کرے تو ہوسکتا ہے یا نہ۔

---

[1] لانہ لاحد فی دار الحرب (الدر المختار علی هامش رد المحتار کتاب الحدود ص ۱۵۵ ج ۳) ظفیر [2] اس لئے کہ یہ دار الاسلام نہیں دار الحرب کے حکم میں ہے لانہ لاحد فی دار الحرب (ایضاً) ظفیر [3] قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یا معشر الشباب من استطاع منکم الباءۃ فلیتزوج فانہ اغض للبصر واحصن للفرج متفق علیہ (مشکوۃ کتاب النکاح ص ۲۶۷) ظفیر [4] قال اللہ تعالیٰ لا تقربوا الزنیٰ انہ کان فاحشۃ و ساء سبیلا (بنی اسرائیل ۲۰)

الجواب: کچھ اس زمانہ میں جاری نہیں ہو سکتی[1] اور وہ حمل خواہ زید کا ہو یا نہ ہو اگر زید اس سے نکاح کرے تو اس حالت حمل میں بھی نکاح ہو سکتا ہے۔

زنا پر کیا سزا دی جائے

سوال (۹) ایک شخص نے اپنی حقیقی بھانجی سے زنا کیا پنچایت کی روبرو اس لڑکی نے بیان کیا جس پر برادری نے اس کو علیحدہ کر دیا اس پر شرعاً کیا حکم لگ سکتا ہے۔

الجواب جبکہ گمان غالب ایسا ہی ہے وہ شخص متہم بالزنا ہے اگرچہ شرعی طور سے زنا کا ثبوت نہیں ہے کیونکہ ثبوت زنا کا شرعاً چار عادل گواہوں کی بچشم دید شہادت ہوتا ہے[2] اس کو یہی تنبیہ کافی ہے کہ اس کو تا ظہور صلاح و توبہ برادری سے خارج کیا جاوے کیونکہ تعزیر شرعی تو اس زمانہ میں بوجہ نہ ہونے حکومت اسلام کے جاری نہیں ہو سکتی۔ فقط۔

دختر کے ساتھ زنا

سوال (۱۰) ایک شخص نے اپنی دختر کے ساتھ زنا کیا اس کے لئے شرعاً کیا حکم ہے اور کیا سزا ہے۔

الجواب: لڑکی محرمات ابدیہ سے ہے اول تو زنا ہر ایک عورت سے حرام قطعی ہے کہ حلال سمجھنے والا اس کا کافر ہے[3] پھر اپنی لڑکی سے زنا کرنا ہر طرح موجب معصیت و ملامت دارین ہے اور سخت روسیاہی

---

[1] لانہ لاحد فی دار الحرب (الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب الحدود ص $\frac{195}{3}$) ظفیر

[2] لا تقبل الشہادۃ الا شہادۃ اربعۃ احرار مسلمین (عالمگیری مصری باب خامس ص $\frac{150}{2}$) ظفیر

[3] ان من استحل ما حرمہ اللہ تعالیٰ علی وجہ الظن لا یکفر وانما یکفر اذا اعتقد الحرام حلالاً الخ قولہ ظاننا الحل اما لو اعتقدہ یکفر کما مر (رد المحتار کتاب الحدود مطلب فی اذا استحل المحرم ص $\frac{…}{3}$) ظفیر

کی بات ہے ایسے شخص کا منھ کالا کرنا چاہیئے اور برادری کی جو کچھ سزا ہو اس کو دینی چاہیئے، شرعی سزا اور حد تو اس زمانے میں بوجہ حکومت غیر اسلامی کے جاری نہیں ہو سکتی[1]۔ فقط

بلا نکاح عورت کو رکھنا **سوال (۱۱)** بے نکاح عورت کو رکھنے والے کے لئے کیا سزا ہے۔

الجواب:- وہ شخص مرتکب زنا کا ہے اور فاسق ہے[2]۔ فقط

دار الحرب میں زانی کی سزا **سوال (۱۲)** اس زمانہ میں زانی کو کیا سزا دی جا سکتی ہے۔

الجواب:- کتب فقہ سے معلوم ہوتا ہے کہ حدود دار الاسلام میں قائم ہو سکتی ہیں، دار الحرب میں حدود قائم نہیں ہو سکتی کما فی الدر المختار فی دار الاسلام لانہ لاحد بالزنا فی دار الحرب الخ وفی الشامی لاحد بالزنا فی دار الحرب[3] الخ پس معلوم ہوا کہ ہندوستان میں حد زنا وغیرہ قائم نہیں ہو سکتی اور جبکہ بادشاہ اسلام موجود نہیں ہے تو قانون شرعی کے جاری ہونے کی کوئی صورت نہیں ہے اور شریعت اسلامیہ میں رجم کی عوض اور کوئی سزا تجویز نہیں کی گئی اور تعزیر میں کچھ تحدید اور تعین نہیں ہے حاکم کی رائے پر موقوف ہے۔ فقط۔

محارم سے نکاح کو حلال جاننے کی سزا **سوال (۱۳)** محارم کے ساتھ نکاح کرنے اور حلال جان کر صحبت کرنے سے حد آدے گی یا نہیں۔

---

[1] لانہ لاحد فی دار الحرب (الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب الحدود ص۱۵۵ ج۳) ظفیر [2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یزنی الزانی حین یزنی وھو مومن (مشکوٰۃ باب الکبائر ص۱۷) [3] رد المحتار کتاب الحدود ص۱۵۵ ج۳ ظفیر

الجواب:- اصل یہ ہے کہ امام صاحبؒ کے نزدیک حدود شبہ سے بھی ساقط ہو جاتی ہیں، نفس نکاح سے حرمت مشتبہ ہو جاتی ہے اس لئے حد ساقط ہے البتہ اس کی مرتکب کو سخت تعزیر دیجا سکتی ہے[1] امام طحاویؒ نے اس مسئلہ کو مدلل بیان کیا ہے وخالفهم آخرون فی ذلك فقالوا لا يجب فی هذا حد الزنا ولكن يجب فيه التعزير والعقوبة البليغة وممن قال بذلك ابوحنيفة وسفيان الثوری الخ. شرح معانی الآثار جلد ثانی باب التزوج بالمحارم[2]۔ فقط

زانی سے تعلق رکھنا کیسا ہے

سوال (۱۴۲) ایک مولوی صاحب کی چچا زاد بھانجی اپنے خدمت گار سے جو ان کے یہاں بچپن سے رہتا ہے ناجائز تعلق رکھتی ہے مولوی صاحب کی اس خدمت گار سے دوستی ہے۔ اس مکروہ فعل سے مولوی صاحب کو ذرا ملال نہیں بلکہ اس سے کشادہ پیشانی سے دوستی قائم ہے اس صورت میں مولوی صاحب کے لئے کیا حکم ہے

الجواب:- اگر ان مولوی صاحب کو علم ہے کہ وہ خدمت گار زانی ہے اور مولوی صاحب کی چچیری بھانجی سے اس کا تعلق ناجائز ہے

---

[1] لا يحد ولا يعزر (در مختار) قوله الحل اما لو اعتقده يكفر كما مر قوله يعزر ای اجماعا وفی الفتح لم يجب عليه الحد عند ابی حنيفة وسفيان الثوری وزفر وان قال علمت انها حرام علی ولكن يجب الحد ويعاقب عقوبة هو اشد ما يكون من التعزير سياسة لا حدا مقدرا شرعا اذا كان عالما بذلك (رد المحتار كتاب الحدود ۲/ ۲۱۲ و ۲/ ۲۱۳) ظفير [2] شرح معانی الآثار باب التزوج بالمحارم ص ۔ ظفير۔

اور شہادت شرعیہ سے زنا اور ناجائز تعلق ثابت ہے اور پھر بھی مولوی صاحب مذکور باوجود قدرت کے اس خدمت گار کو اس فعل شنیع سے نہ روکیں تو بے شک گنہگار ہوں گے ان کو توبہ کرنی چاہیئے اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کو جو خاص اس امت کا شعار اور مایۂ افتخار ہے ضروری سمجھ کر اس پر کاربند ہوں البتہ دوسرے مسلمانوں کو بھی یہ لازم ہے کہ بدون چار آدمیوں کی عینی شہادت کے کسی عورت یا مرد کو زنا کی تہمت نہ لگا دیں۔ ورنہ پھر وہ ماخوذ ہوں گے اور اگر اسلامی حکومت ہو تو ان کو حد قذف اسی کوڑے مارے جائیں گے[1] کما قال اللہ تعالیٰ لولا جاءوا علیہ باربعۃ شہداء فاذ لم یاتوا بالشہداء فاولئک عند اللہ ھم الکاذبون[2]۔ فقط

ہمشیرہ کے ساتھ زنا کے مرتکب کی سزا

سوال (۱۵) ایک شخص کو اپنی ہمشیرہ حقیقی کے ساتھ زنا کرتے ہوئے عبدالغنی نے بچشم خود دیکھا اور اس کو جھڑکا اس کو دو تین آدمیوں نے سنا۔ صبح کو لڑکی سے پوچھا اس نے مجمع میں اقرار کیا کہ اڑھائی مہینہ سے ایسا کرتا ہے ان کے ساتھ برادری کو کیا سلوک کرنا چاہیئے۔

الجواب:- ایک آدمی کی گواہی سے شرعاً زنا ثابت

---

[1] لا تقبل الشهادة على الزنا الا شهادة اربعة احرار مسلمين ان شهد على الزنا اقل من اربعة بان شهد واحد او اثنان او ثلاثة لا تقبل الشهادة ويحد الشهود حد القذف (عالمگیری مصری باب خامس ج۲ و ص۱۵۱۔ ظفیر

[2] سورۃ النور رکوع - ۲ -

نہیں ہوتا۔ اور[1] عورت کا اقرار مرد کے حق میں معتبر نہیں ہے اس لئے شرعی کوئی حد ان پر نہیں لگ سکتی۔ البتہ جب کہ شبہ ہوگیا اور تہمت لگ گئی تو ان دونوں کو علیحدہ رکھا جاوے اور ایک جگہ نہ رہنے دیا جاوے[2]۔ فقط۔

منکوحہ دوسرے کے سپرد کرنا

سوال (۱۶) اللہ دتا درزی نے اپنی دختر نابالغہ فضل بیگم کا عقد مسمی حسین کے ساتھ کردیا، اور رخصتی دوسرے وقت پر ملتوی کی گئی۔ اب راجہ علی، علی شان خان نمبردار نے کچھ روپیہ رشوت میں لے کر بغیر عقد شرعی لڑکی کو پالکی میں بٹھا کر اپنے درزی مسمی فضل کے سپرد کردی کیا فضل اور فضل بیگم کا خاوند بیوی کی طرح بغیر عقد شرعی تعلقات رکھنا جائز ہے یا نہیں۔

اس کی سزا

سوال (۱۷) علی شان کا ایسا کرنا موجب تعزیر ہے یا نہ۔

زانی سے تعلق

سوال (۱۸) علی شان کے رشتہ داروں کو اس سے تعلق قطع کرنے کے بارے میں کیا حکم ہے (۴) نابالغ منکوحہ کے باپ ایجاب اور ناکح کے باپ کے قبول کرنے سے نکاح شرعی منعقد ہوجاتا ہے یا نہیں۔

---

[1] لاتقبل الشهادة على الزنا الا شهادة اربعة احرار مسلمين ان شهد على الزنا اقل من اربعة بان شهد واحد او اثنان او ثلاثة لاتقبل الشهادة ويحد الشاهد حد القذف (عالمگیری مصری باب خامس ص ۱۵۱ ج ۲) ظفیر [2] عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لايخلون رجل بامرأة الا كان ثالثهما الشيطان رواه الترمذي (مشكوة باب بيان العورات ص ۲۶۹) والمعنى يكون الشيطان معهما ويهيج شهوة كل منهما حتى يلقيهما في الزنا (حاشيه مشكوة عن المرقاة ص ۲۶۹) ظفیر۔

الجواب: جب کہ فضل النساء نابالغہ کا نکاح شرعی طور پر اس کے باپ نے کردیا تھا تو وہ نکاح اسی وقت لازم و نافذ ہوگیا تھا اب مسماۃ کا دوسری جگہ نکاح ہوسکتا ہے اور نہ کسی کو یہ اختیار ہے کہ ناجائز طریق پر اس کو کسی اجنبی کے حوالہ کرے، لہٰذا فضل اور فضل النساء کے درمیان فوراً علیحدگی کرائی جائے اگر وہ اس کے لئے تیار نہ ہوں تو ان سے تمام مسلمان قطع تعلق کردیں۔ قال اللہ تعالیٰ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ [۲]

(۲) بے شک علی شان نے سخت گناہ کبیرہ کا ارتکاب کیا ہے، مسلمانوں کو اس سے میل ملاپ رکھنا جائز نہیں اور اس کے حق میں یہی تعزیر ہے

(۳) اگر علی شان توبہ نہ کرے اور منکوحہ کو اس کے شوہر کے پاس نہ پہنچائے تو تمام برادری کو اس سے کوئی تعلق نہ رکھنا چاہئے کیونکہ حقیقت میں اس حرام کے ارتکاب کا یہی شخص باعث ہوا ہے۔

(۴) زوجین کے عدم بلوغ کی صورت میں ان کے باپ کو ان کے نکاح کا کلی اختیار حاصل ہے پس صورت مسئولہ میں اگر لڑکا بھی نابالغ تھا تو اس کے باپ کو بھی اختیار کلی حاصل تھا۔ اور اگر بالغ تھا اور باپ نے اس کی رضا و اجازت سے نکاح کیا تھا، یا نکاح کے بعد اس نے رضامندی ظاہر کردی تب بھی نکاح نافذ و صحیح ہوگیا۔ اب تاوقتیکہ شوہر طلاق نہ دے مسماۃ کو دوسرے نکاح کا اختیار نہیں ایسی حالت میں نکاح ثانی باطل اور بحکم زنا ہے [۳] فقط

---

[۱] اما نکاح منکوحۃ الغیر ومعتدتہ الخ لم یقل احد بجوازہ رد المحتار باب المہر ص ۔۔ ظفیر
[۲] سورۃ الانعام - ۸
[۳] اما نکاح منکوحۃ الغیر ومعتدتہ الخ فلم یقل احد بجوازہ رد المحتار ص ۔۔ ظفیر

زنا کسی کے ساتھ جائز نہیں

سوال (۱۹) بھانجی کے ساتھ زنا کرنا جائز ہے یا نہیں اور نانا نانی معاون ہیں اس کی کیا سزا ہوسکتی ہے

الجواب: حرام ہے اور جو اس کام میں زانی اور زانیہ کی مدد کرے وہ بھی فاسق و فاجر ہے ان سب سے قطع تعلق کرنا ضروری ہے[1] فقط

زنا میں چار گواہوں کی وجہ

سوال (۲۰) جبکہ جرم کے ثبوت میں دو کس شہادت پر مدار ہے تو زنا کے ثبوت پر اربع شہادت کیوں ضروری ہیں

الجواب: زنا چونکہ سنگین جرم ہے اور اس کی سزا بھی بہت سخت اور شدید ہے یعنی زانی محصن کی سزا سنگسار ہے اور غیر محصن کو سو کوڑے لہٰذا حکمت حق تعالیٰ اس کو مقتضی ہوئی کہ اس کی شہادت میں بھی کچھ شدت رکھی جاوے تاکہ اشاعت فاحشہ بین المومنین میں کمی ہو[2] فقط

مرد و عورت کا ایک بستر پر سونا زنا کے ثبوت کے لئے کافی نہیں

سوال (۲۱) ایک مرد اور ایک عورت جوان العمر کو باہم ایک چارپائی پر لیٹے ہوئے اور ہمکنار دیکھا گیا شاہد نے اول سے آخر تک ان کو حالت مذکورہ پر دیکھا مگر کوئی حرکت

---

[1] قال رجل یارسول اللہ ای الذنب اکبر عند اللہ قال ان تدعوا للہ ندا وھو خلقک قال ثم ای قال ان تقتل ولدک خشیۃ ان یطعم معک قال ثم ای قال ان تزنی حلیلۃ جارک فانزل اللہ تصدیقھا والذین لایدعون مع اللہ الٰھا آخر ولا یقتلون النفس التی حرم اللہ الا بالحق ولا یزنون الآیۃ متفق علیہ (مشکوٰۃ باب الکبائر ص۱۶) ارشاد ربانی ہے تعاونوا علی البر والتقوی ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان (المائدۃ ۱) ظفیر

[2] یثبت الزنا بشھادۃ اربعۃ رجال فی مجلس واحد بلفظ الزنا لا مجرد لفظ الوطی والجماع (در مختار) لان لفظ الزنا ھو الدال علی فعل الحرام ا ھ (رد المحتار کتاب الحدود ص ۱۹۶ ج ۳)

جا ئی نہیں دیکھی، اس حالت میں زنا ثابت ہے یا نہیں

اس صورت میں زنا ثابت نہیں | **سوال** (۲۲) اس صورت میں فریقین پر ثبوت زنا اور حد زنا قائم ہو سکتی ہے یا نہیں

الجواب:- اس حالت کے دیکھنے سے زنا کا ثبوت نہیں ہوتا اگرچہ یہ فعل بھی حرام ہے[1]

(۲) اس صورت میں زنا ثابت نہیں ہے اور نہ حد زنا ثابت ہے[2]

دو شخص کی گواہی سے زنا ثابت نہیں ہوتا | **سوال** (۲۳) ایک شخص نے اپنی.... خوشدامن سے زنا کیا اس عورت کے لڑکے اور بھانجے دونوں نے جن کی عمر پندرہ سولہ سال ہے بچشم خود دخول کرتے ہوئے دیکھ لیا اور مجمع میں بیان کر دیا اس کے بعد عورت کے لڑکے نے اپنے اقرار سے رجوع کر لیا تو اس صورت میں زنا ثابت ہے یا نہیں۔

الجواب:- دو شخص کی گواہی سے زنا ثابت نہیں ہوتا پس وہ دونوں، زنا کے اگر عاقل و بالغ و عادل بھی ہوں اور ان میں سے کوئی اپنے قول سے رجوع نہ بھی کرتا تب بھی ان کی گواہی سے زنا ثابت نہیں ہوتا۔ کیونکہ زنا کا ثبوت چار گواہوں کی گواہی سے ہوتا ہے[3] کما قال اللہ تعالیٰ

---

[1] ویثبت الزنا عند الحاکم بشہادۃ اربعۃ یشہدون علیہ بلفظ الزنا لا بلفظ الوطء والجماع الخ وقالوا رأیناہ ادخل کالمیل فی المکحلۃ عالمگیری مصری باب ثانی ص ۱۴۳ ج ۲۔ ظفیر

[2] ان تمکنت فیہ الشبہۃ لا یجب الحد، عالمگیری باب رابع ص ۱۴۸ ج ۲۔ ظفیر

[3] لا تقبل الشہادۃ علی الزنا الا شہادۃ اربعۃ احرار مسلمین وان شہد علی الزنا اقل من اربعۃ بان شہد واحد و اثنان او ثلاثۃ لا تقبل الشہادۃ ویحد الشہود حد القذف (عالمگیری مصری باب ۱۵۱ ج ۲ و ص ۱۵۰ ج ۱) ظفیر

لولا جاءُوا علیہ باربعۃ شھداء فاذ لم یاتوا بالشھداء فاولٰئک عند اللہ ھم الکٰذبون[۱] پس جبکہ شرعاً اس گواہی کا اعتبار نہیں ہے تو اس قصہ کے پیچھے نہ پڑنا چاہیئے اور اشاعت فاحشہ نہ کرنا چاہیئے، کیونکہ یہ سخت گناہ ہے کہ بدون ثبوت شرعی کے اس کو زبان سے نکالا جاوے اور مشہور کیا جاوے۔

زنا کا ثبوت

سوال (۲۴۴) اگر زید کا گمان اپنی زوجہ پر ہو کر وہ زانیہ ہے مخفی طور سے زنا کراتی ہے

(۲) اگر زید نے اپنی زوجہ کو چشم خود سے زنا کرا کے آتی ہوئی دیکھ لیا ہے اور زانی کو شناخت کیا کہ وہی عمرو زانی ہے جو خفیہ طور سے غیر حاضری میں بلایا جاتا تھا، زید پہلی پہلی تو وقت ہمبستری کرتا ہے زوجہ کو چار ماہ کا حمل ہے تو وہ اس کو رکھ سکتا ہے یا نہیں۔

(۳) اگر زید نے عمرو کو اپنے مکان سے نکلتے ہوئے دیکھ لیا رات کے وقت، ان صورت میں زنا ثابت ہے یا نہیں۔

الجواب:- (۱ تا ۳) ایسے توہمات کا شریعت میں اعتبار نہیں ہے اور جب تک چار گواہ چشم دید زنا کے نہ ہوں زنا ثابت نہیں ہوتا[۲] کما قال اللہ تعالیٰ لولا جاءُوا علیہ باربعۃ شھداء واذ لم یاتوا بالشھداء فاولٰئک عند اللہ ھم الکٰذبون[۳] پس وہ حمل جو زید کے زوجہ کو ہے وہ شرعاً زید کا ہی سمجھا جاوے گا اور اس کا نسب زید سے ہی ثابت

---

[۱] سورۃ النور، رکوع ۲۔ [۲] ویثبت الزنا عند الحاکم ظاہراً بشہادۃ اربعۃ یشھدون علیہ بلفظ الزنا لا بلفظ الوطی والجماع وتالوا رأیناہ ادخل کالمیل فی المکحلۃ (عالمگیری مصری باب ثانی ج۲ ص۱۴۳) ظفیر۔ [۳] سورۃ النور- ۲۔

ہوگا[1] اور عورت مذکورہ کا رکھنا زید کو جائز ہے[2] اور اگر زید اس کو طلاق دے دیگا تو اس پر طلاق واقع ہوجائے گی لیکن طلاق دینا واجب نہیں ہے فقط

نابالغہ سے زبردستی زنا اور اس کی سزا **سوال (۲۵)** اگر کوئی شخص زبردستی عورت نابالغہ سے زنا کرے تو کیا دونوں سزاوار زنا کے مستحق ہوں گے یا کیا اور کیا سزا دیجاوے گی۔

(۲) اگر کوئی شخص بالغہ عورت سے زبردستی زنا کرے تو کیا دونوں سزا کے مستحق ہوں گے اور عورت پر کیا کفارہ آئے گا۔

الجواب (۱ و ۲) ان دونوں صورتوں میں مرد وعورت توبہ واستغفار کریں اللہ تعالیٰ گنہ معاف فرمانے والا ہے اور کوئی حد اس زمانہ میں اس ملک میں جاری نہیں ہوسکتی[3]

حاملہ من الزنا سے نکاح اور اس سے وطی **سوال (۲۶)** حامل من الزنا سے اگر غیر زانی نکاح کرے تو قبل وضع حمل وطی کرنے سے اس پر حد شرع قائم ہوگی یا نہ۔ یہاں پر قانون شرع تو ہے نہیں اگر کوئی عالم زانی وزانیہ کو زجراً سو دو سو جوتی وغیرہ مارنے کا حکم دے تو یہ جائز ہے یا نہ۔؟

الجواب :- اس صورت میں حد شرع نہیں ہے کیوں کہ

[1] الولد للفراش وللعاهر الحجر (مشکوٰۃ ص ۲۸۷) ظفیر [2] لا یجب علی الزوج تطلیق الفاجرة ولا علیها تسریح الفاجر الا اذا خافا ان لا یقیما حدود الله فلا باس ان یتفرقا (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب المحرمات ص ۲۰۲ ج ۲) ظفیر

[3] لانه لا حد فی دار الحرب (الدر المختار علی هامش رد المحتار کتاب الحدود ص ۱۹۵ ج ۳) ظفیر

نکاح کی وجہ سے شبہ پیدا ہوگیا[1]۔ اس صورت میں قاضی شرع کے سوا دوسرا شخص حد قائم نہیں کرسکتا۔

تین کی گواہی سے زنا ثابت نہیں ہوتا

سوال (۲۷) زید کی بیوی پر تہمت زنا لگائی گئی تین آدمیوں نے گواہی دی کہ ہم نے زنا کراتے دیکھا اس صورت میں زنا ثابت ہوا یا نہیں

الجواب:۔ زید کی بیوی پر اس صورت میں شرعاً زنا ثابت نہیں ہے۔ پس پنچائت کی طرف سے زید کو کچھ سزا نہ دینی چاہیئے (ان شهد على الزنا اقل من اربعة بان شهد واحد او اثنان او ثلاثة لا تقبل الشهادة : عالمگیری مصری ص ۱۵۱ ج ۲) ظفیر)

خوش دامن کے ساتھ زنا

سوال (۲۸) کوئی شخص اپنی خوش دامن کے ساتھ زنا کرے۔ داماد اور ساس نے ایک مجمع عام میں اقرار بھی کیا شہر کے لوگ دو مولوی کو لائے انھوں نے مرقومۃ الذیل سزاؤں کا فتوی دیا کہ جوتا اور کھڑام اور جھاڑو وغیرہ زانی کے گلے میں لٹکایا جاوے زانی زانیہ کو ماں کہے اور زانیہ زانی کو باپ کہے۔ زانی تبدیل مکان کرنا ہوگا۔ زانی کو ساٹھ روزے مثل کفارۂ صوم کے رکھنے ہونگے زانی اور زانیہ کے شوہر کے ساتھ مواکلت مشاربت و مجالست بند کیا جائے۔ آیا یہ سزائیں دینا کیسا ہے۔

الجواب:۔ زنا کی حد اول تو اس ملک میں جاری نہیں ہوسکتی کما فی الدر المختار والشامی لانہ لاحد بالزنا فی دار الحرب[2] دوسرے یہ سزائیں جو کسی نے تجویز کیں ان میں سے کوئی سزا بھی

---

[1] لاحد لشبهة العقد الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب الحدود ص ۱۶۴ ج ۳ [2] ایضاً ص ۱۹۹ و ص ۲۳۰ ج ۳ ظفیر

زنا کی نہیں ہے یہ اس مجوز کی جہالت ہے شرعاً یہ سزائیں زنا کی نہیں ہیں اور ثبوت زنا چار گواہان عادل کی گواہی سے ہوتا ہے یا چار مرتبہ قاضی کے سامنے اقرار کرنے سے، چونکہ اب قاضی شرعی بھی نہیں نہ اقرار چار مجالس میں ہوا لہٰذا ثبوت زنا حسب قاعدہ شرعیہ نہیں ہے بہرحال صورت مسئولہ میں نہ زنا ثابت ہے نہ کوئی حد اس پر قائم ہو سکتی ہے قال فی الدر المختار یثبت ایضا باقرارہ الخ اربعا فی مجالسہ الاربعۃ کلما اقر ردہ بحیث لایراہ الخ پس اگر درحقیقت اس شخص سے زنا ہوا تو توبہ کرے یہی اس کا کفارہ ہے۔ درخوشدامن کے ساتھ زنا کرنے سے زانی کی زوجہ اس پر حرام ابداً ہوجاتی ہے اس صورت میں اپنی زوجہ کو علیحدہ کردے اور زانیہ کے شوہر کا کچھ قصور نہیں ہے جو اس سے متارکت کی جاوے اور اس کو سزا دی جائے۔

نانی سے برتاؤ | **سوال (۲۹)** ایک شخص نے اپنی ہمشیرہ کی لڑکی سے زنا کیا اس کے ساتھ کھانا پینا برتاؤ جائز ہے یا نہیں۔ اور جو لوگ اس کے ہمراہ ہیں ان کے لئے کیا حکم ہے؟

الجواب:۔ اس شخص سے توبہ کرائی جاوے اور تنبیہ کی جائے اگر وہ توبہ نہ کرے تو اس سے علیحدگی کرنی چاہیئے اور جو لوگ اس کے معاون ہیں گنہ گار ہیں (کیونکہ اس ملک میں حد جاری نہیں ہوسکتی ہے لانہ لاحد فی دار الحرب (الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب الحدود ص ۱۹۳ ج ۳) ظفیر)

سماعی گواہوں سے زنا ثابت نہیں ہوتا

سوال (۳۰) زید کی بابت یہ کہا جاتا ہے کہ اس کا ناجائز تعلق ایک بھنگن سے تھا۔ کوئی چشم دید گواہ نہیں ہے بلکہ تمام سماعی گواہ ہیں اس صورت میں زید کے واسطے کیا سزا ہے اور اگر کوئی شخص عینی شہادت دے تو زید مذکور کے واسطے کیا سزا ہے، ایسے ثبوت کے بعد کیا دوسرے مسلمان اسی کے ساتھ خورد نوش کر سکتے ہیں۔

الجواب:- محض سماعی باتوں سے زید پر تہمت زنا کی لگانا شرعاً درست نہیں ہے[1]۔ اور ایک دو گواہ کے عینی شہادت سے بھی زنا ثابت نہیں ہوتا بلکہ ثبوت زنا کے لئے چار عادل گواہوں کی چشم دید شہادت کی ضرورت ہے جو یہ گواہی دیں کہ ہم نے عین فعل مذکور کو کالمیل فی المکحلہ دیکھا ہے کما بین فی کتب الفقہ، پس بدون ایسی شہادت کے زنا ثابت نہیں ہوتا اور زید کو زانی سمجھنا اور کہنا درست نہیں ہے[2]

بیوی کے مرنے کے بعد ساس سے زنا اور اس کا حکم

سوال (۳۱) زید نے بعد انتقال اپنی زوجہ کے اپنی ساس سے زنا کیا، اب شرعاً اس گناہ کی کیا سزا ہے۔

---

[1] ویثبت الزنا عند الحاکم ظاهرا بشهادة اربعة یشهدون علیه بلفظ الزنا لا بلفظ الوطؤ والجماع الخ وقالوا رأیناه ادخل کالمیل فی المکحلة: عالمگیری مصری ص ۱۴۳/ج ۲)

[2] لا تقبل لشهادة علی الزنا الا شهادة اربعة احرار مسلمین ان شهد علی الزنا اقل من اربعة بان شهد واحد او اثنان او ثلاثة لا تقبل الشهادة و یحد الشاهد حد القذف (عالمگیری باب خامس ص ۱۵۱/ج ۲ و ص ۱۵۲/ج ۲) ظفیر۔

الجواب:- قال اللہ تعالیٰ قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ[1] پس ان دونوں کو توبہ کرنی چاہیئے، اور استغفار کرنا چاہیئے، اس سے وہ دونوں پاک ہو جاویں گے لان التائب من الذنب کمن لاذنب لہ[2]۔ اور اس ملک میں چونکہ کوئی سزا شرعی قائم نہیں ہو سکتی[3]۔ اس لئے توبہ ہی کافی ہے۔ فقط۔

سوال (۳۲) زید کے دو بیوی ہے ہندہ وخالدہ۔ دونوں نے ہندہ کو حالت زنا میں زیر وزبر بچشم خود دیکھا تو زنا ثابت ہے یا نہیں، اور بعد طلاق کے دین مہر دینا لازم ہوگا یا نہیں۔ اور زید اس کو لعان کرا کر طلاق دے دے یا بلا لعان کے۔؟

(دو کے دیکھنے سے زنا ثابت نہیں ہوتا)

الجواب:- زید اور اس کی زوجہ خالدہ کے بیان سے ہندہ پر زنا کا ثبوت نہ ہوگا[4] اور بوجہ دار الاسلام نہ ہونے کے لعان بھی نہ ہووے گا[5]۔ اور مہر بعد طلاق کے واجب الادا ہوگا[6]۔

---

[1] سورۃ الزمر۔ ۶ - [2] مشکوۃ باب الاستغفار والتوبۃ ص - [3] لا انہ لاحد فی دار الحرب (الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب الحدود ص ۱۱۵/۲۲) ظفیر [4] ان شہد علی الزنا اقل من اربعۃ بان شہد واحد او اثنان او ثلاثۃ لا تقبل الشہادۃ و یحد الشاہد حد القذف (عالمگیری باب خامس ص ۱۵۱/۲۲ و ص ۱۵۲/۲۲) ظفیر [5] فمن تنجز بصریح الزنا فی دار الاسلام زوجتہ الحیۃ بنکاح صحیح الخ العفیفۃ عن فعل الزنا و تہمتہ الخ (در مختار) قولہ فی دار الاسلام اخرج دار الحرب لانقطاع الولایۃ (رد المحتار باب اللعان ص ۲/۲) ظفیر

زنا کرکے توبہ کرنا کیا حکم ہے

سوال (۳۳) زید نے کسی بھنگن یا چماری سے زنا کیا اور بعد عرصہ کے توبہ کرلی آیا بعد توبہ کے اس کو کوئی سزا یا تاوان دینا چاہیئے یا نہیں۔ اور جائز ہے یا نہ۔

الجواب:۔ جبکہ زید نے توبہ کرلی اور اس فعل قبیح پر نادم ہوا اور استغفار کیا تو گناہ اس کا معاف ہوگیا اب اس پر کچھ سزا اور تنبیہ کی ضرورت نہیں ہے۔ حدیث شریف میں ہے التائب من الذنب کمن لا ذنب لہ[1]۔ فقط

زنا بالجبر اور اس کا حکم

سوال (۳۴) زید اپنی بڑی دختر سے مرتکب زنا بالجبر کا ہوا، اور چھوٹی دختر سے زنا بالجبر کی گفتگو کی اور تحقیق دونوں بیٹیوں سے محققوں کو ثابت ہوچکی ہے اور شہرت عامہ بھی ہوچکی اگرچہ شرع سے مجبور ہیں مگر چھوڑنا بھی دشوار ہے بوجہ غیرت اسلام اور شہرت عامہ کے۔

الجواب:۔ شرعاً اس صورت میں باقاعدہ شرعیہ ثبوت زنا مرد پر نہیں ہے اور اس ملک میں اقامت حدود بھی نہیں ہوسکتی[2] پس شخص مذکور سے توبہ کرالی جاوے کہ التائب من الذنب کمن لا ذنب لہ[3] حدیث شریف میں وارد ہے۔ فقط

زنا کا ثبوت

سوال (۳۵) ایک مسلمان عورت ایک نصرانی کے یہاں رہتی ہے گاؤں کے مسلمان دو فریق میں ایک فریق کہتا ہے کہ یہ عورت

---

[1] مشکوۃ باب الاستغفار والتوبۃ ص [2] لانہ لاحد فی دار الحرب ۱۲ الدر المختار علی ھامش رد المحتار کتاب الحدود ص ۱۹۵/۳ ظفیر [3] مشکوۃ باب الاستغفار والتوبہ ص) ظفیر

نصرانی کے ساتھ ایک پلنگ پر سوتی ہے، دوسرا فریق عورت کے بیان کی تائید وتصدیق کرتا ہے، عورت کا بیان یہ ہے کہ میں تین برس سے نصرانی کے پاس ایک پلنگ پر نہیں سوتی ہوں، کیا مسماۃ تہمت زنا سے بری ہے اور کمائی اس کی حلال ہے یا حرام، کسی کار خیر میں لگا سکتی ہے یا نہ، عورت کہتی ہے کہ میں نصرانی کے بچوں کو کھلانے اور رکھنے پر نوکر ہوں، یہ حلفیہ بیان کرتی ہے۔

الجواب:- اس سوال کی رو سے زنا کا ثبوت نہیں ہے[1]، البتہ مسماۃ مذکورہ کو ایسے تہمت سے بچنا ضرور چاہیئے[2] اور جبکہ ملازمت کا تعلق بیان کرتی ہے تو آمدنی اس کی حلال ہے اور کھانا اس کا جائز ہے البتہ نامحرم کے پاس ایک چارپائی پر لیٹنا اگر دو گواہوں عادل ونمازی پرہیزگار سے ثابت ہے تو فاسقہ ہونا اس عورت کا ثابت ہے[3]، جس سے اس کی آمدنی نوکری کی تو حرام نہ ہوگی مگر تنبیہ کرنا اور روکنا اس فعل سے ضروری ہے۔ فقط۔

دخول نہ ہونے کی صورت میں زنا ثابت نہیں ہوگا

سوال (۳۶) زید نے کسی عورت باکرہ سے جماع کرنا چاہا لیکن عورت کے اوپر قادر نہیں ہوا بسبب کم طاقتی کے یا کسی وجہ سے یعنی دخول نہیں ہو سکا یہ زنا ہوا یا نہیں۔

الجواب:- دخول نہ ہونے کی صورت میں زنا ثابت نہ ہوگا

[1] والزنا الموجب للحد وطؤ وهو ادخال قدر حشفة من ذكر مكلف ناطق طائع فی قبل مشتهاة خال عن ملكه وشبهته [illegible] الخ وشمس

اور حد بھی واجب نہ ہوگی[1] اور گناہ ہونے میں کچھ کلام نہیں ہے اور شوہر والی یا غیر شوہر والی عورت سے زنا برابر ہے یعنی معصیت کبیرہ ہونے میں دونوں برابر ہے اور شوہر والی سے زنا کرنے میں ایک دوسرا گناہ بھی ہے یعنی شوہر کی بے حرمتی کا[2]۔

زنا کرنے والے کی سزا

سوال (۳۷) زید نے ایک عورت سے زنا کیا اور حمل رہ گیا۔ زید خود مقر ہے، اس صورت میں زید کے لئے شرعاً کیا سزا ہے

الجواب:- اس صورت میں توبہ اور استغفار کافی ہے اللہ سے توبہ کریں اور آئندہ کو ایسا کام نہ کریں، اللہ تعالیٰ معاف فرمانے والا ہے اور غفور رحیم ہے اور حدود اس وقت جاری نہیں ہو سکتی[3]۔

ثبوت زنا اور حکم رجم کی شرطیں

سوال (۳۸) کسی شخص کے ذمہ زنا کا ثبوت کب ہو سکتا ہے اور رجم کی کیا شرطیں ہیں صرف بے جا اتہام سے یا گواہوں کی ضرورت ہے۔

الجواب:- زنا کا ثبوت چار گواہوں سے جو کہ حالت زنا کو چشم دید بیان کریں ہوتا ہے[4] اور رجم کی شرائط میں سے احصان بھی ہے[5] اور

---

[1] هو قضاء الرجل شهوته محرما في قبل المرأة الخالي عن الملكين وشبهتها وشبهة الاشتباه الخ وركنه التقاء الختانين ومواراة الحشفة لان بذلك يتحقق الايلاج والوطي (عالمگیری مصری، الباب الثاني في الزنا ص ۱۴۳ ج ۲) ظفیر [2] ويثبت الزنا باقراره الخ (ايضا ص ۱۴۴ ج ۲) من زنى في دار الحرب او في دار البغي ثم خرج الينا لا يقام عليه الحد (عالمگیری باب رابع ص ۱۴۹ ج ۲) ظفیر

[3] ويثبت الزنا عند الحاكم ظاهرا بشهادة اربعة يشهدون عليه بلفظ الزنا لا بلفظ الوطي والجماع الخ وقالوا رأيناه وطئها كالميل في المكحلة الخ ويثبت الزنا باقراره (عالمگیری باب ثاني ص ۱۴۳ ج ۲) ظفیر [4] ان قال انه محصن او شهدوا على احصانه الخ

با شہود عدول کے محض اتہام بے جا سے زنا کا ثبوت نہیں ہوتا بلکہ تہمت لگانے والے پر حد قذف جاری ہوتی ہے اور ملک ہندوستان میں حدود رجم وغیرہ نہیں ہو سکتا۔

زانیہ کو جان سے مار ڈالنے میں اخروی سزا | **سوال (۳۹)** زید کو کسی طریقہ سے یقین ہو گیا کہ میری فلانی محرمہ نے زنا کیا ہے زید نے اس کو کسی طریقہ سے جان سے مار دی تو زید سے آخرت میں مواخذہ ہو گا یا نہیں۔

الجواب:۔ زید پر اس صورت میں مواخذہ اُخروی ہو گا قال اللہ تعالیٰ لَوْلَا جَاؤُوْا عَلَیْہِ بِاَرْبَعَۃِ شُھَدَاءَ فَاِذْ لَمْ یَاْتُوْا بِالشُّھَدَاءِ فَاُولٰٓئِکَ عِنْدَ اللّٰہِ ھُمُ الْکَاذِبُوْنَ الآیۃ[1]

زانیہ بہن کا قاتل اور اس کی اخروی سزا | **سوال (۴۰)** زید نے اپنی اخت کو اپنی آنکھ سے زنا کراتے دیکھا یا اخت نے خود زید سے کہا کہ میں نے زنا کیا ہے زید نے اپنی اخت کو جان سے مار دی تو زید سے مواخذہ اخروی ہو گا یا نہیں۔

الجواب ہو گا[2]

زانیہ بیوی کا مار ڈالنا کیسا ہے | **سوال (۴۱)** ایک شخص کی بیوی نے اپنے خاوند سے مختلف مجالس میں متعدد مرتبہ اقرار کیا کہ میں نے زنا کرایا ہے خاوند نے شریعت کے اس مسئلہ کو کہ اگر کوئی تین مرتبہ زنا کا اقرار کرے تو شریعت اس کو مار دینے کا حکم کرتی ہے اپنا موئید سمجھ کر عورت کو زہر

---

[1] سورۃ النور رکوع ۲۔ [2] ولعدم ما تحمل ضربہ سلاح او ما جری مجری السلاح کالمحدد ولہ وموجب ذلک الاثم لقولہ تعالیٰ ومن یقتل مؤمنا متعمدا فجزاءہ جھنم الآیۃ والقود لقولہ تعالیٰ کتب علیکم القصاص فی القتلی الا ان یعفو الاولیاء او یصالحوا کذا فی الہدایۃ

دے دیا اور وہ مرگئی اب شرعاً کیا حکم ہے گر خاوند مجرم ہے تو نجات کی
کیا صورت ہے۔

الجواب:۔ یہ مسئلہ اس نے غلط سمجھا کہ تین مرتبہ زنا کا اقرار
کرنے والے کو مار ڈالنا چاہیئے[1] اور یہ بھی غلط سمجھا کہ حدود و قصاص کو ہر
ایک شخص جاری کرسکتا ہے[2]، لہٰذا اس زہر دینے اور مار ڈالنے سے وہ عاصی
و فاسق اور مرتکب کبیرہ کا ہے، اب علاج اس کا سوائے توبہ و استغفار کے
اور مرحومہ کیلئے دعاء مغفرت و ایصال ثواب کے کیا ہوسکتا ہے اللہ تعالیٰ
معاف فرمادے اور مرحومہ کو ثواب اس قدر عطا فرمادے کہ وہ خوش ہوجاوے
اور اپنے شوہر مجرم کا قصور معاف کردے، اگر یہ جرم دار الاسلام میں شوہر کرتا تو
قصاص میں وہ قتل کیا جاتا[3]۔ (ظفیر)

کسی کی بیوی کے ساتھ زنا کرنا

سوال (۴۲) زید کی عورت ہندہ سے عمر نے
زنا کیا۔ یہ گناہ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے بخش دے گا یا زید سے معاف
کرانا ہوگا۔

الجواب:۔ حدیث شریف میں کبائر کے بیان میں وارد
ہے قال ثم ای[4] قال ان تزنی حلیلۃ جارک فانزل اللہ تصدیقھا
والذین لا یدعون مع اللہ الٰھاً آخر الی ولا یزنون، پس[5] معلوم ہوا

---

[1] زانی و زانیہ شادی شدہ کی شرعی سزا سنگسار کرنا ہے مگر یہ دار الاسلام میں ہے دار الحرب جہاں مسلمانوں کی حکومت نہیں یہ سزا جاری نہیں ہوتی ہے، فلان قال زنا محصن او یشھد الشھود علی احصانہ الخ یجب رجمہ (عالمگیری ص ۱۴۳ ج ۲) ظفیر

[2] یہ سزا صرف سلطان یا اسکا مقرر کردہ نائب و قاضی کرسکتا ہے شوہر سخت گنہگار ہو

[3] ومن یقتل مؤمنا متعمدا فجزاءہ جہنم الآیۃ (سورۃ النساء ع ۱۳) ظفیر [4] دیکھیے مشکوۃ المصابیح باب الکبائر

کہ زنا کسی عورت سے خواہ وہ کسی کی منکوحہ ہو یا نہ ہو، کبائر میں سے ہے جیسا کہ آیت ولا یزنون سے ظاہر ہوتا ہے۔ البتہ منکوحہ غیر سے اور حلیلہ جار سے اور بھی زیادہ قبیح ہے، الحاصل توبہ اور ندامت واستغفار کرے اللہ تعالیٰ معاف فرمانے والا ہے اور غفور رحیم ہیں منکوحہ کے شوہر پر اس کو ظاہر نہ کرے اور اس کی جو کچھ خیانت ہوئی ہے کہ اس کی منکوحہ سے زنا کیا اور اس کی بے حرمتی کی اس سے بالاجمال معاف کرالیوے کہ جو کچھ میں نے خیانت و بے حرمتی کی ہو اس کو معاف کردو وغیرہ اور اس میں بھی کچھ خوف فتنہ کا ہو تو یہ بھی نہ کہے صرف توبہ اللہ تعالیٰ سے کرے کہ درحقیقت زنا حقوق اللہ سے ہے، شرح فقہ اکبر میں ہے وفی روضۃ العلماء الزانی اذا تاب تاب اللہ علیہ الخ ص۱۹۵ وصاحب القنیۃ اذا تاب لم یتب اللہ علیہ حتی یرضی عنہ خصمہا لخ

زانی باپ کا قتل اور اس کا حکم **سوال** (۴۳) زید اپنی خوشدامن سے زنا کا مرتکب ہوا۔ اس کا والد بکر مانع ہوا تو زید نے عمداً ناحق اپنے والد کو قتل کر دیا، لہٰذا زید زبانی توبہ استغفار سے لوگوں سے برتاؤ کر سکتا ہے یا کوئی اور صورت توبہ کی ہے۔

الجواب:۔ زید کو توبہ استغفار بھی کرنا چاہئے اور جو ورثہ باپ کے علاوہ اس قاتل کے ہیں کہ ان کو قصاص لینے کا حق ہے ان سے بھی معافی چاہئے[1] اور باپ مقتول کیلئے دعاء مغفرت وایصال ثواب کرے

---

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قتل متعمداً دفع الی اولیاء المقتول فان شاء وا قتلوہ وان شاء وا اخذ وا الدیۃ۔ رواہ الترمذی (مشکوٰۃ کتاب القصاص ص۳۰۰ منہ) اگر دار الاسلام ہوتا تو وہ قصاص میں قتل کیا جاتا ارشاد ربانی ہے کتب علیکم القصاص فی القتلی الخ۔ ظفیر

زانیہ سے بچہ ہوا اسکے ساتھ معاملہ

سوال (۴۴) جو شخص اجنبیہ عورت سے زنا کرے اور بچہ پیدا ہو اس کے لئے کیا حکم شرعی ہے۔

الجواب:۔ وہ شخص جو ایسا فعل علانیہ کرتا ہے فاسق و بدکار ہے توبہ کرے ورنہ مسلمان اس کو چھوڑ دیں اور اس سے قطع تعلق کریں اور اگر علانیہ یہ فعل نہیں ہے تاہم موضع تہمت سے احتراز لازم ہے[1]

زنا کا کفارہ ہے یا نہیں

سوال (۴۵) اگر کوئی شخص بازاری عورت سے زنا کرے اور بوجہ قانون انگریزی کے حد شرعی زانی پر قائم نہیں ہوسکتی تو بجائے حد کے کوئی کفارہ دے کر یہ بری ہوسکتا ہے اور کفارہ کیا ہے اور مسلمانان کو زانی سے تعلقات رکھنی کسی صورت میں جائز ہیں یا نہیں۔

الجواب:۔ اس گناہ کا کفارہ توبہ و استغفار اور آئندہ کو احتراز کرنا ہے اور جب کہ وہ توبہ کرلے تو اس سے تعلقات رکھنا روا ہے[2]

زنا کرنے کے بعد توبہ کرنا

سوال (۴۶) اگر کوئی شخص زنا یا کسی گناہ کا مرتکب ہوا، اور پھر پورے اخلاص سے توبہ کرے تو توبہ اس کی قبول ہوگی یا نہیں۔

---

[1] زانی زانیہ کی سزا اسلام میں اگر شادی شدہ ہے تو سنگسار کرنا ہے اور غیر شادی شدہ ہے تو سو کوڑے مارنا، مگر ہندوستان دارالاسلام کے حکم میں نہیں ہے اس لئے یہ سزا یہاں جاری نہیں ہوسکتی ہے اذا وجب الحد وکان الزانی محصنا رجمہ بالحجارۃ حتی یموت الخ وان کان غیر محصن فحدہ مائۃ جلدۃ ان کان حرا (عالمگیری مصری باب ثالث ص ۱۳۵ ج ۲ و ص ۲۰۰ ج ۲) ظفیر

[2] ہندوستان میں حد شرعی جاری نہیں ہوسکتی ہے اسلئے توبہ و استغفار کے سوا کوئی صورت نہیں۔ ظفیر

الجواب: توبہ اس کی قبول ہو گی[1]

اقرار زنا کے بعد گواہوں کی ضرورت نہیں ہے

سوال (۴۷) اگر زانی زنا کا اقرار کرلے اور لڑکا ولد الحرام پیدا ہو جائے تو گواہوں کی ضرورت ہے یا نہیں۔

(۲) زانی کی حد زانی کی کیا حد ہے۔

الجواب: گواہوں کی ضرورت نہیں ہے[2]

(۲) حد شرعی اس وقت میں جاری نہیں ہو سکتی ہے[3]، ویسے تو م کی نظر سے جو کچھ ان کو تنبیہ ہو سکے کی جاوے ان کو برادری سے خارج رکھا جاوے جب تک کہ وہ توبہ کرے۔

زنا کا شک کرنا درست نہیں

سوال (۴۸) زید چند لوگوں کو جمع کرکے بیان کیا کہ مجھے بکر کی نسبت اپنی زوجہ کے ساتھ زنا کرنے کا شک ہے جو بکر کے دیرینہ مخالف ہیں سبھی شہادت زنا کی دیتے ہیں اس صورت میں بکر کو زانی ٹھہرانا کیسا ہے۔ اور زید نے اس کے بعد تین دن زوجہ کو اپنے پاس رکھ کر لوگوں کی فہمائش پر علیحدگی کی اور زید پر اور زوجہ پر کیا حکم ہے۔

الجواب: اس صورت میں بکر پر زنا کا الزام لگانا محض

---

[1] حدیث نبوی ہے التائب من الذنب کمن لا ذنب له (مشکوٰۃ ص۲۰۶) عن عائشة قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان العبد اذا اعترف ثم تاب تاب اللہ علیه متفق علیه (مشکوٰۃ باب الاستغفار والتوبة ص۲۰۳) [2] ويثبت الزنا باقراره۔ (عالمگیری مصری باب ثانی ج۲ ص۱۴۳) ظفیر [3] کیونکہ یہاں اسلامی حکومت نہیں ہے حدود کے اجراء کیلئے دارالاسلام ہونا شرط ہے فی دار الاسلام لانه لاحد فی دار الحرب (الدر المختار علی هامش رد المحتار کتاب الحدود ج۳ ص۱۹۵)

سننے پر گناہ کبیرہ ہے اس سے بکر زناکار قرار نہیں پا سکتا[1] اس پر جھوٹی تہمت لگانے والے عاصی و فاسق ہیں زید بھی عاصی و فاسق ہے توبہ کرے اور زید کی زوجہ پر بھی الزام ثابت نہیں ہے، پس اگر زید نے اس کو طلاق نہیں دی تو بدستور زید کی زوجہ ہے اس کو رکھنا چاہیئے۔

---

[1] ویثبت الزنا عند الحاکم ظاہرا بشہادۃ اربعۃ یشہدون علیہ بلفظ الزنا الخ ؛ قالوا رأیناہ ادخل کالمیل فی المکحلۃ (عالمگیری مصری ص ۱۴۳ ج ۲) ان شہد علی الزنا اقل من اربعۃ بان شہد واحد او اثنان او ثلاثۃ لا تقبل الشہادۃ ویحد الشاہد حد القذف عند علمائنا (عالمگیری مصری باب خامس ص ۱۵۱ ج ۲ و ص ۱۵۳ ج ۲) ظفیر۔

بابُ سوُم

سرقہ

(چوری وغیرہ سے متعلق احکام و مسائل)

ایک شخص نے بکر کی چیز چرا کر تیسرے کو دی جس سے وہ ہلاک [illegible] ان کس پر ہے

سوال (۱) زید نے عمر کے کہنے سے کسی کی چیز چُرا کر بکر کو دی اور بکر سے ہلاک ہوگئی اس چیز کا ضامن کون ہوگا۔

الجواب:۔ اس چیز کا ضامن بکر ہوگا اور بکر چور سے یعنی زید سے رجوع کریگا کما فی الدرالمختار وفیہ لو استھلکہ المشتری منہ والموھوب لہ فللمالک تضمینہ و فی ردالمحتار المعروف بالشامی تو [illegible]: فللمالک تضمینہ: ای تضمین المشتری او الموھوب لہ ثم یرجع المشتری علی السارق بالثمن لا بالقیمۃ تاتارخانیہ عن المحیط وفیھا عن شرح الطحاوی لو قطع ثم استھلکہ غیرہ کان

للمسروق منه ان یضمنه قیمتها لہ شامی ص۲۱۰ ج۳ [1]

سوال (۲) جو جنگل خود سرکار کی ملک ہیں جیسے پہاڑ وغیرہ ایسے جنگل کی خودرو لکڑی وغیرہ چوری سے کاٹنی درست ہے یا نہ۔
(خودرو جنگل سے لکڑی چرانا کیسا ہے)

الجواب:- احتیاط ترک میں ہے

سوال (۳) جو مالی سرکاری یا امیروں کے باغوں میں رہتے ہیں اگر وہ اپنی طرف سے کسی کو کچھ ترکاری یا کوئی پودہ دیویں تو درست ہے یا نہیں۔
(نگران باغ بغیر اجازت مالک کے اگر جو چیز دے وہ جائز نہیں۔)

الجواب:- یہ جائز نہیں ہے: کیونکہ یہ محافظ ہے مالک نہیں)

سوال (۴) زید کے کچھ روپے چوری ہوگئے زید نے عمرو پر شبہ کیا اور زید کا ظن غالب عمرو پر ہے اور عمرو انکار کرتا ہے اور زید کو عمرو کی قسم پر اعتبار نہیں ہے اگر زید عمرو سے روپیہ لے لے تو جائز ہے یا نہیں اور زید کو گناہ حق العباد کا ہوگا یا حق اللہ کا یا کچھ نہیں۔
(صرف شبہ کی بنیاد پر ضمان لینا درست نہیں)

الجواب:- زید کو عمرو سے ضمان لینا درست نہیں ہے اور اگر زید نے اپنے گمان کے موافق عمرو سے ضمان لیلی اور فی الحقیقت عمرو نے چوری نہ کی تھی تو زید عند اللہ ماخوذ ہوگا اور حق العباد اس کے ذمہ رہیگا [2]

سوال (۵) زید نے خالد کی بکری چوری کرکے تلف کردی خالد نے بکری کی قیمت بنرخ گراں زید سے لے کر بکری کے دعوے سے
(چور سے ضمان لینا)

---

[1] رد المحتار باب کیفیۃ القطع واثباتہ ص۲۹۱ ج۳ - ظفیر [2] السرقۃ انما تظهر باحد الامرین اما بالبینۃ او بالاقرار (عالمگیری مصری کتاب السرقۃ ص۱۵۱ ج۲) ظفیر

دست بردار ہو گیا مگر سرکار نے زید کو نہیں چھوڑا جیل میں ڈالدیا یا جیل بھیجنے کی تقدیر پر مذکورہ بکری کی قیمت خالد کیلئے شرعاً جائز ہے یا نہیں

الجواب:۔ جائز ہے کیونکہ جیل میں جانا حد شرعی نہیں ہے جو یہ خیال کیا جاوے کہ ضمان ساقط ہونی چاہیئے۔ شامی میں ہے (ان انتفاء الضمان انما ھو بسبب القطع[1] الخ) الحاصل چونکہ سارق کا قطع ید نہیں ہوا جو کہ حد شرعی ہے تو ضمان کا لینا جائز ہے۔ فقط۔

قبر کی چادروں کا چوری کرنا اور اس کی ملکیت

سوال (۲) قبور اولیاء پر ملک پنجاب میں عموماً غلاف قیمتی اور جھاڑ وغیرہ ڈالے ہوئے ہوتے ہیں اور وہ قبور بیت مقفل میں ہوتی ہیں ورثہ خانقاہ اس مال کی حفاظت کرتے ہیں۔ یہ مال ورثہ کا مملوک ہے یا نہیں اگر کوئی شخص اجنبی غلاف چرا کر اپنے استعمال میں لاوے تو حلال ہے یا نہیں، زید اس قبر سے جو مقفل محرز ہے اتنی قدر غلاف خفیۃً اٹھا کر بھاگ جاتا ہے جن کی قیمت نصاب سرقہ تک ہو جاوے تو یہ شخص بعد ثبوت کے مستحق حد سرقہ کا ہے یا نہیں

الجواب مالک ان اشیاء غلاف وغیرہ کا وہ ہے جس نے وہ غلاف وغیرہ ڈالا اور رکھا ہے اور چرانا ان اشیاء کا کسی کو جائز نہیں ہے لیکن ان اشیاء کی چوری سے حد سرقہ واجب نہیں ہوتی[2] جیسا

---

[1] ردالمحتار باب کیفیۃ القطع ص ۳۲۰ ج ۳ [2] ولو سرق من القبر دراھم او دنانیر او شیئا غیر الکفن لا یقطع بالاجماع اختلفت الائمۃ رحمھم اللہ تعالیٰ فیہ اذا کان القبر فی بیت مقفل والاصح انہ لا یقطع سواء نبش الکفن او سرق من تابوت فی القافلۃ وکذا لو سرق الکفن من بیت فی تابوت فی القافلۃ لا یقطع (عالمگیری مصری ص ۔ ج ۲ کتاب السرقۃ)

کنز نمبر: ... میں ہے وکذا لو سرقہ من بیت فیہ قبر او میت لتاولہ بزیارۃ القبر اھ[1]

سوال (۷): اگر زید عالم صورت اولیٰ میں قبور سے غلاف وغیرہ اٹھا کر استعمال کرنا جائز اور حلال سمجھے اور حلت میں یہ تاویل پیش کرے کہ ورثہ اہل قبور تضییع مال کے مرتکب ہیں، لہٰذا ایسے مال کو خفیہ اٹھا کر استعمال کرنا ہر ایک مسلم کو جائز ہے۔

قبر کے غلاف کے استعمال کو جائز سمجھنا اور اس کی تاویل کرنا

الجواب :- یہ تاویل اس کی غلط ہے اور چرانا ان اشیاء کا درست نہیں ہے اور استعمال کرنا درست نہیں ہے[2]

سوال (۸) چار شخصوں نے مل کر چوری کی ان میں سے دو شخص اپنے اوپر اقرار کرتے ہیں اور باقی ساتھیوں پر گواہی دیتے ہیں یہ گواہی معتبر ہے یا نہیں۔

چوری کا اقرار اور دوسرے کیلئے اس کی گواہی

الجواب :- اقرار کرنے والوں کا اقرار اپنی نفس پر معتبر ہے اور گواہی ایسے لوگوں کی معتبر نہیں ہے[3]

---

[1] الدر المختار علی هامش رد المحتار کتاب السرقۃ ج ۳ ص ۲۰۳ - ظفیر [2] و بنبش بقبور و لو کان القبر فی بیت مقفل فی الاصح او کان الثوب غیر الکفن وکذا لو سرقہ من بیت فیہ قبر او میت لتاولہ زیارۃ القبر (الدر المختار علی هامش رد المحتار کتاب السرقۃ ج ۳ ص ۲۰۳) حد نہیں ہے لیکن چوری بہرحال چوری ہے تعبیر چوری سے کی گئی ہے ظفیر [3] السرقۃ انما تظهر باحد الامرین اما بالبینۃ او بالاقرار لو اقر السارق فالقاضی لا یحتاج السؤال عن المسروق (عالمگیری مصری کتاب السرقۃ ج ۲ ص ۱۸۱) اور گواہ کیلئے شرط ہے کہ وہ عادل ہوں اسلئے کہ اسکی گواہی دوسروں کے حق میں معتبر نہیں کیونکہ چوری کی وجہ سے وہ فاسق کے حکم میں ہوگیا۔ ظفیر

چوری کا روپیہ خفیہ طور پر مالک کو پہونچا دے تو چور بری ہو جائے گا

سوال (۹) ایک شخص نے کسی کا روپیہ چوری کیا بعد چند روز کے اسے ندامت ہوئی اور خیال ہوا کہ اب اس کا روپیہ کسی طرح سے اس کے یہاں پہنچا دینا چاہیئے اگر یہ سارق اتنی رقم اصل مالک کے یہاں کسی طرح سے پہونچا دیوے اور اس کو خبر نہ ہو تو یہ بری الذمہ ہو جائے گا یا نہ۔

الجواب:- کسی طریق سے بھی اگر روپیہ اس کے پاس پہونچا دیوے گا تو مواخذہ سے بری ہو جائے گا، خبر کرنے کی کچھ ضرورت نہیں ہے[۱]

چوری کے روپے سے تجارت کی تھی نقصان ہوا اب بقیہ روپیہ واپس کرے یا پورا دیوے

سوال (۱۰) ایک شخص نے کسی کا روپیہ چرایا اور اس روپیہ مسروقہ سے تجارت کی اس میں اس کو نقصان ہوا تو سارق کل روپیہ اصل مالک کو واپس کرے یا نقصان کے بعد جو روپیہ بچا ہے وہ دیگا۔

الجواب:- کل روپیہ مسروقہ دینا چاہیئے[۲]

چوری کے روپیہ سے نفع ہوا اسکا مالک کون ہے

سوال (۱۱) ایک شخص نے کسی کا روپیہ چوری کیا اور اس روپیہ مسروقہ سے تجارت کی اور نفع ہوا تو اس منافع کا مالک کون ہوگا اور صدقہ کرنا نفع کا واجب ہے یا مستحب۔

---

[۱] وترد العین لو قائمۃ وان باعہا او وہبہا لبقائہا علی ملک مالکہا (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب کیفیۃ القطع ص۲۹۹ ج۳) ویبرأ بردہا ولو بغیر علم المالک فی البزازیۃ غصب دراہم من کیسہ ثم ردہا فیہ بلا علمہ بریٔ وکذا لو سلمہ الیہ بجہۃ اخری کہبۃ او ایداع او شراء وکذا لو اطعمہ فاکلہ (الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب الغصب ص۱۵۰ ج۵) ظفیر

[۲] وترد العین لو قائمۃ الخ لبقائہا علی ملک مالکہا (ایضاً) ظفیر۔

الجواب :۔ نفع کا مالک سارق ہے اور صدقہ کرنا اس کا مستحب ہے واجب نہیں ہے۔

چور کا مالک سے اجمالی معاف کرانا کافی ہے یا نہیں

سوال (۱۲) زید نے بکر کی مصاحبت میں رہ کر چند اشیاء مملوکہ بکر کی چرالی تھی، ان اشیاء مسروقہ میں سے کچھ اشیاء موجود ہیں اور کچھ ہلاک ہوگئی ہیں، زید کا یہ ارادہ ہے کہ حق العبد بخشوالے اور یہ بار اس کے گردن پر نہ رہے جس پر اگر زید ظاہر طور سے بکر سے اپنے فعل اور اشیاء مسروقہ کی تفصیل کرے اور معافی لے تو باعث بے اعتباری اور سخت شرمساری زید کا ہے کیا اگر زید بکر سے یہ کہے کہ تو مجھے فی سبیل اللہ سب حقوق اپنے جلی و خفی جو تیرے مجھ پر ہوں یا کوئی چیز تیری بلا اجازت میں نے اٹھالی ہو تو معاف کردے اور بکر بھی راضی ہوجاوے تو اس اجمال سے سرقہ کا گناہ معاف ہوجاتا ہے یا نہیں اور اس وقت جو اشیاء مسروقہ میں سے زید کے پاس موجود ہیں وہ اس پر درست ہوجاتی ہیں یا نہیں۔

الجواب :۔ زید کے ذمہ ضروری ہے کہ جو اشیاء مسروقہ بکر کی اس کے پاس موجود ہیں وہ بکر کو واپس کردے اور جو ہلاک ہوگئی ان کو معاف کرادے یا ضمان دیوے باقی مجملاً معاف کرانا جو سوال میں مذکور ہے اس میں تفصیل ہے، شرح فقہ اکبر میں ہے ثم هل يكفيه ان يقول على دين فاجعلني في حل ام لابد ان يعين مقداره ففي النوازل رجل له على آخر دين وهو لا يعلم بجميع ذلك فقال له المديون ابرئني مما لك علي فقال الدائن ابرئتك قال نصير رحمه الله تعالى لا يبرأ الا عن مقدار ما يتوهم اى يظن انه عليه وقال محمد

بن سلمۃ یلزم عن الکل قال الفقیہ ابو اللیث حکم القضاء ما قالہ وحکم الآخرۃ ما قالہ نصیر الخ[۱] امام ابو اللیث کی تفصیل سے معلوم ہوا کہ قضاءً تمام حقوق ساقط ہیں اور دیانۃً یعنی عند اللہ و بحکم اخروی صرف وہی ساقط ہوئے جن کا دائن کو علم ہے اور بہر حال جو اشیاء موجود ہیں ان کو واپس کرنا ضروری ہے یا صاف طور سے ہبہ کرانا لازم ہے کہ فلاں فلاں اشیاء تیری میرے پاس موجود ہیں وہ مجھکو ہبہ کر دے کیونکہ جو تفصیل اوپر مذکور ہے وہ دیون میں ہے نہ اعیان موجودہ میں، فقط۔

نصاب سے کم مال مسروقہ کی ہلاکت پر ضمان لازم ہے

سوال (۱۳) مال مسروقہ جس میں قطع ید نہیں ہے اس کے ہلاک اور استہلاک سے سارق مال کا ضامن ہے یا نہیں تو اگرچہ سرقہ گواہوں یا اقرار سے ثابت ہو اور جب اس زمانہ میں حکم کو قطع ید کا حکم نہیں تو ایسی صورت میں مال مسروقہ جو کہ لائق قطع ید ہے اس کے ہلاک یا استہلاک سے سارق مال کا ضامن ہے یا نہ اگر سرقہ کا ثبوت گواہوں سے ہو یا اقرار سے۔

الجواب:- شامی نے کتاب الغصب میں صاحب فتح القدیر سے نقل کیا ہے قولہ وفیہ لابن الکمال کلام الخ حاصلہ ان السرقۃ داخلۃ باعتبار اصلہا فی الغصب الا ان فیہا خصوصیۃ ادخلتہا فی الحدود فلا ینافی دخولہا باعتبار اصلہا فی الغصب الخ[۲] ص ۱۴۲ ج ۵ شامی وفی کتاب السرقۃ من الدر المختار وصح رجوعہ عن اقرارہ بہا وان ضمن المال الخ لاقرارہ علی نفسہ۔ قولہ لاقرارہ علی نفسہ علۃ

---

[۱] شرح فقہ اکبر ص ۵۳ [۲] رد المحتار کتاب الغصب ص ۱۵۶ ج ۵ ـ ظفیر۔

للزوم الحال فی المسئلتین الخ[1] ان عبارات سے واضح ہوا کہ مال مسروقہ جس میں قطع ید نہیں ہے یا بوجہ عدم وجود شرائط قطع کے قطع ید نہیں ہوسکتا اس کی ضمان بصورت ہلاک واستہلاک لازم ہے

عورت کی چوری کے شبہ میں اسکا مال لینا درست نہیں

سوال (۱۴) ایک شخص کی والدہ کو اس کی زوجہ پر یہ شبہ ہوتا ہے کہ گھر کی چیزیں جنس وغیرہ لے کر فروخت کرتی ہے بلکہ اس شخص کی والدہ نے اپنے لڑکے کو کئی دفعہ دکھلا دیا کہ یہ چیزیں نکالی ہوئی ہیں اور لڑکے کو بھی یقین ہوا کہ یہ چیز تھوڑی تھوڑی نکلی ہوئی ہے مگر کسی نے آج تک دیکھا نہیں نہ چیز نکالتے ہوئے نہ فروخت کرتے ہوئے، شخص مذکور کی زوجہ کا کچھ روپیہ رکھا ہوا تھا اس شخص نے اپنی والدہ کے کہنے سے وہ روپیہ خود لے لیا اس روپیہ کا مالک کون ہوگا اور اس عورت کی چوری کے بارے میں کیا حکم ہے۔

الجواب:- چوری کے ثبوت کی دو ہی صورتیں ہوتی ہیں۔ یا وہ عورت خود اقرار کرے یا دو گواہ عادل گواہی چوری کی دیویں۔ بدون اس کے ثبوت چوری کا نہیں ہوسکتا۔[2] پس وہ روپیہ جو عورت کا رکھا ہوا ہے شوہر کو اس کا اٹھا لینا اور رکھ لینا درست نہیں ہے، وہ روپیہ عورت کو دیدینا چاہئے۔ فقط۔

اقرار کرنے کے بعد چور کا پھر رجوع کرنا

سوال (۱۵) از تودہ گندم غیر پیمانہ شدہ قدرے گندم دزدیدہ شد وریخت دانہا تا بخانہ یکے رسید چوں اورا تہمت بدزد دارند گفت کہ بے شک من دزدیدہ ام ولیکن فی الحال کدام امیر

---

[1] ردالمحتار کتاب السرقۃ ص ۲۶۱ ج ۳۔ ظفیر [2] انما السرقۃ تظہر باحد الامرین اما بالبینۃ او بالاقرار (عالمگیری مصری کتاب السرقۃ ص ۱۵۰ ج ۲) ظفیر۔

دعاکم را نگویند آں قدر کہ دزدیدہ ام شمارا ادا خواہم کرد، پس از چند روز منکر از اقرار در یختت داہنا تا بخانہ خود گردید، اکنوں دو گواہ نزد مدعی بر ریختن داہنا تا بخانہ مدعا علیہ و دو گواہ دیگر بر اقرار مدعی علیہ ہستند و بر فعل سرقہ ہیچ گواہ نیست پس ہمیں گواہان سرقہ ثابت خواہد شد یا نہ۔ اگر ثابت شود پس انداز مجہول است بچہ قدر ضمانت بر او لازم گردد۔

الجواب :۔ قال فی الدر المختار و صح رجوعہ عن اقرارہ بھا و ان ضمن المال[1]۔ اس عبارت درمختار اور اس پر شامی نے جو کچھ لکھا ہے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ اقرار کرنے کے بعد رجوع کرنے اور انکار کرنے سے قطع ید ساقط ہو جاتا ہے لیکن مال کی ضمان لازم ہے، پس جو مقدار سارق بیان کرے بصورت نہ معلوم ہونے مقدار کے اس کے ذمہ وہی لازم ہے۔

قیمت کفن میں سے چوری کرنا

سوال (۱۶) ایک شخص نے کفن میں سے دام چرائے پھر ظاہر ہو گیا اس کی نسبت کیا حکم ہے۔

الجواب :۔ وہ دام جو اس نے چرائے مالکان کفن یعنی اہل میت کو جنھوں نے کفن دیا ہو واپس کرے یا ان سے معاف کرا لیوے اس گناہ سے پاک ہو جاوے گا۔

---

[1] الدر المختار علی ھامش رد المحتار کتاب السرقہ ص ۲۶۱ / ج ۳۔ ظفیر

باب چہارم

حد شرب

شراب وغیرہ پینے کی سزا اور اسکے متعلق احکام ومسائل

شرابی کی سزا کا ثبوت

سوال (۱) شارب الخمر کیلئے اسّی کوڑے کا حکم کون سی حدیث سے مستفاد ہوتا ہے، نبی کریمؐ کے زمانہ میں تو نعال اور کھجوروں کی شاخوں کی سزا دی گئی ہے جیسا کہ عبد اللہ بن جندبؓ کی حدیث میں مصرح موجود ہے۔

الجواب:۔ دلیل اس کوڑے کی اجماع صحابہ رضی اللہ عنہم ہے اور فتح القدیر میں اس کی پوری بحث کی ہے اور احادیث اور آثار سے ثابت کیا ہے فلیراجع منہ[1]۔

---

[1] وحد الخمر والسکر فی الحر ثمانون سوطا لاجماع الصحابة یفرق علی بدنه کما فی حد الزنا (هدایه) لا یجزی ضرب شارب الخمر وکذا غیره ممن وجب علیه الحد بالنعال وان کانوا یضربون فی العهد النبوی بالنعال والعصا والایدی لانعقاد الاجماع من الصحابة ومن بعدهم علی ترکه (حاشیه هدایه ۳۰۵ باب حد الشرب) ظفیر

شرابی کو کیا سزا دی جائے

سوال (۲) تین لوگوں نے بظاہر شراب پی ہے ان کے لئے کیا سزا ہونی چاہیئے۔

الجواب:- اگر دو عادل گواہوں سے کسی شخص کا شراب پینا ثابت ہوجاوے تو شریعت میں اس کی سزا اسّی کوڑے ہیں[1] مگر یہ سزا حکومت اسلامی ہونے کی صورت میں حاکم اسلام یعنی قاضی جاری کرسکتا ہے اور اب چونکہ حکومت اسلامی نہیں ہے تو یہ حد بھی جاری نہ ہوگی[2] لہذا ان لوگوں کو تنبیہ برادری کے طریقے سے کی جاوے یعنی اول ان سے توبہ کرائی جاوے اور اگر وہ توبہ نہ کریں تو ان سے تعلقات برادرانہ منقطع کرائے جاویں۔ فقط

غیبت سود خوری کی سزائیں

سوال (۳) غیبت۔ لواطت۔ سود خوری۔ شراب نوشی، جوا کیلئے شریعت میں کوئی حد مقرر ہے یا نہیں۔

الجواب:- غیبت کا کفارہ یہ ہے کہ جس کی غیبت کی ہے اس سے معافی کرا دے اور توبہ کریں اور لواطت میں اگر دار الاسلام ہو تو تعزیر ہے[3]، اور

---

[1] ولا يثبت الشرب بها اى بالرائحة بل بشهادة رجلين الخ او يثبت باقراره مرة صاحيا ثمانين سوطا للحر وفرق على بدنه كحد الزنا الخ الدر المختار على هامش رد المحتار كتاب الحدود باب حد الشرب ص۲۲۶ ج۳ و ص۲۲۷ ج۳ ظفير

[2] في دار الاسلام لانه لا حد بالزنى في دار الحرب (الدر المختار على هامش رد المحتار كتاب الحدود ص۱۹۵ ج۳) ظفير

[3] ولا يحد بوطئ بهيمة بل يعزر وتذبح ثم تحرق ويكره الانتفاع بها حية وميتة الخ او بوطئ دبر وقالا اى فعل بالاجانب حد وان في عبده او امته او زوجته فلا حد اجماعا بل يعزر الخ وفي الفتح يعزر ويسجن حتى يموت او يتوب (در مختار) قوله او بوطئ دبر اطلقه فشمل دبر الصبي والزوجة (رد المحتار كتاب الحدود مطلب في وطئ الدبر ج۳ ص۲۲۰) ظفير

سود خواری میں سود کا واپس کرنا اور توبہ کرنا بھی کفارہ ہے۔ فقط۔

شرابی سے تعلقات

سوال (۴) ایک شخص مسلمان شراب پیتا ہے مسلمانوں کو اس سے برتاؤ کرنا کیسا ہے۔

الجواب:۔ ایسے شخص سے ملنا جلنا اور تعلقات رکھنا درست نہیں ہے [1]

[illegible] کی کیا سزا ہے

سوال (۵) ایک شخص عرصہ پندرہ سولہ سال سے شراب پیتا ہے اور باوجود فہمائش کے باز نہیں آتا آخر مسلمانوں نے متفق ہو کر اس کو مسلمانوں کی جماعت سے خارج کر دیا، چھ سات آدمی اس کے طرفدار ہیں، اب لوگ کہتے ہیں کہ یہ رات دن پینے والا شراب کا معذور اور بیمار ہے نہ پینے سے بیمار ہو کر مرجائے گا ایسے شخص کے واسطے شرعاً کیا حکم ہے اس کو شریک کرنے کی کیا صورت ہے اور کچھ نقد روپیہ کی سزا مسلمان دے سکتے ہیں یا نہیں اور جو لوگ اس کے طرفدار ہیں ان کے لئے کیا حکم ہے۔

الجواب:۔ اس زمانہ میں شرعی حد تو جاری نہیں ہو سکتی [2]، مسلمانوں کا کام یہی ہے کہ اگر کوئی مسلمان حرام فعل چوری یا بدکاری یا شراب خواری کرے تو اس کو سمجھا دیں اور توبہ کرا دیں لیکن پھر بھی اگر نہ مانے تو وہ جانے اسی پر مواخذہ ہے سمجھانے والے بری الذمہ ہیں اور جرمانہ مالی کرنا درست نہیں ہے ہاں یہ ضرور ہے کہ مسلمانان اس سے نفرت رکھیں اور بخوشی

---

[1] حد اشی کوڑے کیلئے دارالاسلام ہونا شرط ہے ہندوستان جیسے ملک میں اخلاقی سزا ترک تعلقات ہی ہو سکتی ہے لانہ لاحد فی دار الحرب (الدر المختار علی هامش رد المحتار کتاب الحدود ص ۱۹۵ ج ۳) ظفیر [2] الدر المختار علی هامش رد المحتار کتاب الحدود ص ۲ ج ۳

اس سے نہ ملیں اگر کوئی مجبوری یا فتنہ ہو تو خیر ورنہ بہتر یہی ہے کہ اس سے قطع تعلق رکھیں اور جب تک وہ توبہ نہ کرے اس سے بخوشی ملنا جلنا اختیار نہ کریں باقی مجبوری کو۔ تو کچھ مصلحت ومناسب وقت ہو کریں اور خاموش ہو رہیں اس سے زیادہ مسلمانوں کے اختیار میں کچھ نہیں ہے کہ اپنی ناراضی اس سے ظاہر کر دیں اور ہو سکے تو قطع تعلق کر دیں۔

شراب اور بھنگ کے استعمال میں فرق ہے یا نہیں

سوال (۲) شراب اور بھنگ پینے والے کی حد شرعی ایک ہے یا علیحدہ علیحدہ۔

الجواب۔ حد شرعی تو اس ملک میں بوجہ نہ ہونے حکومت اسلام کے جاری نہیں ہو سکتی ویسے حرمت کے حکم میں دونوں برابر ہیں[1] اور دونوں فاسق ہیں توبہ کریں۔ فقط۔

---

[1] وعند محمد ما اسکر کثیرہ فقلیلہ حرام وھو نجس ایضا قالوا وبقول محمد ناخذ الخ (رد المحتار باب حد الشرب ص ۲۲۵ ج ۳)۔ ظفیر۔

باب پنجم

حد قذف

(کسی پاکدامن کو زنا کی تہمت لگانا اور اس کے متعلق احکام و مسائل)

کیا زنا کے ثبوت کیلئے چار گواہ ضروری ہیں

سوال (۱) زنا کے ثبوت کیلئے چار گواہوں کا ہونا ضروری ہے یا نہ۔

الجواب:۔ ضروری ہے[۱]

چار سے کم گواہوں سے زنا ثابت نہیں

سوال (۲) اگر چار گواہ نہ ہوں تو زنا ثابت ہو سکتا ہے یا نہ۔

الجواب:۔ نہیں[۲]

---

[۱] ویثبت الزنا عند الحاکم ظاہرا بشہادۃ اربعۃ یشہدون علیہ بلفظ الزنا (عالمگیری مصری کتاب الحدود ج ۲ ص ۱۴۳)
[۲] لا تقبل شہادۃ علی الزنا الا شہادۃ اربعۃ احرار مسلمین (عالمگیری مصری کتاب الحدود ج ۲ ص ۱۵۱ / ۳۶)

صرف والدین کے کہنے سے زنا ثابت نہیں ہوتا

سوال (۳) زانیہ کے والدین اگر یہ کہدیں کہ ہم نے اپنی آنکھ سے زنا کرتے دیکھا تو زنا ثابت ہوگا یا نہیں۔

الجواب:۔ نہیں[1]

جب قاذف چار گواہ نہ پیش کرسکے

سوال (۴) اگر تہمت لگانے والا چار گواہ نہ لاسکا تو حد قذف کا مستحق ہے یا نہ۔

الجواب:۔ ہے۔

تہمت زنا لگانے والے کی سزا

سوال (۵) ایک شخص ایک عورت پر الزام لگاتا ہے اور یہ بھی کہتا ہے کہ ہم نے آنکھ سے نہیں دیکھا، غرض کہ الزام ثابت نہیں ہے ایسے شخص کیلئے کیا حکم ہے۔

الجواب:۔ مسئلہ یہ ہے کہ شوہر عورت کے جو اولاد ہو اس کا نسب اس کی شوہر سے ثابت ہوتا ہے، غیر کی طرف نسب نہیں ہوسکتا جیساکہ حدیث شریف میں وارد ہے الولد للفراش وللعاھر الحجر[2] یعنی اولاد اسی شخص کی طرف منسوب ہوگی جس کی وہ زوجہ ہے اور تہمت لگانا بدون تحقیق کے کسی شخص پر جائز نہیں ہے، حدیث شریف میں اس کی ممانعت وارد ہے اور تہمت لگانے والا سخت گنہگار ہے بلکہ حکم شریعت کا یہ ہے کہ اگر تہمت لگانے والا گواہ نہ پیش کرسکے تو اس پر حد قذف واجب ہوتی ہے[3]۔ فقط

---

[1] وان شھد علی الزنا اقل من اربعۃ بان شھد واحد او اثنان او ثلاثۃ لاتقبل الشہادۃ (عالمگیری مصری کتاب الحدود ص ۱۵۱ ج ۲) [2] مشکوٰۃ شریف ص ۲۸۷ ج ۲ کتاب اللعان

[3] اذا قذف الرجل رجلا محصنا او امرأۃ محصنۃ وطالب المقذوف بالحد حدہ الحاکم ثمانین سوطا ان کان القاذف حرا وان کان عبدا حدہ اربعین سوطا (عالمگیری مصری کتاب الحدود ص ۱۶۰ ج ۲)

تہمت زنا اور اس کی سزا | **سوال (۶)** ایک شخص نے ایک عابد متقی ذی عصمت پر زنا کی تہمت لگائی اور گواہ پیش نہ کر سکا، صرف ایک شخص نے اتنا کہا کہ فلاں مرد اور عورت کو راستہ سے گزرتے ہوئے دیکھا[1]۔

(۲) اس ملک میں بادشاہ اسلام اور قاضی نہیں ہے جس کی طرف سے حدود شرعیہ نافذ ہوں تو ایسے شخص کے لئے عندالشرع کیا حکم ہے۔

الجواب:- اس صورت میں زنا ثابت نہیں ہے[1]۔

(۲) اس ملک میں حدود جاری نہیں ہو سکتے لہذا وہ تہمت لگانے والا توبہ کرے اور مقذوف سے معافی مانگے[2]، فقط

بلا ثبوت تہمت زنا کا حکم | **سوال (۷)** جو شخص بلا ثبوت شرعی کسی مسلم پر تہمت زنا و افعال خبیثہ لگائے تو اس کا کیا حکم ہے اور اس کو شہرت دینا کیسا ہے۔

الجواب:- بدون ثبوت شرعی کے کسی مسلمان پر تہمت زنا و افعال خبیثہ لگانا حرام اور معصیت کبیرہ ہے اور اگر حکومت اسلامیہ ہو تو قاذف پر حد قذف لازم ہوتی ہے[3] وتفصیلہ فی کتب الفقہ، فقط

---

[1] قال اللہ تعالیٰ لولا جاؤ علیہ باربعۃ شہداء فاذ لم یاتوا بالشہداء فاولئک عند اللہ ہم الکاذبون (سورۃ النور رکوع ۲-) [2] تہمت لگانیوالے کی سزا اسّی کوڑے ہے ارشاد ربانی ہے والذین یرمون المحصنت ثم لم یاتوا باربعۃ شہداء فاجلدوہم ثمانین جلدۃ ولا تقبلوا لہم شہادۃ ابدا واولئک ہم الفاسقون (سورۃ النور- ۱) [3] ارشاد ربانی ہے والذین یرمون المحصنت ثم لم یاتوا باربعۃ شہداء فاجلدوہم ثمانین جلدۃ ولا تقبلوا لہم شہادۃ ابدا واولئک ہم الفاسقون (سورۃ النور- ۱) لانہ لا حد فی دار الحرب الخ (الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب الحدود ۱۹۹/۳۷) ظفیر

(اور جو لوگ اس طرح کی غلط چیزوں کی شہرت کرتے ہیں وہ سخت گنہگار ہیں[1] ۔ ظفیر)

تہمت لگانے والے کے ساتھ کیا کیا جائے

سوال (۸) ایک عورت سن رسیدہ ۹ ر سال سے بیوہ ہوگئی ہے، چال چلن اسکا بہت اچھا ہے مگر کوئی دوسرا مرد اس کے گھر میں نہیں ہے اس لئے وہ ایک مرد نوکر رکھ کر زراعت کا کام کراتی تھی چند لوگ اس کے دشمن پہلے سے ہیں، انھوں نے بلا دیکھے اس نوکر سے تہمت لگائی اور جامع مسجد میں بروز جمعہ نوکر کے ہاتھ پر قرآن شریف رکھ کر پوچھا، اس نے قسم کھا کر کہا کہ ہماری ماں کی عمر کی عورت ہے، میں بھی اس کو ماں سمجھتا ہوں۔ لوگوں نے اس کو سچا سمجھ کر چھوڑ دیا اور مخالفین سے رنجیدہ ہوگئے، دو تین ماہ کے بعد مسماۃ نے اس نوکر کو چھوڑ دیا، تب دشمنوں نے اس نوکر کو بہکا کر کہلا دیا کہ ہماری آشنائی اس عورت سے تھی، پنچائت قائم کرکے اس نوکر کے کہنے پر عورت بیوہ کے پچاس جوتہ مار کر منھ پر کالک لگا کر ذات سے نکال دیا، اس صورت میں ان لوگوں کے لئے شرعاً کیا حکم ہے۔

الجواب:۔ تہمت لگانے والا شخص اور اس کے بہکانے والے فاسق وعاصی ہیں ان کے قول کا اعتبار نہیں ہے اور ان کے کہنے سے عورت مذکورہ کو برادری سے خارج کرنا اور پانی وغیرہ بند کردینا درست نہیں ہے ان ظالموں کو ایسے ظلم سے توبہ کرنی چاہیئے اور اس قدر ظلم اس

---

[1] ان الذین یحبون ان تشیع الفاحشۃ فی الذین آمنوا لھم عذاب فی الدنیا والآخرۃ (سورۃ النور رکوع ۔ ۲) ظفیر۔

عورت بیوہ پر زنا حق نہ کرنا چاہئے اور توبہ کرنی چاہیئے۔[1]

تہمت لگانے کے بعد کہتا کہ میں نے غلط کہا تھا

سوال (۹) نوری نے مسجد میں بیان کیا کہ ہم خان محمد کے پیچھے نماز نہیں پڑھیں گے کیونکہ وہ ولدالزنا ہے اس وجہ سے کہ اس کی ماں کو اس کے پہلے شوہر نے طلاق نہیں دی تھی اور اس کے والد نے اس سے نکاح کر لیا چونکہ یہ نکاح صحیح نہیں ہوا اس لئے اس کے ماں باپ دونوں زانی اور اولاد ولدالزنا ہوئے اور ولدالزنا کے پیچھے نماز درست نہیں ہے۔ پھر نوری نے اس بات کا اقرار کیا کہ ہم نے رنج وغصہ کی وجہ سے ایسا کہا ہم سے قصور ہوا، اس صورت میں نوری کے لئے کیا حکم ہے۔

الجواب:۔ اگر حدود جاری ہوتی تو نوری مستحق حد قذف تھا۔[1] اب صرف توبہ کرنا چاہیئے اور خان محمد وغیرہ سے قصور معاف کرلے کیونکہ اپنے بیان سابق کی نوری نے خود تکذیب کی لہٰذا جھوٹا ہونا اس کا محقق ہوگیا۔

---

[1] اگر اسلامی حکومت ہوتی تو ان پر حد قذف کے اسّی کوڑے لگتے کیوں کہ ارشاد ربانی ہے والذین یرمون المحصنٰت ثم لم یاتوا باربعة شهداء فاجلدوهم ثمانین جلدة ولا تقبلوا لهم شهادة ابدا واولٰئك هم الفاسقون (سورۃ النور رکوع ۱۔) ظفیر [2] القذف فی الشرع الرمی بالزنا اذا قذف الرجل رجلا محصنا او امرأة محصنة بصریح الزنا وطالب المقذوف بالحد حده الحاکم ثمانین سوطا ان کان القاذف حرا وان کان عبدا حده اربعین سوطا کذا فی فتح القدیر (عالمگیری کتاب الحدود باب سابع ج۲ ۱۶۰) ظفیر۔

حدود کے علاوہ دوسرے مختلف جرائم اور انکی سزا سے متعلق احکام و مسائل

جس جانور کیساتھ آدمی نے جماع کیا اس جانور اور آدمی کا حکم

سوال (۱) اگر کسی نے جانور کے ساتھ جماع کیا تو اس شخص کے بارے میں شرعی حکم کیا ہے، اور جانور کا گوشت کھانا کیسا ہے۔

الجواب:- شامی میں ہے ویعزر وتذبح البهيمة وتحرق على وجه الاستحباب ولا يحرم اكل لحمها ان[1] یعنی اگر جانور کے ساتھ کسی نے جماع کیا تو وہ شخص تعزیر دیا جاوے کوڑے مارا جاوے۔

---

[1] ولا يحد بوطئ بهيمة بل يعزر وتذبح ثم تحرق ويكره الانتفاع بها حية وميتة (در مختار) وليس بواجب كما في الهداية وغيرها وهذا اذا كانت مما لا يؤكل فان كانت تؤكل جاز اكلها عنده وقالا تحرق ايضا (رد المحتار باب لوطئ الذي يوجب الحد ج۳)

بہ حکم حاکم کے لئے ہے، اور اس جانور کو ذبح کیا جاوے، یعنی کھایا نہ جاوے لیکن یہ حکم علی وجہ الاستحباب ہے اور اگر اس کا گوشت بعد ذبح کے کھا لیوے تو درست ہے مگر اچھا نہیں اور جیسا کہ فقہاء نے اس کے گوشت کو جلانے کا حکم لکھا ہے، اسی طرح اس گوشت کو دفن کر دینا بھی درست ہے فقط

ماکول اللحم کے ساتھ وطی کی گئی اس کا اور وطی کرنے والے کا حکم

سوال (۲) زید نے بہیمہ ماکول اللحم سے وطی کی تو اس شخص پر شرعاً کیا تعزیر ہے اور اس بہیمہ ماکول اللحم کا کیا حکم ہے آیا اس کا کھانا اور دودھ پینا اور اس کے بچہ سے انتفاع لینا شرعاً جائز ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ جانور کی وطی سے تعزیر لازم ہے اور مقدار تعزیر حاکم کی رائے پر مفوض ہے اور اس بہیمہ کو ذبح کر کے جلا دینا مستحب ہے اس کا گوشت کھانا اور دودھ پینا مکروہ ہے لیکن حرام نہیں ہے اور بچہ سے انتفاع درست ہے قال فی رد المحتار یعزر وتذبح البہیمۃ وتحرق علی وجہ الاستحباب ولا یحرم اکل لحمھا ج۳ ص۱۱۳۔

حاملہ بکری سے وطی کی تو وہ حرام نہیں ہوئی

سوال (۳) بکری حاملہ سے کسی نے وطی کی وہ بکری حلال رہی یا حرام ہو گئی اگر اس کو ذبح کر کے جلایا جائے تو وضع حمل اور رضاعت کا انتظار کرنا ہو گا یا نہیں۔

الجواب:۔ رد المحتار میں ہے ویعزر وتذبح البہیمۃ وتحرق علی وجہ الاستحباب ولا یحرم اکل لحمھا الخ شامی ج۳ ص۱۱۲ اس عبارت سے واضح ہے کہ اس بکری کا کھانا حرام نہیں ہے مگر بہتر یہ ہے کہ نہ کھاویں اور

لہ رد المحتار ابحاث الغسل ج۱ ص۵۵

ذبح کرکے جلا دیں اور اگر وہ حاملہ ہے تو بہتر ہے کہ انتظار وضع حمل رضاع کا نہ کریں تب بھی گناہ نہیں ہے۔

نابالغ بچہ یا بکری کیساتھ وطی کرنے والے کی سزا | سوال (۴) صبی غیر بالغ یا بز وطی کردہ درائے ایں امر شخص واحد است وصبی واطی منکر است آیا حکم شاۃ چہ باشد وتعزیر براں واطی آید یا نہ۔

الجواب: در مختار میں ہے ویعزر وتذبح البہیمۃ وتحرق علی وجہ الاستحباب ولا یحرم اکل لحمہا بہ الخ شامی ص۱۱۲ ج۳۔ ترجمہ یہ ہے اور تعزیر کیا جاوے وطی کرنے والا بہیمہ سے، اور وہ بہیمہ ذبح کیا جاوے اور جلا دیا جاوے بطریق استحباب نہ بطریق وجوب اور نہیں حرام ہے کھانا اس جانور کا بسبب وطی کے، لیکن یہ حکم جب ہے کہ وطی بہیمہ کی دو گواہوں سے یا اقرار سے ثابت ہو جاوے اور ایک کی گواہی سے کچھ حکم ثابت نہ ہوگا۔ فقط

چور سے مالی جرمانہ لینا شرعاً جائز ہے یا نہیں | سوال (۵) ایک شخص نے کسی شخص کے روپیہ چوری کئے ظاہر ہونے پر اس سے کل روپیہ وصول کیا گیا بستی کے سربر آوردہ لوگ اس بات پر متفق ہوئے کہ علاوہ مال مسروقہ کے مبلغ پچیس روپیہ بطور جرمانہ کے ادا کرے اور یہ روپیہ اس مدرسہ میں صرف کیا جاوے جو اس بستی میں مدت سے قائم ہے اس نے اس روپیہ کو ادا کر دیا، دریافت طلب امر یہ ہے کہ اس روپیہ کو مدرسہ میں صرف کرنا جائز ہے یا ناجائز ہے، علاوہ اس کے جس شخص کا روپیہ چوری کیا گیا تھا اس نے مبلغ ۱۳ روپیہ اس شخص نے بھی بطور خود دیئے ان کا

ؔ ردالمحتار ابحاث التغسل ص۲ ج۳

روپیہ کا کیا حکم ہے۔

الجواب:۔ جرمانہ مالی شرعاً جائز نہیں ہے کما فی الشامی۔ و الحاصل ان المذہب عدم التعزیر باخذ المال[1] الخ پس صرف کرنا اس پندرہ روپے کا مدرسہ میں جائز نہیں ہے بلکہ اس روپیہ کو واپس کرنا چاہیئے، پھر اگر وہ خوشی سے دیوے تو مدرسہ میں صرف کرنا درست ہے اور مہتمم جو مالک نے اپنے پاس سے خوشی سے دیئے ان کا لینا درست ہے۔

اکابر اہل سنت کی شان میں بدزبانی کی سزا

سوال (۶) کسی طالب علم نے جب امام کو مرجی اور مولانا اشرف علی صاحب کو مٹ دھرم بدمذہب کہا تو مدرسہ کے ایک سرپرست نے اس کو تھپڑ مارا، کیا اس سے قصاص لیا جائیگا

الجواب:۔ ایسے بدزبان کو تعزیراً ضرب کرنا اور تھپڑ مارنا چاہیئے ہی تھا[2]

قاضی شرعی کے سوا دوسرا آدمی حد شرعی قائم نہیں کرسکتا

سوال (۷) یہاں پر قاضی شرعی تو ہے نہیں اگر کوئی عالم زانی وزانیہ کو زجراً سو دو سو جوتے وغیرہ مارنے

---

[1] الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب التعزیر ص۲۴۵ مطلب فی التعزیر باخذ المال لا باخذ مال فی المذہب بحر وفیہ عن البزازیہ وقیل یجوز ومعناہ ان یمسکہ مدۃ لینزجر ثم یعیدہ لہ فان یئس من توبتہ صرفہ الی مایری وفی المجتبیٰ انہ کان فی ابتداء الاسلام ثم نسخ (در مختار) قولہ فی المذہب قال فی الفتح وعن ابی یوسف یجوز التعزیر للسلطان باخذ المال وعندھما وباقی الائمۃ لا یجوز (رد المحتار مطلب فی التعزیر باخذ المال ص۲۴۶ ج۳) ظفیر [2] وعزر کل مرتکب منکر او موذی مسلم بغیر حق بقول او فعل (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب التعزیر ص۲۵۱ ج۳) ظفیر

کا حکم دیوے تو جائز ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ اس صورت میں قاضی شرعی کے سوا دوسرا شخص حد شرعی قائم نہیں کرسکتا۔[1]

بھانجی کے ساتھ زنا کی سزا

سوال (۸) ایک شخص نے اپنی ہمشیرہ کی لڑکی سے زنا کیا اس کے ساتھ کھانا پینا برتاؤ جائز ہے یا نہیں۔ اور جو لوگ اس کے ہمراہی ہیں ان کیلئے کیا حکم ہے۔

الجواب:۔ اس شخص سے توبہ کرائی جاوے اور تنبیہ کی جاوے اگر وہ توبہ نہ کرے تو اس سے علیحدگی اختیار کرنی چاہیئے اور جو لوگ اس کے معاون ہیں گنہگار ہیں۔[2] فقط

استاذ کو گالیاں دینے کی سزا

سوال (۹) شخصے استاذ خود را بایں طور حقارت نمود کہ تو ابن خنزیر یا ابن کلب است قائل ایں الفاظ را چہ حکم است نکاح برستور است یا نہ۔

الجواب:۔ شخص مذکور فاسق و عاصی و واجب التعزیر

---

[1] فی الفتح ما یجب حقا للعبد لا یقیمہ الا الامام لتوقفہ علی الدعوی الخ (الدر المختار علی ہامش رد المختار باب التعزیر ص ۲۵۰ ج ۳) باقی حد توبہ صدر دارالحرب میں نہیں ہے لانہ لا حد فی دار الحرب (ایضا کتاب الحدود ص ۱۹۵ ج ۳) ظفیر

[2] مسلمانی حکومت ہوتی تو باضابطہ حد جاری ہوتی مگر یہاں نہیں لانہ لا حد فی دار الحرب (ایضا) حدیث نبوی ہے من وقع علی ذات محرم فاقتلوہ رواہ الترمذی (مشکوۃ باب التعزیر ص ۳۱۷ ج ۲) ظفیر

است اما تکفیر نہ کردہ خواہد شد وحکم فسخ نکاح وغیرہ احکام ارتداد برو جاری نخواہند شد[1]

سوال (۱۰) ایک مسلمان نے ماہ رمضان (رمضان کے دنوں میں علی الاعلان کھانا کھانے والا) میں دن کے وقت اپنی زوجہ کے تیجہ کے دن کھانا پکوا کر اپنے اقارب واہل محلہ کو کھانا کھلایا علانیہ طور پر اور حقہ پان سے بہت تواضع اور مدارات کی۔ ایسا شخص مرتکب کبیرہ ہے یا کافر اور جس نے اس سے بیعت کی تھی وہ قائم رہی یا نہ، اس سے مرید ہونا اور اس کے پیچھے نماز پڑھنا کیسا ہے اور اس کے پاس بیٹھنا اٹھنا کیسا ہے۔ اور توبہ اس کی مجمع عام یا جامع مسجد میں ہوگی یا کیا۔

الجواب:- وہ شخص مرتکب گنہ کبیرہ ہوا۔ اور فاسق ہے[2] کافر نہیں ہے اور قابل بیعت ہونے کے نہیں ہے۔ اور جن لوگوں نے اس سے بیعت کی وہ بیعت جائز اور درست نہیں ہے۔ وہ لوگ اس فاسق کو پیر نہ سمجھیں۔ اور کوئی مسلمان اس کو پیر نہ بناوے اور اس کو امام نہ بناوے اور اس کے ساتھ صحبت نہ رکھے جب تک وہ توبہ نہ کرے اس سے قطع تعلق کر دینا چاہیے: توبہ مجمع عام میں یا مجمع خاص میں۔ جامع مسجد ہو یا غیر جامع مسجد میں توبہ ہر طرح قبول ہوتی ہے۔ فقط

---

[1] ویعزر کل مرتکب منکر او موذی مسلم بغیر حق بقول او فعل الا ویعزر الشاتم الخ یاخبیث یاسارق یافاجر یامخنث الخ (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب التعزیر ص ۲۵۱ ج ۳) ظفیر [2] وکل مرتکب معصیۃ لاحد فیہا فیہا التعزیر اشباہ و در مختار) والمفطر فی رمضان یعزر و یحبس (رد المحتار باب التعزیر ص ۲۵۴ ج ۳) ظفیر

اکابر ائمہ کی توہین کرنے والا مستحق تعزیر ہے

سوال (۱۱) جو شخص ائمہ اربعہ خصوصاً امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ کو گمراہ و بے دین کہے یا امام بخاری کی توہین کرے یا کسی صحابی کی توہین کرے اس کے بارے میں کیا حکم ہے۔

الجواب:- وہ شخص جو ایسا عقیدہ رکھے اور ائمہ دین خصوصاً امام الائمہ امام ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ و امام المحدثین امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے بدظن ہو اور یا کسی صحابی کی توہین کرے مبتدع اور فاسق بے دین ہے اور مستحق تعزیر ہے[1]۔ فقط

زانی سے مالی جرمانہ لینا درست نہیں

سوال (۱۲) اگر کسی زانی پر زنا کی وجہ سے پنچ جرمانہ کرے تو اس جرمانہ کو نیک کام مثلاً مسجد کی تعمیر وغیرہ میں صرف کرنا جائز ہے یا نہیں۔

الجواب:- مالی جرمانہ کرنا شریعت میں جائز نہیں ہے، پس جو روپیہ پیسہ جرمانہ میں لیا جاتا ہے مالک کو واپس کرنا چاہیئے۔ وہ اپنی خوشی سے تعمیر مسجد میں لگائے تو جائز ہے۔ فی الشامی جلد ۳ فی البزازیہ ان معنی التعزیر باخذ المال (علی القول به) امساك شیء من ماله عنه مدة لينزجر ثم يعيده الحاكم اليه لا ان ياخذ الحاكم لنفسه او لبيت المال كما يتوهمه الظلمة. (ظفیر) (الی قوله) اذ لا يجوز لاحد من المسلمين اخذ مال احد بغير سبب شرعي[2]

---

[1] وترد شهادة من يظهر سب السلف لانه ظاهر الفسق الخ او يظهر سب السلف يعني الصالحين منهم وهم الصحابة والتابعون (رد المحتار باب المرتد ص ۵۰۴ ج ۳) ؛ ويعزر كل مرتكب منكر ومؤذی مسلم بقول او فعل (الدر المختار على هامش رد المحتار باب التعزير ص ۲۵۵ ج ۳) ؛ ظفیر
[2] دیکھیئے رد المحتار مطلب فی التعزیر باخذ المال ص ۲۴۶ ج ۳ - ظفیر

ہنود کا کھانا کھانے پر تعزیر نہیں

سوال (۱۳) اگر کوئی مسلمان ہنود کا کھانا کھائے جس پر خنزیر یا مردار یا جھٹکا کھانے کا اشتباہ ہو اس پر شرعاً کیا تعزیر ہے۔

الجواب:- مسلمانوں کو ایسے شخص کے کھانے سے احتراز مناسب ہے لیکن پہلے جو کھالیا اس پر کچھ تعزیر وغیرہ نہیں ہے۔ آئندہ احتیاط رکھنی چاہئے۔ فقط

متبع شریعت معزز کو حرام زادہ وغیرہ کہنے سے مستحق تعزیر ہوگا

سوال (۱۴) زید اور بکر میں تکرار ہوا، زید نے بکر کو یہ گالی دی کہ تم اور تمہارے شہر کے باشندے کل حرام زادہ و ولدالزنا ہیں حالانکہ بکر متبع شریعت اور معزز ہے آیا زید کیلئے تعزیر و تادیب شرعاً ہے یا نہیں۔

الجواب:- اس صورت میں زید پر تعزیر کی جاوے گی اور زید مستحق تعزیر ہے۔ لیکن وجوب تعزیر ایسی صورت میں دعویٰ پر موقوف ہے اور قاضی یا حاکم بعد دعویٰ کے اس کو جاری کر سکتا ہے، بہرحال زید اس میں عاصی ہوا توبہ کرے اور بکر سے معاف کراوے ورنہ بکر کے دعویٰ پر حاکم زید کو تعزیر کرے گا[1]

رعایا سے جرمانہ لینا درست نہیں ہے

سوال (۱۵) زمین دار لوگ اپنی رعایا سے جرمانہ لیتے ہیں فی روپیہ چار آنہ کے حساب سے لیتے ہیں یہ جرمانہ

---

[1] اذا شتم اصله عزر بطلب الولد کیا ابن الفاسق یا ابن الکافر وانه یعزر بقوله یا قحبه الخ یا حرامزاده معناه المتولد من الوطؤ الحرام. الدر المختار علی هامش رد المحتار باب التعزیر ص ۲۵۵ ج ۳ لکن فی الفتح ما یجب حقا للعبد لا یقیمه الا الامام لتوقفه علی الدعوی الا ان یحکما فیه (ایضاً ص ۲۵۰ ج ۳) ظفیر۔

لینا شرعاً جائز ہے یا نہیں۔

الجواب:- یہ جرمانہ لینا شرعاً درست نہیں ہے کما فی الشامی لا یجوز لاحد من المسلمین نفس منہ الحدیث[1] او کما قال صلی اللہ علیہ وسلم۔

جانور سے وطی کرنے کی سزا

سوال (۱۶) اگر کوئی شخص جانور بکری سے جماع کرے تو اس کی نسبت کیا تعزیر شرعی ہے۔ اور اس کے گوشت کو کھانا کیسا ہے۔

الجواب:- وہ شخص توبہ کرے اور اس کا گوشت کھایا جاوے اس کو ذبح کرکے جلا دیا جاوے[2]۔

نماز کی پابندی نہ کرنے پر مالی جرمانہ لینا جائز نہیں

سوال (۱۷) اگر میت کے ورثہ نماز پنجگانہ کے پابند نہ تھے تو اس وجہ سے میر محلہ یا متولی بغیر جرمانہ مالی لئے میت مسلمان کو دفن کرنے کی اجازت نہیں دیتے، جرمانہ مالی لے کر میت کو دفن کرنے کی اجازت دیتے ہیں اس صورت میں جرمانہ مالی لینا کیسا ہے۔ اور لینے والا کیسا ہے اور جرمانہ مالی کو مسجد کے کاموں میں صرف کرنا درست ہے یا نہیں۔

الجواب:- گناہ اس میر محلہ و متولی پر ہے جو جرمانہ لیتا ہے اور

---

[1] اذ لا یجوز لاحد من المسلمین اخذ مال بغیر سبب شرعی الخ والحاصل ان المذهب عدم التعزیر باخذ المال۔ (رد المحتار باب التعزیر مطلب فی التعزیر باخذ المال ص ۲۴۴ ج ۳) ظفیر۔

[2] لا یحد بوطء بهیمة بل یعزر وتذبح ثم تحرق ویکره الانتفاع بها حیة ومیتة ای یقطع امتداد التهمة به کما رویت وفی مواهب کما فی الفتاویٰ وغیرها وهذا کما اذا کانت مما لا یؤکل فان کانت تؤکل جاز اکلها عنده وقالا تحرق ایضاً (رد المحتار مع الدر المختار ...) ظفیر

بدون جرمانہ لئے میت مسلمانوں کو دفن کرنے کی اجازت نہیں دیتا اور جرمانہ لینا شریعت میں حرام ہے اور لینے والا فاسق ہے اور اس روپیہ جرمانہ کو مسجد کے کاموں میں صرف کرنا درست نہیں ہے[1]

جس عورت نے چھپ کر رات میں غیر سے ملاقات کی اس کی سزا

سوال (۱۸) دو شخص نمازیوں نے اپنے محلہ دار کے کہنے کی وجہ سے رات کو چھپ کر دیکھا کہ اس محلہ دار کی عورت نے ایک شخص لچہ سے بہت خوشی سے ہاتھ ملایا اس پر ان دونوں کو بہت مارا اس صورت میں اس عورت اور مرد کے لئے کیا حکم ہے۔

الجواب:۔ جب کہ ان نمازیوں نے اس عورت کو اجنبی مرد فاسق کے ساتھ اس انبساط واختلاط کے ساتھ دیکھا تو ان کو تنبیہ کرنا اور مارنا اس فاسق وفاسقہ کا درست تھا جیسا کہ درمختار باب التعزیر میں ہے ویقیمہ کل مسلم حال مباشرۃ المعصیۃ[2] الخ اور عاصی ہونا اس عورت اور مرد کا اس حالت میں ظاہر ہے اس سے وہ دونوں توبہ کریں[3] لیکن اتنی بات دیکھ کر حکم زنا کا نہیں ہو سکتا اور ثبوت زنا اس سے نہیں ہوتا اور اس عورت کا نکاح اس کے شوہر سے قائم ہے۔[4]

---

[1] والحاصل ان المذھب عدم التعزیر باخذ المال الخ اذ لا یجوز لاحد من المسلمین اخذ مال احد بغیر سبب شرعی (رد المحتار مطلب فی التعزیر باخذ المال ص ۲۴۲ ج ۳ و ص ۲۴۴ ج ۳۔) ظفیر۔ [2] الدر المختار علی ھامش رد المحتار باب التعزیر ص ۲۵۰ ج ۳۔ ظفیر [3] یعزر المولی عبدہ والزوج زوجتہ علی ترکھا الزینۃ الخ والخروج من منزلہا ۔۔ وکشفت وجھہا لغیر محرم وکلمتہ (ایضاً ص ۲۶۲ ج ۳) ظفیر۔

[4] مسئلہ

جانور سے وطی کرنے پر تعزیر

سوال (۱۹۹) زید نے بکری سے وطی کی اس بکری کی نسبت کیا حکم ہے اس کا گوشت کھا سکتے ہیں یا نہیں اور دودھ پی سکتے ہیں یا نہیں۔ واطی کیلئے کیا حکم ہے، بعض کہتے ہیں کہ بکری کو ذبح کرکے دفن کی جاوے اور قیمت اسکی واطی سے وصول کی جاوے۔

الجواب: جانور سے وطی کرنے والے پر تعزیر ہے جو کچھ حاکم مناسب سمجھے۔ اور دوسرے بکری کو ذبح کرکے جلا دینے کا حکم ہے استحباباً اور گوشت کھانا اس کا اور دودھ پینا حرام نہیں ہے اور رکھنا درست ہے۔ اور قیمت اس کی واطی کے ذمہ نہیں ہے، کیونکہ مالک کو اختیار ہے کہ اس بکری کو رکھے اور ذبح نہ کرے، البتہ بہتر یہ ہے کہ ذبح کرکے اس کو جلا دیا جاوے۔ ردالمحتار یعنی شامی میں ہے ویعزر وتذبح البہیمة وتحرق علی وجه الاستحباب ولا یحرم اکل لحمها بہ[1] الخ (بکری کی قیمت کا مطالبہ وطی کرنے والے سے بکری والا کرسکتا ہے اور اس کو قیمت دینی چاہیئے[2] ظفیر)

---

[1] ردالمحتار باب الغسل ص ۱۵۰ ج ۱ [2] ولا یحد بوطء بهیمة بل یعزر وتذبح ثم تحرق و یکره الانتفاع بها حیة ومیتة وفی النهر الظاهر انه یطالب ندبا لقولهم تضمن بالقیمة (درمختار) هذا اذا کانت مما لا یؤکل فان کانت تؤکل جاز اکلها عنده وقالا تحرق ایضا فان کانت الدابة لغیر الواطی یطالب صاحبها ان یدفعها الیه بالقیمة ثم تذبح هکذا قالوا ولا یعرف ذلک الا سماعا فیحمل علیه زیلعی ونصر قوله الظاهر ان یطالب ندبا الخ الی قولهم یطالبها صاحبها ان یدفعها الی الواطی لیس علی طریق الجبر وعبارة النهر انه یطالب علی وجه الندب ولذا قال فی الخانیة کان لصاحبها ان یدفعها الیه بالقیمة اهـ وعبارة البحر والظاهر انه لا یجبر علی دفعها (ردالمحتار باب التعزیر ص ۲۳ ج ۳ و ص ۱۴ ج ۳) ظفیر۔

جانور سے وطی کا ارادہ کیا مگر دخول نہیں ہوا تو گوشت بلا کراہت حلال ہے

سوال (۲۰) زید نے بارادہ وطی کسی حلال جانور مثلاً گائے یا بکری وغیرہ کو ہاتھ لگایا حتی کہ زید نے اپنے ذکر کو جانور کے فرج سے بلافصل کسی شئی کے ملحق کردیا لیکن دخول نہیں ہوا یا اس نے مطلقاً وطی کرلی تو اب بحالت مذکورہ زید یا دیگر مسلمان کو جانور موصوفہ کا شیر یا گوشت یا اس کی بیع حلال ہے یا نہیں۔ اور کیا زید کو گناہ مذکورہ کے معافی کے واسطے استغفار کافی ہوسکتی ہے یا اس کو کفارہ بھی دینا پڑے گا۔ تو اس کا کفارہ کیا ہوگا۔

الجواب:۔ اگر دخول نہیں ہوا ہے تو اس کا گوشت و دودھ بلا کراہت حلال ہے اور اگر دخول ہوگیا تو بہتر یہ ہے کہ اس جانور کو ذبح کرکے اس کا گوشت دفن کردیا جاوے اور اس کو کوئی نہ کھاوے اور اگر کھالیا تو حرام نہیں ہے مگر اچھا نہیں ہے۔ کذا فی الشامی اور زید اس فعل شنیع سے توبہ کرے توبہ کرنا معافی گناہ کے لئے کافی ہے اور کچھ کفارہ سوائے توبہ کے نہیں ہے۔[1]

مسلمان کو گالی دینے والا مستحق تعزیر ہے

سوال (۲۱) ایک شخص نے ایک مسلمان باشرع قوم سید کو سب و شتم کیا روکنے پر سیدوں کا نام لے کر گالیاں دینی شروع کی اور باز نہیں آیا۔ ایسے شخص کے حق میں شرعاً کیا حکم ہے۔

الجواب:۔ وہ شخص فاسق ہے اور شریعت اسلام میں وہ مستحق تعزیر ہے کما ورد سباب المسلم فسوق وقتاله کفر[2] وقال الله تعالیٰ

---

[1] لا یحد بوطئ بهیمة بل یعزر وتذبح ثم تحرق ویکره الانتفاع بها حیة ومیتة (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب التعزیر ص ۲۱۳ ج ۲) ظفیر۔ [2] مشکوٰۃ باب حفظ اللسان ص ۴۱۱۔ ظفیر۔

وَلَا تَلْمِزُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِيْمَانِ وَمَنْ لَّمْ يَتُبْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ [1]۔ پس معلوم ہوا کہ شخص مذکور ظالم و فاسق ہے توبہ کرے اور اس سید مظلوم و مشتوم سے قصور معاف کراوے۔

جس نے سور کا دودھ استعمال کیا اسکی سزا

سوال (۲۲) محبوب پٹیل نے چالیس روز تک سور کا دودھ دوائی میں استعمال کیا ہے اس کے لئے شرعاً کیا سزا ہے۔

الجواب:- اس شخص سے جس سے یہ قصور سرزد ہوا توبہ کرالی جاوے کہ آئندہ کبھی وہ ایسا نہ کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کا پچھلا گناہ معاف فرمادے گا مسلمانان کو چاہیئے کہ اس سے پختہ توبہ کرالیویں اگر وہ توبہ کرلے تو اس سے میل جول قائم رکھیں۔[2]

جرمانہ کی رقم مجرم کی رضا سے کسی بھی مد میں خرچ کرسکتے ہیں

سوال (۲۳) ایک شخص نے نماز پڑھنے سے انکار کیا خلافت نے اس پر ۵ جرمانہ کیا تو یہ روپیہ مسجد یا مدرسہ یا خلافت کے صرف میں آسکتا ہے یا نہ۔

الجواب:- اس کی رضا و خوشی سے جس مد میں وہ کہے صرف ہوسکتا ہے[3]

---

[1] سورۃ الحجرات۔ ۲۔ [2] وکل مرتکب معصیۃ لاحد فیہا، فیہا التعزیر اشباہ ردالمحتار قال فی فتح القدیر ویعزر من شہد شرب الشاربین والمجتمعون علی شبہ الشرب وان لم یشربوا ومن معہ رکوۃ خمر والمفطر ویاکل الربا والمغنی والمخنث والنائحۃ یعزرون ویحبسون حتی یحدثوا توبۃ (رد المحتار باب التعزیر ج۳ ص۱۹۵) نظیر [3] فی البزازیۃ ان معنی التعزیر باخذ المال علی القول بہ امساک شئ من مالہ عنہ مدۃ لینزجر ثم یعیدہ الحاکم الیہ (رد المحتار مطلب فی التعزیر باخذ المال ج۳ ص۱۷۲)

تارک نماز تعزیر کا مستحق ہے

سوال (۲۴) تارک جماعت ونماز کیلئے ہر ایک شہر میں نماز کمیٹیوں نے جو جرمانہ مقرر کر رکھا ہے یہ جائز ہے یا نہ۔

الجواب:۔ ترک نماز کی وجہ سے ہر ایک تعزیر سخت سے سخت دینا جائز ہے یہاں تک کہ تارک نماز کو تعزیراً قتل کر دینا بھی ائمہ سے منقول ہے پس جس طریق سے بے نمازی کو پابند نماز بنا سکیں وہ ضروری ہے اور ظاہر ہے کہ عوام کو سوائے جرمانے کے اور کسی طریق سے تنبیہ ہونا دشوار ہے اور ہر ایک تعزیر کو ہر ایک شخص جاری بھی نہیں کر سکتا اور جرمانہ مالی بکیفیت خاص ائمہ سے منقول ہے قال فی الشامی وافاد فی البزازیة ان معنی التعزیر باخذ المال علی القول به امساك شیئ من ماله عنه مدة لینزجر ثم یعیده الحاکم الیه الخ وفی المجتبیٰ لم یذکر کیفیة الاخذ واری ان یاخذها فیمسکها فان یئس من توبته یصرفه الی مایری[1] اھ

بیوی سے زنا کرانے والے کی سزا

سوال (۲۵) ایک شخص اپنی عورت سے اپنے گھر میں عام پیشہ کراتا ہے۔ تمام اہل شہر جانتے ہیں، شرعاً اس کی کیا سزا ہو سکتی ہے۔

---

[1] دیکھئے ردالمحتار مطلب فی التعزیر باخذ المال ج۳ ص۲۴۴) لیکن صحیح یہ ہے کہ مالی جرمانہ جائز نہیں اگر مالی جرمانہ کیا ہے تو اسے واپس کر دینا ہوگا علامہ شامی اس بحث کو ختم کر کے لکھتے ہیں والحاصل ان المذهب عدم التعزیر باخذ المال (ایضاً ج۳ ص۲۴۴) خود مفتی صاحب بھی یہی فتویٰ دے رہے ہیں۔ جیسا کہ گذرا غالباً یہاں منشاء بھی ہوگا کہ لے لیا جائے اور کچھ دنوں کے بعد واپس کر دیا جائے تاکہ تنبیہ ہو جائے جیسا کہ اگلے جواب میں صراحت بھی فرمادی ہے

الجواب:- ایسی حالت میں مسلمانوں کے اختیار میں سوائے اس کے اور کیا سزا ہے کہ ان دونوں سے قطع متارکت کردی جاوے اور ان کی شادی وغمی میں بالکل شرکت نہ کی جاوے اور ہر طرح ان کو مجبور کیا جاوے کہ وہ اس حرکت شنیعہ کو چھوڑ دیں اور توبہ کریں۔ (کیونکہ ہندوستان میں زنا کی سزا رجم جاری نہیں کی جاسکتی ہے کہ غیر مسلم ملک ہے[1] ظفیر)۔

مالی جرمانہ کا شرعی حکم

سوال (۲۶) ایک گروہ مسلمانوں کی یہ اعلان کرے کہ جو شخص کسی گناہ کبیرہ کا مرتکب ہوگا وہ ہماری برادری سے علیحدہ ہوگا مگر یہ کہ اس کبیرہ سے توبہ کرے اور بخلق واعلان اور کچھ رقم تجویز کردہ برادری کو دے جس کو برادری اپنی رائے سے کسی مصرف حسن میں صرف کرے گی یہ جائز ہے یا نہ۔

الجواب:- یہ اعلان اور معاہدہ تو بہت اچھا ہے کہ جو شخص گناہ کبیرہ کا مرتکب ہو وہ برادری سے خارج ہے مگر یہ کہ اس گناہ سے توبہ کرے لیکن جرمانہ مالی عند الحنفیہ جائز نہیں ہے اور اگر بغرض تنبیہ کسی مرتکب کبیرہ و تارک نماز کی مثلاً ایسا کیا جاوے تو اس کے جواز کی یہ صورت ہے کہ اس جرمانہ کو علیحدہ رکھا جاوے اور پھر کسی وقت اسی شخص کو واپس دیا جاوے جس سے لیا ہے یا اس کی اجازت سے جس کار خیر میں وہ کہے صرف کردیا جاوے[2]

---

[1] لانہ لا حد فی دار الحرب (الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب الحدود ص ۱۹۵ ج ۳) ظفیر [2] لا باخذ المال فی المذھب بحر وفیہ عن البزازیہ وقیل یجوز ومعناہ ان یمسکہ مدۃ لینزجر ثم یعیدہ الیہ الخ (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب التعزیر ص ۲۴۲ ج ۳) ظفیر۔

نماز جنازہ کی پابندی نہ کرنے پر مالی جرمانہ کرنا کیسا ہے

سوال (۲۷) جو شخص میت کی تجہیز و تکفین میں شریک نہ ہو اس پر جرمانہ کرتے ہیں۔
(۲) فرض نماز پڑھے یا نہ پڑھے اس پر کچھ انتظام برادری کا نہیں ہے
(۳) جو نماز جنازہ نہ پڑھے اس پر بھی جرمانہ کرتے ہیں۔
(۴) کسی سے جرمانہ لے کر دیگ وغیرہ برتن خریدنا جو برادری کے کام میں آتے ہیں اور اس کا پکا ہوا کھانا جائز ہے یا نہ۔

الجواب:- (از ۱ تا ۴) یہ کام اچھا ہے کہ برادری کے لوگوں کو نماز کی تاکید کی جاوے اور ترک نماز پر ان کو تنبیہ کی جاوے خواہ جنازہ کی نماز ہو یا فرائض پنجگانہ بلکہ فرائض پنجگانہ کی زیادہ تاکید کرنی چاہیئے اور اس کے ترک پر زیادہ تنبیہ کرنی چاہیئے اور میت کی شرکت بھی کار ثواب ہے اس کی تاکید بھی اچھا کام ہے مگر جرمانہ مالی کرنا شریعت میں نہیں ہے اگر بغرض تنبیہ کیا گیا تو اس کو انہیں دینے والوں کو واپس کرنا چاہیئے یا ان کی دوبارہ اجازت بخوشی دینے سے کسی نیک کام میں صرف کر دیا جاوے اور ظروف خریدنا بھی ان کی اجازت اور خوشی سے درست ہے لیکن جبر نہ کیا جاوے اور جبریہ اجازت کا کچھ اعتبار نہیں ہے۔[1]

اغلام کی سزا

سوال (۲۸) دو امرد بالغ اغلام کرتے ہوئے چھ آدمیوں نے پکڑا، ان دونوں کو کیا تعزیر دی جاوے۔

الجواب:- آپ لوگ کچھ حد اور تعزیر نہیں لگا سکتے

---

[1] لا باخذ المال فی المذھب وفیہ عن البزازیہ وقیل یجوز ومعناہ ان یمسکہ ثم یعیدہ الیہ (در مختار) والحاصل ان المذھب عدم التعزیر باخذ المال (رد المحتار باب التعزیر ص ۲۳۲ ج ۳ و ص ۲۳۴ ج ۳) ظفیر۔

یہ کام حاکم اسلام کا ہے[1]

علاتی بہن کا بوسہ لینے کی سزا

سوال (۲۹) ایک لڑکے نے اپنی علاتی بہن کا بوسہ لیا دونوں کو یہ تسلیم ہے، ان کے لئے کیا سزا ہے، عرصہ ایک ایک سال سے برادری سے علیحدہ ہیں اور لڑکی کا نکاح دوسرے لڑکے سے کر دیا تھا۔

الجواب:- علاتی بھائی بہن میں آپس میں ایسے ہی حرمت ہے جیسا کہ حقیقی بھائی بہن میں پس ان دونوں کو توبہ کرنی چاہیئے اور آئندہ کو ایسا فعل نہ کرنا چاہیئے اور کچھ سزا سوائے توبہ کے نہیں ہے ان سے توبہ کرالی جاوے اور برادری میں شامل کر لیا جاوے[2]۔

---

[1] لانہ لاحد فی دار الحرب (الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب الحدود ص ۱۹۵ ج ۳)، تعزیر کے سلسلے میں ہے ویقیمہ کل مسلم حال مباشرۃ المعصیۃ ولما بعدہ فلیس ذلک لغیر الحاکم والزوج والمولیٰ (ایضا باب التعزیر ص ۲۵۵ ج ۳) باقی اغلام کی سزا اسلام میں سخت ہے ولا یحد الخ بوطئ دبر وقالا ان فعل فی الاجانب حد وان فی عبدہ او امتہ او زوجتہ فلا حد اجماعا بل یعزر قال فی الدرر بنحو الاحراق بالنار ھدم الجدار والتنکیس من محل مرتفع باتباع الاحجار وفی الحاوی والجلد اصح، وفی الفتح یعزر ویسجن حتی یموت او یتوب ولو اعتاد اللواطۃ قتلہ الامام سیاسۃ (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الوطئ الذی یوجب الحد وما لا یوجبہ ص ۲۱۳ ج ۳) اس مسئلہ پر دیکھیے خاکسار کی کتاب نسل کشی۔ ظفیر
[2] ویعزر من شہد شرب الشاربین الخ وکذا من قبل اجنبیۃ او عانقہا او مسہا بشھوۃ (رد المحتار باب التعزیر ص ۲۵۵ ج ۳) ظفیر۔

جانور سے وطی کرکے اسے فروخت کردیا تو کیا کرے | **سوال** (۳۰) زید نے ایک گائے سے وطی کرکے اس کو فروخت کردیا اس روپیہ کو کس مصرف میں صرف کیا جائے اس روپیہ کو صدقہ کرسکتے ہیں یا نہیں اور زید کو کیا سزا دی جائے گی۔

الجواب:۔ شامی میں ہے کہ جس جانور سے وطی کی گئی ہو مستحب یہ ہے کہ اس کو ذبح کرکے اس کے گوشت کو جلا دیا جاوے اور کسی کو نہ دیا جاوے نہ صدقہ کیا جاوے اور وطی کرنے والے کو تعزیر دی جاوے اور کھانا اس جانور کا حرام نہیں ہے بلکہ مکروہ ہے اور اچھا نہیں ہے۔ و یعزر وتذبح البھیمۃ وتحرق علی وجہ الاستحباب ولا یحرم اکل لحمہا الخ[۱] پس جملہ ولا یحرم اکلہا سے ظاہر ہے کہ جانور مذکور ملک مالک سے خارج نہیں ہوا اور یہ ذبح کرکے اس کے گوشت کا جلانا استحباباً ہے اور کھانا اس کا حرام نہیں ہے۔ پس اگر مالک جانور نے جانور مذکور کو فروخت کردیا تو وہ قیمت اس کی ملک ہے اس کو خواہ اپنے تصرف میں لاوے یا صدقہ کردے۔ اور بہتر صدقہ کردینا معلوم ہوتا ہے تاکہ گناہ مذکور کا کفارہ ہو جاوے اور وہ شخص توبہ کرے اور سزا اس کی یہی کافی ہے کہ اس سے توبہ کرالی جاوے اور وہ شخص قیمت مذکور کو صدقہ کردیوے۔

میلاد مروجہ نہ کرنے کی سزا دینا درست نہیں | **سوال** (۳۱) مسلمانوں کی پنچایت میں ایک شخص پر بوجہ ایک جرم کے یہ بات مقرر کی گئی کہ شخص مذکور دس فقیروں کو کھانا کھلاوے اور ایک میلاد شریف کرے تب برادری

[۱] رد المحتار، بحث الغسل ص۱۵۲ / ۱۔ ظفیر

میں شامل ہو سکتا ہے۔ اس پر ایک ثالث نے کہا کہ یہ سب لغو اور غلط ہے میلاد شریف ہمارے فلانے میں گیا، تم فقیر کو ہرگز نہ کھلاؤ نہ میلاد کرو اس صورت میں مانع کیلئے کیا حکم ہے اور میلاد شریف کو گالی دینے والا کس سزا کا مستوجب ہے؟

الجواب:۔ شریعت میں یہ سزا کسی مجرم کی نہیں بتلائی گئی کہ دس فقیروں کو یا پچاس فقیروں کو کھانا کھلاؤ، یہ پنچایت کی از خود تراشیدہ رسم ہے، یہ شریعت کا حکم نہیں ہے اور شریعت میں جرمانہ کرنا بھی درست نہیں ہے جو کہ عام جاہلوں کی برادری میں مروّج ہے[1]

اسی طرح میلاد شریف مروّجہ کے مجلس منعقد کرنے کو علماء نے بدعت اور مکروہ کہا ہے[2]

لہٰذا برادری کو کسی مجرم کے جرم کا کفارہ مقرر کرنا کہ جاؤ دس محتاجوں کو کھانا کھلاؤ اور میلاد شریف کرو غلط ہے۔ اور یہ حکم شریعت سے نہیں ہے پس ایسے حکم کو رد کرنا یہ تو عین مطابق شریعت کے ہے لیکن اس شخص مانع میلاد وغیرہ کو ایسا لفظ کہنا نہ چاہیئے تھا جو کہ شرعاً وعرفاً قبیح ہے بلکہ اس کو یہ کہنا چاہیئے تھا کہ یہ حکم خلاف شریعت ہے اسلئے اس پر عمل درآمد نہ کیا جاوے اور ایسی گستاخی اور عامی جاہلانہ لفظ کا استعمال نہ کرنا چاہیئے تھا اس سے توبہ کرے۔ فقط۔

صحیح العقیدہ مسلمان کو بلاتحقیق قادیانی کہنا صحیح نہیں ہے | **سوال (۳۲)** زید نے بکر کی نسبت کہ جو شہر کا امام اور تمام مسلمانوں کا دینی پیشوا اور پکا حنفی ہے یہ الزام

---

[1] لایجوز لاحد من المسلمین اخذ مال احد بغیر سبب شرعی (ردالمحتار باب التعزیر ص ۲۴۶ ج ۳) ظفیر [2] من احدث فی امرنا هذا ما لیس منه فهو رد (مشکوٰۃ ص ۲۷) ظفیر

جھوٹا الزام لگایا کہ وہ قادیانی ہوگیا ہے مسلمانوں کو اس کے پیچھے نماز پڑھنا اور نکاح وغیرہ پڑھوانا نہیں چاہیئے۔ اور اس افتراء اور بہتان کی شہادت چند سامعین نے ایک مجمع کثیر کے سامنے کہ جن میں ہزاروں آدمی مجتمع تھے دی، پس زید کو اس کی سزا شرعاً کیا ہونی چاہیئے۔

الجواب:- کسی مسلمان سنی حنفی پر بلا تحقیق ایسی تہمت لگانا کہ وہ قادیانی ہوگیا ہے یا قادیانی ہے گویا اس کو کافر کہنا ہے اور حدیث شریف میں ہے کہ اگر کسی کو کافر کہا جاوے اور وہ ایسا نہ ہو تو وہ اسی پر لوٹتا ہے جس نے کہا۔ عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایما رجل قال لاخیہ کافر فقد باء بہا احدھما متفق علیہ[1] اور نیز حدیث شریف میں ہے سباب المسلم فسوق وقتالہ کفر[2] الغرض زید اس صورت میں فاسق ہے اس کو توبہ کرنی چاہیئے اور جس کو تہمت لگائی ہے اس سے معافی کرانی چاہیئے۔ قال اللہ تعالیٰ یا ایہا الذین آمنوا لا یسخر قوم من قوم عسیٰ ان یکونوا خیرا منہم (الی قولہ تعالیٰ) بئس الاسم الفسوق بعد الایمان ومن لم یتب فاولئک ہم الظلمون[3]

سوال (۴۳) زید غرور اور تکبر و حسد کی وجہ سے عمرو غریب الوطن کا جانی دشمن ہوگیا

> ہندوستان میں شرعی سزا کا اجراء بحالت موجودہ نہیں ہوسکتا

حتی کہ اس نے چند دیگر بدمعاش اشخاص کو ہمراہ لے کر بوقت نصف شب عمرو پر حملہ قاتلانہ کیا اور اس کی اہلیہ کو بھی جبراً گھسیٹ کر باہر

---

[1] مشکوۃ باب حفظ اللسان ص ۴۱۱ نیز [2] مشکوۃ باب حفظ اللسان ص ۴۱۱ خلیفہ

[3] سورۃ الحجرات ۲۰۔

لے گئے عمرو اگرچہ بری طرح زخمی ہوا مگر حق تعالیٰ کے فضل سے جان سلامت رہی اور اس کی اہلیہ کو بھی قادر مطلق نے ظالموں کے ہاتھ سے نجات دی زید ایک دوسرے ہمراہی سمیت گرفتار ہو کر حوالہ پولیس ہوا اب ان کے بعض اقارب نے عمرو سے راضی نامہ کرنا چاہا مگر عمرو نے رواجی راضی نامہ سے انکار کرتے ہوئے شرعی فیصلہ کو منظور کیا لیکن یہ انھوں نے قبول نہ کیا آخر ان دونوں کو سزا میں قید و جرمانہ ہوا۔ آیا ایسے شریر و سرکش کو جو پہلے بھی چوری وغیرہ کا عادی تھا مناسب چارہ جوئی کر کے سزا دلانا بہتر تھا یا چپکے سے معاف کر دینا۔ اور جو زید کیلئے امداد اور کوشش کر رہے ہیں ان کا یہ فعل آیات ذیل کے خلاف ہے یا نہیں یا ایہا الذین اٰمنوا لاتتخذوا اٰباءکم واخوانکم اولیاء الخ لاتجد قوما یؤمنون باللہ والیوم الآخر یوادون من حاد اللہ ورسولہ الآیۃ بینوا و توجروا۔

الجواب: راضی نامہ اور معافی کی کوشش کرنے کا مطلب یہی ہوتا ہے کہ ظالم اپنے ظلم سے نادم ہو کر عفو تقصیر مظلوم سے کراتا ہے اور عفو کے مستحسن ہونے میں کچھ کلام نہیں[1]۔ قاتل کو معاف کر دینے کا ذکر خدائے تعالیٰ نے فرمایا ہے فَمَنْ عُفِيَ لَهُ مِنْ اَخِيهِ شَيْءٌ الآیۃ[2] پس جبکہ قتل سے بھی معافی ہو سکتی ہے اور بہتر ہے تو قتل سے کم ظلم میں بدرجہ اولیٰ معافی بہتر ہے غرض اس سے یہ ہے کہ ظالم جبکہ نادم ہوا اور اس نے اظہار ندامت کیا اور توبہ کی جیسا کہ اس کے معافی چاہنے

---

[1] وھو ای التعزیر حق العبد غالب فیہ فیجوز فیہ الابراء والعفو (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب التعزیر ج ۳ ص ۲۵۴) ظفیر [2] سورۃ البقرہ۔ ۲۲۔

سے ظاہر ہوتا ہے تو مظلوم کو معاف کر دینا بہتر ہے اور اگر وہ معاف نہ کرے جو کہ اس کی اختیار میں ہے تو پھر شرعی سزا ہونی چاہیئے مگر ظاہر ہے کہ شرعی سزا جاری نہیں ہے[1] اور حاکم جو سزا دے گا وہ شرعی نہ ہوگی لہذا اگر قانونی سزا سے جو کہ شرعی سزا نہیں ہے برأت اور رہائی کی کوشش کی جائے تو اس میں کچھ معذوری شرعی معلوم نہیں ہوتا اور جبکہ مضروب شرعی فیصلہ پر راضی نہوا تو یہ اس نے تجاوز عن الحق کیا اب اس کو یا اس کے طرف داروں کو کیا حق ہے کہ رہائی کی کوشش کرنے والوں پر اعتراض کریں اور اس کو مطعون کریں۔ الحاصل سزائے قانونی سے (جو کہ من وجہ بلکہ من کل وجہ ظلم ہے اور من لم یحکم بما انزل اللہ میں داخل ہے) بچانے کی کوشش کرنے والوں کو ان آیات کی وعید میں داخل کرنا جو کہ کفار محاربین خدائے تعالیٰ و محاربین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارہ میں ہے صحیح نہیں ہے

میاں بیوی کے جھگڑے میں مالی جرمانہ شرعاً درست نہیں ہے

سوال (۴۴) زید نے خالد کی لڑکی زبیدہ سے نکاح کیا اور زید نے خالد کو بوقت نکاح یہ اقرار لکھدیا کہ میں اپنی منکوحہ کو اپنے خسر خالد کے شہر اور گھر سے باہر نہ لیجاؤنگا مجھے لے جانیکا حق نہیں ہے وہ جہاں چاہے اس کا نان و نفقہ میں دیتا رہوں گا۔ اب زید اپنی منکوحہ کو باہر لے جا سکتا ہے یا نہیں۔ اور زید نے یہ اقرار بھی تحریر کر دیا کہ اگر میں اپنی منکوحہ زبیدہ پر دوسرا نکاح کروں تو پانچ سو روپیہ سرکار میں اور پنچوں میں جرمانہ کے ادا کروں گا زید کو دوسری

---

[1] کیوں کہ یہاں اسلامی حکومت نہیں۔ لانہ لاحد فی دار الحرب (الدر المختار علی ھامش رد المحتار کتاب الحدود ص ۱۹۵ ج ۳) ظفیر۔

عورت سے نکاح کرنے پر جرمانہ دینا اور لینا شرعاً درست ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ بہتر یہ ہے کہ اگر شوہر کو وہاں رہنے میں اور اپنی زوجہ کو وہاں رکھنے میں کچھ عذر اور حرج نہیں ہے تو بحکم حدیث شریف احق الشروط ان توفوا به ما استحللتم به الفروج[1] اپنے وعدہ اور شرط کو پورا کرے لیکن اگر وہ اپنی زوجہ کو رخصت کرا کر لیجاوے تو اس پر کچھ مواخذہ نہیں ہے اور اس کو اس کا حق ہے کما قال اللہ تعالیٰ الرجال قوامون علی النساء[2] کابین نامہ ایک وعدہ ہے اگر شوہر کو کچھ عذر نہ ہو تو اس کو پورا کرنا بہتر ہے اور اگر وہ اپنے وطن میں لیجاوے تو یہ بھی جائز ہے اور شوہر کو اس کا حق ہے۔ اور پانچ سو روپیہ لینا اس سے بصورت نکاح ثانی کرنے کے درست نہیں ہے کیونکہ یہ شرط جائز نہیں ہے[3]۔ اور مالی جرمانہ شرعاً درست نہیں ہے۔

مسلمان کو حرام زادہ کہنا حرام ہے

سوال (۳۵) مسلمان را حرام زادہ گفتن و لعنت کردن چیست برآں حسب شرع چہ وعید۔

الجواب:۔ حرام است ودر احادیث برآں وعید وارد است[4]۔

---

[1] مشکوٰۃ باب اعلان النکاح ص۲۷۱۔ ظفیر

[2] سورۃ النساء۔ ۶۔ [3] لا باخذ المال فی المذهب ا بدر المختار علی هامش رد المحتار باب التعزیر ص۲۴۴ ج۳) ظفیر [4] کل من ارتکب منکراً او آذی مسلماً بغیر حق بقول او فعل او اشارة یلزمه التعزیر (رد المحتار باب التعزیر ص۲۶۵ ج۳) ظفیر۔

عورت اگر شوہر کا حکم نہ مانے تو کیا سزا دی جائے

سوال (۳۶) عورت باوجود شوہر کی سختی کے بے پردہ پھرنے سے باز نہ آوے تو اس کے لئے کیا سزا ہے۔

الجواب:۔ شوہر جب کہ اس کو بے پردہ پھرنے سے منع کرتا ہے اور وہ نہیں مانتی تو شوہر عنداللہ گنہ سے بری ہے اور عورت گنہ گار ہے۔ (مرد کا فرض ہے سختی سے روکے اور تنبیہ کرے شوہر کو تعزیر کا حق ہے[1] ظفیر)

مسلمان پر جھوٹا الزام لگانا حرام ہے

سوال (۳۷) مسلمان کو مسلمان پر جھوٹا الزام لگانا کیسا ہے اور الزام لگانے والے کیلئے کیا سزا ہے۔

الجواب:۔ کسی مسلمان پر جھوٹا الزام لگانا حرام ہے تہمت لگانے والا فاسق ہے، توبہ کرے اور معاف کرا دے ورنہ عذاب آخرت میں گرفتار ہوگا۔[2] فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

---

[1] ویقیمہ (ای التعزیر) کل مسلم حال مباشرۃ المعصیۃ واما بعدہ فلیس ذلک لغیر الحاکم والزوج والمولیٰ (در مختار) ای التعزیر الواجب حقا للہ تعالیٰ لانہ من باب ازالۃ المنکر قال صلی اللہ علیہ وسلم من رای منکم منکرا فلیغیرہ بیدہ فان لم یستطع فبلسانہ الحدیث (رد المحتار باب التعزیر ص ۲۵۰ ج ۳) یعزر المولیٰ عبدہ والزوج زوجتہ ولو صغیرۃ علی ترکھا الزینۃ الشرعیۃ وترکھا غسل الجنابۃ وعلی الخروج من المنزل لو بغیر حق (در مختار) اشار الی ان تعزیر الزوج لزوجتہ لیس خاصا بالمسائل الاربعۃ المذکورۃ فی المتون ولذا قال فی الولوالجیۃ لہ ضربھا علی ھذہ الاربعۃ وما فی معناھا (رد المحتار باب التعزیر ص ۲۶۰ ج ۳) ظفیر

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یرمی رجل رجلا بالفسوق ولا یرمیہ بالکفر الا ارتدت علیہ ان لم یکن صاحبہ کذلک رواہ البخاری (مشکوٰۃ باب حفظ اللسان ص ۴۱۱) ظفیر

بلاحجت شرعیہ تہمت زنا لگانا فسق ہے | **سوال** (۳۸) ایک استاد و شاگرد میں کچھ تخالف ہوا اور استاد نے درپے ضرر شاگرد ہو کر اس پر تہمت زنا بلاحجت شرعیہ لگائی اور سب وشتم و فواحش سے پیش آیا تو استاد پر حد قذف ہے یا تعزیر واجب ہے۔

الجواب : سب وشتم کرنا و تہمت زنا و فواحش کسی مسلمان کو لگانا بلاحجت شرعیہ کے فسق ہے اور موجب تعزیر ہے وعزر کل مرتکب منکر او موذی مسلم بغیر حق بقول او فعل الخ درمختار[1]۔ وزاد بعضھم ان الحد مختص بالامام والتعزیر یفعله الزوج والمولی وکل من رای احداً یباشر المعصیة الخ شامی[2]۔

سیاسۃ و تہدیداً جرمانہ کرنا کیسا ہے | **سوال** (۳۹) ہندہ زید کی زوجہ منکوحہ تھی، ہندہ کی عفت و دیانت و اطاعت و خانہ داری وغیرہ پوری طرح ثابت ہے، زید نے بلاوجہ بوجہ محض ادائے نفقہ سے بچنے کیلئے اور ہندہ کو اپنے ترکہ سے محروم کرنے کے لئے ہندہ کو طلاق دی ہے تو کیا اعلیٰ حضرت شاہ دکن بحیثیت فرماں روائے اسلامی و حکیم السیاستہ ہونے کے زید پر عبرۃً وسیاسۃً و تہدیداً جرمانہ یا کوئی سزا بمناسب وقت و حالات نافذ فرما سکتے ہیں تاکہ عبرۃً آئندہ ظالم شوہروں کو جرأت نہ ہو کر وہ مظلومہ عاصمہ زوجات کی صنف ضعیف کے حقوق شرعی اپنی اغراض نفسانی سے بخیل شرعی تلف کرنے کی طرف تقدیم کریں، کیا ایسی تعزیر و تنبیہ محظور و ممنوع شرعی تو نہیں ہے اور کیا ناظم صاحب دارالقضاء

---

[1] الدرالمختار علی ھامش ردالمحتار باب التعزیر ص ۲۵۱ ج ۳۔ ظفیر

[2] ردالمحتار باب التعزیر ص ۲۴۵ ج ۳۔ ظفیر

شاہ وقت کے ملاحظہ ساطعہ میں انتظاماً کوئی تعزیر و تہدید مثل جرمانہ وغیرہ کی تجویز پیش فرماسکتے ہیں

الجواب:- نصوص آیات واحادیث سے طلاق کا مباح ہونا ثابت ہے اس لئے صاحب درمختار نے اباحت اور حظر کو نقل کرکے صحیح اباحت کو قرار دیا۔ حیث قال وایقاعہ مباح عند العامۃ لاطلاق الآیات وقیل قائلہ الکمال الاصح حظرہ ای منعہ الا لحاجۃ کریبۃ وکبر والمذہب الاول کما فی البحر[1] البتہ صاحب ردالمحتار شامی کی تحقیق سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ صاحب فتح القدیر کمال ابن ہمامؒ کے قول کو راجح سمجھتے ہیں کہ اصل طلاق میں حظر ہے اور بلا وجہ موجبہ ارتکاب اس کا محظور وممنوع ہے حیث قال واما الطلاق فان الاصل فیہ الحظر بمعنی انہ محظور الا لعارض یبیحہ وھومن قولھم الاصل فیہ الحظر۔ والاباحۃ للحاجۃ الی الخلاص فاذا کان بلاسبب اصلا لم یکن فیہ حاجۃ الی الخلاص بل یکون حمقا وسفاھۃ رائ ومجرد کفران النعمۃ واخلاص الایذاء بھا وباھلھا واولادھا الی ان قال فحیث تجرد عن الحاجۃ المبیحۃ لہ شرعا یبقی علی اصلہ من الحظر ولھذا قال اللہ تعالی فان اطعنکم فلا تبغوا علیھن سبیلا ای لاتطلبوا الفراق وعلیہ حدیث ابغض الحلال الی اللہ الطلاق قال فی الفتح ویحمل لفظ المباح علی ما ابیح فی بعض الاوقات اعنی اوقات تحقق الحاجۃ المبیحۃ الخ شامی[2] جلد ثانی۔ پس بناءً علیہ اگر ایسے موذی شخص کو جو بلا وجہ شرعی

---

[1] الدر المختار علی ھامش رد المحتار کتاب الطلاق ص ۵۷۰ ج ۲ ۔ ظفیر

[2] دیکھئے رد المحتار للشامی کتاب الطلاق ص ۵۷۰ ج ۲ ۔ ظفیر۔

محض ایذاء رسانی کیلئے طلاق دینے کو اپنی عادت مقرر کرلے. حاکم اسلام کی طرف سے کوئی تہدید و توبیخ ہو تو یہ مستحسن ہوگا اور قاضی شرعی اگر مناسب سمجھیں تو کوئی تعزیر ایسے شخص کو دلا سکتے ہیں۔ فقط

مسلمان کو گالی دینا اور طعن تشنیع کرنا

سوال (۴۰) زید نے بلا قصور عمرو کو گالی دی اور یہ کہا کہ تم مسلمان نہیں اور مسلمان ہونے کی تم میں کیا علامت ہے بلکہ تمھارے تمام موضع میں کوئی مسلمان نہیں حالانکہ اکثر آبادی مسلمانوں کی ہے جس میں بعض علماء بھی ہیں، کیا ایسے صورت میں زید پر تعزیر واجب نہیں ہوگی اور اس کے پیچھے اقتداء بھی جائز ہے یا نہیں۔

الجواب: زید اس صورت میں فاسق اور ظالم ہے حدیث شریف میں ہے سباب المسلم فسوق وقتاله کفر[۱] یعنی مسلمان کو گالی دینا فسق ہے اور اس سے مقاتلہ کرنا کفران نعمت ہے یا استحلال قتال مسلم کفر ہے۔ اور اگر مراد اس شخص کی حقیقت میں مسلمانوں کو بے ایمان اور کافر کہنا ہے تو اس میں اس کے کفر کا خوف ہے جیسا کہ حدیث شریف میں ہے کہ جو شخص کسی مسلمان بھائی کو کافر کہے تو وہ کفر یا اس کا گناہ اس پر عود کرتا ہے[۲]. الغرض زید کو ہنوز توبہ کرنی چاہیئے اور کبھی ایسا کلمہ زبان سے نہ نکالنا چاہیئے باقی حد تعزیر بوجہ حکومت اسلامی نہ ہونے کے اس زمانہ میں جاری نہیں ہوسکتی[۳] فقط۔

---

[۱] مشکوٰۃ شریف باب حفظ اللسان ص۴۱۱۔ ظفیر [۲] قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ایما رجل قال لاخیه کافر فقد باء بها احدهما متفق علیه (مشکوٰۃ باب حفظ اللسان ص۴۱۱) ظفیر [۳] لانه لاحد فی دار الحرب (الدر المختار علی هامش رد المحتار کتاب الحدود ج۳ ص۱۹۵) ہمیں شبہ ہے کہ اصطلاح کے کلمات قابل تعزیر ہیں فیعزر بشتم ولده الخ ویقذف مسلم بیا فاسق الخ وعزر الشاتم بیا کافر وهل یکفر ان اعتقد المسلم کافرا نعم والا لا به یفتی (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب التعزیر ج۳ ص۲۵۲ و ص۲۵۳) ظفیر۔

گھوڑی کے ساتھ جماع اس کی سزا اور گھوڑی کا حکم

سوال (۴۱) جو شخص گھوڑی سے زنا کرے اس کی کیا سزا ہونی چاہیئے اور اس گھوڑی کو کیا کیا جائے

الجواب:- گھوڑی کو ذبح کرکے جلا دیا جائے اور اس شخص کو تعزیر کی جاوے۔[1]

چچی کے ساتھ نکاح کرا دینے میں مالی جرمانہ جائز نہیں

سوال (۴۲) بکر اور خالد گواہان نکاح پر اس جرم میں کہ انھوں نے چچی سے نکاح کرا دیا پنچایت نے جرمانہ کیا یہ جائز ہے یا نہ۔

الجواب:- بکر اور خالد پر شرعاً نکاح مذکور کے گواہ ہونے سے کچھ جرم اور گناہ عائد نہیں ہوتا ان پر اور زید پر جو جرمانہ کیا گیا وہ ناجائز ہے وہ جرمانہ اس کو واپس ملنا چاہیئے[2]

اگر کوئی اپنی عورت کو زدوکوب کرے تو اس کی سزا

سوال (۴۳) ایک شخص نے اپنی عورت کو زدوکوب کی اور بہت دور تک بال پکڑ کر اور برہنہ کرکے گھسیٹا یہ شخص ظالم ہے یا نہیں اور اس کے لئے شرعاً کیا حکم ہے اس کی ساتھ متارکت کرنی چاہیئے یا نہیں۔

---

[1] ولا یحد بوطئ بهیمة بل یعزر وتذبح ثم تحرق ویکره الانتفاع بها حیة ومیتة (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الوطئ الذی یوجب الحد ومالا یوجب ص۲۱۳ ج۳) ظفیر۔

[2] فی البزازیة ان معنی التعزیر باخذ المال علی القول به امساك شیء من ماله عنه مدة لینزجر ثم یعیده الحاکم الیه لا ان یاخذه الحاکم لنفسه او لبیت المال کما یتوهمه الظلمة اذ لا یجوز لاحد من المسلمین اخذ مال احد بغیر سبب شرعی (رد المحتار باب التعزیر مطلب فی التعزیر باخذ المال ص۲۴۲ ج۳) ظفیر۔

الجواب:۔ ایسا شخص ظالم ہے بے شک اگر وہ توبہ نہ کرے تو اہل دیہات اس کو تنبیہ کریں اور کھانا پینا اس کے ساتھ چھوڑ دیں تاکہ وہ آئندہ ایسی حرکت نہ کرے۔ فقط۔

ہندوستان میں حدود جاری نہیں ہو سکتی تعزیر کی جا سکتی ہے

سوال (۳۴۴) زید نے عمر پر تہمت زنا لگائی اور پھر چار گواہ نہ پیش کر سکا۔ اس پر مولوی صاحب نے حد قذف کی بنا پر مسلمانوں کو اس سے اجتناب کا حکم دیا یہ حکم صحیح ہے یا نہیں۔ اگر کوئی شخص یہ کہے کہ ہم اس حکم پر عمل نہیں کر سکتے کیونکہ مسلمان بادشاہ موجود نہیں ہے اس کا کیا حکم ہے۔

الجواب:۔ یہ صحیح ہے کہ ہندوستان میں بوجہ نہ ہونے سلطنت اسلامیہ کے کوئی حد جاری نہیں ہو سکتی[2] لیکن تنبیہاً و تعزیراً اس قسم کے برادری کی سزا دی جا سکتی ہے جس سے مجرم کو تنبیہ ہو اور آئندہ وہ مرتکب اس جرم کا ... نہ ہو اور دوسروں کو بھی عبرت ہو۔ لہذا یہ حکم ان مولوی صاحب کا مناسب ہے اس میں کچھ ممانعت نہیں ہے اور اس کو ماننا چاہیئے۔

---

[1] وبهذا ظهر انه لا يجب على الزوج ضرر زوجته اصلا ادعت على زوجها ضربا فاحشا وثبت ذلك عليه عزر (در مختار) قوله ضربا فاحشا قيد به لانه ليس له ان يضربها في التاديب ضربا فاحشا وهو الذي يكسر العظم او يخرق الجلد او يسوده كما في التاتارخانية قال في البحر وصرحوا بانه اذا ضربها بغير حق وجب عليه التعزير اه وان لم يكن فاحشا (رد المحتار باب التعزير ص ۲۶۲ ج ۳) ظفير [2] لانه لا حد في دار الحرب (الدر المختار على هامش رد المحتار كتاب الحدود ص ۱۹۵ ج ۳) ظفير۔

جو چور نہیں ہے اسے چور کہنے والا مستحق تعزیر ہے

سوال (۴۵) ایک شخص چور نہیں ہے اگر اس کو چور کہے تو کہنے والے پر شرعاً کیا حد آئے گی۔

الجواب:۔ ایسا شخص مستحق تعزیر ہے لیکن یہ فعل امام کے ساتھ مختص ہے اس زمانہ میں اس کا اجراء نہیں ہو سکتا وعزر الشاتم بیا کافر الخ ویا سارق الخ[1]۔ فقط

زید کی عورت بھگا کر بھانے اور غائب کرنے کی سزا

سوال (۴۶) زید نے ہندہ کو بھگا کر کہیں چھوڑ دیا اور یہ معلوم نہیں کہ وہ زندہ ہے یا مر گئی، زید کا بیان ہے کہ ہندہ غائب ہو گئی، مجھے معلوم نہیں کہاں گئی اس عورت کا شوہر اور برادری کے لوگ یہ چاہتے ہیں کہ دو سو روپیہ لیکر اس شخص کا جرم معاف کر دیں یہ شخص دو سو روپیہ کی رقم گاؤں کے پدھان کو دے چکا ہے لیکن ان لوگوں کو نہیں پہنچی، اب یہ دو سو روپیہ اور مانگتے ہیں، زید اپنی خطا سے تائب ہے اور وہ معافی مانگ چکا ہے لیکن یہ لوگ نہیں مانتے۔ آیا شرعاً زید کے ذمہ دو سو روپیہ واجب ہیں یا نہیں اور اس کا یہ جرم جبکہ وہ معافی چاہتا ہے معاف ہو سکتا ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ شرعی حیثیت سے زید کے ذمہ کوئی جرمانہ وغیرہ نہیں ہے جب وہ اپنے قصور سے تائب ہو کر اپنے جرم پر معافی خواہ ہے تو اب برادری کو اس پر کوئی سختی کرنے کا حق نہیں ہے قال علیہ السلام التائب من الذنب کمن لا ذنب له[2] لیکن اس میں شبہ نہیں کہ زید نے جس فعل شنیع کا ارتکاب کیا ہے شرعی اور سیاسی حیثیت سے

---

[1] دیکھئے الدر المختار علی هامش رد المحتار باب التعزیر ص ۲۵۳ ج ۳ ظفیر

[2] والحاصل ان المذهب عدم التعزیر باخذ المال (رد المحتار باب التعزیر ص ۲۴۶ ج ۳) ظفیر

حیثیت سے اس کا اقتضا تعزیر ہے کما ھو مصرح فی کتب الفقہ[1] چنانچہ اگر حکومت اسلام ہوتی تو یہ مستحق تعزیر تھا مگر اب یہ صورت نہیں۔ لہٰذا توبہ کے بعد برادری بھی اس کے قصور کو معاف کر دے مگر جرمانہ کی کوئی شرعی حیثیت نہیں۔ فقط

والدہ کے ساتھ نکاح کرنے والے کی سزا

سوال (۴۷) اگر کوئی شخص اپنی والدہ کے ساتھ نکاح کرے تو بعد وطی کرنے کے اس پر تعزیر لازم ہے یا نہیں۔

الجواب حدیث شریف میں ہے کہ سوتیلی والدہ یعنی باپ کی زوجہ سے نکاح کرنے پر تعزیر آئی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو قتل کرنے کا حکم فرمایا[2] چہ جائیکہ کوئی حقیقی والدہ سے ایسا فعل کرے تو بدرجہ اولیٰ سخت تعزیر کا مستحق ہے[3]۔

عندالحنفیہ مالی جرمانہ جائز نہ ہونے کی دلیل

سوال (۴۸) جرمالی عندالحنفیہ جائز نہ ہونے کی کیا دلیل ہے؟ مرتکب کبیرہ سے بطور جرمانہ جو اہل برادری لیتے ہیں وہ گناہ کا جرمانہ نہیں لیتے گناہ کا جرمانہ تو صرف توبہ ہے، یہ مالی جرمانہ اس امر کا ہے کہ مجرم جو برادری سے علیحدہ کر دیا گیا تھا اب توبہ کرکے داخل

---

[1] خدع المرأۃ انسان واخرجھا وزوجھا یحبس حتی یتوب او یموت لسعیہ فی الارض بالفساد (درمختار) قولہ حتی یتوب او یموت۔ عبارۃ غیرہ حتی یردھا وفی الھندیۃ وغیرھا قال المحلا حبسہ ابداً حتی یردھا او یموت (ردالمحتار باب التعزیر ص ۲۶۴ ج ۳) ظفیر

[2] عن البراء بن عازب قال مر بی خالی ابوبردۃ و معہ لواء فقلت این تذھب قال بعثنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی رجل تزوج امرأۃ ابیہ براسہ رواہ الترمذی والنسائی فامرنی ان اضرب عنقہ وآخذ مالہ (مشکوٰۃ باب المحرمات ص ۲۷۴) ظفیر

[3] کل مرتکب معصیۃ لاحد فیھا فیھا التعزیر ۱۲ الدرالمختار علی ھامش ردالمحتار باب التعزیر ص ۲۵۹ ج ۳) ظفیر۔

برادری ہونا چاہتا ہے تو اہل برادری ایک رقم اپنے میں داخل ہونے کے لئے تجویز کر کے خود لیتے ہیں اور جس مصرف میں چاہتے ہیں صرف کرتے ہیں یہ جائز ہے یا نہیں۔ اگر جائز نہیں تو اگر مجرم ہی سے کسی مصرف حسن میں وہ رقم تجویز کردہ صرف کرادی جائے تو جائز ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ درمختار باب التعزیر میں ہے لاباخذ المال فی المذہب بحر وفیہ عن البزازیۃ وقیل یجوز معناہ ان یمسکہ مدۃ لینزجر ثم یعیدہ لہ فان یئس من توبتہ صرفہ الی مایری وفی المجتبیٰ انہ کان فی ابتداء الاسلام ثم نسخ[1] حاصل یہ ہے کہ اب جرمانہ مالی جائز نہیں ہے اگر بغرض زجر و تنبیہ لیوے تو پھر اسی کو واپس کردے اور جس کو فیس کہا جاتا ہے وہ بھی اسی جرمانہ میں داخل ہے اور ناجائز ہے اور اگر مجرم بخوشی خاطر بلا جبر و اکراہ کسی مصرف میں اس رقم کو صرف کرے تو جائز ہے مگر اس کو پورا اختیار ہونا اور مالک ہونا سنا دیا جائے پھر وہ خواہ خود رکھے یا کسی مصرف میں صرف کرے۔

جرمانہ کی رقم واپس کی جائے

سوال (۹۰) ایک شخص سے بورڈنگ والوں نے اس لئے جرمانہ لیا کہ اس نے وقت معین پر کھانے کا روپیہ ادا نہیں کیا تو جرمانہ لینا درست ہے یا نہیں۔؟

الجواب:۔ جرمانہ مالی شرعاً درست نہیں ہے اور اگر جرمانہ کی رقم لیکر دے تو اس کو واپس کرنا چاہیے[2]۔

---

[1] لاباخذ المال فی المذہب وفیہ عن البزازیہ وقال یجوز ومعناہ ان یمسکہ مدۃ لینزجر ثم یعیدہ لہ (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب التعزیر ص۲۴۶ ج۳)

ظفیر [2] الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب التعزیر ص۲۴۶ ج۳) ظفیر۔

امام اعظم کے نزدیک مالی جرمانہ

سوال (۵۰) جو مقدمات پنچائت سے طے ہوتے ہیں جس کا قصور ہوتا ہے اس پر برادری کو جرمانہ کرنا جائز ہے یا نہیں۔

(۲) اس جرمانہ کو مسجد میں خرچ کرنا جائز ہے یا نہیں ؟

(۳) اگر اس جرمانہ سے پانی بھرنے والے کو اجرت دی جائے تو اس پانی سے وضو کرنا درست ہے یا نہیں۔

(۴) بے نمازی پر جرمانہ کرنا جائز ہے یا نہیں ؟ اگر نا جائز ہے تو بے نمازی پر کیا دباؤ ڈالا جائے کہ وہ نماز پڑھنے پر مجبور ہوں۔

الجواب (۱-۲-۳) جرمانہ مالی کرنے کو امام صاحب کے مذہب میں ممنوع لکھا ہے اور امام ابو یوسفؒ بغرض زجر و تنبیہ جائز فرماتے ہیں[1] مگر اس کا مطلب یہ ہے کہ بعد میں اسی کو دیدیا جائے یا اس کی اجازت اور خوشی سے کسی نیک کام مسجد وغیرہ میں صرف کر دیا جائے، بس اگر ایسا ہوا تو اس پانی سے وضو کرنا درست ہے۔

(۴) بے نمازی کو ایسا مجبور کیا جائے کہ وہ ترک نماز سے باز آجائے مثلاً یہ کہ اس سے بالکل تعلقات منقطع کر لئے جائیں اور اس کو برادری سے خارج کر دیا جائے اور تعزیر کی جائے

توبہ سے گناہ معاف ہو جاتے ہیں

سوال (۵۱) اگر کوئی جانور سے زنا کر کے توبہ کرلے تو گناہ معاف ہو جائے گا یا نہیں ؟۔

[1] لا باخذ المال فی المذهب قال فی الفتح عن ابی یوسف یجوز التعزیر للسلطان باخذ المال وعندهما وباقی الائمة لا یجوز اه وظاهر ان ذلك رواية ضعيفة عن ابی یوسف قال فی الشرنبلالية ولا یفتی بهذا لما فيه من تسلیط الظلمة علی اخذ مال الناس فیاکلونه اه (رد المحتار باب التعزیر ص ۲۴۲ ج ۳) ظفیر

الجواب:۔ توبہ سے وہ گناہ معاف ہوجائے گا، آئندہ ایسا نہ کرے[1]۔

تعزیر کی مختلف صورتیں

سوال (۵۲) کسی ایک عاصی کو یہ سزا دی جاسکتی ہے کہ علاوہ سلام وکلام ترک کرنے کے اس سے خرید وفروخت بھی بند کردی جائے کہ اس کو ایک پیسے کا ستو بھی نہ ملے۔

الجواب:۔ تعزیرات حسب مصالح مختلف طرق سے ہوتی ہے اور غرض یہ ہوتی ہے کہ ان کو آئندہ کے لئے نصیحت ہو اور دوسروں کے لئے عبرت۔ چنانچہ ترک نماز پر ان کے قتل کردینے تک کی اور پہاڑ سے گرادینا تک کی اجازت ہے اور حکم ہے اور جائے غور ہے کہ جب کسی شخص سے متارکت اور مقاطعت کا حکم کسی معصیت کی وجہ سے ہوگا تو اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ یعنی تارک اس سے نہ کوئی معاملہ کرے نہ سلام وکلام کرے، نہ بیع وشراء کرے اور ہر ایک مسلمان اس کا مخاطب ہے پھر اعتراض کس پر ہے جو کوئی بچتا ہے وہ اپنا فرض ادا کرتا ہے ولاتجالسوہم ولاتناکحوہم وغیرہ الفاظ حدیث میں جو کہ اہل اہوا کے بارہ میں وارد ہوئی ہیں[2]۔

گالی دینے کی سزا

سوال (۵۳) گالی دینے والے پر شرعی الزام لگ سکتا ہے یا نہیں؟

الجواب:۔ وہ گناہ گار ہوتا ہے، توبہ کرے اور جس کو گالی

---

[1] التائب من الذنب کمن لا ذنب له (مشکوۃ شریف ص۔۔۔) ظفیر

[2] والتعزیر لیس فیہ تقدیر لا یقیمہ کل مسلم حال مباشرۃ المعصیۃ الخ الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب التعزیر ص۲۴۷ ج۳ و ص۲۵۰ ج۳) ظفیر

دی ہے اس سے بھی معاف کرانا ضروری ہے۔[1]

تعزیر عام مسلمانوں کا حق ہے یا نہیں | **سوال (۵۴)** عالمگیری ردالمحتار وغیرہ بابِ ... ہے کہ بعد ارتکاب معصیت فقط قاضی کو تعزیر کا اختیار ہے ہر شخص کو نہیں، پس مقاطعت و متارکت کا مجاز ہر شخص ہر وقت کیسے ہو سکتا ہے

الجواب:- اصل یہ ہے کہ یہ جملہ ولا تجالسوہم ولا تناکحوہم[1] کے مخاطب عام مسلمین ہیں اس میں قاضی اور حاکم کی تخصیص نہیں ہے یہ از قبیل امر بالمعروف و نہی عن المنکر ہے اور علاوہ بریں جب قاضی اور حاکم اسلام نہ ہو تو پھر زجر کی صورت اس کے سوا اور کیا ہو سکتی ہے کہ اہل اسلام اتفاق کر کے مجرم کو اس کے جرم سے باز آنے کی کوشش کریں۔

علماء حق کو سور کہنے والا فاسق ہے | **سوال (۵۵)** اگر کوئی شخص علماء دین کو سور کہے تو شریعت میں اس کے لئے کیا تعزیر ہے۔

الجواب:- وہ شخص فاسق ہے توبہ کرے[2]

جاری کے ساتھ خلا ملا رکھنے والا کافر نہیں گنہگار ہے | ایک شخص نے ایک چماری کو عرصہ ۵ ماہ تک اپنے گھر میں رکھ کر خوب خلا ملا رکھا اسی عرصہ میں دونوں پر مقدمہ قائم ہو گیا اور چماری چماروں کو مل گئی، اور شخص مذکور نے اور

---

[1] ويعزر كل مرتكب منكر او مؤذي مسلم بغير حق بقول او فعل ... الدر المختار على هامش رد المحتار باب التعزير ص ۲۵۱ ج ۳ ظفير

[2] لا يباح حد يا خنزير ... واستحسن في الهداية التعزير ... الاشراف وتبعه الزيلعي وغيره (در مختار) ذكر في شرحه على الملتقى ... يعزر ... العلماء ... (رد المحتار ... تعزير ...)

اس کے بھائی نے ایک ساتھ کھانا کھایا تو وہ شخص اور اس کا بھائی دونوں مسلمان ہیں یا کافر ہوگئے، یہاں پر اس شخص سے مسلمانوں نے پانچ روپیہ تاوان لے کر مسجد میں داخل کئے ہیں۔ یہ جائز ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ وہ شخص جس نے چماری کے ساتھ خلا ملا رکھا وہ گنہ گار ہوا، اس کو توبہ کرنی چاہیئے اور وہ کافر نہیں ہوا مسلمان ہی ہے اور اس کا بھائی بھی مسلمان ہے۔ صرف اسی شخص کو توبہ کرنی چاہیئے اور نماز و روزہ کرنی چاہیئے اور وہ روپیہ جو تاوان کا اس سے لیا گیا وہ اسی کو واپس کرنا چاہیئے۔ یہ لینا درست نہ تھا لیکن اب اگر وہ خوشی سے مسجد میں دیوے تو مسجد میں صرف کرنا اس کا درست ہے اور توبہ کے بعد اس شخص کیساتھ کھانا پینا درست ہے۔ فقط۔

کسی مسلمان پر غلط مقدمہ کرنے والے کا حکم

سوال (۵۶) ایک پٹھان جو بعہدہ مجسٹریٹی ملازم سرکار برطانیہ ہے۔ صوم و صلوۃ کا پابند نہیں، تارک جمعہ و جماعت ہے۔ حلق لحیہ کا عادی، زنا و شراب سے غیر محترز۔ عیاش، رعونت پسند، بے مروت ہے اس نے ایک سید نجیب الطرفین رئیس پر جو پابند صوم و صلوۃ اور متبع شریعت ہے۔ بایں طور کے عدالت میں دعوی دائر کیا ہے کہ سید ممدوح نے مجھے ایک مجمع میں منافق، بے ایمان شیطان کہا ہے، ان الفاظ سے میری عزت و شہرت کو بٹہ لگا ہے اس لئے استدعا ہے کہ ڈگری دس ہزار روپیہ بمعہ خرچہ حق مدعی برخلاف مدعا علیہ صادر فرمائی جاوے، سید ممدوح کا جواب ہے کہ بے ایسا تو میں نے نہیں کہا یہ مدعی کا افترا ہے چونکہ مدعی کو میرے ساتھ دشمنی ہے اس لئے میری قریبی رشتہ دار کی تلاشی کرائی اور بیکار ثابت ہوا۔

تحقیقاتی ملتی کے مجمع میں میرے آنے پر مدعی نے میرے زانو پر ہاتھ لگاتے ہوئے خندہ روئی سے ہاتھ بڑھایا میں نے اپنا ہاتھ نہ دیتے ہوئے کہا کہ بس دور دلی اچھی نہیں۔ میرے اس کہنے پر مدعی نے اشتعال آمیز لہجہ میں ڈانٹ کر کہا کہ کسی منافق اور شیطان نے تلاشی کرائی ہے۔ میں نے اس کے جواب میں اس کے کہے ہوئے الفاظ بایں طور کہے کہ تو اپنے منھ سے منافق بن یا شیطان، یا جو کچھ بن۔ تلاشی تو نے کرائی ہے اور بس۔ اس بارے میں فیصلہ شرعی کیا ہے۔

الجواب:۔ اگر مقذوف میں یہ امور موجود ہیں جو سوال میں درج ہیں تو اس کا قاذف مستحق تعزیر نہیں ہے کما فی الدر المختار ولقذف مسلم بیا فاسق الا ان یکون معلوم الفسق کمکاس مثلاً[1] بلکہ ان امور سے خود اس پر تعزیر ہے چنانچہ مسلم کو ناحق تکلیف پہونچانا زبان سے یا کسی کارسازی سے اور شراب خوری کی مجلس میں حاضر ہوجانا اور شراب کے برتنوں اور لوازم کو ساتھ رکھنا یا رمضان شریف کے ایام میں دن کو اپنے پاس ناشتہ جیسی چیزوں کا رکھنا بھی موجب تعزیر ہے کما فی الدر المختار والشامی: وعزر کل مرتکب منکر او موذی مسلم بغیر حق بقول او فعل الخ ویعزر من شرب الشاربین[2] الخ ص ۱۸۶ ج ۳ فقط

سوال (۵۷) دو آدمیوں نے ایک شخص پر سحر کرایا۔ وہ شخص فوت ہوگیا لیکن عامل صاحب کہتے ہیں کہ اب ان سحر کرنے والوں پر سحر کرانا خلاف شرع ہے شرعاً اس بارہ میں کیا حکم ہے۔

سحر کرنے والے کا حکم اور اس کا ثبوت

---

[1] الدر المختار علی هامش رد المحتار باب التعزیر ص ۲۵۱ ج ۳، ص ۲۵۲ ج ۳ ظفیر

[2] رد المحتار باب التعزیر ص ۲۵۱ ج ۳ ۔ ظفیر

مرتکب کو شرعاً تعزیر کی سزا دی جاتی ہے کما فی الدر المختار و عزر کل مرتکب منکرا و موذی مسلم بغیر حق بقول او فعل[1] الخ یعنی ہر مرتکب معصیت کے لئے تعزیر ہے پس جو شخص خلاف شرع امور پر اصرار کرتا ہے اس کو اپنی برادری تعزیر کی سزا دے سکتی ہے اس لئے کہ تعزیر میں بوقت مباشرت معصیت ہے ہر مسلم کو حق ہے کہ تعزیر قائم کرے کما فی الدر المختار ویقیمہ کل مسلم حال مباشرۃ المعصیۃ[2] والمولی الخ یعنی تنبیہ و اما بعدہ فلیس ذلک بغیر الحاکم والزوج والمولی الخ یعنی حقوق اللہ رحمہا حمل علیہا فی الشامی عبارۃ القنیہ[3] المارۃ آنفا) میں بوقت ارتکاب معصیت ہر مسلم مرتکب معصیت پر تعزیز قائم کرنے کا مجاز ہے الخ و فی الشامی الفرق بین الحد والتعزیر ان الحد مقدر والتعزیر مفوض الی رای الامام وان الحد یندرأ بالشبہات والتعزیر یجب معہا وان الحد لا یجب علی الصبی والتعزیر شرع علیہ والرابع ان الحد یطلق علی الذمی والتعزیر یسمی عقوبۃ لہ لان التعزیر شرع للتطہیر تاترخانیہ وزاد بعض المتأخرین ان الحد مختص بالامام والتعزیر یفعلہ الزوج و المولی و کل من رأی احدا یباشر المعصیۃ[4] ص ۱۹۳ ج ۳ بعد انقضائے معصیت بھی زوج اور مولی نیز باپ بذریعہ خود تعزیر دے سکتے ہیں۔ اور تعزیر مجرم اور جرم کی حیثیت کے موافق مختلف صورتوں سے

---

[1] الدر المختار علی ھامش رد المحتار باب التعزیر ص ۲۵۱ ج ۳۔ ظفیر [2] الدر المختار علی ھامش رد المحتار باب التعزیر ص ۲۵۰ ج ۳ ظفیر [3] قولہ ویقیمہ الخ ای التعزیر الواجب للہ تعالی لانہ من باب ازالۃ المنکر رد المحتار باب التعزیر ص ۲۵۰ ج ۳ ظفیر۔ [4] رد المحتار باب التعزیر ص ۲۴۰ ج ۳۔ ظفیر۔

قائم ہو سکتی ہے کسی صورت میں حبس، کسی کسی میں قتل، کسی میں محض گوشمالی وغیرہ کے ذریعہ سے تعزیر قائم کی جائے گی[1]۔ تعزیر بالمال میں اختلاف ہے جو جواز کے قائل ہیں وہ اس کے معنی یہ کہتے ہیں کہ اس سے مال کو لے کر اپنے پاس اس وقت تک رکھے کہ وہ مجرم تائب ہوجاوے جب وہ تائب ہوا اور اس جرم کے ارتکاب میں بالکل رک گیا تو جرمانہ اس کو واپس کرنا چاہیئے اور اگر وہ نہ رکے تو جرمانہ کو دوسرے کاموں میں صرف کر سکتے ہیں۔ کما فی الدر المختار لا باخذ المال فی المذهب بحر وفيه عن البزازية وقيل يجوز ومعناه ان يمسكه مدة لينزجر ثم يعيده له فان يئس من توبته صرفه الى ما يرى وفي المجتبى انه كان في ابتداء الاسلام ثم نسخ[2]

(۲) ایسا شخص شرعاً دیوث کہلاتا ہے جو مستحق تعزیر ہے کما فی الدر المختار[3]

(۳) یہ شخص بھی مستحق تعزیر ہے۔ کما مر فی ۳ وعزر کل الخ

(۴) دونوں اشد تعزیر کے مستحق ہیں۔ کما فی الدر المختار[4]

---

[1] تادیب دون الحد الخ ويكون به وبالحبس وبالصفع على العنق وفرك الاذن وبالكلام العنيف الخ (الدر المختار على هامش رد المحتار باب التعزير ص ۲۴۳ ج ۳) ظفير

[2] الدر المختار على هامش رد المحتار باب التعزير ص ۲۴۶ ج ۳۔ ظفير

[3] وكل مرتكب معصية لا حد فيها فيها التعزير (الدر المختار على هامش رد المحتار باب التعزير ص ۲۵۱ ج ۳) ظفير

[4] وفي الاشباه خدع انسان امرأة انسان واخرجها وزوجها يحبس حتى يتوب او يموت لسعيه في الارض بالفساد (الدر المختار على هامش رد المحتار باب التعزير ص ۲۴۳ ج ۳) ظفير

ویکون التعزیر بالقتل کمن وجد رجلا مع امرأۃ لاتحل لہ الخ[1] اور بدون نکاح شرعی کے جو اولاد ہوئی وہ ولد الزنا ہے۔

(۵) قتل[1] کے اس کا حکم بھی ہے! در اس عورت کو اس کے شوہر کے پاس پہنچا دیا جاوے یا شوہر سے طلاق لے کر حسب قاعدہ دوسرے شخص سے نکاح کیا جاوے[2]۔

(۶) وہ فاسق ہو گئے اور ان پر بھی شرعاً تعزیر ہے[3]۔

شہادت شرعیہ کے بغیر وطی ثابت نہیں

سوال (۶۵) ایک شخص کہتا ہے کہ میں نے فلاں شخص کو بچشم خود دیکھا ہے کہ دو بھیڑ سے جماع کر رہا ہے۔ بجز ایک شخص کے اور شاہد کوئی نہیں ہے۔ متہم شخص منکر ہے۔ شرعاً کیا حکم ہے۔

الجواب:- اس صورت میں شہادت شرعیہ موجود نہیں ہے جس سے زنا مذکور ثابت ہوتا اور وہ شخص منکر ہے تو اس پر کچھ تعزیر نہیں ہے[4] اور اس جانور کو بھی کچھ نہ کیا جاوے۔ اگر زنا ثابت ہو جاتا تو حکم یہ تھا کہ اس جانور کو ذبح کر کے جلا دیا جاوے اور زانی کو تعزیر دیا جاوے مگر اب جبکہ زنا ثابت ہی نہیں تو کچھ بھی سزا جاری نہ ہوگی فقط۔

---

[1] ایضاً ص۲۴۲ ج۳ و ص۲۴۸ ج۳۔ ظفیر [2] امانکاح منکوحۃ الغیر ومعتدتہ الخ فلم یقل احد بجوازہ، ص۸۱۶ (ایضاً باب المہر ص۳۸۲ ج۲) ظفیر [3] وکل مرتکب معصیۃ لاحد فیہا فیہا التعزیر (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب التعزیر ص۲۵۱ ج۳) ظفیر

[4] والشہادۃ علی الشہادۃ وشہادۃ رجل وامرأتین کما فی حقوق العباد (در مختار) قولہ شہادۃ رجل وامرأتین صرح بہ الزیلعی وکذا فی التتارخانیہ وفی الجوہرۃ لاتقبل فی التعزیر شہادۃ النساء مع الرجال عندہ لانہ عقوبۃ وعندہما تقبل لانہ حق آدمی (رد المحتار باب التعزیر ص۲۵۵ ج۳)، ظفیر۔

طلاق کے چھ ماہ بعد دوسرا نکاح کرنے پر کوئی سزا نہیں

سوال (۶۶) زید نے اپنی عورت ہندہ کو تین طلاقیں دیدیں۔ ہندہ نے تقریباً چھ ماہ بعد نکاح ثانی کرلیا تین سال بعد ایک مفسد نے عدالت میں مخبری کی کہ ہندہ نے ناجائز طور پر نکاح ثانی کیا ہے، کیا ہندہ اور اس کا شوہر لائق تعزیر ہیں اور کیا شرعاً ان کو کوئی سزا دینا چاہیئے۔

الجواب:- اس صورت میں ہندہ کا نکاح ثانی صحیح ہے اور تفریق زوجین میں نہیں ہوسکتی۔ یعنی بدون طلاق دینے شوہر کے کسی کو تفریق کی اجازت نہیں ہے اور شرعاً شوہر ثانی اور ہندہ پر کوئی تعزیر نہیں ہے[1]

انفعال شنیعہ کا اقرار فسق پر دلیل ہے

سوال (۶۷) ایک شخص نے متعدد دفعات میں چند اشخاص کے روبرو اقرار کیا کہ میں نے فلاں عورت کو کئی دفعہ برہنہ کرکے دیکھا ہے اور ایک شخص کے سامنے زنا کا بھی اقرار کیا اس صورت میں اگر زنا ثابت نہیں ہے تو اس پر توبہ لازم ہے یا نہیں۔

الجواب:- خود اس کا اقرار انفعال شنیعہ کا اس کے فسق کے لئے کافی ہے اور ایسا شخص واجب التعزیر ہے[2] اس کو توبہ کرنی چاہیئے قال اللہ تعالیٰ ومن یفعل ذلک یلق اثاما یضاعف لہ العذاب یوم القیامۃ ویخلد فیہ مہانا الا من تاب وآمن وعمل عملاً صالحاً فاولئک یبدل اللہ سیئاتہم حسنات وکان اللہ غفوراً رحیماً[3]۔ فقط

---

[1] اسلئے کہ جب طلاق کے بعد عدت گذر چکی عورت کو شادی کا پورا حق حاصل ہے میاں بیوی میں کوئی بھی شرعی طور پر مجرم نہیں ظفیر [2] وعزر کل مرتکب منکر او موذی مسلم بغیر حق بقول او فعل (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب التعزیر ص ۲۵۱ ج ۳) ظفیر [3] سورۃ الفرقان ۶۰۔

بلا قصور مارنے اور گالی دینے والے کی سزا

سوال (۶۸) چند عورتیں آپس میں لڑرہی تھیں کہ ایک شخص نے ایک عورت کے لڑکے کے جو کہ قرآن شریف کی تلاوت کررہا تھا چار لکڑیاں ماریں اس کی ماں چھڑانے آئی تو اس کے انگوٹھے پر ایک لکڑی ماری اور برہنہ ہوگیا اور بہت گالیاں وغیرہ بکیں ایسے شخص کو کیا سزا دینی چاہیئے۔

الجواب:۔ وہ شخص فاسق و عاصی ہوا اور اس پر مواخذہ اخروی قائم ہے تاوقتیکہ وہ معاف نہ کرادے اور اگر سلطنت اسلامی ہوتی تو حاکم اسلام جو کچھ مناسب سمجھتا اس کو تعزیر بھی دیتا[۱]۔

دنیاوی خواہشات کو دین پر ترجیح دینا معصیت ہے

سوال (۶۹) کیا شرعاً زید کو دنیاوی خواہشات کو دین کے مقابلہ میں مقدم رکھنے کے جرم میں کوئی تعزیر مل سکتی ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ دنیاوی خواہشات کو دین پر ترجیح دینا معصیت اور اتباع خواہش نفس ہے اس پر مواخذہ ضروری ہے دنیا میں اس پر کوئی تعزیر مقرر نہیں ہے[۲]۔

---

[۱] ویعزر کل مرتکب منکر او موذی مسلم بغیر حق بقول او فعل الخ ویشتم مسلماً (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب التعزیر ص ۱۵۱ ج ۳ و ص ۲۵۲ ج ۳) والتعزیر لیس فیه تقدیر بل هو مفوض الی رأی القاضی وعلیه مشائخنا لان المقصود منه الزجر واحوال الناس فیه مختلفة (ایضاً ص ۲۲۲ ج ۳) ظفیر [۲] وکل مرتکب معصیة لاحد فیها فیها التعزیر (درمختار) قال فی الفتح ویعزر من شهد شرب الشاربین والمجتمعون علی شبه الشرب وان لم یشربوا الخ وکذا المسلم بیبیع الخمر ویاکل الربوا (رد المحتار باب التعزیر ص ۱۵۱ ج ۳) والتعزیر لیس فیه تقدیر بل هو مفوض الی رأی القاضی وعلیه مشائخنا زیلعی لان المقصود منه الزجر واحوال الناس فیه مختلفة الخ (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب التعزیر ص ۲۲۴ ج ۳) ظفیر

باہم مارپیٹ کرنا اور اس کی سزا

سوال (۷۰) قاضی صاحب کے لڑکے نے میرے مکان کے اندر پانی پھینکا اور وہ چھینٹے میرے اوپر پڑے، یہ حرکت اچھی نہ تھی، فدوی نے اپنا بچہ سمجھکر بطور نصیحت دو طمانچہ مارا تاکہ آئندہ ایسی حرکت نہ کرے اور کسی برائی یا دشمنی کی نظر سے اس کو نہ مارا اور یہ حال میں نے قاضی صاحب سے عرض کرکے ان سے معافی چاہی انھوں نے بنظر انصاف مجھ سے کچھ شکایت نہ کی لیکن بعض لوگوں نے دشمنی کی نظر سے بروز جمعہ میری عدم موجودگی میں اس طور سے اعلان کیا کہ گلاب خاں مستری نے قاضی صاحب کے لڑکے کی چھاتی پر چڑھ کر مارا ہے اور مولوی عاشق علی صاحب کو جوتوں سے مارا ہے (حالانکہ یہ دونوں باتیں غلط ہیں) اس جرم میں اگر کوئی مسلمان گلاب خاں سے سلام وکلام بلکہ کسی طرح کا تعلق نہ رکھے اور مسلمانوں کے قبرستان میں اس کو دفن نہ کریں اس صورت میں شرعاً کیا حکم ہے۔

الجواب:۔ جو صورت سوال میں درج ہے اس کے موافق اول تو گلاب خاں سے کوئی فعل ایسا نہیں ہوا کہ موجب تعزیر ہو کیونکہ اگر گلاب خاں نے قاضی صاحب کے لڑکے کو اس کے قصور پر صرف طمانچہ مارا تو یہ کوئی ایسا قصور نہیں ہے جسکی وجہ سے وہ مستحق تعزیر ہو اور اگر بالفرض اس سے قصور ہوا تو اس نے معافی چاہ لی، اور معافی مانگ لی۔ اب اس کو برادری سے خارج کرنا اور اس کے ساتھ معاملہ مذکور کرنا اور اعلان مذکور کرنا درست نہیں ہے، سب اہل اسلام کو چاہیئے کہ گلاب خاں کے ساتھ شریک رہیں اور اس کو برادری سے اور مسلمانوں کی جماعت سے خارج نہ جانیں یہ بڑا ظلم ہے جو اسکے بارے میں تجویز کیا گیا ہے، غایت

یہ ہے کہ اگر کسی زعم میں گلاب خاں سے قصور ہوا ہے تو اس سے توبہ کرالیں. اور وہ معافی چاہے اس کے بعد اس سے کچھ علیحدگی نہ رکھی جاوے فقط

بار بار ہدایت کے باوجود جو نماز کا پابند نہ ہو

سوال (۷۲) جو شخص بار بار ہدایت و تدارک سے پابند نماز نہ ہو اس کے ساتھ کیا معاملہ کرنا چاہیئے۔

الجواب :- مسلمانوں کا کام نصیحت کرنا ہے اگر وہ نہ مانے تو عاصی و فاسق ہے تعزیر اگرچہ واجب ہے لیکن اس زمانہ میں بوجہ نہ ہونے حاکم اسلام کے اجرار تعزیر کی کوئی صورت نہیں ہے، اور اگر کسی تنبیہہ سے وہ باز آجائے تو فبہا ورنہ اس سے مقاطعت کردیں۔

کتاب السّیر

(جہاد سے متعلق احکام و مسائل)

باب اول

دار الحرب و دار الاسلام اور ان سے متعلق احکام و مسائل

خلفاء راشدین نے غزوات میں شرکت فرمائی ہیں

سوال (۱) خلفاء راشدینؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں غزوہ کیا ہے یا نہیں، اور فتح ہوئی یا کیا۔

الجواب: خلفاء راشدین کے زمانہ میں بہت سی فتوحات ہوئی ہیں جو تاریخ و سیر میں بالتفصیل مذکور ہیں جس کو شوق ہو تاریخ کی کتابوں میں دیکھ لے۔ فقط از خود عہد نبوی میں بھی غزوات میں شریک ہوتے رہے۔ خلیفہ)

دارالحرب میں جمعہ وعیدین و پنجگانہ پڑھنی درست ہے

سوال (۲) ہندوستان بعد سلطنت اسلام کے دارالحرب ہوا یا نہیں؟

(۲) دارالحرب میں پنجگانہ نماز پڑھنی درست ہے یا نہیں؟

(۳) دارالحرب میں جمعہ وعیدین کی نماز پڑھنا درست ہے یا نہیں!

الجواب۔ درست ہے (۲) درست ہے (۳) درست ہے[1]۔

ہندوستان کے کافر کیا ہیں

سوال (۳) ہندوستان کے کافر ذمی ہیں یا حربی

ہندوستان کیا ہے

سوال (۴) ہندوستان دارالحرب ہے یا دارالاسلام؟۔

(۲) اگر کسی کافر حربی کو مسلمان نے نوکر رکھا تو اس پر حکم ذمی کا ہوگا یا نہیں!

الجواب:۔ ہندوستان دارالحرب ہے اور ہندوستان کے کافر مستامن وذمی ہیں اور دارالاسلام میں کافر حربی مستامن ہو کر رہ سکتا ہے اور کافر حربی کو اگر مسلمان نے امن دے کر رکھا تو وہ مستامن ہے[2]۔

(ہندوستان کے دارالحرب ہونے کا فتویٰ سب سے پہلے حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ نے دیا۔ پھر حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ نے ۱۸۵۷ء میں حاجی امداد اللہ مہاجر مکی کی امارت میں حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ، حضرت گنگوہیؒ، حافظ ضامن شہیدؒ، مولانا محمد منیر نانوتویؒ اور دوسرے علماء نے انگریزی اقتدار کا مقابلہ کیا اور شاملی کے میدان میں دادِ شجاعت دی اور اس کے بعد برابر ہندوستان کو دارالحرب قرار

---

[1] واما بلاد علیها ولاة کفار فیجوز للمسلمین اقامة الجمع والاعیاد الخ (رد المحتار کتاب القضاء ص ۳۲۷ / ج ۴) ظفیر [2] قالا بشرط واحد لا غیر وهو اظهار حکم الکفر وهو القیاس الخ حاصله انه لما صار دار حرب صار فی حکمها استولوا علیه فی دارهم (رد المحتار فصل فی استئمان الکافر ص ۳۴۹ / ج ۳) ظفیر۔

دیتے رہے، شیخ الہند مولانا محمود حسن عثمانی نے تحریک (ریشمی رومال) آزادی کے لئے جاری کی، مولانا عبید اللہ سندھی اور مولانا منصور انصاری جلاوطن ہوئے، خود شیخ الہند اور مولانا حسین احمد مدنی و حکیم نصرت حسین وغیرہ کو حکومت ہند نے مالٹا میں کئی سال قید رکھا، اگست ۱۹۴۷ء میں ملک آزاد ہوا مگر آزادی کے بعد یہاں مسلمانوں پر جو مظالم ہوئے اور جیسی قتل و خون ریزی ہوئی اس کی کوئی مثال تاریخ میں نہیں ملتی، اسی وجہ سے شیخ الاسلام مولانا مدنی نے آزادی کے بعد بھی اس ملک کو اس کے حالات کی وجہ سے دار الحرب[1] ہی کہا۔ اور بعضوں نے دار الحرب کی ایک قسم دار الامان قرار دیا، بہرحال اب ملک آزاد ہے مگر مسلمانوں اور اسلام کے حصہ میں آزادی کا کوئی ثمرہ نہیں، مسلم کی جان و مال عزت و آبرو ابھی تک محفوظ نہیں، اور حکومت کی نظر میں اس کی کوئی قدر و قعت نہیں، بعض مخصوص مسلمانوں نے آزادی سے ضرور فائدہ اٹھایا مگر یہ انفرادی ہے اور ایسا پہلی حکومت میں بھی ہوا، ملت اسلامیہ سوگوار ہی ہے۔ آئندہ خدا شاید کوئی صورت پیدا کرے۔ لعل اللہ یحدث بعد ذلک امراً۔ ظفیر

جہاد میں شرکت کیلئے والدین کی اجازت

سوال (۵) بلا اجازت والدین کے جہاد کے لئے جانا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب:۔ اگر جہاد فرض عین ہو جائے تو بلا اجازت جانا درست ہے ورنہ نہیں۔ اور تفصیل اس کی کتب فقہ میں ہے۔[1]

---

[1] لا یفرض علی صبی و بالغ له ابوان او احدهما لان طاعتهما فرض عین وقال علیه الصلوٰة والسلام للعباس بن مرداس لما اراد الجهاد الزم امک فان الجنة تحت رجل امک، ولا یحل سفر فیه خطر الا باذنهما (رد المحتار علی هامش رد المحتار کتاب الجهاد ص ۲۰۳ ج ۳) ظفیر۔

دار الحرب کی تعریف میں امام اعظم اور صاحبین کا اختلاف ہے

سوال (۶) احناف کے نزدیک تعریف دار الحرب کیا ہے، ہندوستان دار الحرب ہے یا نہیں۔ دار الحرب سے ہجرت لازم ہے یا نہیں۔

الجواب: تعریف دار الحرب میں اختلاف امام اعظمؒ و صاحبین کا ہے، کما ہو مسطور فی کتب الفقہ و بر بناء اختلاف فی تعریف دار الحرب کما ہو مذکور فی کتب الفقہ، ہندوستان کے دار الحرب ہونے میں اختلاف ہے[1]۔ اور ہجرت دار الحرب سے مطلقاً لازم نہیں ہے[2]

اتلاف پر قبضہ کرنے سے حکومت مالک نہیں ہوگی

سوال (۷) کافر گورنمنٹ استیلاء کر کے مسلمانوں کی مملوکہ جائدادوں کو اور اوقاف پر قبضہ کرے تو وہ مالک ہو جاتی ہے۔؟

(۲) جبکہ مسلمان اس کافر حکومت کے ہاتھ سے چھڑانے پر قادر نہیں ہوتے

---

[1] لا تصیر دار الاسلام دار حرب الا بامور ثلاثۃ باجراء احکام اہل الشرک و باتصالہا بدار الحرب بان لا یبقی فیہا مسلم او ذمی آمنا بالامان الاول علی نفسہ (در مختار) ای بان یغلب اہل الحرب علی دار من دارنا او ارتد اہل مصر وغلبوا و اجروا احکام الکفر او نقض اہل الذمۃ العہد وتغلبوا علی دارہم ففی کل من ہذہ الصور لا تصیر دار حرب الا بہذہ الشروط الثلاثۃ وقالا بشرط واحد لا غیر وہو اظہار حکم الکفر وہو القیاس ہندیہ (رد المحتار فصل فی استیمان الکافر ص ۳/۲۳۱) ظفیر۔

[2] اما فی بلاد علیہا ولاۃ کفار فیجوز للمسلمین اقامۃ الجمع والاعیاد ویصیر القاضی قاضیا بتراضی المسلمین ویجب علیہم طلب وال مسلم اہ (رد المحتار فصل فی استیمان الکافر ص ۳/۲۳۵) ظفیر۔

تو اس حالت میں اگر گورنمنٹ نے ایک شخص کی جائداد دوسرے کے وقف کو کسی کے ہاتھ فروخت کر دیا تو اس خریدار کو باوجود اس علم کے کہ یہ فلاں شخص کی مغصوبہ جائداد ہے یا وقف ہے، خریدنا اور اس سے نفع اٹھانا جائز ہے یا نہ۔؟

الجواب:- اوقاف میں یہ حکم جاری نہ ہوگا کیونکہ الوقف لایملک ولا یملک مطلق ہے[1] اور نیز قید وان غلبوا علی اموالنا الخ سے اوقاف خارج ہوگئے۔

(۲) جائداد مملوکہ میں یہ قاعدہ جاری ہوگا کہ بعد تسلط کفار مشتری کے حق میں تصرف جائز ہے[2] لیکن اوقاف میں یہ قاعدہ جاری نہ ہوگا، اوقاف کے مصارف میں صرف کرنا لازم ہوگا[3] فقط۔

ہندوستان کا حکم مختلف دوروں میں **سوال (۸)** جب پنجاب میں سلطنت سکھوں کی تھی تو جو ملک ان کے زیر حکومت تھا تو وہ دار الحرب تھا یا دار الاسلام اور جب برطانیہ کی حکومت ہوئی تو کیا حکم رہا۔

الجواب:- چونکہ ہندوستان در زمانہ سلطنت شاہان اسلام

---

[1] فاذا تم (الوقف) ولزم لایملک ولا یملک ولا یعار ولا یرھن (در مختار) قوله لایملک ای لایکون مملوکا لصاحبه ولا یملک ای لا یقبل التملیك لغیرہ بالبیع ونحوہ (رد المحتار کتاب الوقف ص ۵۰۰ ج ۳) [2] وان غلبوا علی اموالنا ولو عبدا مومنا واحرزوها بدارهم ملکوها (درمختار) لقوله تعالی الفقراء المهاجرین سماهم فقراء فدل علی ان الکفار ملکوا اموالهم التی هاجروا عنها الخ (رد المحتار کتاب الوقف ص ۳۲۷ ج ۳) نظیر [3] فان شرائط الوقف معتبرة اذا لم تخالف الشرع وهو مالك فله ان یجعل له حیث شاء مالم یکن معصیة وله ان یخص صنفا (رد المحتار کتاب الوقف ص ۰ ج ۳)

دارالاسلام بود۔ بعد ازاں سکھان یا نصاری متسلط شدند پس در بودن آں دارالحرب اختلاف است لہذا در مسئلہ ربوا وغیرہ احتیاط باید کرد (مگر مفتی علام مختلف جگہ ہندوستان کو دارالحرب قرار دے چکے ہیں اور علمائے دیوبند کا بحکومت انگریز دارالحرب ہونے کا متفقہ فیصلہ تھا بلکہ آزادی کے بعد بھی بعضوں نے دارالحرب ہی قرار دیا واللہ اعلم۔ ظفیر)

اگر کفار مسلمانوں کے اموال پر غالب آجائیں تو وہ اس کے مالک ہو جاتے ہیں۔

سوال (۹) گورنمنٹ نے جب سے اپنا تسلط ہندوستان وغیرہ پر کیا ہے اور مسلمانوں کی ملکیت توڑ کر اپنی ملکیت قائم کردی ہے مثلاً آراضی و درخت وغیرہ تو اب یہ چیزیں گورنمنٹ کسی مسلمان کو دیدے مثلاً زمین کاشتکاری کے لئے اور درخت بیع کے لئے اور پہاڑ تجارت شہد وغیرہ کے لئے اور رقم بخشش کے طور پر تو مسلمان کو لے کر فائدہ اٹھانا جائز ہے یا نہیں۔

ل۱ لا تصیر دار الاسلام دار حرب الا بامور ثلاثة باجراء احکام اهل الشرك و باتصالها بدار الحرب وبان لا یبقی فیها مسلم او ذمی آمنا بالامان الاول علی نفسه ودار الحرب تصیر دار الاسلام باجراء احکام اهل الاسلام فیها کجمعة وعید وان بقی فیها کافر اصلی وان لم تتصل بدار الاسلام (الدر المختار) وقال لا بشرط واحد لا غیر وهو اظهار حکم الکفر وهو القیاس ویتفرع علی کونها صارت دار حرب ان الحدود والقود لا یجری فیها وان الاسیر المسلم یجوز له التعرض لما دون الفرج وتنعکس الاحکام اذا صارت دار الحرب دار الاسلام قال بعض المتاخرین اذا تحققت الامور الثلاثة فی مصر المسلمین ثم حصل لاهله الامان ونصب فیه قاضی مسلم ینفذ احکام المسلمین عادت الی دار الاسلام (رد المحتار باب المستامن ص ۳۴۹ ج ۳) ظفیر

الجواب:۔ کتب فقہ میں آیا ہے کہ اگر کفار مسلمانوں کے اموال پر غالب آجائیں اور اس کو اپنی حفاظت میں لے لیں تو وہ ان کے مالک ہوجاتے ہیں پس صورت مسئولہ میں جبکہ انگریز یہاں ہندوستان میں مسلط ہوگئے تو وہ مالک ہوگئے، اب ان کو اختیار ہے کہ جس کو چاہے ہبہ کردیں، لہٰذا مسلمانوں کے لئے اس کا لینا اور اس سے فائدہ اٹھانا جائز ہے۔ فی الخانیۃ ولو استولی اهل الحرب علی اموالنا و احرزوها بدارهم ملکوها عندنا[1] الخ خانیہ ج ۴۔ وکذا لو وهبا ویاخذه بقیمة الخ عالمگیری۔ فقط

ہندوستان میں ہندو مسلم ذمی ہیں یا حربی **سوال (۱۰)** آج کل جو حالت ہندؤں کی مسلمانوں کے ساتھ اکثر بلاد ہندوستان میں ہے وہ ظاہر ہے اور معلوم ہے قابل دریافت امر یہ ہے کہ ہندوستان کے اہل ہنود اب بھی ذمی کے حکم میں ہیں یا حربی کے، ہم مسلمانوں کے اوپر ان کے ذمہ ہونے والے حقوق عائد ہوتے ہیں یا حربی والے۔

الجواب:۔ درحقیقت ہندوستان میں ہندو اور مسلمانوں کی شان مستامن کی سی تھی[2]، لیکن جب سے ہندؤں نے جگہ جگہ مسلمانوں پر

---

[1] فتاویٰ خانیہ باب الاستیلاء ج ۴ وان غلبوا علی اموالنا واحرزوها بدارهم ملکوها (در مختار) وهو قول مالك واحمد ايضاً فيحل الاكل والوطؤ لمن اشتراه منهم كما فى الفتح لقوله تعالى للفقراء المهاجرين سماهم فقيراً فدل على ان الكفار ملكوا اموالهم التى هاجروا عنها ردالمحتار باب استيلاء الكفار ج ۳ ص ۳۳۶ (ج ۳ ص ۳۳۶) ظفیر

[2] هو من يدخل دار غيره بامان مسلما كان او حربيا دخل مسلم دار الحرب بامان حرم تعرضه لشئ من دم ومال وفرج منهم (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب المستامن ج ۳ ص ۳۴۳) ظفیر۔ گویا مفتی علام انگریزی دور حکومت میں ہندو اور مسلمان دونوں کو مستامن کے درجہ میں سمجھتے تھے اور انگریزوں کو حکومت، ورنہ کوئی شبہ نہیں کہ اس وقت انگریزوں کی ہی حکومت تھی انھوں نے قوت کے ذریعہ اس ملک پر قبضہ کیا تھا۔ ظفیر

حملے شروع کردیئے ہیں اور علی الاعلان مسلمانوں کے دشمن ہوگئے ہیں تو مسلمانوں کے ساتھ ان کا کوئی معاہدہ وغیرہ نہ رہا اور مصداق وھوبدء وکم اول مرۃ[1] کے ہوگئے۔

دارالحرب میں دینی امور کیلئے امیر مقرر کرنا **سوال (۱۱)** دارالحرب میں دینی معاملات کے لئے امام وغیرہ مقرر کرنا کیسا ہے۔

الجواب:۔ دارالحرب یعنی اس ملک کے متعلق جس پر کفار کا تسلط ہو یہ تو فقہاء نے لکھا ہے کہ جمعہ وغیرہ کے انتظام کے لئے کوئی امام مقرر کریں اور اپنے معاملات باہمی کے فیصلہ کے لئے قاضی مقرر کریں[2] باقی کفار ومحاربین کے حملوں کی مدافعت کے لئے اور مسلمانوں کی جان ومال کی حفاظت کے لئے۔ مسلمانوں کو حکام وقت کی طرف رجوع کرنا پڑے گا، کیونکہ ان کے پاس ایسی قوت نہیں ہے کہ مدافعت کرسکیں اور امور سیاسیہ کا انتظام کرسکیں فقط۔

---

[1]

[2] ولو فقد وال لغلبة کفار وجب المسلمین تعیین وال وامام للجمعة (درمختار) واما بلاد علیھا ولاۃ کفار فیجوز للمسلمین اقامۃ الجمعة والاعیاد ویصیر القاضی قاضیا بتراضی المسلمین فیجب علیھم ان یلتمسوا والیا مسلما منھم اھ وفی الفتح واذا لم یکن سلطان ولا من یجوز التقلد منہ کما ھو فی بعض بلاد المسلمین غلب علیھم الکفار کقرطبة الآن یجب علی المسلمین ان یتفقوا علی واحد منھم یجعلونہ والیا فیولی قاضیا فیکون ھو الذی یقضی بینھم الخ (رد المحتار کتاب القضاء ص ۴۲۶ ج ۴) ظفیر۔

باب دوم

عُشر وخراج

عشر وخراج اور ان سے متعلق احکام ومسائل

خراجی زمین کی تعریف وشرائط | **سوال (۱)** زمین خراجی کس کو کہتے ہیں۔ اور اس کی کیا کیا شرائط ہیں۔؟

الجواب:۔ فی الدر المختار وما اسلم اهله طوعًا او فتح عنوة وقسم بین جیشنا والبصرة عشریة[۱]، پس ایسی زمین عشری ہے جب تک درمیان میں کسی غیر مسلم کی ملک نہ ہوجاوے۔

جس قدر بھی غلہ ہو اسی میں عشر واجب ہے | **سوال (۲)** زمین دار کو جو اپنی زمین سے مقرر اجارہ غلہ یا نقد روپیہ کاشتکار سے وصول ہوتا ہے اور اس میں سے مال گذاری سرکاری دیجاتی ہے تو کس قدر غلہ کی مقدار پر عشر واجب ہے،

---

[۱] الدر المختار علی ھامش رد المحتار باب العشر والخراج ج۲ ص۳۵ و ج۲ ص۳۵) ظفیر

اور ادائے مال گذاری کے بعد یا پہلے اور اگر غلہ اتنا ہو کر سال بھر کا گذر مشکل ہو تو کیا تب بھی عشر دیا جاوے گا، اور یہ حکم زمین دار و کاشتکار دونوں سے متعلق ہے یا کسی ایک سے۔

الجواب: قبل ادا کرنے مال گذاری سرکاری کے کل غلہ وصول شدہ میں عشر واجب ہے۔ یہ حکم دونوں سے متعلق ہے جس قدر غلہ جس کے پاس رہے اس کے ذمہ اسی مقدار کا عشر ادا کرنا واجب ہے[1]۔

جملہ اجناس اور ترکاریوں میں عشر کا حکم

سوال (۳) نقد روپیہ اور تمام اجناس ترکاری وغیرہ میں عشر واجب ہے یا نہیں۔

الجواب: نقد کا حکم جدا ہے اس میں زکوۃ ہے، بشرائطہا یعنی یہ کہ بقدر نصاب ہو اور سال گذر جاوے[2]۔ باقی جملہ اجناس و ترکاریوں میں عشر واجب ہے، جس قدر ہو اسی کا عشر ادا کرے۔

غلہ وصول ہونے پر عشر ادا کرے

سوال (۴) اگر کاشتکار سے غلہ وغیرہ زمین کا وصول ہوا تو اس صورت میں بھی عشر واجب ہو گا یا نہیں۔

الجواب: غلہ وصول ہونے کی صورت میں عشر ادا کیا جاویگا[3]۔

---

[1] وفی المزارعۃ ان کان البذر من رب الارض فعلیہ ولو من العامل فعلیہما بالحصۃ (در مختار) والحاصل ان العشر عند الامام علی رب الارض مطلقا وعندہما کذلک لو البذر منہ ولو من العامل فعلیہما وبہ ظہر ان ماذکرہ الشارح ہو قولہما اقتصر علیہ لما علمت من ان الفتوی علی قولہما بصحۃ المزارعۃ الخ فی البدائع ان المزارعۃ جائزۃ عندہما والعشر یجب فی الخارج والخارج بینہما فیجب العشر علیہما (رد المحتار باب العشر ص۵۶ و ص۶۲ ج۲) ظفیر

[2] شرطہ افتراضہا عقل وبلوغ واسلام وحریۃ وسببہ ملک نصاب حولی نام فارغ عن دین لہ مطالب من جہۃ العباد الخ (الدار المختار علی ہامش رد المحتار کتاب الزکوۃ) [3] ولان الملک غیر شرط فیہ بل الشرط ملک الخارج الاولان العشر یجب فی الخارج لا فی الارض فکان ملک الارض وعدمہ سواء کما فی البدائع (رد المحتار باب العشر والخراج ص۵۲ و ص۵۳ ج۲) ظفیر

معارف عشر کیا ہیں | **سوال (۵)** عشر لینے کا مستحق کون ہوگا۔

الجواب:۔ جو مصرف زکوۃ کا ہے وہی عشر کا بھی ہے[1]

ارض مملوکہ مسلمین میں جہاں راجاؤں کو ٹیکس دیا جاتا ہے عشر واجب ہے | **سوال (۶)** جو آراضی مملوکہ مسلمین ہیں اور راجاؤں کو باقی دینی پڑتی ہے اس میں عشر واجب ہے یا نہ۔

الجواب:۔ عشر واجب ہے[2]

عشری زمین اگر اجارہ پر دیدی جائے تو عشر کون ادا کرے | **سوال (۷)** عشری زمین اگر اجارہ پر دیدی جائے تو اس صورت میں عشر مالک زمین ادا کرے یا کاشتکار

الجواب:۔ اس میں اختلاف ہے کہ عشر اس صورت میں مالک زمین پر ہے یا مستاجر یعنی کاشتکار پر، امام صاحب اول کے قائل ہیں۔ اور صاحبین دوسرے کے، حاوی میں ہے وبقولہما نأخذ شامی۔ یعنی حاوی میں صاحبین کے قول کو مختار کہا ہے بناءً علیہ کاشتکار کل پیداوار کا عشر ادا کرے[3] فقط۔

---

[1] اے مصرف الزکوۃ والعشر الخ هو فقیر الخ ومسکین الخ وعامل الخ ومدیون لا یملك نصابا فاضلا عن دینه الخ رباب المصرف ص۶۲ ج۲ ؛ ظفیر

[2] یجب العشر فی ارض غیر خراج لی مسقی سماء وسیح الخ ویجب نصفه فی مسقی غرب ودالیة الخ او سقاه بماء اشتراه (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب العشر ص۶۶ ج۲) ظفیر

[3] والعشر علی الموجر کخراج موظف وقالا علی المستاجر کمستعیر مسلم وفی الحاوی وبقولهما نأخذ (در مختار) فلا ینبغی العدول عن الافتاء بقولهما ذلك (رد المحتار باب العشر ص۵۵ ج۲) ظفیر۔

بادشاہ اگر عشر نہ لے تو عشر ساقط نہیں ہوتا

سوال (۸) ہماری زمین عشری ہے یا نہیں اگر ہے تو انگریز لوگ جو چار آنہ فی کنال ہم سے لیتے ہیں اس کو خراج کہا جائے گا یا کو اگر کہا جائے گا تو کس رو سے، اور ثانیاً یہ ہے کہ عشر کے لئے شرط ہے زمین کا عشری ہونا کہ کسی بادشاہ اسلام نے اگر عشر رکھا ہو تو وہ عشری ہوگی اگر خراج رکھا ہے تو خراجی ہوگی، تو ہند اور پنجاب کی زمین پر کسی تواریخ سے معلوم نہیں ہوتا کہ فلاں بادشاہ نے یہاں عشر رکھا ہے خصوصاً جہانگیر و اکبر بادشاہ یا گزشتہ جو گذر چکے ہیں۔ ثالثاً یہ کہ دارالحرب ہے یا دارالاسلام۔ اگر دارالحرب ہے تو کیا دارالحرب میں عشر واجب ہے یا نہیں، اور اگر دارالاسلام ہے تو کن شرائط سے دارالاسلام ہے، الغرض یہاں کے بعض علماء اس کے قائل ہیں کہ یہاں ہرگز عشر نہیں ہے اور بعض عشر کے قائل ہیں، آپ کی کیا رائے ہے۔

الجواب: درمختار میں ہے وما اسلم اهله طوعا او فتح عنوة و قسم بين جيشنا الخ عشرية لانه اليق بالمسلم[1] و فی رد المحتار ولو قال بيننا يشمل ما اذا قسم بين المسلمين غير الغانمين فانه عشري لان الخراج لا يوظف على المسلم ابتداء قهستاني . . . . . شامی[2] و فيه ای الدر المختار. ولو ترك العشر الفقراء السلطان لا يجوز اجماعا و يخرجه بنفسه للفقراء[3] شامی درمختار میں ہے وذكره في الزكوة لانه منها قال فی الفتح قيل ان تسميته زكوة على قولهما لاشتراطهما النصاب والبقاء بخلاف قوله وليس بشيء اذ لا شك انه زكوة حتى يصرف مصارفها و

---

[1] الدر المختار علی هامش رد المحتار باب العشر و الخراج ج ۳ ص ۲۵۰ ظفیر [2] رد المحتار باب العشر والخراج ج ۳ ص ۲۵۱ ظفیر [3] الدر المختار علی هامش رد المحتار باب العشر والخراج ج ۳ ص ۳۶۶ ظفیر

اختلافهم فی اثبات، بعض شروط لبعض انواع ۔ الزکوٰۃ و نفیہا اِخراج عن کونہ زکوٰۃ الخ[1] ان عبارات سے چند امور معلوم ہوئے ایک یہ کہ مسلمان کی آراضی کا اصل وظیفہ عشر ہے، دوم یہ کہ اگر بادشاہ عشر نہ لیوے تو عشر ساقط نہیں ہوتا، بلکہ خود مالک زمین کو عشر نکالنا چاہیئے اور فقراء کو دینا چاہیئے، سوم یہ کہ عشر بھی زکوٰۃ ہے، پس جبکہ اصل وظیفہ مسلم کا عشر ہے تو جو آراضی مملوکہ مسلمین میں تو اصل میں وہ عشری تھی کہ سلاطین اہل اسلام نے ان کو فتح کرکے مسلمانوں کو دیدی تھی، یا ان کا حال سابق کچھ معلوم نہیں ہے ان دونوں صورتوں میں اگر درحقیقت کسی زمین میں عشر مقرر ہونا چاہیئے اور بادشاہ اسلام نے یا غیر نے عشر مقرر نہ کیا تو اس سے عشر ساقط نہیں ہوتا اور وہ زمین عشری ہونے سے خارج نہیں ہوتی ہے اور جبکہ عشر بمنزلہ زکوٰۃ ہے تو جبکہ زکوٰۃ اموال پر ہر جگہ واجب ہے بلاد اسلام ہوں یا غیر اسی طرح عشر بھی ہر جگہ لازم ہوگا۔ اور واضح ہو کہ زمین عشری سے اگر خراج لیا جاوے تب بھی عند اللہ عشر ساقط نہیں ہوتا ہے ۔ لہٰذا صاحب زمین کو عشر نکال کر فقراء کو دینا چاہیئے، الحاصل احوط یہی ہے کہ مسلمانان اپنی آراضی کی پیداوار زمین سے عشر ادا کریں۔ فقط۔

عشری زمینوں میں دسواں حصہ ادا کرے | **سوال (۹)** آراضی کی پیداوار سے کس حساب سے زکوٰۃ دینی چاہیئے۔ دسواں حصہ یا کم و بیش خرچہ سال بھر کا نکال کر دیجاوے، یا کل پیداوار میں سے اجرت کٹائی وغیرہ نکال دی جاوے یا کیا۔ زکوٰۃ کے وقت مویشی زراعت بھی شمار ہوں گے یا نہ، اور باقی گائے بھینس وغیرہ بھی زکوٰۃ میں شمار ہوں گے یا نہیں، اگر پچاس تولہ چاندی اور سات تولہ سونا ہو تو کیا ان کی مجموعی رقم پر زکوٰۃ دیجاوے گی۔

یا جب تک ہر دو کا نصاب پورا نہ ہو جاوے۔ اور زکوۃ کس حساب سے دینی چاہیئے، سادات کو زکوۃ دینا جائز ہے یا نہیں۔ اور زکوۃ کے مستحق کون لوگ ہیں، ہر ایک کو کس قدر دینا چاہیئے۔

الجواب:- عشری زمینوں میں اس زمانہ میں بھی عشر یعنی دسواں حصہ ادا کرنا ضروری ہے۔ اور مسلمانوں کے پاس جو زمین ہیں ان کو عشری سمجھنا چاہیئے کیونکہ مسلمانوں کی آمدنی کا اصل وظیفہ عشر ہے، اور عشر کل پیداوار میں سے دینا چاہیئے، خرچہ کچھ نہیں نکالا جاتا، نہ اجرت کسی کی نکالی جاتی ہے[1]۔ زراعت کے کام کے مواشی پر زکوۃ نہیں ہے، اسی طرح جو جانور گھر پر کھڑے ہو کر کھاتے ہیں ان پر بھی زکوۃ نہیں ہے، چاندی اور سونا دونوں ہوں تو دونوں کو جمع کر کے اگر نصاب پورا ہو جاوے مثلاً آدھا نصاب سونے کا ہو اور آدھا چاندی کا تو زکوۃ لازم ہے۔ اس زمانے میں نفع فقراء کا اس میں ہے کہ سونے کو بھی چاندی کی قیمت کر کے چاندی میں شامل کر کے زکوۃ دیجاوے۔ اور نصاب چاندی کا ۵۲ ½ تولہ اور ساڑھے سات تولہ سونا کا ہے۔ جس وقت نصاب پورا ہو جاوے چالیسواں حصہ زکوۃ کا دینا

---

[1] یجب العشر الخ فی مسقی سماء ای مطر و سیح الخ بلا شرط نصاب و بقاء و یجب مع الدین الخ و یجب نصفہ فی مسقی غرب و دالیۃ الخ بلا رفع مؤن الزرع و بلا اخراج البذر لتصریحھم بالعشر فی کل الخارج (درمختار) بلا رفع اجرۃ العمال و نفقۃ البقر و کری الانہار و اجرۃ الحافظ و نحو ذالک (رد المحتار باب العشر ص ۶۶ / ۲۲ و ص ۶۱ / ۲۲) ظہیر۔

چاہیئے یعنی ہر سیکڑے میں سے ۲½ دینا لازم ہے[1]۔ سادات کو زکوٰۃ دینا درست نہیں ہے، اگر ضرورت زیادہ ہو تو اس کے لئے شریعت میں یہ حیلہ ہے کہ کسی ایسے شخص کو جو غریب ہو صاحب نصاب نہ ہو اور سید نہ ہو اس کو زکوٰۃ دیدی جاوے اور مالک بنادیا جاوے۔ پھر وہ اپنی طرف سے سید کو دیدے۔ یہ صورت جواز کی ہے، زکوٰۃ محتاجوں کو دینی چاہیئے ایک شخص کو نصاب سے کم دینی چاہیئے مثلاً ۵۲½ تولہ چاندی سے کم دیکھا دے اگر کوئی شخص مقروض ہو اور کنبہ والا ہو اور ضرورت زیادہ ہو اس کو زیادہ دینا بھی جائز ہے۔ فقط

عشری زمین میں دسواں حصہ اللہ واسطے نکالنا چاہیئے | **سوال (۱۰)** جو اراضی زیر تحت سرکار بخشیہ ہے اور رعایا خراج اراضی سرکار انگریز بہادر کو ادا کرتی ہے تو اس اراضی کی پیداوار میں جو غلہ پیدا ہوتا ہے، اس غلہ کا کیا حکم ہے کہ کون سا حصہ زکوٰۃ ادا کیا جاوے، نیز خرچ زراعت و لگان سرکاری وغیرہ قبل ادا، زکوٰۃ منہا کیا جاوے یا نہ کیا جاوے۔

الجواب:۔ اگر وہ زمین عشری ہے تو دسواں حصہ اس میں سے اللہ واسطے نکالنا چاہیئے، اور کل پیداوار سے نکالا جاوے

---

[1] نصاب الذهب عشرون مثقالا والفضة مائتا درهم كل عشرة دراهم وزن سبعة مثاقيل الخ والمعتبر وزنهما اداء ووجوبا لا قيمتهما واللازم في مضروب كل منهما ومعموله ولو تبرا او حليا مطلقا وعرض تجارة قيمته نصاب من ذهب او ورق مقوما باحدهما ربع عشر في كل خمس بحسابه ففي كل اربعين درهما درهم وفي كل اربعة مثاقيل قيراطان (الدر المختار على هامش رد المحتار باب زكوة المال ج۲ ص۳۲) ظفير۔

خرچ زراعت و لگان سرکاری وغیرہ مجرا نہ کیا جاوے[1] فقط۔

سوال (۱۱) پیداوار غلہ سے کون سا حصہ زکوٰۃ ادا کرنا چاہیئے۔ حضور نے اللہ واسطے تحریر فرمایا ہے، آیا اللہ واسطے کون سا حصہ یا کس قدر فی من ادا کرنا چاہیئے۔ — پیداوار غلہ میں عشر کی مقدار

الجواب:- پہلے جواب میں یہ لکھدیا تھا کہ زمین اگر عشری ہے تو دسواں حصہ اللہ واسطے دینا چاہیئے یعنی اگر دس من غلہ ہو تو ایک من غلہ صدقہ کرنا چاہیئے اور بیس من غلہ پیدا ہو تو دو من غلہ نکالنا چاہیئے اور محتاجوں کو دینا چاہیئے[1]۔

سوال (۱۲) جس زمین کی مال گذاری سرکار میں ادا کی جاتی ہے اور بارانی ہے اس کے غلہ میں سے عشر ادا کیا جاوے یا کیا اور خرچ زراعت و لگان سرکاری جو ادا کیا ہے مجرا ہو گا یا نہیں۔ — بارانی و مالگذاری والی زمین میں عشر ادا کی مقدار

الجواب:- اگر وہ زمین عشری ہے تو دسواں حصہ اس میں سے اللہ واسطے نکالنا چاہیئے اور کل پیداوار زمین سے نکالا جاوے، خرچ زراعت و لگان سرکاری مجرا نہ کیا جاوے گا[2]۔

---

[1] یجب العشر الا فی مسقی سماء و سیح و یجب نصفہ فی مسقی غرب و دالیۃ الا بلا رفع مؤن الزرع و بلا اخراج البذر لتصریحھم بالعشر فی کل الخارج (الدر المختار علی ھامش رد المحتار باب العشر ج۲ ص۶۶ و ص۷۲) ظفیر۔ [1] دیکھئے شامی باب العشر ظفیر

[2] ای ان ملک الارض لیس بشرط بوجوب العشر و انما الشرط ملک الخارج لانہ یجب فی الخارج لا فی الارض (رد المحتار باب العشر ج۲ ص۶۴) بلا رفع مؤن الزرع و بلا اخراج البذر (در مختار) ای یجب العشر فی الاول و نصفہ فی الثانی بلا رفع اجرۃ العمال و نفقۃ البقر و کری الانھار و اجرۃ الحافظ و نحو ذلک (رد المحتار باب العشر ج۲ ص۶۹) ظفیر۔

عشر نکالنے میں خرچہ زراعت و لگان وضع ہوگا یا نہیں

سوال (۱۳) جو آراضی زیر تحت سلطنت انگلشیہ ہے اور رعایا خراج اراضی سرکار انگریز بہادر کو ادا کرتی ہے تو اس اراضی کی پیداوار میں جو غلہ پیدا ہوتا ہے اس غلہ کا کیا حکم ہے اور کون سا حصہ زکوٰۃ ادا کیا جاوے، و نیز خرچ زراعت و لگان سرکاری وغیرہ قبل ادائے زکوٰۃ منہا کیا جاوے یا نہ کیا جاوے۔ اور غلہ مذکور جس کی بابت سوال ہے وہ برسات سے سینچا گیا ہے، ڈول یا چرس یا نہر سے نہیں سینچا گیا۔

الجواب:- اگر وہ زمین عشری ہے تو دسواں حصہ اس میں سے اللہ واسطے نکالنا چاہیئے اور کل پیداوار سے نکالا جاوے، خرچ زراعت و لگان سرکاری وغیرہ مجرا نہ کیا جاوے[1]۔

غلہ کی پیداوار کا عشر

سوال (۱۴) پیداوار غلہ سے کون سا حصہ زکوٰۃ ادا کرنا چاہیئے، حضور نے اللہ واسطے فرمایا ہے آیا اللہ واسطے کون سا حصہ یا کس قدر فی من ادا کرنا چاہیئے۔ بینوا توجروا۔

الجواب:- پہلے جواب یہ لکھدیا تھا کہ زمین اگر عشری ہے تو دسواں حصہ اس کی پیداوار کا اللہ واسطے دینا چاہیئے یعنی اگر دس من غلہ ہو تو ایک من غلہ صدقہ کرنا چاہیئے اور بیس من غلہ پیدا ہو تو دو من غلہ نکالنا چاہیئے اور محتاجوں کو دینا چاہیئے[1]۔

عشری زمین کی تعریف اور عشر کس کے ذمہ ہے

سوال (۱۵) زمین عشری کی کیا تعریف ہے اور کیا اپنی طرف سب زمین عشری ہے اور سب کا عشر دینا واجب ہے

---

[1] یجب العشر بلا رفع مؤنِ الزرع و بلا اخراج البذر لتصریحهم بالعشر فی کل الخارج (در مختار) ای یجب العشر فی الاول و نصفه فی الثانی بلا رفع اجرة العمال و نفقة البقر و کری الانهار و اجرة الحافظ و نحو ذلک. رد المحتار باب العشر ص ۲۲ ج ۲ ظفیر۔

حالانکہ سرکار بھی مالگذاری لیتی ہے اور جو زمین مہاجن سے مسلمان نے لی ہے اس کی آمدنی پر بھی عشر دیا جاوے۔ اور عشر مالک کے ذمہ ہے یا کاشتکار کے، اگر مالک خود کاشت کرے تو کیا حکم ہے۔

الجواب:- عشری زمین کا مطلب یہ ہے کہ جس زمین میں عشر واجب ہو وہ عشری ہے جس وقت پورا حال معلوم نہ ہو جیسا کہ اس وقت ہے تو عموماً یہ حکم کیا جاتا ہے کہ مسلمانوں کی مملوکہ زمین کو عشری سمجھی جاتی ہے اور کفار کی مملوکہ آراضی خراجی، پس مسلمان کے پاس جو زمین مثلاً معافی کی چلی آتی ہے یا اس نے کسی مسلمان سے خریدی ہے وہ عشری ہے اور جو زمین کافر سے خریدی ہے وہ خراجی رہے گی، اور بعض حضرات نے ایسا بھی لکھا ہے کہ جب سرکار سب زمینوں کا محصول لیتی ہے تو سب خراجی ہی ہیں، مگر مقتضائے احتیاط یہ ہے کہ مسلمان اپنی آراضی مملوکہ میں عشر نکالیں، اگر زمین اجارہ پر دی گئی ہے تو امام صاحب کے نزدیک عشر مالک پر ہے، رقم اجارہ میں سے دسواں حصہ صدقہ کرے اگر مالک خود کاشت کرے تو تمام پیداوار کا دسواں حصہ نکالے۔ محصول سرکاری وغیرہ کچھ وضع نہ ہوگا[1]

بٹیداری والی زمین کا عشر کیا ہے اور کس کے ذمہ ہے

سوال (۱۴) مسلمان مزارعین پر خواہ زمیندار ہوں یا کاشتکار پیداوار زراعت میں یکساں زکوٰۃ فرض ہے یا کچھ فرق ہے اور کس قدر زکوٰۃ دینی چاہیئے۔

---

[1] ارض العرب الخ وما اسلموا اھلہ طوعا اوفتح عنوۃ وقسم بین جیشنا الخ عشریۃ لانہ الیق بالمسلم درمختار ای والارض التی اسلم اھلھا قولہ الیق بالمسلم اے کا فیہ من معنی العبادۃ وکذا ھو انما حیث یتعلق بنفس الخارج (ردالمحتار باب العشر والخراج ص۳۵ ج۲ و ص۳۵ ج۱) ظفیر

الجواب: - زمین کی پیداوار کی زکوۃ دسواں حصہ ہے، یہ عشر کہلاتا ہے، لیکن شرط یہ ہے کہ زمین عشری ہو خراجی نہ ہو، مزارعت کی صورت میں یعنی بٹائی کی صورت میں عشر دونوں پر ہے یعنی جس قدر غلہ مالک زمین کے حصہ میں آوے اس کا عشر وہ دیوے اور جس قدر کاشتکار کے حصہ میں آوے اس کا عشر وہ دیوے[1]۔

عشر نکالتے وقت سرکاری خراج منہا نہ کیا جائے گا

سوال (۱۷) ممالک متحدہ آگرہ و اودھ میں کوئی آراضی ایسی نہیں ہے جو پرتہ مال گذاری سرکار سے مستثنیٰ ہو، پس بحالت متذکرہ زمیندار یا کاشتکار کو پیداوار آراضی سے غلہ بقدر رقم مال گذاری سرکار یا لگان زمیندار خارج کر کے بقیہ غلہ پر زکوۃ دینی یا کل پیداوار پر بلا منہائے رقم مال گذاری وغیرہ۔

الجواب: - زمین عشری ہے تو کل پیداوار کا دسواں حصہ دینا چاہئے خرچ سرکاری وغیرہ منہا نہ کیا جاوے[2]۔

---

[1] والعشر علی الموجر کخراج موظف وقالا علی المستاجر کمستعیر مسلم وفی الحاوی وبقولهما نأخذ وفی المزارعة ان کان البذر من رب الارض فعلیه ولو من العامل فعلیهما بالحصة (در مختار) قال فی النهر ولو دفع الارض العشریة مزارعة ان البذر من قبل العامل فعلی رب الارض وقالا فی الزرع لصحتها وقد اشتهر ان الفتوی علی الصحة الخ والحاصل العشر عند الامام علی رب الارض مطلقا وعندهما کذلک لو البذر منه ولو من العامل فعلیهما (رد المحتار ص ۶۵ و ص ۶۶ ج ۲) ظفیر

[2] یجب العشر فی الاول (ای ما سقی بماء المطر والسیح) ونصفه فی الثانی (ای فی مسقی غرب ودالیة) بلا دفع اجرة العمال ونفقة البقر وکری الانهار واجرة الحافظ ونحو ذلک (رد المحتار باب العشر ص ۶۹ ج ۲) ظفیر

خراجی زمین عشری کا

سوال (۱۸) مولانا عبدالحی صاحب در مجموعہ فتاوی جلد دوم ص۳۱۸ نوشتہ اند کہ ہر کہ در زمین مملوکہ خود باب باراں کاشت کرد عشر غلہ بر و واجب الادا است مگر در صورتیکہ خراج زمین مذکورہ بحاکم وقت دادہ شود دراں وقت عشر ساقط است بحکم عبارت رد المحتار وغیرہا لا یجتمع العشر مع الخراج انتہی، تفصیل ایں مسئلہ چگونہ است وقول لا یجتمع مع الخراج چہ معنی دارد۔

الجواب:- معنی قولہ لا یجتمع العشر مع الخراج انہ لا یوخذ من الارض الخراجیۃ العشر ولا من العشریۃ الخراج ولکن ان اخذ من العشریۃ الخراج فہل یسقط العشر فھو محل تامل پس ظاہر ایں است کہ مولانا عبدالحی صاحب مرحوم حکم زمین خراجی نوشتہ اند کہ اگر از زمین خراجی حکام خراج گرفتند ادائے عشر لازم نہ خواہد شد لیکن اگر از زمین عشری خراج گرفتہ شد ظاہر آں است کہ دیانۃً بذمہ مالک ادائے عشر لازم است[1] فقط۔

سرکاری محصول سے عشر ساقط نہیں ہوتا

سوال (۱۹) سرکار زمین سے جو محصول لیتی ہے اس سے عشر ساقط ہوتا ہے یا نہ۔

الجواب:- عشری زمین سے محصول لینا مسقط عشر نہیں ہے۔ ہذا

---

[1] اخذ البغاۃ والسلاطین الجائرۃ زکاۃ الاموال الظاہرۃ کالسوائم والعشر والخراج لا اعادۃ علی اربابہا ان صرف الماخوذ فی محلہ والا یصرف فیہ فعلیہم فیما بینہم وبین اللہ اعادۃ الخراج لانہم مصارفہ (در مختار) اما السلطان الجائر فلہ ولایۃ اخذہا وبہ یفتی الخ نحو ذکر فی المعراج عن کثیر من المشائخ بلخ الخ کالبغاۃ لانہ لا یصرفہ الی مصارفہ وفی الہدایۃ انہ الاسقوط (رد المحتار باب زکوٰۃ الغنم ص۱۰ ج۲)

ہوالاحتیاط۔ ہاں اگر زمین عشری ہی نہ ہو بلکہ خراجی ہو تو محصول دینا کافی ہے، یعنی عشر اس میں واجب نہیں ہے[1]۔ فقط

سرکاری جنگل حکومت کی عطیہ زمین اور کافر سے خریدی ہوئی زمین کا حکم

سوال (۲۰) میرے پاس تین قسم کی زمین ہے ان میں سے کون سی زمین پر خراج ہے اور کون سی زمین پر عشر یا کیا۔ قسم اول جنگل سرکاری پڑا ہوا تھا، سرکار میں درخواست کی گئی وہ مجھے ملی اور میری ملک میں ہے، قسم دوم ہے ایک کافر سے خریدی گئی ہے جو میری ملک ہے قسم سوم سرکاری زمین مثلاً ایک سال یا زیادہ کے لئے زراعت کے واسطے دی جاتی ہے۔

الجواب:۔ در قسم اول زمین عشر لازم است لان العشر الیق بالمسلم وما اسلم اھلہ طوعا او فتح عنوۃ وقسم بین جیشنا والبصرۃ ایضاً باجماع الصحابۃ عشریۃ لانہ الیق بالمسلم ای لما فیہ من معنی العبادۃ ردالمحتار[2] وفیہ لو ان المسلم والذمی سقاھا مرۃ بماء العشر ومرۃ بماء الخراج فالمسلم احق بالعشر والذمی بالخراج الخ[3] و در قسم دوم خراج است

[1] أخذ البغاۃ والسلاطین الجائرۃ زکاۃ الاموال الظاھرۃ کالسوائم والعشر والخراج لا اعادۃ علی اربابہا ان صرف الماخوذ فی محلہ والا یصرف فیہ فعلیہم فیما بینہم وبین اللہ اعادۃ غیر الخراج (درمختار) قولہ فعلیہم ای دیانۃ قال فی الھدایہ وافتوا بان یعیدوھا دون الخراج لکن ھذا فیما اخذہ البغاۃ لتعلیلہم بان البغاۃ لا یاخذون بطریق الصدقۃ بل بطریق الاستحلال فلا یصرفونھا الی مصارفھا اما السلطان الجائر الخ ذکر فی المعراج عن کثیر من مشائخ بلخ انہ کالبغاۃ لانہ لا یصرفہ الی مصارفہ وفی الھدایۃ انہ الاحوط ردالمحتار باب زکوۃ الغنم ۲/۳۲) ظفیر [2] ردالمحتار باب العشر والخراج ۵۷/۳ ، ۳۵/۳) ظفیر [3] دیکھئے ردالمحتار باب العشر والخراج ۳۵/۳) ظفیر

او اشتری مسلم من ذمی ارض اخراج یجب الخراج الخ[1] درمختار و در قسم سوم عشر در خارج لازم است لانہم صرحوا بان الملک غیر شرط فیہ بل سبب وجوبہ الارض النامیۃ و شرط ملک الخارج ای لا ملک الارض کما فی الاراضی الموقوفۃ کذا فی رد المحتار[2]۔ فقط

سوال (۲۱) کون سی زمین عشری ہے اور کون سی خراجی اگر زمین عشری سے خراج سرکاری لے لیا جاوے تو عشر ساقط ہو جاتا ہے یا نہ۔

عشری و خراجی زمین کی تعریف

الجواب:- اراضی مملوکہ مسلمانان را کہ حال آنہا معلوم نیست احتیاطاً عشری باید شمرد و عشر از آنہا باید داد و از زمین عشری اگر خراج گرفتہ شود عشر ساقط نمی شود۔ فقط (عشری زمین وہ ہے جو ہمیشہ سے مسلمانوں کے قبضہ میں رہی ہو خواہ بخوشی ابتداءً مسلمان ہوا ہو یا وہ قوت کے ذریعہ فتح حاصل ہوئی ہو اور مسلم فوج میں تقسیم کر دی گئی ہو اور کبھی غیر مسلم کی ملکیت میں نہ گئی ہو اور خراجی وہ زمین ہے جو کافروں کے قبضہ اور ملکیت میں رہی ہو یا چھوڑ دی گئی ہو خواہ مسلمانوں نے ان سے خرید لی ہو[3] ظفیر)

---

[1] الدر المختار علی هامش رد المحتار باب العشر و الخراج ص ۳۶۲-۳۷۰۔ ظفیر [2] دیکھئے رد المحتار باب العشر ص ۳۶۳۔ الفاظ یہ ہیں افاد ان ملک الارض لیس بشرط لوجوب العشر و انما الشرط ملک الخارج لانہ یجب فی الخارج لا فی الارض فکان ملکہ لہا و عدمہ سواء الخ لان سببہ الارض النامیۃ بالخارج تحقیقاً رد المحتار باب العشر ص ۳۶۳) ظفیر [3] ارض العرب وہی من حد الشام و الکوفۃ الی اقصی الیمن وما اسلم اہلہ طوعاً او فتح عنوۃ وقسم بین جیشنا و البصرۃ ایضاً باجماع الصحابۃ عشریۃ لانہ الیق بالمسلم الخ وما فتح عنوۃ ولم یقسم بین جیشنا الا مکۃ اقر اہلہ علیہا و نقل الیہ کفار آخر او فتح صلحاً خراجیۃ لانہ الیق بالکافر الدر المختار علی هامش رد المحتار باب العشر و الخراج ص ۳۵۱ و ص ۳۵۲) ظفیر۔

جو مسلمان عشر نہ نکالے

سوال (۲۲) عشر نہ دینے والا دیندار مسلمان ہے یا کیا۔ بینوا توجروا۔

الجواب:۔ عشر نہ دینے والا باوجود وجوب عشر کے ایسا ہی گنہگار ہے جیسا کہ زکوٰۃ نہ دینے والا گنہگار اور فاسق ہوتا ہے۔ کافر نہیں ہے۔[1] فقط

زمین کی قسمیں اور ان کے عشر کا حکم

سوال (۲۳) کیا فرماتے ہیں علمائے دین ان زمینوں کے بارہ میں جو ہنوز تو آباد ہوئی ہیں یا ہو رہی ہیں جیسے ملک پنجاب میں نہر لائل پور و سرگودھا آباد شدہ و نہر منٹگمری اب آباد ہو رہی ہے کہ آیا ان زمینوں پر عشر ہے یا نہیں۔ باقی بحیثیت محنت و مشقت و محصول سرکاری کے لحاظ سے تو یہ زمین سے چاہے زائد ہیں۔ اس لئے کہ چاہی زمین کا محصول تو ۴ر کنال ہے پنجاب میں اور ان زمینوں کا محصول منعہ ر کنال ہے وعلیٰ ہذا القیاس اضافہ محنت کہ کبھی انسان مزیعہ کے کام سے تحصیل تفریغ بالکلیہ نہیں کر سکتا۔ بینوا توجروا

الجواب:۔ شامی میں منقول ہے احترازا عما وجد فی دار الحرب فان ارضها لیست ارض خراج او عشر۔[2] اس روایت کے موافق عشر لازم نہیں، لیکن اگر ایسی اراضی دار اسلام میں ہوں گی تو عشری ہوں گی ان میں عشر دینا لازم ہوگا، لہٰذا اگر احتیاطاً دیا جاوے تو عشر دیا جاوے[3]

---

[1] یجب العشر الخ (درمختار) [2] ردالمحتار باب الرکاز ج ۲۔ ظفیر [3] نیز خلیہ المغاور اوارض الموات فانها اذا جعلت صالحة للزراعة کانت عشریة او خراجیة الخ۔ پہلے مفتی علامہ عشری زمین میں عشر کو واجب اور ضروری قرار دیا کرتے تھے اب جب سے شامی کا یہ جزیہ ملا یا سامنے آیا اس وقت سے رائے بدل گئی۔ ظفیر۔

ہندوستان میں عشری و خراجی زمین اور اس کا حکم

سوال (۲۴) پنجاب میں ممات زمین کا احیاء انگریزوں نے پنجابیوں سے کرایا ہے، نہریں انگریزی خرچ سے تیار ہوئی ہیں، آباد خود کاشتکار کرتے ہیں، بعض کاشتکاروں سے سرکار نے قیمت لے کر زمین ان کی ملک کر دی ہے، بیع، ہبہ وغیرہ کا ان کو اختیار دے دیا ہے محصول معین لیتے ہیں اور جن سے قیمت وصول نہیں ہوئی سرکار نے ان کو موروثی قرار دیا ہے، ان کو بیع وغیرہ کا اختیار نہیں، ان سے محصول زیادہ لیتے ہیں یہ دونوں قسم کی زمین عشری ہے یا خراجی اور اجارہ کی صورت میں عشر مالک پر ہے یا مستاجر پر اور مزارعت کی صورت میں کس پر، بینوا توجروا۔

الجواب:۔ اراضی دار الحرب کو علامہ شامی نے عشری اور خراجی ہونے سے خارج کیا ہے جیسا کہ وہ لکھتے ہیں ویحتمل ان یکون احترازا عما وجد فی دار الحرب فان ارضها لیست ارض خراج او عشر الخ شامی باب الرکاز[1]۔ غالباً اسی بناء پر قاضی ثناء اللہ پانی پتی نے مالا بدمنہ میں اراضی ہندوستان کو عشری قرار نہیں دیا، باقی اس میں کچھ شبہ نہیں کہ عشر دینا احوط ہے۔ اور زمین عشری کو اگر اجارہ پر دیا جاوے یا مزارعت پر تو اجارہ کی صورت میں امام صاحب موجر پر اور صاحبین مستاجر پر عشر واجب فرماتے ہیں والعشر علی الموجر الخ وقالا علی المستاجر۔ وفی الحاوی وبقولهما ناخذ الخ[2] اور مزارعت کی صورت میں عشر دونوں پر بقدر حصہ ہے فقط

سرکاری لگان دینے سے عشر ادا ہوتا ہے یا نہیں

سوال (۲۶) یہاں کے لوگ عشر نہیں دیتے

---

[1] رد المحتار باب الرکاز ص ۶۲ ج ۲ [2] الدر المختار علی ھامش رد المحتار باب العشر ص ۷۲ ج ۲۔ ظفیر۔

بلکہ یہ کہتے ہیں کہ ہم بادشاہ کو عشر دیتے ہیں، بتایئے کہ کفار یا بادشاہ کے عشر دینے سے ادا ہو جاتا ہے یا نہیں۔

الجواب: عشر کے مصارف زکوٰۃ کے مثل ہیں مسلمان محتاجوں کو دینا چاہیئے، کافروں کو دینے سے عشر ادا نہ ہوگا[1]۔

کفار سے خریدی ہوئی زمین میں عشر نہیں ہے

سوال (۲۶) میرے باپ نے ۱۰۰ بیگھ زمین کفار سے خریدی تھی اس میں کچھ باغ ہے اور کچھ زمین ٹھیکہ پر دے رکھی ہے کچھ میں خود کاشت کر لیتا ہوں، اب یہ امر دریافت طلب ہے کہ اس زمین میں عشر آوے گا یا نہیں۔

الجواب:- کفار سے جو زمین خریدی جاوے وہ عشری نہیں ہے[2] فقط

عشر کیلئے صاحب نصاب ہونا ضروری ہے یا نہیں

سوال (۲۷) کھیتی کا عشر صاحب نصاب پر واجب ہے یا سب پر۔

الجواب:- اگر زمین عشری ہے تو صاحب نصاب اور غیر صاحب

---

[1] اخذ البغاۃ والسلاطین الجائرۃ زکوٰۃ الاموال الظاھرۃ کالسوائم والعشر والخراج لا اعادۃ علی، ربہا ان صرف الماخوذ فی محلہ الخ وان لایصرف فیہ فعلیھم فیما بینھم وبین اللہ اعادۃ غیر الخراج (درمختار) اما السلطان الجائر الخ ذکر فی المعراج عن کثیر من مشائخ بلخ انہ کالبغاۃ لانہ لایصرفہ الی مصارفہ وفی الھدایہ انہ الاحوط (ردالمحتار باب زکاۃ الغنم ۲۲/۲) ظفیر۔ [2] اذا اشتری مسلم من ذمی ارض خراج یجب الخراج ولو منعہ انسان من الزراعۃ (درمختار) وقد صح ان الصحابۃ اشتروا اراضی الخراج وکانوا یودون خراجھا (ردالمحتار باب العشر والخراج ۳۶۲/۲)

نصاب دونوں عشر نکالے اور محتاجوں کو دے[1] اور جو فقیر مانگنے والے ہیں اگر وہ صاحب نصاب ہیں تو ان کو عشر و زکوٰۃ دینا درست نہیں ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

پیداوار میں اخراجات وضع کرکے عشر نکالا جائے یا بغیر وضع کے

سوال (۲۸) عشری زمین میں جو مزدوروں کو مزدوری ادا کی گئی ہے تو اس کا حساب عشر میں وضع کیا جاوے گا یا نہیں۔

الجواب:۔ عشر میں مزدوروں کی مزدوری اور دیگر اخراجات کا حساب نہیں ہوتا یعنی مزدوروں کی مزدوری وغیرہ کی وجہ سے عشر میں کمی نہ ہوگی لہٰذا، سوا، حصہ اس میں سے دینا چاہیئے، درمختار میں ہے بلا رفع مؤن ...... وبلا اخراج البذر لتصریحھم بالعشر فی کل الخارج[2] الخ واللہ تعالیٰ اعلم۔

زمینداروں کو جو مال گزاری ادا کرتے ہیں ان کی زمین کا عشر

سوال (۲۹) عشری زمین کسے کہتے ہیں اور خراجی زمین کسے کہتے ہیں، جو لوگ زمینداروں کو مالگزاری ادا کرتے ہیں ان لوگوں پر کس حساب سے غلہ میں صدقہ واجب ہے۔

الجواب:۔ شامی کی تصریح سے معلوم ہوتا ہے کہ ہندوستان کی زمین عشری و خراجی نہیں ہیں، اگر احتیاطاً عشر دے تو بہتر ہے، اور جو لوگ

---

[1] یجب العشر بلا شرط نصاب و بلا شرط بقاء و حولان حول (درمختار) ثبت ذلک بالکتاب والسنۃ والاجماع والمعقول اے یفترض لقولہ تعالیٰ وآتوا حقہ یوم حصادہ فان عامۃ المفسرین علی انہ العشر او نصفہ وھو مجمل بینہ قولہ صلی اللہ علیہ وسلم ماسقت السماء ففیہ العشر وما سقی بغرب او دالیۃ ففیہ نصف العشر (رد المحتار باب العشر ص ۶۶ و ص ۶۷ ج ۲)، ظفیر۔

[2] الدر المختار علی ھامش رد المحتار باب العشر ص ۶۹ ج ۲ و ص ۷۰۔ ظفیر

زمیندار کو مال گزاری ادا کرتے ہیں اس میں اختلاف ہے کہ عشر کس پر واجب ہے، امام صاحب زمیندار پر عشر واجب قرار دیتے ہیں اور صاحبین مستاجر پر۔ اور در مختار میں ہے۔ وبقولہما ناخذ۔ اور شامی نے بھی بعد تفصیل وتحقیق کے صاحبین کے قول کو ترجیح دی ہے اور مفتی بہ وماخوذ بہ کیا ہے حیث قال فلا ینبغی العدول عن الافتاء بقولہما ذلک۔[1]

تمباکو میں بھی عشر ہے اگر زمین عشری ہو

سوال (۳۰) اگر کسی شخص نے اپنی زمین میں تمباکو بویا تو اس کی پیداوار میں عشر لازم ہوگا یا نہ۔

الجواب:۔ اگر زمین عشری ہے تو عشر اس میں سے لازم ہوگا۔[2]

جسکے پاس بقدر کفاف زمین ہو اس پر بھی عشر ہے

سوال (۳۱) بکر اپنی تھوڑی سی مملوکہ زمین کو خود کاشت کرتا ہے اور وہ ذریعہ رزق اس کے بال بچوں کا ہے اس پر کھیتی کی پیداوار میں عشر واجب ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ عشر و نصف عشر اس پر واجب ہے۔[3]

جس غلہ کا عشر نہ نکالا جاوے

سوال (۳۲) زید نے غلہ کا دسواں حصہ زکوۃ نہیں نکالی تو وہ غلہ حرام ہوگا یا حلال۔

الجواب:۔ وہ غلہ حلال ہے، زید زکوۃ نہ دینے سے گنہگار اور فاسق ہوجاوے گا۔

---

[1] رد المحتار باب العشر ص ۲/۴۲ و ص ۲/۵۰۔ ظفیر [2] علی انہ عند ابی حنیفۃ یجب العشر فی الخضروات (رد المحتار باب العشر ص ۲/۶۳) ظفیر [3] بلا شرط نصاب و بقاء (درمختار) فیجب فیما دون النصاب بشرط ان یبلغ صاعا وقیل نصفہ وفی الخضروات التی لا تبقی وھو قول الامام وھو الصحیح (رد المحتار باب العشر ص ۲/۶۶) ظفیر۔

خراجی زمین میں عشر نہیں

سوال (۳۳) کتاب الفاروق مصنفہ مولانا شبلی نعمانی کے ملاحظہ سے ظاہر... ہوتا ہے کہ جس زمین پر خراج ہو اس پر عشر واجب نہ تھا۔ بینوا توجروا۔

الجواب:۔ فقہاء حنفیہ نے ایسا ہی لکھا ہے کہ جس زمین سے محصول لیا جاوے اس میں عشر نہیں ہے[1]۔ فقط

عشر سے متعلق قرآن میں حکم

سوال (۳۴) کیا فرماتے ہیں علماء دین متین اس مسئلہ میں کہ جس طرح صلوٰۃ اور زکوٰۃ کے متعلق قرآن شریف میں اقیموا الصلوٰۃ واتوا الزکوٰۃ صراحت سے مذکور ہے اسی طرح عشر کے متعلق کوئی آیت کریمہ ہے یا نہیں، ہندوستان میں عشر واجب ہے کہ نہیں۔ بینوا توجروا

الجواب:۔ عشر کے وجوب کو مفسرین نے آیتہ وَآتُوا حَقَّهُ يَوْمَ حَصَادِهِ[2] سے ثابت فرمایا ہے، لہٰذا زمین عشری میں عشر لازم ہوگا فقط واللہ اعلم۔

اراضی ہندوستان میں عشر

سوال (۳۵) ہندوستان میں عشر واجب ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ روایات اس قسم کی بھی ہیں کہ عشر واجب نہ ہو

---

[1] یجب العشر ارض غیر الخراج (درمختار) اشار الی ان المانع من وجوبه کون الارض خراجیة لانه لا یجتمع العشر والخراج (ردالمحتار باب العشر ص ۶۶ ج ۲) ظفیر۔ [2] سورۃ الانعام رکوع ۱۷۔

اور عموم ادلہ اس کو مقتضی ہیں کہ عشر واجب ہو پس احوط یہ ہے کہ عشر دینا چاہیے [1]

سالانہ لگان والی زمین کی پیداوار میں عشر

سوال (۳۶) زید نے ایک زمیندار سے بیس روپیہ سالانہ لگان پر کاشت کرنے کیلئے زمین لی ہے اور پینتیس روپیہ اس کی سینچائی وغیرہ میں صرف ہوتا ہے، پیداوار سو روپیہ کا ہے زید کو اس میں کس قدر زکوٰۃ دینی ہوگی۔

الجواب:- اس صورت میں اگر زمین عشری ہے تو دسواں حصہ پیداوار کا اس کو فقراء کو دینا چاہیئے، جس قدر پیداوار ہوئی مثلاً سو روپیہ کے اسی کا دسواں حصہ دینا ہوگا۔

زمیندار و کاشتکار دونوں پر بقدر حصہ عشر ہے

سوال (۳۷) الف نے اپنی زمین جو بارانی ہے عمر کو اس شرط پر کاشت کو دیدی کہ کاشت پر تخم جس قدر خرچ ہوگا وہ میں ادا کروں گا اور پیداوار بحصہ نصف نصف تقسیم کرلیں گے لگان سرکاری بھی الف ادا کرتا ہے، کل پیداوار زمین ہالا سے بائیس من غلہ حاصل ہوا جو نصف حصہ ۱۱ من الف کو ملا، اجرت کلیانہ تقریباً ایک من اس کے علاوہ مشترکہ دی گئی گویا کل پیداوار زمین ہذا ۲۳ من ہوئے، کیا الف پر

---

[1] ویحتمل ان یکون احترازاً عما وجد فی دار الحرب فان ارضہا لیست ارض خراج او عشر (رد المحتار باب الرکاز ص۶۱ ج۲) یجب العشر فی ارض غیر خراج (در مختار) ای یفترض لقولہ تعالیٰ واتوا حقہ یوم حصادہ الخ وھو مجمل بینہ قولہ صلی اللہ علیہ وسلم ماسقت السماء ففیہ العشر وما سقی بغرب او دالیۃ ففیہ نصف العشر الخ (رد المحتار باب العشر ص۶۴ ج۲) ظفیر۔ [2] یجب العشر ویجب نصفہ فی مسقی غرب او دالیۃ ای دولاب لکثرۃ المؤنۃ الخ او سقاہ بماء اشتراہ (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب العشر ص۶۴ ج۲ وص۶۶ ج۲) اس سے معلوم ہوا کہ اگر سینچائی کیا ہوا ہے تو نصف عشر یعنی بیسواں حصہ دینا ہوگا

پر عشر واجب ہے اور کس قدر، ساری پیداوار کا عشر الف مالک زمین ہی ادا کرے یا صرف اپنے اپنے حصہ کا دیں گے یا لگان والی زمین کی وجہ سے عشر ساقط ہو جائے گا۔

الجواب:- زمین عشری میں اگر وہ زمین زراعت پر دی بٹائی دے جیسا کہ صورت مسئول میں ہے عشر زمیندار و کاشتکار پر بقدر اپنے اپنے حصہ کے واجب ہوتا ہے اور ایک من جو اجرت میں مشترک صرف ہوا ہے اس کا عشر دونوں پر واجب ہے[1]۔ اور یہ بھی فقہاء نے لکھا ہے کہ جو زمین خراجی ہو اس میں عشر واجب نہیں ہوتا ہے[2] فقط

ہندوستان کی زمین عشری ہے یا خراجی

سوال (۳۸) ہندوستان کی زمین عشری ہے یا خراجی اس میں قول فیصل کیا ہے۔

الجواب:- شامی کی عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ ہندوستان کی زمین نہ عشری ہے نہ خراجی وعبارتہ فان ارضہا لیست ارض خراج او عشر الخ[3] شامی جلد ثانی باب العاشر۔ فقط۔

بٹائی والی زمین میں عشر

سوال (۳۹) ہندوستان میں جو لوگ زمیندار ہیں اور خود کاشت نہیں کرتے، رعایا کاشت کرتی ہے، زمیندار کو جو روپیہ رعایا سے ملتا ہے اسی میں سے مال گذاری سرکاری ادا کرکے باقی زمیندار اپنے صرف میں لاتے ہیں، ایسے زمینداروں پر بعد ادائے مال گزاری کے کیا اور بھی کوئی حق شرعی خراج وغیرہ ادا کرنا لازم ہے یا کیا؟

---

[1] وفی المزارعۃ ان کان البذر من رب الارض فعلیہ ولو من العامل فعلیہما بالحصۃ (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب العشر ص۶۹ ج۲) ظفیر۔ [2] لئلا یجتمع العشر والخراج (الدر المختار علی ہامش رد المحتار ص۶۱ ج۲) ظفیر۔ [3] رد المحتار باب الرکاز ص۶۱ ج۲، ظفیر۔

الجواب :- جن اراضی میں خراج یعنی محصول سرکاری دیا جاتا ہے ان میں عشر یعنی دسواں حصہ دینا ضروری نہیں ہے۔ اگر دیوے بہتر ہے اور تفصیل اس کی یہ ہے کہ دوسروں سے کاشت کرانے کی دو صورتیں ہیں ایک یہ کہ نقد روپیہ پر بطریق اجارہ زمین دی جاوے۔ دوسرے یہ کہ بٹائی غلہ پر دی جاوے ثانی صورت میں اگر تخم مزارع کا ہے تو ہر یک مالک و مزارع اپنے اپنے حصہ کے غلہ میں دسواں حصہ دیویں اور پہلی صورت میں اجر مستاجر پر ہے اور قول صاحبین کا ہے اور اس پر درمختار میں فتوی نقل کیا ہے۔ والعشر علی الموجر کخراج موظف وقالا علی المستاجر کمستعیر مسلم وفی الحاوی وبقولہما ناخذ و فی المزارعة ان کان البذر من رب الارض فعلیه ومن عامل فعلیهما بالحصة[1] وفی الشامی قوله ارض غیر الخراج اشار الی ان المانع من وجوبه کون الارض خراجیة لانه لا یجتمع العشر والخراج الخ[2] ص۶۶ ج۲ باب العشر

باغ میں عشر ہے یا نہیں | سوال (۴۰) اسی طرح پر جن لوگوں کے پاس آم وغیرہ کے باغ ہیں ان کو بھی کوئی حق شرعی ادا کرنا ہے تو اس کی صراحت فرمائی جاوے

الجواب :- اس میں بھی وہی حکم ہے کہ اگر اس زمین میں محصول سرکاری دیا جاتا ہے تو باغ کے پھلوں پر عشر نہیں ہے۔ فقط۔

زمین کی زکوة کس طرح ادا کی جائے | سوال (۴۱) پیداوار کی زکوة کیوں کر ہے، اگر کسی کے پاس نقد اور مال نہ ہو مکان اور زمین سیکڑوں اور ہزاروں روپیہ

---

[1] الدر المختار علی هامش رد المحتار باب العشر ص۶۷ ج۲ و ص۶۶ ج۲) ظفیر [2] رد المحتار باب العشر ص۶۶ ظفیر [3] یجب العشر فی ارض غیر الخراج الخ بلا شرط نصاب وبقاء حولان حول (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب العشر ص۶۶ ج۲) ظفیر

کی ہے اس کی زکوٰۃ کس طرح ہے۔ بینوا توجروا۔

الجواب:۔ اگر زمین عشری ہے تو اس کے غلہ میں دسواں حصہ نکالنا اللہ کے واسطے لازم ہوتا ہے[1]۔ اور مکان مسکونہ وغیرہ اگرچہ سیکڑوں ہزاروں روپیہ کا ہو اس میں کچھ زکوٰۃ نہیں ہے[2]۔ فقط

سوال (۴۲) ہندوستان کی زمین نہ عشری ہے نہ خراجی

زمین مزروعہ ہندوستان جو اب زیر حکومت انگریزوں کے ہے عشری ہے یا خراجی، بہر دو تقدیر جب کہ ٹھیکہ ادا کیا جاوے عشر فرض ہوگا یا خراج یا کچھ نہیں، بصورت وجوب جن زمینوں پر سرکار نہر کا پانی پہنچاتی ہے اور آب پاشی بصورت قیمت پانی کے لیتی ہے ایسے زمین کا عشر دینا ہوگا یا نصف عشر، بصورت وجوب کیا یہ ہو سکتا ہے کہ بقدر ٹھیکہ سرکاری کاٹ کر باقی کا عشر فرض ہو، ریاست بہاولپور کی زمین کا حکم جس کا حکمراں مسلمان ہے اور مستفسرہ مذکورہ میں باقی زمین جیسا ہے یا کہ متفاوت۔

الجواب:۔ عبارت شامی میں یہ تصریح ہے کہ آراضی ہندوستان میں عشر و خراج کچھ نہیں۔ نہ وہ عشری ہیں نہ خراجی، پس جو سرکار محصول لیتی ہے وہ خراج نہیں کہلاتا، عبارت شامی یہ ہے فان ارضہا لیست

---

[1] یجب العشر غیر الخراج الخ بلا شرط نصاب و بقاء حولان حول — الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب العشر ص ۲۲) ظفیر [2] و لا (زکوٰۃ) فی ثیاب البدن المحتاج الیہا الخ واثاث المنزل و دور السکنی و نحوہا و کذا الکتب اذا لم تنو التجارۃ و ان ساوت نصابا (در مختار) قولہ و نحوہا ای کثیاب البدن الغیر المحتاج الیہا والحوانیت والعقارات (رد المحتار کتاب الزکوٰۃ ص ۲۲) ظفیر

ارض خراج او عشر الخ باب الرکاز[1] جہاں عشر واجب ہوتا ہے وہاں کل پیداوار کا عشر واجب ہوتا ہے کچھ وضع نہیں ہوتا اور جن اراضی میں پانی کا محصول دیا جاتا ہے ان پر نصف عشر ہے، اور ریاست اسلامیہ میں عشر دینا چاہیئے۔ فقط

بٹائی کرنے والے پر عشر

سوال (۴۳) جس شخص کے پاس ذاتی زمین نہ ہو اور وہ لگان پر زمین لے کر کاشت کرائے اور پاس لاگت بھی نہ ہو بلکہ سودی قرض لے کر صرف کرے تو ایسی حالت میں اس کے اوپر پیداوار میں سے عشر واجب ہے یا نہیں۔

الجواب: قول صاحبین کے موافق زمین عشری کا عشر بذمہ مستاجر ہے۔ فی الدر المختار وقالا علی المستاجر اور باب العشر میں یہ بھی ہے ویجب مع الدین[2] الخ ان روایات کے موافق عشر پیداوار کا اس پر واجب ہے فقط

---

[1] رد المحتار باب الرکاز ص ۶۱ ج ۲ پہلے عشر کا فتوی دیتے تھے۔ پھر احتیاطاً دینے کو لکھا کرتے تھے پھر لکھنے لگے کہ لازم نہیں ہے، ہندوستان میں عشر کے جو مصارف ہیں چونکہ ان کی خانہ پری نہیں ہوتی، غرباء، فقراء، مدارس اسلامیہ کے طلباء ان سب کا دارومدار عشر و زکوۃ ہی ہے اس لئے علماء کا فیصلہ یہی ہے کہ عشر نکالنا بہتر ہے خود مفتی علامہ نے بھی اکثر جگہ یہی لکھا ہے، اور در مختار و شامی کی عبارت جو دوسری جگہ باب زکاۃ الغنم میں ہے اسکا ماحصل بھی یہی ہے کہ عشر نکالنا ضروری ہے وہ عبارت یہ ہے اخذ البغاۃ والسلاطین الجائرۃ زکوۃ الاموال الظاهرۃ کالسوائم والعشر والخراج لااعادۃ علی اربابها ان صرف الماخوذ فی محله الآتی فی باب المصرف وان لا یصرف فیه فعلیهم فیما بینهم وبین الله اعادۃ غیر الخراج لانهم مصارفه (درمختار) قوله فعلیهم دیانۃ کما فی بعض النسخ قال فی الهدایۃ وافتوا بان یعیدوها دون الخراج (رد المحتار ص ۱۳ ج ۲) ظفیر

[2] دیکھئے الدر المختار علی هامش رد المحتار باب العشر ص ۶۶ ج ۲ و ص ۴۵ ج ۲۔ ظفیر

سوال (۴۴) کاریزار جیل وانہار کہ از دریا برائے سقی آراضی کندہ می کنند در وعشر است یا نصف عشر۔
جوزمین محنت کرکے نہرسے سینچی جائے

الجواب :- اگر زمین عشری است دریں صورت عشر واجب خواہد شد[1]۔

سوال (۴۵) آپ نے استفتاء ۶۸۳ (مندرجہ رجسٹر ہذا) میں تحریر فرمایا ہے کہ روایت فقہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ہندوستان کی زمینوں اور باغوں میں عشر نہیں ہے، اس میں شبہ یہ ہے کہ الامداد شعبان میں یہ لکھا ہے کہ پیداوار میں جس سے آمدنی کرنا مقصود ہو عشر واجب ہوتا ہے خواہ غلہ ہو خواہ پھل، پس کھیت اور باغ دونوں میں واجب ہے اسی قسم کا جواب حضرت مولانا رشید احمد قدس سرہ کا منقول ہے، اس صورت میں کیا حکم ہے۔
ایک اشکال اور اس کا جواب

الجواب: اس بارہ میں پہلے بے شک احقر نے بھی یہی لکھا ہے جو آپ نے نقل فرمایا اور الامداد وغیرہ میں بھی یہ مضمون موجود ہے۔ اب چند مدت ہوئی ہے کہ شامی جلد ثانی باب الرکاز میں یہ عبارت نظر پڑی جو ذیل میں درج ہے اور جس کا حاصل یہ ہے کہ اراضی دارالحرب نہ عشری ہیں نہ خراجی

---

[1] یجب العشر الا فی مسقی سماء ای مطر وسیح کنہر الخ و یجب نصفہ فی مسقی غرب ای دلو کبیر ودالیۃ ای دولاب لکثرۃ المؤنۃ و فی کتب الشافعیۃ او سقاہ بماء اشتراہ و قواعدنا لا تاباہ (درمختار) کذا نقلہ الباقانی فی شرح الملتقی عن شیخہ البہنسی لان العلۃ فی العدول عن العشر الی نصفہ فی مسقی غرب ودالیۃ ھی زیادۃ الکلفۃ کما علمت وھی موجودۃ فی شراء الماء ولعلھم لم یذکروا ذلک لان المعتمد عندنا ان شراء الشرب لا یصح الخ رد المحتار باب العشر ص۶۶ ج۲ و ص۶۱ ج۲) ظفیر۔

اور یہ مسئلہ فقہاء کے نزدیک متفق علیہ اور مسلم معلوم ہوتا ہے اس عبارت کے دیکھنے کے بعد اس کی اصل معلوم ہوئی، جو حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتی قدس سرہٗ نے بالا بدمنہ میں تحریر فرمایا ہے کہ مسائل عشر اس کتاب میں اسوجہ سے نہیں لکھے گئے کہ یہاں کی زمینیں عشری نہیں ہیں یا یہاں کی زمینوں پر عشر نہیں ہے۔ اوکما قال، الغرض تصریح شامی کے بعد اور تحقیق قاضی صاحب مرحوم کے پیش نظر اب احقر یہ لکھنے لگا کہ ہندوستان کی زمینیں عشری نہیں ہیں، بایں ہمہ احتیاط عشر نکالنے میں ہے، وہ عبارت یہ ہے تنبیہ قال فی فتح القدیر قید بالخراجیة والعشریة لیخرج الدار فانه لا شئی فیها لکن ورد علیه الارض التی لا وظیفة فیها کالمفازة اذ یقتضی انه لا شئی فی الماخوذ منها ولیس کذلک فالصواب ان لا یجعل ذلک لقصد الاحتراز بل للتنصیص علی ان وظیفتهما المستمرة لا تمنع الاخذ مما یوجد فیهما (الی ان قال) واقول یمکن الجواب بان المراد بالعشریة والخراجیة ما تکون وظیفتهما العشر او الخراج سواء کانت بید احد اولا فتشمل المفازة وغیرها بدلیل ما قدمناه عن الخانیة من ان ارض الجبل عشریة فیکون المراد الاحتراز بها عن دار الحرب ویدل علیه انه فی متن درر البحار عبر بمعدن غیر الحرب فعلم ان المراد معدن ارضنا ولهذا قال القهستانی بعد قوله فی ارض خراج او عشر الاحصر فی ارضنا سواء کانت جبلاً او سهلاً مواتاً او ملکاً واحترز به عن داره وارضه وارض الحرب اھ ثم رأیت عین ما قلته فی شرح الشیخ اسمعیل حیث قال ویحتمل ان یکون احترازاً عما وجد فی دار الحرب فان ارضها لیست ارض خراج او عشر[1] اھ

---

[1] رد المحتار باب الرکاز ج۲۔ ظفیر۔

اس عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ ارض حرب نہ عشری ہے نہ خراجی، اس لئے اب بوجہ تصریح فقہاء ہندوستان کی اراضی سے عشر کی نفی لکھنی پڑتی ہے، اور اس کے خلاف اب تک کہیں دیکھا نہیں گیا کہ اراضی حرب میں وجوب عشر کی تصریح ہو، لہٰذا پہلے جو فتوی حسب قواعد عامہ وجوب عشر کا دیا جاتا تھا اب اس کو چھوڑنا پڑا۔

جو زمین مشقت سے سینچی جاتی ہے اس میں عشر | **سوال (۴۶)** ایک قطعہ زمین جو پہاڑ کے پانی سے سیراب ہوتی ہے مگر محنت ومشقت سے بندوے کر سیراب کی جاتی ہے تو شرعاً اس پر عشر واجب ہے یا نصف عشر۔

الجواب:۔ شامی باب الرکاز میں ہے واحترز بہ عن دارہ وارضہ وارض الحرب اھ ثم رأیت عین ماقلتہ فی شرح الشیخ اسمعیل حیث قال ویحتمل ان یکون احترازاً عما وجد فی دار الحرب فان ارضها لیست ارض خراج او عشر اھ[1] اس عبارت سے واضح ہوتا ہے کہ ہندوستان کی زمینیں نہ عشری ہیں اور نہ خراجی، اور اگر یہ صورت دار الاسلام کے زمین میں ہو تو وہاں بصورت مذکورہ عشر لازم ہوگا کیونکہ مسقی سماء وسیح میں عشر واجب ہوتا ہے کذا فی الدر المختار۔

کن اشیاء میں زکوۃ نہیں | **سوال (۴۷)** ہدایہ میں ہے کہ حسب ذیل چیزوں پر زکوۃ عائد نہیں ہوتی، مکان سکونت، پہننے کے کپڑے، اسباب خانہ داری سواری کے جانور، خدمتی غلام لونڈی، ہتھیار مستعمل، باقی چیزوں پر زکوۃ ہوتی ہے۔ ہدایہ کی عبارت یہ ہے قال ابوحنیفۃ رحمہ اللہ فی قلیل ما اخرجتہ الارض وکثیرہ العشر سواء سقی سیحاً او سقتہ السماء[2] زمینداری

---

[1] دیکھئے ردالمحتار باب الرکاز ص۔۔۔ ظفیر
[2]

یا کاشتکاری کے پیداوار میں عشر نکالنا بھی ضروری ہے یا نہیں۔

الجواب:- یہ جو کچھ ہدایہ سے نقل کیا ہے صحیح ہے، ان اشیاء پر زکوۃ نہیں، اور زمین کی پیداوار قلیل وکثیر میں امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک عشر لازم ہے، اور یہ بھی فقہاء نے لکھا ہے کہ زمین عشری سے اگر خراج لے لیا گیا تو عشر ساقط نہیں ہوا عشر دینا چاہیئے، خود فقراء کو تقسیم[1] کردے عاشر وغیرہ کی ضرورت نہیں ہے، لیکن ردالمحتار میں باب الرکاز میں نقل کیا ہے کہ آراضی حرب میں عشر وخراج کچھ نہیں ہے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ ہندوستان کی اراضی میں عشر نہیں ہے، سرکار نے جو کچھ محصول لے لیا اس کے سوا اور کچھ دینا واجب نہیں ہے۔

ہندوستان کی زمین پر عشر واجب نہیں

سوال (۴۸) ہندوستان کی زمینوں پر عشر واجب ہے یا نہ۔

الجواب:- شامی کی تصریح سے معلوم ہوتا ہے کہ واجب نہیں ہے[2]

کشمیر و پنجاب کی زمین عشری ہے یا خراجی

سوال (۴۹) ہندوستان وکشمیر و پنجاب کی اراضی عشری ہیں یا کہ خراجی۔

الجواب:- قال فی الشامی فی باب الرکاز فی قوله فی ارض خراجیة او عشریة الخ واحترز به عن داره وارضه وارض الحرب ثم رأیت عین ما قلته فی شرح الشیخ اسمعیل حیث قال ویحتمل ان یکون احترازاً عما وجد فی دار الحرب فان ارضها لیست ارض خراج او عشر انتہی شامی جلد ۲[3]

---

[1] دیکھیئے ردالمحتار باب الرکاز ص ۶۲ ج ۲ ویحتمل ان یکون احترازاً عما وجد فی دار الحرب فان ارضها لیست ارض خراج وعشر ردالمحتار باب الرکاز ص ۶۲ ج ۲ ظفیر

[3] فان ارضها لیست ارض خراج او عشر (ردالمحتار باب الرکاز ص ۶۲ ج ۲) ظفیر۔

اقول وبه ظهر وجه قول مؤلف مالابد منه حیث قال رحمه الله و تحقیق احکام زمین عشری که دریں دیار نیست ومسائل عاشر که بر طرق و شوارع باشد مذکور نکرده شد۔

سندھ و بنگال کی زمین میں عشر ہے یا کیا

سوال (۵۰) اراضی ہندوستان وپنجاب و سندھ و پورب بنگال عشری ہے یا خراجی۔

(۲) عشری یا خراجی ہونے کی وجہ کیا ہے۔

(۳) حاکم وقت نصاریٰ جو زمین کا خراج لیتے ہیں یہ خراج ہے یا عشر۔

الجواب:۔ ردالمحتار جلد ۲ باب الرکاز میں ہے قال القہستانی بعد قوله فی ارض خراج او عشر للاحصر فی ارضنا سواء کانت جبلاً او مواتا او ملکا واحترز به عن دارہ وارضه وارض الحرب ثم رأیت عین ما قلته فی شرح الشیخ اسمعیل قال ویحتمل ان یکون احترازاً عما وجد فی دارالحرب فان ارضها لیست ارض خراج او عشر الخ [1] آخر جملہ فان ارضہا لیست ارض خراج او عشر سے واضح ہے کہ اراضی ہند و پنجاب وغیرہ نہ عشری ہے اور نہ خراجی۔ اور سرکار انگریزی جو محصول لیتی ہے وہ نہ عشر ہے اور نہ خراج۔

ریاست کی زمین میں عشر ہے یا نہیں

سوال (۵۱) ہم لوگ ریاست کے رہنے والے ہیں اور لگان مقررہ سرکار کو دیتے ہیں ہم پر عشر واجب ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ خراجی زمین میں عشر نہیں ہوتا اور خراج اور عشر جمع نہیں ہوتے لہٰذا جس زمین کا محصول سرکاری دیا جاوے اس میں عشر لازم نہیں، لانه لا یجتمع العشر والخراج. شامی [2]

---

[1] ردالمحتار باب الرکاز ص ۶۱/۲ ۔ ظفیر [2] ردالمحتار باب العشر ص ۶۶/۲ ۔ ظفیر۔

ہندوستان کی زمین نہ عشری ہے نہ خراجی مگر احتیاطاً عشر نکالا جائے

سوال (۵۲) ہندوستان کی زمین عشری ہے یا خراجی۔

الجواب:۔ شامی نے باب الرکاز میں یہ تصریح کی ہے کہ ہندوستان کی اراضی نہ عشری ہیں نہ خراجی، لیکن بعض قواعد اراضی مملوکہ مسلمین کے عشری ہونے کو مقتضی ہیں، کیونکہ اصل وظیفہ اراضی مملوکہ مسلمین کا عشر ہے۔ اس بناء پر احوط یہ ہے کہ مسلمان اپنی اراضی مملوکہ کا عشر ادا کریں، خصوصاً ان اراضی کا جو کہ معافی دوام ہیں اور ان میں محصول نہیں دیا جاتا[1]۔

مالک زمین زمیندار ہے کاشتکار مستاجر

سوال (۵۳) زمیندار وہی ہے جو حاکم وقت کو خراج دیتا ہے یا اور کوئی، اور جس نے اس سے اجرت پر لیا وہ مستاجر ہے یا نہیں، زمیندار خود مالک ہے یا سرکار سے مستاجر ہے، عشر کے لئے ملک شرط ہے یا نہیں، مستاجر اور مزارع پر عشر واجب ہونے کے لئے عشری زمین شرط ہے یا نہ۔

الجواب:۔ زمیندار وہی ہے جو سرکار کو خراج دیتا ہے اور مالک زمین زمیندار ہے اور عشر کے لئے ملک شرط ہے، لیکن مزارعت واجارہ کی صورت میں صاحبین کا مذہب جو کہ مفتی بہ ہے یہ ہے کہ مزارعت

---

[1] اخذ البغاة والسلاطين الجائرة زكوة الاموال الظاهرة كالسوائم والعشر والخراج لا اعادة على اربابها ان صرف المأخوذ فى محله الآتى ذكره والا يصرف فيه فعليهم فيما بينهم وبين الله (در مختار) اى ديانة (رد المحتار باب زكوة الغنم ج ۲ ص ۴۳)

[2] عشر کیلئے زمین کا مالک ہونا شرط نہیں ہے بلکہ پیداوار کا مالک ہونا شرط ہے اس لئے کہ عشر پیداوار میں ہے نہ کہ زمین میں افاد ان ملك الارض ليس بشرط لوجوب العشر وانما الشرط ملك الخارج لانه يجب فى الخارج لا فى الارض فكان ملكه لها وعدمه سواء بدائع (رد المحتار باب العشر ص ۶۷ ج ۲) ظفیر

میں زمیندار اور مزارع دونوں پر بقدر حصہ عشر واجب ہے اور اجارہ کی صورت میں عندالصاحبین مستاجر پر عشر واجب ہے اور امام صاحب موجر پر عشر واجب فرماتے ہیں، بعض فقہاء نے امام صاحب کے مذہب پر فتویٰ دیا ہے لیکن اس زمانہ میں صاحبین کے مذہب پر فتویٰ دینا اقرب ہے اور در مختار میں حاوی سے منقول ہے وبقولهما ناخذ وفی المزارعة ان کان البذر من رب الارض فعلیه ولو من العامل فعلیهما بالحصة[1]

دفتران سرکار میں جو محصول سرکار کو دیا جاتا ہے اس سے عشر ساقط ہوتا ہے یا نہیں

سوال (۵۴) جو محصول سرکار کو دیا جاتا ہے یہ عشر میں محسوب ہوگا یا علاوہ محصول سرکاری کے عشر نکالنا چاہیئے۔

الجواب:- خراج اور محصول جو سرکار کو دیا جاتا ہے وہ عشر کو ساقط کرتا ہے کیونکہ عشر اور خراج جمع نہیں ہوتے اور اصل یہ ہے کہ دارالحرب میں نہ عشر ہے نہ خراج، ورنہ حکومت جو لیتی ہے اس کا مصرف وہ نہیں ہے جو عشر کا ہوتا ہے)[2] ظفیر

عشر کا مصرف اور عشری زمین

سوال (۵۵) زمانہ حال میں عشری زمین کون سی ہے اور اس کا کیا حکم ہے اور اس کا مصرف کیا ہے۔

الجواب:- عبارت ردالمحتار سے واضح ہوتا ہے کہ بلاد غیر اسلام میں زمین عشری اور خراجی نہیں ہے چنانچہ عبارت اس کی باب الرکاز میں یہ ہے احترازا عما وجد فی دار الحرب فان ارضها لیست ارض خراج او عشر[3]

---

[1] الدر المختار علی هامش رد المحتار باب العشر ص۵۳ ج۲ و ص۵۴ ج۲ ظفیر [2] ویحتمل ان یکون احترازا عما وجد فی دار الحرب فان ارضها لیست ارض خراج او عشر رد المحتار باب الرکاز ص۶۱ ج۲ ظفیر [3] رد المحتار باب الرکاز ص۶۱ ج۲ ظفیر

اور اگر عشری ہونا تسلیم کیا جاوے تو بوجہ ادائے محصول سرکاری عشر واجب نہیں رہتا کیونکہ عشر اور خراج جمع نہیں ہوتے، کذا فی کتب الفقہ[1] اور اگر احتیاطاً عشر دیا جاوے تو ہر ایک مسلمان اپنی زمین مملوکہ کا عشر فقراء و مساکین کو دیدے کیونکہ آراضی مملوکہ مسلمین کا اصل وظیفہ عشر ہے اور مصرف عشر کا وہی ہے جو مصرف زکوٰۃ کا ہے[2]۔

ہندوستان کی زمین اور اس میں عشر کا حکم

سوال (۵۶) ہندوستان کی زمین عشری ہے یا خراجی اور عشر میں زکوٰۃ واجب ہے یا نہیں جو کہ زمینداران کاشتکاری کرتے ہیں اور آراضی کا لگان سرکار کو دیتے ہیں اور جس قدر ان کو منظور ہوتا ہے اپنی کاشت میں رکھتے ہیں جو آراضی خود کاشت کرتے ہیں اس کی پیداوار میں زکوٰۃ واجب ہے یا نہیں۔ زکوٰۃ غلہ و تجارت کے مال میں سے جو نکالی جاتی ہے اس میں سال کی قید ہے یا غلہ تیار ہونے پر۔ اور زکوٰۃ پورے غلہ کی حساب سے دی جاوے یا خرچ اخراجات منہا کر کے

الجواب۔ ردالمحتار باب الرکاز میں یہ تصریح کی ہے کہ ہندوستان جیسے ملک میں کوئی زمین عشری اور خراجی نہیں ہے بناءً علیہ جو محصول سرکار لیتی ہے اس کو خراج نہ کہیں گے اور جبکہ کوئی زمین ہندوستان کی عشری نہیں ہے تو عشر بھی واجب نہ ہوگا لیکن اگر احتیاطاً مسلمان اپنی اراضی کا عشر دیویں تو اچھا ہے اور عشر یعنی دسواں حصہ پیداوار کا جس جگہ واجب ہے کل پیداوار

---

[1] لانہ لایجتمع العشر والخراج (ردالمحتار باب العشر ج ۲) ظفیر۔ [2] اخذ البغاۃ و السلاطین الجائرۃ زکوٰۃ الاموال الظاہرۃ کالسوائم والعشر والخراج لا اعادۃ علی اربابہا ان صرف الماخوذ فی محلہ ای فی باب المصرف وان لا یصرف فیہ فعلیہم فیما بینہم و بین اللہ اعادۃ غیر الخراج (درمختار) قولہ فعلیہم ای دیانۃ کما فی بعض النسخ قال فی الہدایۃ والتوابان یعید وہا دون الخراج (ردالمحتار باب زکوٰۃ الغنم ج ۲) ظفیر

پر واجب ہے اور جس وقت غلہ پیدا ہوا اسی وقت واجب ہے سال کی قید اس میں نہیں ہے اور مال تجارت میں سال بھر کے بعد زکوٰۃ لازم آتی ہے، اور زمین عشری اگر مزارعت پر دی جاوے تو اس کی پیداوار میں عند الصاحبین حسب حصہ ہر ایک پر یعنی کاشتکار اور مالک زمین پر عشر لازم آتا ہے اور اجارہ کی صورت میں امام صاحب موجر پر اور صاحبین مستاجر پر عشر لازم فرماتے ہیں[1]۔

غلہ کی زکوٰۃ

سوال (۵۷) ایک شخص مقروض ہے جو کچھ روپیہ اخراجات سے بچتا ہے وہ قرض میں ادا کرتا ہے مگر جو کچھ گھر میں کھیتی ہوتی ہے اس غلہ سے وہ زکوٰۃ نکالتا ہے۔ درست ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ در مختار باب العشر میں ہے ویجب مع الدین یعنی عشر باوجود قرض کے بھی لازم ہوتا ہے پس جس جگہ عشر لازم ہے وہاں وجوب عشر کے لئے دین مانع نہیں ہے[2]۔ اور جہاں عشر واجب نہیں ہے وہاں بھی دیدینے میں کچھ حرج نہیں ہے۔ کما ہو ظاہر۔

مزارع پر عشر ہے یا نہیں

سوال (۵۸) ایک شخص مسلمان ہے اپنے پٹہ کی زمین اپنے مملوکہ جانوروں سے مختلف اجناس کی زراعت کرتا ہے، زمین کی بابت سرکار میں مقررہ لگان داخل کیا جاتا ہے اور گاؤں کے مختلف پیشہ وروں مثلاً ڈھیر، لوہار، بڑھی ڈہنگر وغیرہ کے مقررہ حقوق حسب رواج ملک ادا

---

[1] یجب العشر اہ بلا شرط نصاب وبلا شرط بقاء وحولان حول اہ والعشر علی الموجر دنا لاعلی المستاجر دنی الحاوی وبقولہما ناخذ دنی المزارعۃ ان کان البذر من رب الارض فعلیہ ولو من العامل فعلیہما بالحصۃ (در مختار) قولہ بلا شرط نصاب فیجب فیما دون النصاب بشرط ان یبلغ صاعا قولہ حولان حول حتی لو اخرجت الارض مرارا وجب فی کل مرۃ لاطلاق النصوص (رد المحتار باب العشر ج۲ ص۴۹ و ص۵۰ و ص۵۲) [2] ویجب مع الدین (الدر المختار علی ہامش رد المحتار الخ ج۲ ص۵۰)

کئے جاتے ہیں یہ حقداری بمعاوضہ خدمت ہوا کرتی ہے، آیا مزارع پر علاوہ ان حقوق مذکورہ کے عشر کی ادائے گی بھی لازم ہے یا کیا؟ مسلمانوں کی حکومت میں صرف عشر لیا جاتا تھا بیت المال میں یہ رقم جمع ہو کر مسلمانوں کے کام آتی تھی اب صورت حال اور ہے اس زمانہ میں مملکت کا انتظام بدل گیا ہے اور ہر زمین پر اس کی حیثیت کے لحاظ سے محصول لیا جاتا ہے، اس محصول کو عشر میں شمار کیا جاوے گا یا نہیں بصورہ ثانیہ حقیقی اخراجات وضع کرنے کے بعد جو پیداوار ہو اس پر عشر ادا کرنا ہوگا یا نہیں اور عشر کا مصرف زمانہ موجودہ میں کیا ہوگا۔

(۲) ہر پیداوار پر علیحدہ علیحدہ عشر ادا کیا جاوے گا یا مختلف اجناس سے جو جملہ آمدنی ہو اس کی قیمت لگا کر دسواں حصہ بنام عشر علیحدہ کیا جاوے

الجواب:- اقول قال فی الدر المختار باب العشر یجب العشر فی.... ارض غیر الخراج الخ بخلاف الخراجیۃ لئلا یجتمع العشر والخراج الخ ملخصاً قولہ ارض غیر الخراج اشار الی ان المانع من وجوبہ کون الارض خراجیۃ لانہ لایجتمع العشر والخراج[1] الخ اس عبارت سے واضح ہوا کہ عشر اور خراج جمع نہیں ہوتے پس جس زمین سے خراج یعنی محصول سرکاری لیا جاوے اس میں عشر نہیں ہے و فی الدر المختار ایضاً بلا رفع مؤن الزرع وبلا اخراج البذر لتصریحھم بالعشر فی کل الخارج[2] الخ اس سے معلوم ہوا کہ جس زمین میں عشر واجب ہوتا ہے اس کی کل پیداوار میں واجب ہوتا ہے حقوق پیشہ وران و خدام زرع وغیرہ مستثنیٰ نہیں ہوتے اور نہ یہ حقوق مانع

---

[1] رد المحتار باب العشر ص ۶۶ ج ۲۔ ظفیر [2] الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب العشر ص ۶۹ ج ۲ و ص ۲۲۔ ظفیر

ادا ورد جوب عشر کو ہیں البتہ خراجی ہونا زمین کا مانع وجوب عشر کو ہے، اور مصرف عشر کا وہی ہے جو مصرف زکوٰۃ ہے جو مذکور ہے قول باری تعالیٰ میں انما الصدقات للفقراء والمساکین الآیۃ کذا فی الدر المختار ورد المحتار[1]

(۲) عشر میں ادائے قیمت بھی درست ہے وجاز دفع القیمۃ فی زکوٰۃ وعشر وخراج وفطرۃ ونذر وکفارۃ غیر الاعتاق الخ[2] پس معلوم ہوا کہ اجناس مختلفہ میں ہر ایک جنس کا عشر علیحدہ نکالنا ضروری نہیں ہے بلکہ قیمت کا حساب لگا کر جس جنس میں چاہے کل اجناس مختلفہ کا عشر ادا کر دیوے یا نقد سے ادا کر دیوے۔

نقد لگان دینے والی زمین پر عشر ہے یا نہیں

سوال (۵۹) ہندوستان کی آراضی عشری ہے یا خراجی ایک آراضی کو زید نے نقد لگان پر دیا اس میں زکوٰۃ واجب ہے یا کیا، زید سرکار کو مال گذاری اراضی کی ادا کرتا ہے تو اس سے عشر ساقط ہوتا ہے یا کیا۔ اور عشر غلہ کا صدقہ کرنا کیسا ہے۔

الجواب:۔ شامی باب الرکاز میں ہے کہ آراضی ہندوستان کی نہ عشری ہے نہ خراجی لیکن احتیاط عشر کے ادا کرنے میں ہے اور جو زمین عشری ہو اس کی پیداوار میں عشر واجب ہوتا ہے اور اگر آراضی کی آمدنی سے بقدر نصاب مالک کے یا کاشتکار کے پاس حوائج ضروریہ سے بچ جاوے تو بعد حولان حول اس پر زکوٰۃ واجب ہوگی اور عشر غلہ کی قیمت اگر صدقہ کر دی جاوے تو یہ بھی درست ہے اور زمین عشری کا عشر خراج لینے سے ساقط نہیں

---

[1] فی مصرف الزکوٰۃ والعشر الخ هو فقیر ومسکین الخ (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب المصرف ص ۳۴ ظفیر)۔ [2] الدر المختار علی هامش رد المحتار باب زکاۃ الغنم ص ۲۱ ظفیر

بیع شدہ اور موہوبہ اراضی میں عشر

سوال (۶۰) زید کے پاس بیع شدہ اراضی و اراضی موہوبہ بھی ہے کیا زید پر آراضی مذکور کا عشر ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ عشر اس پر نہیں ہے۔[1]

گندم، تل، سرسوں، پٹ سن میں زکوۃ کا طریقہ کیا ہے

سوال (۶۱) اشیاء کاشت، دھان، تل، سرسوں، سن، پاٹ وغیرہ زراعت کی زکوۃ کیونکر دینی ہوگی، زمین مزروعہ کا خزانہ سالانہ تو زمیندار کو دیا جاتا ہے اب پیداوار میں عشر یا زکوۃ دینے کا کیا طریقہ ہے۔

الجواب:۔ دسواں حصہ یا بیسواں حصہ کل پیداوار کا دینا یہ عشر اور نصف عشر کہلاتا ہے اور جس زمین کا محصول سرکار لیتی ہے اس میں عشر و نصف عشر نہیں ہے۔[2]

عشر چالیسواں حصہ نہیں دسواں حصہ ہے

سوال (۶۲) اگر کوئی زمین کسی غیر مذہب کی ہو یعنی ہندو کی اس کے بعد کسی نصاریٰ نے اس پر قبضہ کر لیا ہو تو اس کی پیداوار میں چالیسواں حصہ نکالنا چاہیئے یہ صحیح ہے یا غلط۔

---

[1] اخذ البغاۃ والسلاطین جائزۃ زکوۃ الاموال الظاہرۃ کالسوائم والعشر لا اعادۃ علی اربابہا ان صرف المأخوذ فی محلہ الآتی فی باب المصرف وان لا یصرف فیہ فعلیہم فیما بینہم و بین اللہ اعادۃ غیر الخراج (در مختار) ای دیانۃ قال فی الہدایۃ وافتوا بان یعید وہا دون الخراج (رد المحتار باب زکوۃ الغنم ص۲۳ ج۲) ظفیر [2] فما الشرط منہ بخارج لانہ یجب فی خارج الذی ص رد المحتار باب العشر ص۶۴ ج۲ ظفیر [3] کیونکہ دار الحرب میں عشر نہیں ہے لانہا لیست فی زعمہا عشر (رد المحتار باب العشر ص۶۴ ج۲) ظفیر۔

الجواب :۔ زمین کی پیداوار میں مالک زمین پر یا دسواں حصہ آتا ہے یا بیسواں، چالیسویں حصے کے دینے کا حکم زمین کی پیداوار میں نہیں ہے ویسے بطریق صدقہ نفلی جس قدر چاہیں دیدیں مگر فرض نہیں ہے[1]

معافی زمین کی پیداوار میں عشر ہے یا نہیں

سوال (۶۳) زید کے قبضہ میں کچھ زمین معافی ہے، یہ عشری ہے یا نہیں۔ زید نے زمین مذکورہ کو اگر خود کاشت کی تو اس پر بلا لحاظ صاحب نصاب ہونے کے اگر زکوٰۃ واجب ہوگا تو کس قدر۔ اور اگر زید نے یہ معافی زمین کسی غیر شخص کو لگان یا بٹائی پر دیدی تو بھی زکوٰۃ دینی ہوگی یا نہیں، اگر دینی ہوگی تو کس قدر اور ہر ایک کو یا دونوں کو

الجواب :۔ روایت شامی باب الرکاز سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ہندوستان جیسے بلاد کی اراضی عشری وخراجی نہیں ہے[2] اور احتیاط اس میں ہے کہ اس زمین کی پیداوار کا عشر دیا جاوے یعنی اگر خود کاشت کی ہے تو تمام پیداوار کا عشر خود ادا کرے اور اگر کسی کو مزارعت یعنی بٹائی پر دی ہے تو بقدر حصہ ہر ایک عشر دیوے اور نقد اجارہ پر دینے میں عشر بذمہ موجر ہے یا مستاجر علی اختلاف القولین[3]۔

عشر واجب ہے یا فرض

سوال (۶۴) عشر نکالنا فرض ہے یا واجب یا کیا، اور جو کچھ سرکار کو دیا جاتا ہے اس کا کیا حکم ہے۔

---

[1] ای یجب العشر فی الاول ونصف العشر فی الثانی الخ (رد المحتار باب العشر ص ۶۹ ج ۲) ظفیر [2] ویحتمل ان یکون احترازا عما وجد فی دار الحرب فان ارضها لیست ارض خراج او عشر (رد المحتار باب الرکاز ص ۶۲ ج ۲) ظفیر [3] والعشر علی الموجر قالا علی المستاجر وبقولهما ناخذ وفی المزارعة ان کان البذر من رب الارض فعلیه وان کان من العامل فعلیهما بالحصة (الدر المختار مع هامش رد المحتار باب العشر ص ۶۵ ج ۲) ظفیر

الجواب: ایسی تصریح شامی میں ہے کہ دارالحرب میں جہاں کفار کی حکومت ہے وہاں زمینوں میں عشر اور خراج کچھ بھی واجب نہیں ہے، اور جو کچھ سرکار کو محصول دیا جاتا ہے اس کو خراج کے نام سے موسوم نہیں کرنا چاہیئے۔ بہرحال مسلمانوں کے ذمہ ایسی زمینوں کی پیداوار میں عشر یا نصف عشر واجب نہیں ہے ویسے علی سبیل الاحتیاط دیدیویں تو بہتر ہے لیکن فرض و واجب مثل زکوٰۃ کے نہیں ہے، عبارت شامی باب الرکاز میں یہ ہے ویحتمل ان یکون احترازا عما وجد فی دارالحرب فان ارضها لیست ارض خراج او عشر[1] پس جملہ فان ارضها لیست ارض خراج او عشر الخ اس بارہ میں صریح ہے کہ دار حرب کی زمین میں عشر وغیرہ نہیں ہے، ویسے جو حکام لے لیویں ان کو کون روک سکتا ہے اور وہ جو کچھ چاہیں اس کا نام رکھیں پس جبکہ یہ مسئلہ معلوم ہوا تو اس کے بعد کسی سوال کے جواب کی ضرورت نہ رہی۔

سرکاری لگان سے عشر معاف ہوتا ہے یا نہیں

سوال (۶۵) محصولیکہ پیش حکام نصاریٰ در ملک ہند از جانب مالک زمین دادہ می شود مسقط عشر است یا نہ

الجواب: مسقط عشر است[2]

دس پانچ بیگہ والے کے ذمہ عشر

سوال (۶۶) ایک کاشتکار کے پاس دس پانچ بیگہ زمین ہے اس پر زکوٰۃ عشر واجب ہے یا نہیں۔

الجواب: اس صورت میں زکوٰۃ و عشر وغیرہ اس پر واجب نہیں ہے شامی میں یہی روایت ہے کہ دارالحرب کے اراضی پر عشر نہیں ہے[3]

سرکاری لگان دینے کے باوجود عشر دینا ہوگا یا نہیں

سوال (۶۷) باوجود سرکاری معاملہ کے

---

[1] رد المحتار باب الرکاز ص ۶۲ ج ۲ ظفیر [2] ایضاً [3] فان ارضها ای دار الحرب لیست ارض خراج وعشر (رد المحتار باب الرکاز ص ۶۲ ج ۲) ظفیر

زمیندار لوگ پیداوار اجناس سے عشر دیں یا نہیں۔

الجواب:۔ وجوب عشر اس صورت میں نہیں ہے اور شامی میں باب الرکاز میں لکھا ہے کہ دارالحرب کی آراضی عشری و خراجی نہیں ہیں یہ دوسری صورت عدم وجوب عشر کی ہے[1]۔

جس زمین کا خراج ہندو زمیندار لیتا ہے اس میں عشر

سوال (۶۸) میرے پاس کچھ زمین ہے کسی زمین کا خراج ہندو زمیندار کو دیتا ہوں، اور کسی زمین کا خراج مسلمانوں کو دیتا ہوں، اب ہم کو عشر دینا ہوگا یا نہیں، میں زمین کو بٹائی پر دیتا ہوں مگر بیج عامل دیتا ہے اس حالت میں کس حساب سے عشر دینا ہوگا۔ اگر نصف بیج میں دوں اور نصف عامل دے تب کس حساب سے دینا ہوگا۔

الجواب:۔ شامی کی ایک روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ آراضی دارالحرب میں خراج و عشر کچھ نہیں ہے اور جن اراضی عشریہ میں عشر لازم ہے اور فرض ہے اس میں فتوی اس پر لکھا ہے کہ مزارعت کی صورت میں زمیندار مالک پر بقدر حصہ عشر لازم آتا ہے یعنی جس قدر غلہ جس کے حصہ میں آوے وہ اس کا عشر ادا کرے[2]۔

عشر مزارعت بر مالک یا بر

سوال (۶۹) بصورت مزارعت، عشر بر مالک زمین است یا بر مزارع یا بر ہر دو لازم است۔

الجواب:۔ دراں دیار کہ آراضی آں دیار عشری است بصورت مزارعت بقدر حصہ عشر بر مالک زمین و مزارع لازم است[3] یعنی ہر ایک از ایشاں عشر حصہ خود بدہد ولیکن در رد محتار تصریح است کہ اراضی ہندوستان نہ خراجی

---

[1] ایضاً [2] وفی المزارعۃ ان کان البذر من رب الارض فعلیہ ولو من العامل فعلیہما بالحصۃ (الدر المختار علی ھامش رد المحتار باب العشر ۲۲) [3] ایضاً۔

است در عشری۔

ہندوستان کی زمین عشری ہے یا خراجی

سوال (۱۰) یہاں کی زمین خراجی ہے یا عشری اور مطلب عبارت مالابد منہ فارسی۔ وہمچنیں احکام عشر زمین عشری کہ دریں دیار نیست " کیا ہے۔

الجواب:۔ شامی باب الرکاز میں یہ روایت نقل کی ہے کہ دارالحرب کی آراضی عشری اور خراجی نہیں ہے، اسی بنا پر حضرت قاضی ثناء اللہ صاحب پانی پتی قدس سرہٗ نے مالابد منہ میں لکھا ہے کہ زمین عشری دریں دیار نیست یعنی چونکہ ہندوستان دارالحرب ہے اس لئے زمین عشری یہاں نہیں ہے اور شامی کی روایت سے معلوم ہوا کہ خراجی بھی نہیں ہے[1]۔ فقط

نہری زمین کا عشر کیا ہوگا

سوال (۱۱) کل اراضی نہری کہ از سعی نصاریٰ معمور شدہ است و قبل ازیں بالکل ویران بود آنچہ پیداوار شدے بہ سبب باراں شدے واکنوں آب بذریعہ نہر در ہر جا میرود و در سد و خراج ہم بگیرند، بعض مولوی گویند کہ کل آراضی نہری در حکم عشری است کہ عشر دادہ می شود و بعض عکس آں و بعض از بست یکحصہ، کدام قول راجح و کدام مرجوح است

الجواب:۔ در شامی آوردہ کہ در اراضی دارالحرب عشر و خراج نیست ازیں روایت معلوم شدہ کہ در اراضی ہندوستان عشر واجب نیست و نیز فقہاء تصریح فرمودہ اند کہ اگر در زمین عشری مارا نہا دادہ شود کہ محصول آں و قیمت آں بہ سرکار دادہ میشود دراں نصف عشر یعنی بستم حصہ واجب میشود[2] و ایں نیز تصریح است کہ عشر با خراج جمع نمی شود۔ فقط

---

[1] یحتمل ان یکون احترازا عما وجد فی دار الحرب فان ارضها لیست ارض خراج او عشر (رد المحتار کتاب الرکاز ج ۲)

[2] و یجب نصفه فی مسقی غرب و دالیة الخ و فی کتب الشافعیة او سقاه بماء اشتراه و قواعدنا لا تأباه (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب العشر ج ۲) ظفیر

(۱) نہری زمین میں عشر | **سوال** (۲/۷) نہری زمین کے پیداوار میں کس قدر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے۔

(۲) کنواں والی زمین کا عشر | **سوال** (۳/۷) چاہی زمین میں کس قدر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے۔

(۳) بارانی زمین میں عشر | **سوال** (۴/۷) بارانی زمین کس قدر واجب ہے

(۴) تالاب سے سینچی ہوئی زمین میں عشر | **سوال** (۵/۷) جس زمین میں آب پاشی جوہڑ یا تالاب سے کی گئی اس میں کس قدر زکوٰۃ واجب ہے۔

(۵) زید زمیندار ہے بکر زید کا ہالی ہے جو کل پیداوار کاشت میں ⅙ کا شریک ہے اور باقی زید مالک ہے۔ بالفرض ساٹھ من غلہ پیداوار کل کھیت ہے تو زید کو پچاس من کی زکوٰۃ دینی چاہیئے یا ساٹھ من کی۔

الجواب:۔ بعض روایات کتب فقہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ہندوستان کی آراضی میں عشر نہیں ہے لیکن جس جگہ اور جن آراضی میں عشر ہے وہاں سوال ۱ کا جواب یہ ہے کہ اس میں عشر واجب نہیں ہے اور ۲ میں نصف عشر یعنی بیسواں حصہ واجب ہے (۳) اور بارانی زمین میں عشر واجب ہے اور جوہڑ یا تالاب سے اپنی محنت سے پانی دینے میں بیسواں حصہ واجب ہے (۵) پچاس من کی زکوٰۃ زید دیوے اور دس من کی بکر دے[1] فقط

مسئلۂ عشر | **سوال** (۳/۷) ایک کاشتکار نے اپنی زمین میں چھ روپیہ کل اخراجات کھیتی لگاکر پیداوار آٹھ سو روپیہ کی حاصل کی تو اس پر زکوٰۃ کتنی رقم کی واجب ہوگی (۲) اسی طرح دوسرے زمین میں چھ سو روپیہ

---

[1] یجب العشر الخ فی مسقی سماء ای مطر وسیح کنهر الخ ویجب نصفه فی مسقی غرب ودالیة اوسقاء، باء اشترا ه الدر المختار علی هامش رد المحتار باب العشر ص ۶۱ و ص ۶۵ و ص ۶۶ ج ۲، ۱۲ ظفیر

لگا کر فصل پر کل پانچسو روپے کی پیداوار یعنی اصل لاگت سے بھی یکصد روپیہ کا نقصان رہا تو اب زکوٰۃ حق کی کیا شکل ہے (۳) ایک کاشتکار مندرجہ سوال نمبر۱ کے مطابق تمام اخراجات زمین برداشت کرتا ہے اور بذریعہ موٹھ چاہ سے پانی دے کر کھیت سے فصل حاصل کرتا ہے وہ زکوٰۃ کس طرح ادا کرے

(۴) آج کل جو نالیشین عدالت میں دائر ہوتی ہے اور اس میں مدعی کا صرفہ وکیل اور گواہ وغیرہ وغیرہ میں بہت کچھ ہوتا ہے اور مدعا علیہ پر ڈگری اس کے خرچ کی ہوتی ہے تو مدعی کو اصل رقم کے علاوہ صرفہ کی رقم کی جو ڈگری ملتی ہے وہ مدعی کو لینا جائز ہے یا نہ۔

الجواب نمبر۱ و ۲ و ۳ ۔ جن اراضی میں عشر واجب ہے ان میں کل پیداوار کا عشر نکالنا واجب ہے بدون وضع کرنے اخراجات کما فی الدر المختار بلا رفع مؤن الزرع[1] اور مزارعت میں کاشتکار اور مالک زمین پر بقدر حصہ عشر واجب ہے[2] اور شامی کی روایت باب الرکاز سے معلوم ہوتا ہے کہ دارالحرب کی زمینوں میں عشر نہیں۔ اور نمبر۳ میں ایک دوسری تفصیل ہے۔ وہ یہ کہ اس میں بیسواں حصہ نکالنا واجب ہے۔ باقی جواب بدستور مذکور ہے نمبر۴ یہ اخراجات دراصل بذمہ مدعی ہیں لیکن مدعی علیہ کے تمرد کی وجہ سے نالش کرنی پڑی تو مدعا علیہ سے لینا جائز ہے جو واقعی خرچ ہے وہ لے باقی واپس کردے۔ فقط۔

کیا عشر میں عامل کا طلب کرنا شرط ہے | **سوال** (۴۷) زید کہتا ہے کہ ادار عشر کے واسطے طلب عامل شرط ہے جب تک عامل طلب نہ کرے ادا کرنا واجب نہیں

---

[1] الدر المختار علی هامش رد المحتار باب العشر ج۲ ظفیر [2] و فی المزارعة ان کان البذر من قبل رب الارض فعلیه ولو من العامل فعلیهما بالحصة (ایضاً ص۲۷) ظفیر

الجواب :- زید کا قول صحیح نہیں ہے صاحب زمین عشری اگر خود اس کا عشر ادا کر دے تو یہ بھی درست ہے ویسقط عن صاحب الارض کما لو ادّیٰ بنفسہ الخ[1] شامی۔ البتہ بحث جداگانہ ہے کہ دارالحرب میں عشر واجب ہے یا نہیں۔ شامی نے تصریح کی ہے باب الرکاز میں کہ دارالحرب کی زمین عشری ہے نہ خراجی، تو اس سے معلوم ہوتا ہے کہ دارالحرب میں عشر واجب نہیں ہے اگر استحباباً دیدیں تو بہتر ہے، فقط۔

حکومت کی زمین میں عشر | سوال (۷۵) گورنمنٹ برطانیہ اس علاقہ میں اراضی مربعہ جات تقسیم کرتی ہے تو ان اراضی پر عشر شرعی واجب ہے یا نہ۔ بعض کہتے ہیں کہ واجب ہے، بعض کہتے ہیں واجب نہیں ہے۔ تو حکم فیصل تحریر فرمادیں۔

الجواب :- اصل یہ ہے کہ سرے سے ہندوستان کی اراضی میں عشر واجب ہونے میں تامل ہے کیونکہ شامی باب الرکاز میں تصریح ہے کہ دارالحرب کی اراضی نہ عشری ہیں اور نہ خراجی، اور ہندوستان دارالحرب ہے لہٰذا بموجب روایۃ باب الرکاز ہندوستان کی اراضی میں مطلقاً عشر واجب نہ ہونا چاہیئے، اور حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتی قدس سرہٗ نے مالابدمنہ میں اس کی طرف اشارہ فرمایا ہے، اور جو حضرات احتیاطاً ہندوستان کی اراضی میں عشر لازم فرماتے ہیں ان حضرات کے نزدیک مربعہ جات مذکورہ میں اول سے ہی عشر لازم ہوگا۔[2] فقط

ہندوستان میں گذشتہ سالوں کا عشر | سوال (۷۶) السّلام علیکم۔ میں دو روز سے بیحد کوفت میں ہوں اللہ تعالیٰ سہل کردے میں آج تک غافل رہا اور

---

[1] ردالمحتار باب العشر ص۶۶ ج۲۔ ظفیر [2] حوالہ بار بار گذر چکا۔ ظفیر

ذہن میں نہیں تھا کہ عشر غلہ، چونکہ زکوۃ واجب الادا ہے غلہ آنے پر معمولاً للہ کچھ دیا جاتا تھا، باحتیاط دسواں حصہ وصول کا نہیں دیا گیا، سالہائے گذشتہ کا کیا کروں کچھ حساب کتاب نہیں، کیا معاف کیا جا سکتا ہے، مدرسہ میں غلہ بھیجنا دشوار ہے، قیمت بھیج سکتا ہوں، نصف عشر کے کیا معنی ہیں میں عشر دوں یا نصف عشر، املاک کا عموماً غلہ مقرر ہیں وصول ہوتا ہے اور بڑی مقدار رہ جاتی ہے جو نالش کرکے نقدی میں وصول ہوتا ہے، اس نقدی کا رقم کی ساتھ زکوۃ نقد میں ادا ہوتا ہے، غالباً اس میں کوئی مضائقہ نہ ہوگا۔

الجواب: السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، والانامہ پہونچا، پہلے ایک زمانہ تک یہی علم رہا کہ ہندوستان کی عشری زمینوں میں عشر واجب ہے، اور رحمۃ اللہ علیہ کی بعض تحریرات کی موافق یہ فیصلہ کیا اور بہت جگہ فتوی دیا کہ مسلمانوں کی مملوکہ زمینوں کو عموماً عشری ہی سمجھنا چاہیئے اور عشر دینا چاہیئے کیونکہ اراضی عشریہ میں عشر یا نصف عشر کا نکالنا بحکم آیت واتوا حقہ یوم حصادہ مثل زکوۃ کے فرض ہے۔ پھر کچھ زمانہ کے بعد مالابدمنہ میں حضرت قاضی ثناء اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی یہ تحقیق اور تصریح نظر پڑی کہ ہمنے اپنی کتاب میں زکوۃ کے مسائل کے ساتھ عشر کے احکام اس وجہ سے نہیں لکھے کہ ان دیار میں زمینیں عشری نہیں ہیں اس کے ساتھ یہ ماننا بھی ضروری ہے کہ قاضی صاحب کا یہ حکم فرمانا کہ یہاں عشری نہیں ہیں، اس زمانہ کا متفقہ مسئلہ ہوگا کیونکہ قاضی صاحب حضرت شاہ ولی اللہ صاحب کے خاص تلمیذ اور حضرت شاہ عبدالعزیز وغیرہ حضرات کے ہم عصر ہیں اور سب حضرات باہم متفق ہیں۔ باہم کوئی

خلاف نہیں ہے، ضروری ہے کہ یہ مسئلہ اس زمانہ کا متفق علیہ مسئلہ ہوگا کہ ہندوستان میں عشری زمینیں نہیں ہیں. پھر اس کے ساتھ عموماً یہ معمول دیکھ کر کہ کوئی اپنے بزرگوں میں عشر کا اہتمام مثل زکوۃ کے نہیں کرتا، تعجب ہوتا تھا اور تردد بھی ہوتا تھا اور گویا حضرت قاضی صاحب کی تحقیق کی تائید ہوتی تھی کہ آپ بھی کہا ہے کہ سب بزرگوں نے عشر کا اہتمام چھوڑ دیا ضرور کوئی بات ہے. جس کی وجہ سے عملاً یہ متروک ہوگیا ہے. چند سال ہوئے ہیں کہ مولانا محمد انور شاہ صاحب یا اور کسی صاحب نے یہ فرمایا کہ شامی باب الرکاز میں یہ روایت ہے کہ دار الحرب کی زمینوں میں عشر واجب نہیں ہے، یہاں کی آراضی نہ عشری ہیں نہ خراجی، اس روایت کو دیکھا اور اس کو دیکھ کر حضرت قاضی ثناء اللہ صاحب کی تحریر کی وجہ معلوم ہوئی کہ یہی وجہ ہے کہ وہ حضرات ہندوستان کی زمینوں کو عشری نہیں کہتے. کیوں کہ ہندوستان کو وہ دار الحرب سمجھتے تھے. شامی باب الرکاز کی عبارت یہ ہے

واحترز بہ عن دارہ وارضہ دار الحرب[1] فان ارضہا لیست ارض خراج او عشر الخ. اور عبارت مالابد منہ کی یہ ہے ، وتفصیل نصاب اجناس سوائم، قدر واجب آں طول دارد و دریں دیار ایں اموال بقدر وجوب زکوۃ نمی باشد لہذا مسائل زکوۃ ان مذکور نکردہ شد وہمچنیں احکام عشر زمین عشریہ کہ دریں دیار نیست ومسائل عاشر کہ بر طریق دشوارع باشد مذکور نکردہ باشد[2]. اس کے بعد ایک اشکال یہ باقی رہتا ہے کہ حضرت اقدس گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ وجوب عشر کا حکم فرماتے ہیں اور تحریراً و تقریراً اس کو ظاہر فرمایا ہے غالباً جناب کو بھی یاد ہوگا یا معمول حضرت کا معلوم ہوگا اور اس میں شک

[1] دیکھئے رد المحتار باب الرکاز ج۲ ظفیر [2] مالابد منہ ۱۲.

نہیں ۔ نصوص آیات واحادیث کا مقتضا بھی یہی معلوم ہوتا ہے کیونکہ امام صاحب جمیع ما اخرجت الارض میں وجوب عشر کا حکم فرماتے ہیں :: اور جیساکہ زکوۃ دارالحرب میں ساقط نہیں ہوتی بلکہ صاحب مال بطور خود ادا کرتا ہے اسی طرح عشر بھی ہر جگہ واجب ہونا چاہیئے ، ہاں چونکہ عشر کے وجوب کے لئے زمین کا عشری ہونا ضروری ہے اور جبکہ یہ کہا جاوے کہ دارالحرب کی آراضی عشریہ نہیں ہیں تو وجوب عشر کی کوئی وجہ نہ ہوگی اور حضرت اقدس رحمۃ اللہ علیہ کا قول و فعل احتیاط پر مبنی کہا جاوے ، چنانچہ ہمارے مرشد مولانا شاہ رفیع الدین صاحب قدس سرہٗ بھی اپنے خاص لوگوں کو عشر نکالنے کا حکم فرمایا کرتے تھے اور اسی بناء پر حضرت والد ماجد صاحب جو کچھ محاصل میں سے بقدر حصہ بندہ کو دیا کرتے تھے کہ وہ دس بیس ڈھڑی تقریباً ہوتا تھا تو بندہ گھر کہلا دیتا تھا کہ دس دھڑی میں سے ایک دھڑی اللہ واسطے دیدو۔[1]

(۲) قیمت عشر دینا جائز ہے[2]

---

[1] درمختار باب زکوۃ الغنم کی عبارت غالباً حضرت اقدس گنگوہیؒ کے پیش نظر ہو جس میں صراحت کہ اگر سلطان جائر عشر لے کر اس کے مصرف میں خرچ نہ کرے تو دوبارہ عشر دینا ضروری ہے اخذ البغاۃ والسلاطین الجائرۃ زکوۃ الاموال الظاهرة کالسوائم والعشر والخراج لا اعادۃ علی اربابها ان صرف فی محله الآتی فی باب المصرف وان لا يصرف فيه فعليهم اعادۃ غير الخراج (درمختار) قوله فعليهم ای دیانة كما فی بعض النسخ قال فی الهداية وافتوا بان يعيد وها دون الخراج (ردالمحتار ۲/۲۷) ظفیر

[2] وجاز دفع القيمة فی زكاۃ وعشر وخراج وكفارۃ ونذر وفطرۃ (الدرالمختار علی هامش ردالمحتار باب زکوۃ الغنم ۲/۲۷) ظفیر۔

(۳) نصف عشر بیسواں حصہ ہے جیسا کہ عشر دسواں حصہ ہے اسی طرح نصف عشر بیسواں حصہ ہے اور یہ فرق پانی کی قیمت وغیرہ کی وجہ سے ہوتا ہے یعنی اراضی عشریہ میں اصل یعنی عشر دسواں حصہ پیداوار کا دینا واجب ہے، لیکن اگر زمین کو پانی دینے میں مزدوری زیادہ صرف ہوئی اور مشقت ہوئی اور خرچ بڑھ گیا تو پھر بجائے عشر کے نصف عشر دینا واجب رہ جاتا ہے جیسا کہ درمختار کی عبارت سے معلوم ہوتا ہے، ویجب العشر فی مسقی سماء ای مطر وسیح الخ ویجب نصفه فی مسقی غرب ای دلو کبیر و دالیة ای دولاب لکثرة المؤنة وفی کتب الشافعیة او سقاه بماء اشتراه وقواعدنا لاتاباه[1]۔ اور علامہ شامی نے کہا ہے کہ وجہ یہی ہے کہ جب خرچ زیادہ ہوگا بجائے عشر کے نصف عشر یعنی بیسواں حصہ واجب رہ جائے گا۔ فقط۔

عشر و خراج جمع نہیں ہوتے کا کیا مطلب ہے

سوال (۷) فقہاء نے جو یہ فرمایا ہے کہ عشر اور خراج جمع نہیں ہوتے یہ ان کا فرمانا حکومت مسلمانوں کے لئے مخصوص ہے کہ جس زمین کا خراج لیا جائے اس کا عشر نہیں لیا جا سکتا، اور حکومت غیر اسلام کے لئے بھی یہی حکم ہوگا، شامی جلد ثانی میں تصریح ہے کہ کفار حربی جب ہمارے ملک پر غالب آجائیں تو ان کا بھی وہی حکم ہوگا جو بغاۃ کا ہے یعنی اموال ظاہرہ کی زکوٰۃ جس طرح باغیوں کے لینے سے مالک سے ساقط ہو جاتی ہے ایسا ہی متغلب حربی کیلئے سے بھی ساقط ہو جاتی ہے۔ علامہ کی یہ رائے قابل قبول ہے یا نہیں غرض کہ ہندوستان کی زمین میں عشر واجب ہے یا نہیں۔

الجواب:- علامہ شامی نے باب الرکاز میں یہ تصریح کی ہے کہ دارالحرب کی آراضی نہ خراجیہ ہیں نہ عشریہ یعنی وہاں نہ خراج واجب ہے

---

[1] دیکھئے الدرالمختار علی ھامش ردالمحتار باب العشر ج ۲ ص ۶۵ و ص ۶۶ ج ۲ - ظفیر

اور نہ عشر، کفار نے جو کچھ خراج لیا گویا وہ خراج شرعی نہیں ہے اور نہ واجب ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ہندوستان میں جب کہ اس کو دارالحرب کہا جاوے جیسا کہ محققین کی رائے ہے عشر واجب نہیں ہے۔ احتیاطاً اگر کوئی دیدے تو یہ امر آخر ہے اور اس کی تائید حضرت قاضی ثناء اللہ صاحب پانی پتی کی تصریح سے بھی ہوتی ہے جو کہ انھوں نے مالابد منہ میں فرمائی کہ ہم نے مسائل عشر اس لئے نہ لکھے کہ ان بلاد میں عشر واجب نہیں ہے۔ پس اگر ہندوستان کی زمینوں کو عشری اور خراجی کہا جاتا تو پھر یہ حکم یہاں بھی جاری ہوتا کہ عشر اور خراج جمع نہیں ہوتے اور اس کی تائید اس سے ہوتی ہے کہ مولانا عبدالحی صاحب مرحوم نے اپنے فتاوی میں اس کی تصریح کی ہے کہ ہندوستان میں جس زمین کا خراج لیا جاتا ہے اس پر عشر نہیں ہے اور اسی قاعدہ سے استدلال فرمایا ہے کہ عشر اور خراج جمع نہیں ہوتے اور علامہ شامی کی یہ تحقیق ویظہر لی ان اہل الحرب لوغلبوا علی بلدۃ من بلادنا کذلک[1] الخ صحیح معلوم ہوتی ہے۔ عبارت باب الرکاز میں یہ ہے واحترز بہ عن دارہ وارض الحرب ثم رأیت ما یؤید ما قلتہ فی شرح الشیخ اسماعیل حیث قال ویحتمل ان یکون احترازا عما وجد فی دارالحرب فان ارضہا لیست ارض خراج او عشر الخ[2] ص ۶۲ جلد ۲ شامی نعمانی

خراجی وعشری زمین | **سوال (۸۷)** زمین عشری کون سی ہے اور خراجی کون سی۔

عرب کی زمین عشری ہے یا کیا | **سوال (۸۹)** عرب کی زمین کل عشری ہے یا بعض عشری اور بعض خراجی۔

---

[1] ویحتمل ان یکون احترازا عما وجد فی دار الحرب فان ارضہا لیست ارض خراج او عشر (رد المحتار باب الرکاز ص ۶۲/ج ۲) ظفیر

[2] رد المحتار باب الرکاز ص ۶۲/ج ۲ ظفیر

(۳) عشر وخراج دونوں جمع نہیں ہوتے ہیں | **سوال (۸۰)** عشر اور خراج دونوں جمع ہو سکتے ہیں یا نہیں

(۴) کیا عشر کیلئے خلیفۃ المسلمین کا ہونا ضروری ہے | **سوال (۸۱)** عشر کے واسطے خلیفۃ المسلمین کا ہونا شرط ہے یا نہیں

(۵) عجم کی زمین کا حکم | **سوال (۸۲)** زمین عجم کی عشری ہے یا خراجی

(۶) حکومت کے ٹیکس کے ساتھ عشر کا حکم | **سوال (۸۳)** جو خراج رعایا سے وصول کیا جاتا ہے اس کے ساتھ عشر شرعی جمع ہو سکتا ہے یا نہیں۔

(۷) ہندو راجہ کی رعایا پر عشر وخراج دونوں ہیں یا ایک | **سوال (۸۴)** ہندو بادشاہ کی رعایا پر عشر وخراج دونوں لازم ہیں یا ایک جیسے کشمیر، نیپال وغیرہ

(۸) مسلمان ریاستوں کی زمین کا حکم | **سوال (۸۵)** مسلمان ریاستوں کا حکم کیا ہے۔

(۹) دارالحرب کی تعریف اور ہندوستان کیا ہے | **سوال (۸۶)** دارالحرب کی کیا تعریف ہے اور ہندوستان دارالحرب ہے یا دارالاسلام۔

الجواب: اصل تو یہ ہے کہ جس زمین کے رہنے والے مسلمان ہو جائیں اور وہ زمین جو مفتوح ہونے کے بعد غانمین میں تقسیم ہو جائے عشری ہے لیکن وہ زمین جو مجہول الحال ہیں یعنی جن کے متعلق یہ معلوم نہیں کہ پہلے ان پر خراج تھا یا عشر، اور اس وقت وہ مسلمانوں کے قبضے میں ہیں تو ان پر بھی عشر لازم ہوگا کیونکہ مسلمانوں کے حق میں مناسب تر عشر ہی ہے اور گذشتہ حالت کو بھی موجودہ حالت پر ہی قیاس کیا جائے گا، ہدایہ میں ہے وکل ارض اسلم اہلها او فتحت عنوة وقسمت بين المسلمين الغانمين فهي ارض عشر لان الحاجة الى ابتداء التوظيف على المسلم والعشر اليق به لما فيه من معنى العبادة الخ[1]

[1] ہدایہ باب العشر والخراج ص ۵۔ ظفیر

وفی الشامی نقل فی غایۃ البیان ان الامام السرخسی ذکر فی کتاب الجامع ان علیہ العشر بکل حال لانہ احق بالعشر من الخراج وھو الاظہر الخ[1] شامی جلد ۲

(۲) عرب کی تمام زمین عشری ہیں ارض العرب کلھا ارض عشر[2] عالمگیریہ وھدایہ وغیرہ پھر اس کی فقہاء نے تحدید فرمادی ہے۔

(۳) حنفیہ رح کے نزدیک عشر وخراج دونوں جمع نہیں ہوسکتے ولا عشر فی الخارج من ارض الخراج وقال الشافعی یجمع بینھما الخ ولنا قولہ علیہ السلام لایجتمع عشر وخراج فی ارض مسلم ولان احداً من ائمۃ العدل والجور لم یجمع بینھما وکفی باجماعھم حجۃ الخ ھدایہ[3] ربع ثانی۔

(۴) خلیفہ نہ ہونے کی صورت میں عشر خود ادا کردے کیونکہ عشر زکوٰۃ زمین کی ہے قال اللہ تعالیٰ وآتوا حقہ یوم حصادہ الایۃ[4]۔

(۵) اس میں تفصیل ہوگی، کلیۃً کوئی حکم نہیں لگایا جاسکتا۔

(۶) شامی میں ہے کہ دارالحرب کے زمینوں پر عشر نہیں اور خراج بھی نہیں۔ ہندوستان چونکہ دارالحرب ہے لہٰذا یہاں بھی یہی حکم ہوگا ولھذا قال القھستانی بعد قولہ فی ارض خراج او عشر الاحمر فی ارضنا الخ واحترز بہ عن دارہ الخ دارضا الحرب ثم قال ویحتمل ان یکون احترازاً عما وجد فی دار الحرب فان ارضھا لیست ارض خراج او عشر الخ شامی ج ۲ ص ۳۵[5] تاہم اگر کوئی ادا کرے تو اولیٰ ہے۔

(۷) حکومت کی طرف سے جو مقرر ہو وہ تو بمجبوری ادا کرنا پڑتا ہے ورنہ یہ بھی

---

[1] رد المحتار باب العشر تحت قولہ لرضا ص ۲۲ ظفیر [2] ھدایہ باب العشر والخراج ص ۵۸۰
[3] ھدایہ باب العشر والخراج ص ۵۴۳ [4] سورۃ الانعام رکوع ۱۷
[5] رد المحتار باب الرکاز ص ۴۷۔ ظفیر

بحکم دار الحرب ہیں اور خراج اس میں تو کچھ بھی نہیں ہے۔[1]

(۹) دار الحرب کی مختلف تعریفیں کی گئی ہیں اس لئے ہندوستان کے متعلق اختلاف ہے تاہم محقق اور صحیح یہی ہے کہ یہ دار الحرب ہے کیونکہ جس بلاد پر کفار مسلط ہوں وہ بحقیقت دار الحرب ہے[2] فقط۔

مسئلہ عشر کی مختلف صورتیں

سوال (۸۷) عشر اور چالیسواں میں کچھ فرق ہے یا نہیں (۲) کاشتکاری کرنا جائز ہے یا نہیں؟ کاشتکاری جس کی مالگذاری سرکار کو دی جاتی ہے میں عشر یا چالیسواں دینا واجب ہے یا نہیں؟

(۳) زید تین قسم کی زمین کاشت کرتا ہے اولاً یہ کہ وہ کسی رئیس امیر سے کچھ کاشت لئے ہوئے ہے۔ جس کی پیداوار کے نصف نصف حصہ آپس میں تقسیم ہوتے ہیں، مال گزاری مالک دیتا ہے۔ دوم یہ کہ زید اپنی زمین مملوکہ میں کاشت کرتا ہے اس کی مال گزاری زید ہی سے متعلق ہے، سوئم، یہ کہ زید کے پاس معافی کی زمین ہے اس میں کاشت کرتا ہے۔ اور مال گزاری دینا نہیں پڑتی، تینوں صورتوں میں زید پر عشر واجب ہے یا نہیں؟

(۵) عشر چالیسواں حصہ دینا فرض ہے یا واجب ہے یا مستحب؟

(۶) عشر چالیسواں سال بھر میں ایک مرتبہ دینا چاہیئے یا ہر فصل پر

---

[1] فان ارضها (ای ارض دار الحرب) لیست ارض خراج وعشر (رد المحتار باب الرکاز ص ۶۱/۲)

[2] وقالا بشرط واحد لاغیر وھو اظہار حکم الکفر وھو القیاس (رد المحتار باب استیمان الکافر ص ۳۴۹/۳) پوری عبارت اس طرح ہے۔ لاتصیر دار الاسلام دار حرب الا بامور ثلاثة باجراء احکام اھل الشرک وباتصالھا بدار الحرب وبان لا یبقی فیها مسلم وذمی آمنا بالامان الاول (در مختار)

(۷) عشر چالیسواں کے مصارف کون ہیں؟

الجواب:۔ از ۱ تا ۶ کاشتکاری جائز ہے
اس کی تفصیل موجود ہے اور جو صورتیں کاشتکاری کی
سب درست ہیں[1]۔ اور عشر دسواں حصہ زمین کی پیداو
حصہ زکوۃ میں دینا ہوتا ہے اس کا نام زکوۃ ہے۔ روپیہ
بھر کے جو چالیسواں دیا جاتا ہے، اور شامی کی روایت سے
ہندوستان کی زمینوں پر عشر نہیں ہے[2]۔ لیکن جس جگہ عشر
وہاں پر ایک فصل پر زمین کی پیداوار کا دسواں حصہ مثلاً
ایک من دینا لازم ہوتا ہے[3] اور زکوۃ روپیہ وغیرہ کا
دینا فرض ہے[4]۔ اور عشر جس جگہ لازم ہے وہاں پر ایک
کی ہو اس میں سے عشر یعنی دسواں حصہ پیداوار کا دینا
عشر و زکوۃ کے فقراء و مساکین وغیرہ ہیں۔ فقط۔

---

[1] وکذا صحت لو کان الارض والبذر لزید والبقر والعمل للآخر او
للآخر او العمل له والباقی للآخر فهذه الثلاثة جائزة ر
رد المحتار باب المزارعة ص۲۴۲ ج۵ ؛ ظفیر [2] حوالہ اوپر گذر چکا
[3] العشر الخ فی مسقی سماء و سیح الخ و یجب نصفه فی مسقی غرب
الا او سقاه بماء اشتراه الخ (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب ا
[4] ولا بد من الحول لانه لا بد من مدة یتحقق فیها ا
بالحول لقوله علیه السلام لا زکوة فی مال حتی یحول علیه الحول
ص۱۶۵ ج۲۔ ظفیر

باب سوم

جزیہ

اسلامی حکومت میں بسنے والے غیر مسلم اور ان سے متعلق احکام و مسائل

لفظ جزیہ کی تحقیق بیان فرمائیں سوال (۱) لفظ جزیہ کی کیا اصلیت ہے، سائل اس لفظ پر ادبی اور تاریخی اور مذہبی پہلو سے آگاہی چاہتا ہے اور سہولت کے واسطے حسب ذیل بحثوں پر تقسیم کرتا ہے (۱) اصل میں جزیہ کس زبان کا لفظ تھا، عربی ہی زبان کا لفظ تھا یا فارسی سے معرب کیا گیا۔

(۲) **اسلام سے پہلے یہ رائج تھا یا نہیں** اسلام سے پہلے یہ ٹیکس عرب یا فارس میں رائج تھا یا نہیں۔

(۳) **اس اصول کے قیام کا منشا کیا ہے** اس اصول کے قائم کرنے سے اسلام کا کیا مقصد تھا، کیا یہ ذمیوں پر ظلم و تعدی کرنے کا ایک آلہ تھا۔

(۴) **خلفائے راشدین اور مسلمان سلاطین کے عہد میں کیا دستور رہا** خلفائے راشدین اور سلاطین

وقت کے عہد میں اس کا کیا دستور العمل رہا اور ہر شخص سے کتنا کتنا لیا جاتا تھا۔

(د) عہد نبوی میں جزیہ ذمیوں سے لیا جاتا تھا یا نہیں اور اس کی مقدار کیا ہے۔ | جزیہ کا مال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ذمیوں سے لیا جاتا تھا یا نہیں، فقہ میں اس کے واسطے کوئی خاص مقدار مقرر ہے یا سلاطین کو اجازت ہے کہ وہ جیسا ملک کی حالت دیکھ کر مناسب سمجھیں وصول کریں۔

الجواب:- کتب لغت کے دیکھنے سے ہمیں محقق طور پر یہ معلوم ہوا ہے کہ یہ لفظ عربی ہی ہے جزاءٌ سے ماخوذ ہے وفی الکشاف سمیت جزیۃ لانہا طائفۃ مما علی اھل الذمۃ ان یجزوہ ای یقضوہ او لانہم یجزون بہا من مَنّ علیہم بالاعفاء عن القتل ۵ھ کشاف جلد اول مطبوعہ مصر۔ وفی تاج العروس قال الراغب الجزیۃ سمیت بذلک للاجتزاء بہا عن حقن دمھم قال ابن الاثیر الجزیۃ ھی فعلیۃ من الجزاء کانہا جزت عن قتلہ ومنہ قولہ تعالیٰ حتی یُعطوا الجزیۃ الایۃ وجمعہ جزی کلحیۃ ولحیٰ کما فی الصحاح۔ تاج العروس۔ پس معلوم ہوا کہ علامہ زمخشری اور شارح قاموس کا مختار یہ ہے کہ لفظ جزیہ عربی ہے جزا سے ماخوذ ہے۔ اور جس نے یہ کہا کہ یہ لفظ فارسی الاصل ہے۔ اصل میں گزیت تھا اس کو معرب کیا گیا۔ خلاف تحقیق ہے کتب لغت میں اس پر کوئی نقل موجود نہیں۔

(۲) اسلام سے پہلے بھی جزیہ فارس میں رائج رہا ہے۔ مورخ مشہور حافظ ابوجعفر طبری کسریٰ کے ذکر میں لکھتے ہیں والزموا الناس الجزیۃ ما خلا اھل البیوتات والعظماء والمقاتلۃ والھوابذۃ والکتاب ومن کان فی خدمۃ الملک وصیروا ہا علی طبقات اثنی عشر درھما وثمانیۃ وستۃ

واربعة بقدر اکثار الرجل واقلاله ولم یلزموا الجزیة من کان اتی له من السن دون العشرین وفوق الخمسین: طبری جلد ثانی ص مطبوعہ مصر

(۲) اس میں شک نہیں کہ جزیہ سیاست سے تعلق رکھتا ہے چنانچہ اہل فارس نے اس کی اولاً بنیاد ڈالی اور شریعت اسلامیہ کی برگزیدہ شان نہیں کہ وہ سیاسی اور ملکی امور میں دخیل ہو. شریعت کا مقصد کسی پر حکمرانی نہیں. شریعت کی غرض ہے کہ وہ ان امور کی تعلیم دے جو تکمیل نفس اور تطہیر اخلاق کے اسباب ہوں جن کے اختیار کرنے سے وہ شئی حاصل ہو جائے جو خلقت انسانی کا اصلی راز اور اس کی پیدائش کا درحقیقت منشا ہے لیکن شریعت سیاسی اور ملکی امور سے بالکل برطرف بھی نہیں بلکہ وہ امور بھی جو بحسب الظاہر مملکت اور سیاست سے تعلق رکھتے ہیں مگر درحقیقت مقصد شرعی کی ان سے تکمیل ہوتی ہے شریعت ہی سے محسوب ہوں گے. جب یہ ذہن نشین ہو چکا تو اب سنیئے کہ شریعت کا مقصد یہ ہے کہ اہل عالم شرک اور بت پرستی سے باز رہ کر خدائے واحد کو پہچانیں اور جس غرض کے لئے پیدا کئے گئے ہیں مثلاً یہ کہ اپنے معبود حقیقی کی عبادت کریں اس غرض کی تکمیل میں کوشاں ہوں، چنانچہ پیغمبر آخرالزماں صلی اللہ علیہ وسلم جب مبعوث ہوئے آپ نے جہاں مشرکین کو اسلام کی دعوت دی اہل کتاب کو بھی (جو پہلے سے موحد کہلاتے تھے لیکن عناد اور ہوائے نفسانی کے باعث جس کو توحید کہنا چاہیئے اس کا ان میں نام ونشان نہ تھا) توحید حقیقی اور تکمیل ایمان کی طرف بلایا مگر چونکہ ان کے قلوب عناد اور مخالفت حق سے لبریز تھے باوجودیکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حقانیت ان پر روز روشن کی طرح عیاں تھی جیسے انسان اپنی اولاد کی شناخت میں دھوکہ نہیں کھاتا اسی طرح آپ کے پہچاننے میں ان سے

کوئی غلطی نہیں ہوئی کما قال اللہ تعالیٰ یَعْرِفُوْنَہٗ کَمَا یَعْرِفُوْنَ اَبْنَآءَهُمْ۔ ولہ جب جان بوجھ کر بوجہ عناد و مخالفت یا حرص ریاست آپ کی نبوت کے منکر ہوئے تو شریعت اسلامیہ نے ان کے ہوش میں لانے کیلئے اور ان کی اصلاح نفس کے لئے ایک عمدہ طریقہ جاری کیا ان کو غیرت دلانے کے اسباب پیدا کئے، غلامی کی ذلت سے ڈرایا تاکہ غلامی کی غیرت کھا کر ہوش میں آئیں اور اصلاح نفس کی فکر کریں، اسی باعث ان کی تکمیل ہوجائے، چنانچہ جزیہ جسکے قبول کرنے کو وہ خود بھی ذلت جانتے تھے: اور کسریٰ و نوشیرواں نے ذلیل ہی کرنے کیلئے جزیہ کا نفاذ کیا تھا ان پر مقرر کیا تاکہ ایک زمانہ کے بعد ان کا تعصب جاتا رہے اور جزیہ کی قید سے رہائی چاہ کر دائرۂ اسلامی میں داخل ہوں۔

اس مقصد کی تائید میں خالد بن الولید کا نامہ مبارک درج کرتا ہوں

بسم اللہ الرحمن الرحیم من خالد بن الولید الی رستم ومھران فی ملاء فارس سلام علی من اتبع الھدیٰ اما بعد فانا ندعوکم الی الاسلام فان ابیتم فاعطوا الجزیۃ عن ید وانتم صاغرون، فان ابیتم فان معی قوم یحبون القتل فی سبیل اللہ کما یحب فارس الخمر والسلام علی من اتبع الھدیٰ رواہ فی شرح السنۃ للبغوی۔ ؎ پس معلوم ہوا کہ جزیہ کے قائم کرنے سے شریعت کی غرض ان کی اصلاح نفس، تکمیل ایمان، تسلیم اخلاق تھی۔ یا یہ کہیئے کہ عالم میں امن قائم کرنا مقصود تھا اس کو کوئی ظلم نہیں کہہ سکتا۔ یہ عین امن پسندی و انصاف ہے۔

کتاب الخراج سے قاضی ابو یوسفؒ کے معلوم ہوتا ہے کہ ابو عبیدہ

لہ سورۃ البقرہ۔ ؎ مشکوۃ باب الکتاب الی الکفار ص ۳۴۲

بن الجراح امین امت نے خراج اور جزیہ وصول شدہ کو پھر واپس کرا دیا۔

حیث قال نکتب ابو عبیدۃ الی کل وال ممن خلفہ فی المدن التی صالح اھلھا یامرھم ان یردوا علیھم ما جبی منھم من الجزیۃ والخراج۔[1] الخ

اور فتوح الشام میں علامہ ازدی لکھتے ہیں ابو عبیدہ نے حبیب بن مسلمہ کو بلا کر یہ کہا کہ میرا جی چاہتا ہے کہ فلاں فلاں شہروں کے باشندوں سے جو کچھ بطریق صلح ہم نے ان سے وصول کیا ہے ان کو واپس کردوں، انتہی۔

اب کیا اس کے بعد کوئی صاحب ذوق سلیم کہہ سکتا ہے کہ جزیہ ذمیوں پر قائم کرنا ظلم وستم کرنے کا ایک آلہ تھا، ہرگز نہیں۔ اس سے ان کی اصلاح نفس مقصود تھی چنانچہ وصول شدہ جزیہ کو واپس کرنا بھی اسی غرض سے تھا تاکہ وہ مسلمانوں کے اخلاق سے گرویدہ ہوکر دائرہ اسلامی میں داخل ہوں اور سمجھ لیں کہ اسلام کی غرض تحصیل زر نہیں ہے۔

(۴ و ۵) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفائے راشدین کے عہد میں ذمیوں سے جزیہ لیا جاتا تھا اور جزیہ دو طرح کا تھا ایک وہ جو بطریق صلح مقرر ہوا ہو اس جزیہ کی تعیین صلح پر دائر ہے، جتنی مقدار صلح میں قرار دی گئی اتنی ہی رہے گی، شریعت میں اس کی کوئی مقدار مقرر نہیں سلطان وقت کو اختیار ہے جتنا چاہے مقرر کرسکتا ہے خواہ وہ لوگ جن پر جزیہ مقرر کیا گیا ہے شریعت کی قرار داد پر راضی ہوں یا نہ ہوں۔ وہ مقدار یہ ہے۔ اعلیٰ درجہ کے غنی پر سال بھر کا جزیہ ۴۸ درہم، ماہواری ۴ درہم اور متوسط درجہ کے غنی پر سال بھر میں ۲۴ درہم ماہواری دو درہم۔ اور معمولی درجہ کے آدمی پر جو معمولی پیشہ و تجارت کرتا ہو لوگ اس کو غنی نہ کہتے ہوں ماہواری

---

[1] کتاب الخراج لابی یوسف ص۸۱۔ ظفیر

ایک درہم، سالانہ بارہ درہم۔ کما فی الفتح قال ابن الہمام الجزیۃ علی ضربین جزیۃ توضع بالتراضی والصلح علیہا فتقدر بحسب ما علیہ الاتفاق فلا یزاد علیہ تحرزاً عن الغدر وا صلہ صالح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اہل نجران وہم قوم من نصاری بقرب الیمن علی الفی حلۃ فی العام علی ما فی السنن لابی داؤد عن ابن عباسؓ قال صالح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اہل نجران علی الفی حلۃ النصف فی صفر والنصف فی رجب والضرب الثانی جزیۃ یبتدئ الامام بتوظیفہا اذا غلب علی الکفار ففتح بلادہم واقر علی املاکہم فہذہ مقدرۃ بقدر معلوم شاؤا اوابوا رضوا او لم یرضوا فیضع علی الغنی فی سنۃ ثمانیۃ واربعین فی کل شہر اربعۃ دراہم وعلی المتوسط اربعۃ وعشرین درہما فی کل شہر درہمین وعلی الفقیر المعتمل اثنی عشر درہما فی کل شہر درہمًا واحداً[1] اور جزیہ کی قسم اول جس طرح خلفائے راشدین سے منقول ہے قسم ثانی بھی منقول ہے کما فی الہدایہ بعد ذکر القسم الثانی ومن ہنا منقول عن عمر وعثمان وعلی رضی اللہ عنہم اجمعین ولم ینکر علیہم احد من المہاجرین والانصار انتہی[2]

---

[1] فتح القدیر باب الجزیۃ ج۴ ص۳۶۹ ظفیر [2] ہدایہ باب الجزیۃ ج۲ ص۵۶۰۔ ظفیر۔

باب چہارم

مرتد

کلمات کفریہ اور ارتداد سے متعلق احکام ومسائل

مرزا غلام احمد کے ارتداد کا فتویٰ اور اس کی تعریف کرنے والا فاسق ہے

سوال (۱) خواجہ کمال الدین لاہوری مرزا غلام احمد قادیانی کی فصاحت بلاغت کی تعریف کرتے ہیں یا ان کا استقبال کرنا یا ان کو اپنے یہاں مہمان کرنا کیسا ہے ایسا شخص مرتد ہے یا نہیں۔

الجواب:- مرتد تو نہیں، فاسق وعاصی ضرور ہے کہ بے دین کی تعظیم کرتا ہے باقی جو معتقد عقائد قادیانی کا ہے اسکے ارتداد پر فتویٰ علماء کا ہوچکا ہے۔[1]

---

[1] ودعوی النبوة بعد نبينا صلى الله عليه وسلم كفر بالاجماع (شرح فقه اکبر ص۲۰۲) قد يكون في هؤلاء من يستحق القتل كمن يدعي النبوة او يطلب تغيير شئ من الشريعة ونحو ذالك (ايضا ص۱۹۸) ظفير۔

دعویٰ کرنا کہ مجھ میں رسول اللہ کی روح حلول کر گئی ہے کفر ہے

سوال (۲) ایک شخص دعویٰ کرتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روح مبارک اور حضرت امام مہدی علیہ السلام کی روح میرے بدن میں حلول کر گئی ہیں وغیرہ۔ اس اعتقاد کی نسبت کیا حکم ہے۔

الجواب:- عقائد مذکورہ کفر کے عقائد ہیں۔ مدعی مذکور گمراہ اور بے دین ہے[1]۔ اس سے مرید ہونا اور اس کا اتباع کرنا درست نہیں ہے۔ وہ شخص مصداق ضلوا فاضلوا کا ہے۔ اس کی صحبت سے بچیں۔ ونعم ما قال فی المثنوی المعنوی۔

اے بسا ابلیس آدم روئے ہست ۔ پس بہر دستے نباید داد دست

خدا اور رسول کا منکر مرتد ہے

سوال (۳) ایک شخص نے یہ الفاظ کہے کہ میں خدا اور رسول کو نہیں مانتا والعیاذ باللہ ایسے شخص پر حکم ارتداد ہوگا اور نکاح اس کا باطل ہوگا یا نہیں۔

الجواب:- ایسے شخص پر حکم کفر وارتداد کا ہوگا اور نکاح اس کا باطل ہوگیا۔ ہکذا فی کتب الفقہ[2]

[1] وکذا الکافر بسبب الزندقۃ لا توبۃ لہ الخ والداعی الی الالحاد والاباحی.... سماہ زندیق وفی الفتح والمنافق الذی یبطن الکفر ویظہر الاسلام کالزندیق الذی لایتدین بدین (در مختار) الا الاباحیۃ والغالیۃ والشیعۃ من الروافض والقرامطۃ والزنادقۃ والفلاسفۃ لا تقبل توبتہم بحال من الاحوال (رد المحتار باب المرتد ص۳۹۲ و ص۳۹۳) طفیر۔ [illegible] مشکوۃ کتاب العلم ص۳۲۔

[2] ذکر فی السیرۃ ان ما ینفی الاستسلام او یوجب التکذیب فہو کفر (رد المحتار باب المرتد ص۳۹۲) فیکفر بتکذیبہ صلی اللہ علیہ وسلم فی شئ مما جاء بہ من الدین الخ (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب المرتد ص۳۹۳) ظفیر

عورت مرتد ہوگئی پھر بعد میں اسلام لاکر دوسرا نکاح کرنا کیا حکم ہے

سوال (۴) آج کل عورتوں نے نکاح فسخ کرنے کا یہ طریقہ کر رکھا ہے کہ عورت چند یوم کے لئے عیسائی ہوجاتی ہے۔ پھر کسی دوسری جگہ اسلام لے آتی ہے اور جہاں چاہے نکاح کرلیتی ہے۔ غرض حقیقت میں ترک اسلام نہیں بلکہ خاوند کو چھوڑنا مقصود ہوتا ہے، ایسی عورت کو مرتد کہا جاوے گا یا نہیں اور نکاح فسخ ہوجاتا ہے یا نہیں اور اگر مرتدہ اسلام کی طرف لوٹ آوے تو کیا پہلے ہی خاوند کو دلائی جاوے گی یا اس کو اختیار ہوگا جہاں چاہے نکاح کرلے۔

الجواب:۔ ظاہر المذہب حنفیہ کا یہ ہے کہ احدالزوجین کا مرتد ہوجانا موجب فسخ نکاح ہے وارتداد احدہما فسخ عاجل الخ در مختار[1]، لیکن فقہاء نے یہ بھی تصریح فرمائی ہے کہ جو عورت اس لئے مرتد ہو معاذ اللہ کہ شوہر اول کے نکاح سے نکل جاوے اور دوسرے شخص سے نکاح کرلیوے اس کے لئے یہ حکم ہے کہ اس کو مجبور کیا جاوے گا اسلام پر اور شوہر اول سے تجدید نکاح پر وتجبر علی الاسلام وعلی تجدید النکاح الخ در مختار[2] اور مشائخ بلخ کا فتویٰ یہ ہے کہ عورت کے مرتد ہونے سے نکاح فسخ نہ ہوگا اور وہ بعد اسلام کے شوہر اول کے نکاح میں ہی رہے گی وافتی مشائخ بلخ بعدم الفرقة بردتها زجراً وتیسراً الخ[3] قال فی النہر والافتاء بهذا اولی من الافتاء بما فی النوادر وفی الشامی وقد کان بعض مشائخنا من علماء العجم ابتلی بامرأة تقع فیما

[1] الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب نکاح الکافر ص ۵۳۹ ج ۲ ظفیر۔ [2] ولو ارتدت لمجیٔ الفرقة منہا الخ تجبر الخ ایضاً ص ۵۴۱ ج ۲ و ص ۵۴۰ ج ۲ ظفیر۔ [3] ایضاً ص ۵۴۰ ج ۲ ظفیر۔ [4] ایضاً ص ۵۳۹ ج ۲ و ص ۵۴۰ ج ۲ ظفیر۔

یوجب الکفر کثیراً ثم تنکر ومن التجدید تابی ومن القواعد المشقۃ تجلب التیسیر واللہ المیسر لکل عسیر۔[1]

ارتداد سے نکاح فسخ ہو جاتا ہے

سوال (۵) ہندہ مومنہ ہے اور اس کا شوہر زید یہاں تک فسق و فجور میں مبتلا ہے کہ اپنی زوجہ ہندہ کو نماز روزہ بھی نہیں کرنے دیتا جس وقت وہ نماز پڑھتی ہے زدوکوب کرکے نیت تڑوا دیتا ہے اور کہتا ہے کہ خدا و رسول کیا کر سکتا ہے یہ سب باتیں ملاؤں کی گھڑی ہوئی ہیں اور وہ قرآن پڑھنا چاہتی ہے تو کہتا ہے کہ قرآن کیا چیز ہے یہ تو محمدؐ نے جھوٹی باتیں عربی میں جمع کرکے دنیا کو بہکا دیا ہے۔ ایک دفعہ قرآن شریف میں ٹھوکر مار کر دور پھینک دیا اور اللہ و رسول کی شان میں بہت کچھ بیہودہ باتیں بکی والعیاذ باللہ ایسا شخص مسلمان ہے یا کافر اور نکاح اس کا فسخ ہوا یا نہ۔

الجواب:۔ وہ شخص مرتد و کافر ہو گیا، اور نکاح[2] اس کا فسخ ہو گیا لان الارتداد موجب لفسخ عاجلاً کذا فی کتب الفقہ۔[3]

اگر عقیدہ اسلام کا ہو اور افعال کفر کے ترک کا عزم ہے

سوال (۶) پہلے ایک چماری مسلمان ہوئی اور اپنا نکاح اہل اسلام سے پڑھوایا، چھ ماہ اس شخص کے گھر میں رہی پھر اس چماری کو ہندو جبراً پکڑ کر لے گئے اس کا خاوند کسی اور مقدمہ میں قید ہو گیا تھا پانچ ماہ تک چماری ہندوؤں کے گھر رہی حلال حرام کو مباح جانا اب پھر دوبارہ مسلمان ہو گئی، آیا پہلا نکاح اس کا فاسد ہو گیا یا کیا، اس چماری کا نکاح دوسرے

---

[1] رد المحتار للشامی باب نکاح الکافر ۲/۵۵۸۔ ظفیر [2] من هزل بلفظ کفر ارتد وان لم یعتقد للاستخفاف فهو ککفر العناد (در مختار) والاستخفاف به وبالمصحف والکعبة وکذا مخالفة او انکار ما اجمع علیه بعد العلم به لان ذلک دلیل علی ان التصدیق مفقود (رد المحتار باب المرتد ۳/۳۹۲) ظفیر [3] ارتداد احدهما ای الزوجین فسخ عاجل بلا قضاء (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب نکاح الکافر ۲/۵۵۳) ظفیر

شخص سے جائز ہے یا نہیں، یا پہلے خاوند سے طلاق لینی چاہیئے۔

الجواب:۔ جو امور سوال میں درج ہیں ان سے اس تمام کا مرتد ہونا معلوم نہیں ہوتا اگر در حقیقت وہ اپنے اسلام پر قائم رہی اور عقیدہ اسلام کا رہا اگرچہ اعمال میں شریک کفار کے رہی تو وہ مرتد نہیں ہوئی اور اس کا پہلا نکاح قائم ہے بدون اس کے طلاق کے اس کے نکاح سے خارج نہ ہوگی اور دوسرے شخص سے نکاح جائز نہ ہوگا اور اگر اس نے اپنا عقیدہ بدل دیا تھا اور اسلام سے منحرف ہوگئی تھی اور اسلام کا انکار کردیا تھا تو نکاح سابق اس کا فسخ ہوگیا اب دوبارہ اسلام لانے کے بعد دوسرے شخص سے نکاح صحیح ہے[1]۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کرنا ارتداد ہے

سوال (۷) ایک صوفی کے مکان پر وعظ ہوا جس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان مبارک میں توہین کے الفاظ استعمال کئے گئے اور اہل مجلس میں سے ایک نے اٹھ کر کہا کہ جو کچھ انھوں نے فرمایا ہے بہت صحیح و درست ہے اور پھر ان تینوں شخصوں نے ایک جلسہ عام میں توبہ کی آیا ان کی توبہ قابل یقین ہے یا نہیں اور نکاح رہا یا نہیں۔

الجواب:۔ اگر کوئی ایسا کلمہ زبان سے نکلا جو شرعاً توہین کا کلمہ ہے اور حکم ارتداد اس پر ہوسکتا ہو تو ایسی[2] حالت میں نکاح ان کا باقی نہیں رہا اور توبہ و اسلام لانا ان کا قبول ہے بعد توبہ کے تجدید نکاح کرنی چاہیئے[3] اور پوری بات جبھی معلوم ہو کہ آیا اس میں تاویل ممکن ہے یا نہیں۔

---

[1] ایضاً ۱۲ ویجب الحاق الاستہزاء والاستخفاف بہ وتعلق حقہ ... وحینئذ فیحرم حضرۃ الرسالۃ فینبغی القول بکفرہ (در مختار) اجمع عوام اہل العلم علی ان من سب النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقتل۔ رد المحتار باب المرتد ج ۳ ظفیر۔ [2] مایکون کفراً اتفاقاً یبطل العمل والنکاح واولادہ اولاد زنا وما فیہ خلاف یؤمر بالاستغفار والتوبۃ وتجدید النکاح۔ الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب المرتد ج ۳ ص ۴۱۲ ظفیر

قرآن وحدیث کو نہیں ماننا یہ جملہ کفریہ ہے

سوال (۸) ہندہ نابالغہ کا نکاح اس کے والد نے زید سے غیر کفو میں کر دیا تھا، بعد بلوغ کے ہندہ شوہر کے یہاں جانے سے انکار کرتی رہی، ہر چند اس کو سب نے سمجھایا کہ شرعاً تمہارا نکاح ہو گیا ہے اب تم کو وہاں جانا ضروری ہے جس پر ہندہ نے بیساختہ یہ جواب دیا کہ ہم تو قرآن وحدیث کو نہیں مانتے چاہے مسلمان رہیں یا نہ رہیں، اب ہندہ کا نکاح زید سے قائم ہے یا نہیں

الجواب:- یہ کلمہ کفر وارتداد کا ہے[1]۔ اور ارتداد سے نکاح فسخ ہو جاتا ہے جیسا کہ درمختار میں ہے۔ وارتداد احدہما فسخ عاجل[2] الخ پس نکاح ہندہ کا زید کے ساتھ قائم نہیں رہا بلکہ فسخ ہو گیا۔

حضرت عیسیٰ کو ابن اللہ کہا پھر بعد میں انکار کیا کیا حکم ہے

سوال (۹) زید اور عمر نے شہادت دی کہ خالد نے اب سے تقریباً چھ ماہ پیشتر فلاں مقام پر حضرت عیسیٰ کو ابن اللہ کہا تھا، اس شہادت کو خالد نے انکار کیا چنانچہ شاہدین نے بھی حلفیہ شہادت دی تھی آیا خالد کا انکار توبہ کا قائم مقام ہے یا نہیں اور اس کی زوجہ بائنہ ہوئی یا نہ، شاہدین نے چونکہ بلا عذر شہادت دینے میں تاخیر کی تو ان کی شہادت معتبر ہوگی یا نہیں۔

الجواب:- درمختار میں ہے شهدوا على مسلم بالردة وهو منكر لا يتعرض له لا لتكذيب الشهود العدول بل لأن انكاره توبة ورجوع يعني فيمتنع القتل فقط وتثبت بقية احكام المرتد كحبط عمل وبطلان وقف

[1] من هزل بلفظ كفر ارتد وان لم يعتقده للاستخفاف (درمختار) اى تكلم به باختياره غير قاصد معناه (ردالمحتار باب المرتد ص ۳۹۲ ج ۳)
[2] الدر المختار على هامش رد المحتار باب نكاح الكافر ص ۵۳۹ ج ۲۔ ظفیر

وبینونۃ زوجۃ.[1] الخ اس سے معلوم ہوا کہ انکار اس کا توبہ ہے اور رجوع ہے اس سے کچھ تعرض نہ کیا جاوے لیکن زوجہ اس کی بائنہ ہو جاوے گی لہذا تجدید نکاح کرے اور تاخیر شہادت حسبۃ بیشک اگر بلا عذر ہو تو موجب رد شہادت ہے لیکن قاضی شرعی کا موجود نہ ہونا یہ خود عذر تاخیر شہادت کافی ہے۔

احد الزوجین کے ارتداد سے نکاح فسخ ہوجاتا ہے

سوال (۱۰) ایک شخص مسلمان ایک ہندو حجام سے مرید ہوا۔ اور نماز روزہ سب احکام شریعت چھوڑ کر ہندوؤں کی طرح پیشانی میں سندور، چندن دیگر درخت تلسی کو پوجتا ہے، اس کی زوجہ اس کی نکاح میں ہے یا نکاح ثانی اس کا جائز ہے۔

الجواب:۔ مرتد ہونا احد الزوجین کا سبب فسخ نکاح کا ہے، کما فی الدر المختار وارتداد احدہما فسخ عاجل[2] الخ اور امور مذکور جن کا ارتکاب شوہر نے کیا پرستش غیر اللہ وغیرہ یہ امور موجب ارتداد ہیں قال اللہ تعالیٰ وَمَا أُمِرُوْا إِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ الآیۃ[3] وقال تعالیٰ لا تسجدوا للشمس ولا للقمر واسجدوا للّٰہ الذی خلقہن ان کنتم ایاہ تعبدون الآیۃ[4] وفی رد المختار ج ۳ ص ۲۸۴ وبالجملۃ فقد ضم الی التصدیق بالقلب او بالقلب واللسان فی تحقیق الایمان امور الاخلال بہا اخلال بالایمان، کالسجود للصنم وقتل نبی والاستخفاف به وبالمصحف وبالکعبۃ[5] الخ

---

[1] الدر المختار علی ہامش رد المختار باب المرتد ص ۳۱۲ ج ۳ ظفیر [2] الدر المختار علی ہامش رد المختار باب نکاح الکافر ص ۵۲۹ ج ۲ ظفیر [3] سورۃ البینۃ

[4] حم السجدۃ ۴ - ۱۹

[5] رد المختار باب المرتد ص ۲۹۲ ج ۳ ظفیر

اگر گناہ ہے تو میں اکیلا جواب دے دوں گا کفر نہیں ہے

سوال (۱۱) ایک مسلمان کہنہ مسجد کو خلاف حکم خدا ورسول کے بنوارہا ہے، دوسرے شخص نے اس کو فتویٰ دکھایا جس میں درمختار اور شامی کی عبارت ہے، اس کے جواب میں اس نے کہا کہ مجھے بنوانے دو اگر گنہ ہے تو تم سب بری ہو، سب کا گنہ میرے اوپر رہا، میں اکیلا خدا کو جواب دے لوں گا، اس شخص نے کہا کہ توبہ کرو یہ الفاظ بہت برے ہیں اس نے کہا نہیں کرتے توبہ نہیں کرتے، اس شخص کے لئے شرعاً کیا حکم ہے ان الفاظ سے کفر لازم آتا ہے یا نہ اور دوسرا شخص بھی گنہ گار ہوگا یا نہ۔

الجواب:۔ وہ شخص سخت گنہ گار ہوا توبہ کرے اور انکار کرنا توبہ سے سخت گنہ ہے کفر تو اس وجہ سے نہیں کہہ سکتے کہ یہ تاویل ممکن ہے کہ کسی کے کہنے سے وہ توبہ نہیں کرتا، بہرحال ایسے شخص سے خطاب نہ کیا جاوے قَالَ اللّٰہُ تَعَالیٰ وَإِذَا خَاطَبَهُمُ الْجَاهِلُونَ قَالُوا سَلَامًا[1]، اور ایک کا گنہ دوسرے کے ذمہ نہیں ہو سکتا۔ بحکم ولا تزر وازرۃ وزر اُخریٰ[2]۔

مرشد کو رسول وخدا کہنے والا مرتد کافر ہے

سوال (۱۲) جو شخص مرشد کو رسول اور خدا کہے اس کی نسبت کیا حکم ہے، جو شخص تذکرہ قیامت میں کہتا ہے کہ آگے چل کر سب کچھ معلوم ہو جائے گا دوسرا شخص اس کے جواب میں کہتا ہے کہ آگے کیا دیکھنا ہے مٹی سے مٹی مل جائے گی، اس ملک میں بہت رواج ہے کہ کھانا سامنے رکھ کر فاتحہ پڑھتے ہیں اور جو شخص باری تعالیٰ کے نور سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نور کہتا ہے اس کا کیا حکم ہے اور توبہ سے انکار کرتے ہیں۔

الجواب:۔ جو شخص مرشد کو رسول اور خدا کہتا ہے وہ کافر مرتد ہے

---

[1] الفرقان ۔ ۶۳۔

[2] سورۃ النجم ۔ ۳۸۔

اور کافر کہنا مسلمان کا خود کفر ہے۔ اور انکار حشر و نشر و حساب و کتاب بھی کفر ہے[1]
اور توبہ سے انکار کرنا بھی مسلمان کا کام نہیں ہے اور فاتحہ پڑھنی کھانا سامنے
رکھ کر خلاف سنت ہے اور بدعت ہے اور اللہ تعالیٰ کے ذاتی نور میں کسی کو
شرکت نہیں ہے لیس کمثلہ شیء اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات میں کسی کو شریک
کرنا شرک جلی ہے اور اللہ تعالیٰ کے نور کا تجزیہ کرنا بھی کفر و شرک ہے۔

قرآن حکیم کو گالی دینا کفر ہے | **سوال (۱۳)** ایک شخص نے قرآن شریف کو سخت
گالی دی اور توبہ کرنے سے صاف انکار کر دیا شرعاً کیا حکم ہے۔

الجواب:۔ قرآن شریف کو گالی دینا کفر ہے[2] والعیاذ باللہ پس
اس شخص سے جب کہ وہ توبہ اپنے کفر سے بھی نہیں کرتا، مرتدین اور کفار کا
معاملہ کرنا چاہیئے اور اس سے قطعاً علیحدگی اور متارکت کی جاوے قال
اللہ تعالیٰ فلا تقعد بعد الذکری مع القوم الظلمین الآیۃ[3]

مرتد سے تعلقات اور میل جول حرام ہے | **سوال (۱۴)** ایک مسلمان عیسائی ہو گیا اس سے
دوستی اور محبت رکھنا اور خندہ پیشانی ہو کر ملنا اور کھانا پینا کیسا ہے۔

الجواب:۔ وہ شخص جو اسلام سے پھر کر عیسائی ہو گیا مرتد ہے
اس سے تعلقات اور میل جول رکھنا حرام اور ناجائز ہے۔ اور خندہ پیشانی
اس سے مصافحہ کرنا اور ملنا اور اس کے ساتھ مواکلت و مشاربت رکھنا

---

[1] من هزل بلفظ الكفر ارتد وان لم يعتقده للاستخفاف (در مختار) واشار الى ذلك بقوله للاستخفاف فان فعل ذلك استخفاف واستهانة بالدين اھ (رد المحتار باب المرتد ص ۳۹۲ ج ۳) ظفیر [2] وبالجملة فقد ضم الى التصديق بالقلب واللسان فی تحقق الایمان امور الاخلال بها اخلال بالایمان اتفاقا كالسجود للصنم وقتل نبی والاستخفاف به وبالمصحف والكعبة (رد المحتار باب المرتد ص ۳۹۲) ظفیر [3] الانعام - ۱۴۰ -

ناجائز اور ممنوع ہے ایسے لوگ جو اس مرتد سے ساتھ بخندہ پیشانی ملے اور ساتھ کھایا پیا گنہگار ہوئے اس سے توبہ کریں اور آئندہ سے اس سے اجتناب کریں۔

حالت غصہ میں کلمۂ کفر نکالنا

سوال (۱۵) غصہ کی حالت میں چونکہ عقل مغلوب ہو جاتی ہے اگر کلمۂ کفر نکل جاوے تو قائل کافر ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ غصہ کی حالت میں کلمۂ کفر زبان سے نکل جانے سے بھی کفر ہو جاتا ہے توبہ کرنی چاہیئے اور تجدید اسلام کرنی چاہیئے [۱]

قرآن کی تحقیر کفر ہے

سوال (۱۶) زید و عمر میں معاملۂ بیع و شراء میں تنازع ہوا، زید نے اس بیع کی قیمت ؎ تبلائی عمر نے کہا کہ تم قرآن شریف ہاتھ میں لے کر اٹھا جاؤ میں منظور کر لوں گا، زید نے کہا کہ قرآن شریف پر نعوذ باللہ کتے پیشاب کریں، زید پر اس کلمۂ قبیحہ کے تکلم کرنے سے کیا حکم ہوتا ہے۔

الجواب:۔ زید بوجہ تکلم اس کلمۂ قبیحہ کے کافر و مرتد ہوا اور اس کی زوجہ اس کی نکاح سے خارج ہوگئی، تجدید نکاح و تجدید اسلام و توبہ و استغفار اس پر واجب ہے۔ رد المحتار میں مسائرہ سے نقل کیا گیا ہے وبالجملة فقد ضم الی التصدیق بالقلب او بالقلب واللسان فی تحقق الایمان امور الاخلال بها اخلال بالایمان اتفاقا کترک السجود للصنم وقتل نبی والاستخفاف به وبالمصحف والکعبة اھ [۲]

---

[۱] ومن ارتد عرض الحاکم علیه السلام استحبابا ؏ وتکشف شبهته ؏ ویحبس وجوبا ثلاثة ایام فان اسلم فبها والا قتل لحدیث من بدل دینه فاقتلوه) الدر المختار علی هامش رد المحتار باب المرتد ؏ [۲] من هزل بلفظ کفر ارتد وان لم یعتقده للاستخفاف (در مختار) ای تکلم به باختیاره غیر قاصد معناه وهذا لا ینافی ما مر ان الایمان هو التصدیق فقط او مع الاقرار لان التصدیق وان کان موجودا حقیقة لکنه زائل حکما رد المحتار باب المرتد ؏ منہ۔

زوجین میں سے کسی کے کلمۂ کفر کہنے سے نکاح فسخ ہو جاتا ہے

سوال (۱۷) ہندہ کا نکاح زید سے چھ سات برس ہوئے ہوا تھا، زید نے اتنے عرصہ میں کسی قسم کا حق ہندہ کا ادا نہیں کیا زید کو نہ مجامعت پر قدرت ہے نہ نان و نفقہ دیتا ہے بلکہ زید کو عادت اغلام کرانے کی ہے جس کی وجہ سے مجامعت پر قدرت نہ رہی اور والدین کے بہکانے کی وجہ سے طلاق نہیں دیتا، زیادہ تکلیف پہونچنے کی وجہ سے اکثر اوقات ہندہ کی زبان سے کلمۂ کفر کے بھی جاری ہو جاتے ہیں تو ہندہ بوجہ کلمہ کفر کے عقد نکاح سے باہر ہو گئی یا نہیں، اگر نہیں ہوئی تو ایسی صورت تحریر فرمائیں کہ ہندہ زید سے علیحدہ ہو جاوے۔

الجواب:- بدون طلاق دینے شوہر کے کوئی صورت علیحدگی کی نہیں ہے البتہ اگر کلمۂ کفر زوجین میں سے کسی کی زبان سے ایسا نکل گیا ہے جو باتفاق کفر ہے تو اس سے نکاح فوراً فسخ ہو جاتا ہے لیکن فسخ نکاح کے لئے یہ ضرور ہے کہ وہ کلمۂ کفر کا ایسا ہو کہ اس میں گنجائش تاویل کی نہ ہو۔ اور مسئلہ یہ بھی ہے کہ شوہر سے زبردستی سے اگر طلاق کہلا دیا جاوے تب بھی طلاق پڑ جاتی ہے لقوله عليه الصلوة والسلام ثلث جدهن جد وهزلهن جد الحديث[1]

شریعت کا منکر کافر ہے

سوال (۱۸) اگر کوئی شخص شریعت کا انکار کرے اور کہے کہ ہم شریعت کو نہیں مانتے تمہاری شرع تمہارے گھر میں آیا وہ شخص مرتد ہو گیا یا نہیں، اور اس کی زوجہ مطلقہ ہو گئی یا نہیں۔

(۲) ایک مجلس میں ایک مولوی کے ساتھ کچھ مسائل شرعیہ کا تذکرہ ہو رہا تھا ناگاہ ایک شخص نے آکر بطور بغض کے علماء کی بہت ہی حقارت و استہزاء توہین کرنی شروع کی ایسے شخص کے لئے کیا حکم شرعی ہے۔

---

[1] مشکوٰۃ کتاب الطلاق ص ۲۸۴ ۔ ظفیر

الجواب ۔ اقول وباللہ التوفیق قال فی رد المحتار و فی الخلاصۃ وغیرہا اذا کان فی المسئلۃ وجوہ توجب التکفیر ووجہ واحد یمنعہ فعلی المفتی ان یمیل الی الوجہ الذی یمنع التکفیر اھ[1] ص ۲۸۹ باب المرتد ولیہ عن جامع الفصولین وعلی ھذا ینبغی ان یکفر من شتم دین مسلم ولکن یمکن التاویل بان مرادہ اخلاقہ الردیۃ ومعاملتہ القبیحۃ لا حقیقۃ دین الاسلام فینبغی ان لا یکفر حینئذ واللہ تعالیٰ اعلم[2] ص ۲۸۹ ج ۳ شامی وقد سئل فی الخیریۃ عمن قال لہ الحاکم ارض بالشرع فقال لا اقبل فافتی مفت بانہ کفر و بانت زوجتہ فھل یثبت کفرہ بذلک فاجاب بانہ لا ینبغی للعالم ان یبادر بتکفیر اہل الاسلام الی آخرہ[3] وفی الدر المختار والفاظہ تعرف فی الفتاوی بل افردت بالتالیف مع انہ لا یفتی بالکفر بشیء منہا الا فیما اتفق المشائخ علیہ کما سیجیٔ قال فی البحر وقد الزمت نفسی ان لا افتی بشیء منہا[4] و نقل تمام عبارتہ فی الشامی و فی آخرہ فعلی ھذا فاکثر الفاظ التکفیر المذکورۃ لا یفتی بالتکفیر فیہا ولقد الزمت نفسی ان لا افتی بشیء منہا اھ کلام البحر باختصار شامی[5] ص ۲۹۳ بس گنہگار ہوا کافر نہیں ہوا

جو شخص مسجد کی توہین کرے اور امام کو گالی دے

سوال (۱۹) اگر کوئی شخص اپنے ثروت کے گھمنڈ سے یہ کہے کہ میں مسجد پر پیشاب کرتا ہوں اور امام کو گالیاں دے ایسے شخص کے لئے کیا حکم ہے اور جو اشخاص اس کے مددگار ہیں اور مسجد کے

---

[1] الدر المختار علی ھامش رد المحتار باب المرتد ص ۲۹۹ ج ۳ ۔ ظفیر [2] رد المحتار باب المرتد ص ۲۹۹ ج ۳ ۔ ظفیر [3] ایضاً [4] الدر المختار علی ھامش رد المحتار باب المرتد ص ۲۹۲ ج ۳ و ص ۲۹۳ ج ۳ ۔ ظفیر [5] رد المحتار باب المرتد ص ۲۹۳ ج ۳ ظفیر۔

لوٹوں کو خراب کریں اور ان سے طہارت کریں ان کے لئے کیا حکم ہے اور وہ لوٹے پاک رہ سکتے ہیں۔

الجواب:- ایسے شخص کے لئے شریعت میں کفر کا خوف ہے توبہ کرے اور تجدید نکاح کرے اور جو لوگ اس فاسق و فاجر کے مددگار ہوں وہ بھی عاصی و فاسق ہیں، توبہ کریں اور آئندہ ایسے حرکات سے باز آویں[1] اور مسجد کے لوٹوں کو خراب نہ کریں اور ان لوٹوں کو ناپاک نہ سمجھیں کیونکہ جب تک نجاست کا لگنا یقینی طور سے معلوم نہ ہو اس وقت تک ناپاکی کا حکم نہیں کیا جاتا۔[2]

شریعت کی جگہ اگر رواج کو مانے تو کیا حکم ہے

سوال (۲۰) وکیل مدعی علیہ نے مدعی سے کہا کہ تم شرع محمدی مانتے ہو یا نہیں تو مدعی نے کہا جس طرح رواج ہے تم اسطرح کر دو یہاں شرع کا کیا کام اس کی شرع کی نسبت

الجواب:- مسلمان کو شرع محمدی کا نہ ماننا اور یہ کہنا کہ رواج کے موافق کر دو یہاں شرع کا کیا کام ہے سخت گناہ ہے جس میں خوف کفر ہے اس کلمہ سے توبہ کرنی چاہئے اور تجدید ایمان کرنی چاہئے۔[3]

باتفاق علماء قادیانی کافر ہیں

سوال (۲۱) ایک شخص داخل فرقہ قادیانی ہو گیا ہو گیا ہے اور خیالات و عقائد مرزا قادیانی کے رکھتا ہے، اب اس کی تکفیر کی جائے یا نہیں، اور اس کی زوجہ اس کے نکاح سے خارج ہو جائے گی یا نہیں

الجواب:- علماء اہل حق نے باتفاق قادیانی کی تکفیر فرمائی ہے کیونکہ عقائد و اقوال اس کے باتفاق کفر ہیں، پس جو شخص قادیانی ہو جاوے اور

---

[1] سیذکر الشارح ان ما یکون کفراً اتفاقاً یبطل العمل والنکاح وما فیہ خلاف یومر بالاستغفار والتوبۃ وتجدید النکاح (رد المحتار باب المرتد ص ۳۹۹ ج ۳) ظفیر [2] الیقین لا یزول بالشک فقہ کا ایک قاعدہ کلیہ ہے۔ ظفیر [3] مزاحان الشریعۃ والمسائل التی لابد منہا کفر (شرح فقہ اکبر ص ۱۹۰) ظفیر

عقائد اس کے مثل مرزا قادیانی کے ہو جاوے اور مثل عقاید قادیانیوں کے وہ مرزا کو نبی جانے وہ کافر و مرتد ہے اور مسئلہ فقہ کا ہے کہ مرتد ہو جانا کسی کا زوجین میں سے فوراً موجب فسخ نکاح ہے درمختار میں ہے وارتداد احدہما فسخ عاجل[1] الخ لہٰذا زوجہ اس شخص کی جو کہ قادیانی ہو گیا اس کے نکاح سے خارج ہو گئی۔

مرتد سے نکاح ٹوٹ جاتا ہے

سوال (۲۲) اگر کوئی شادی شدہ مسلمہ عورت اہل سنت والجماعت اپنے مذہب سے منحرف ہو کر مثلاً شیعہ یا مرزائی یا کسی اور ایسے مذہب میں چلی جائے جو غیر اسلام ہو تو کیا اس کا سابقہ نکاح بحالت اسلام صحیح رہ سکتا ہے کہ نہیں۔

الجواب: اگر سنیہ مسلمہ عورت منکوحہ نے کوئی ایسا مذہب اختیار کیا جو باتفاق کفر و ارتداد ہے جیسے مرزائی ہو جانا یا غلاۃ روافض میں سے ہو جانا تو نکاح اس کا شوہر سابق سے فوراً ٹوٹ جاتا ہے۔ کما فی الدرالمختار وارتداد احدہما فسخ عاجل[2] الخ

مرزائیوں کے کفر پر علماء کا اتفاق ہے

سوال (۲۳) ایک عورت کا شوہر مرزائی ہو گیا چار پانچ سال کا عرصہ گذر چکا۔ عورت شوہر کو زمرۂ کفار میں شمار کرتی ہے، اور وہاں جانے پر رضامند نہیں ہے۔ کیا شوہر کے مرزائی ہونے سے نکاح فسخ ہو گیا یا نہیں؟

الجواب: مرزائیوں کے کفر پر علماء کا فتویٰ ہے۔ پس جبکہ خاوند اس عورت کا مرزائی ہو گیا تو نکاح فسخ ہو گیا۔ کما فی الدرالمختار وارتداد

---

[1] الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب نکاح الکافر ص ۵۳۹ ۔ ظفیر

[2] الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب نکاح الکافر ص ۵۳۵ ۔ ظفیر

احد ہما فسخ عاجلؔ الخ پس اس عورت کو اسکے شوہر مرزائی سے جس طرح ہو سکے علیحدہ کر دیا جاوے اور عدت کے بعد دوسرا نکاح کر دیا جاوے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد دعوی نبوت کفر وارتداد ہے

سوال (۲۴) جس شخص کا قول اپنی نسبت یہ ہو کہ جس کو امن و ایمان اور صراط مستقیم درکار ہو تو وہ سلطان الاولیاء خاتم الولایت علیہ الصلوٰۃ کے موجودہ خلیفہ احمد زماں نامی کے پاس آکر صراط مستقیم کا راستہ دیکھیں، شخص مذکور اور اس کے معاونین کی نسبت شرعاً کیا حکم ہے اور اس دعوے کے ضمن میں مہدی موعود اور رسالت کے بھی دعوی ہیں! ایسا شخص مسلمان رہ سکتا ہے یا نہ۔ اور وہ شخص مریدوں سے احمد زماں رسول اللہ کہلاتا ہے۔ بینوا توجروا۔

الجواب :- وعن ابی هریرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یکون فی آخر الزمان دجالون کذابون یاتونکم من الاحادیث بما لم تسمعوا انتم ولا آباءکم فایاکم وایاہم لا یضلونکم ولا یفتنونکم رواہ مسلمؔ۔ اور بعض روایات میں ہے کہ تیس دجال ہوں گے ہر ایک ان میں سے دعوی نبوت کرے گا۔ الحدیث، پس شخص مذکور جو کہ اپنے مریدوں سے اپنی نسبت رسول اللہ کہلاتا ہے اور اس کلمہ سے ان کو منع نہیں کرتا اور ہدایت صراط مستقیم کو اپنے اتباع میں منحصر جانتا ہے اور کہتا ہے وہ بالیقین دجال و کذاب ہے اور اہل باطل اور ضال و مضل ہے، مسلمانوں کو اس کی صحبت سے اور اس کی گمراہی سے احتراز لازم ہے، زیادہ لکھنے کی اس میں ضرورت نہیں ہے کیونکہ بطلان اس کا اور اس کے طریقہ کا اظہر

لہ الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب نکاح الکافر ص۵۲۹ ج۲۔ ظفیر

لہ مشکوۃ باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ ص۳۰۔ ظفیر۔

من الشمس ہے جب کہ حق تعالیٰ کا ارشاد صریح ہے مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّيْنَ[1] اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صاف فرماتے ہیں فلا نبی بعدی[2] کہ میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا تو پھر مدعی نبوت کے اہل باطل داہل ضلال ہونے میں کسی مسلمان کو کیا شبہ ہوسکتا ہے اور اس کے کفر وارتداد میں کیا ریب وتردد ہے۔

مسلمان عورت گھر سے نکل کر آریہ ہوگئی تو نکاح فسخ ہوگیا

سوال (۲۵) اگر کوئی مسلمان منکوحہ عورت اپنے خاوند کے گھر سے نکل کر آریہ ہوگئی یا عیسائی ہوجاوے تو اس کا نکاح باقی رہتا ہے یا نہیں۔

الجواب:- زوجین میں سے کسی ایک کا مرتد ہونا فوراً نکاح کو فسخ کرتا ہے کما فی الدر المختار وارتداد احدہما فسخ عاجل[3] پس جبکہ کوئی عورت مسلمہ آریہ یا عیسائی ہوگئی تو نکاح اس کا اس کے شوہر سے فوراً فسخ ہوگیا، اگر وہ پھر اسلام لاوے گی تو تجدید نکاح ضروری ہے اور فقہاء نے اس پر فتویٰ دیا ہے کہ عورت اگر مرتد ہوجاوے تو اس کو مجبوراً مسلمان کیا جاوے اور شوہر اول سے تھوڑے سے مہر پر اس کا نکاح کیا جاوے[4]۔

کلمۂ کفر کے بعد بھی توبہ قبول ہوسکتی ہے

سوال (۲۶) ایک شخص ملازم نے ایک مجرم کو بحکم افسر گرفتار کیا۔ بعد میں ایک دو آدمی نے آکر اس ملازم سے کہا کہ یہ مجرم

---

[1] الاحزاب ۴۰

[2] ختم بی الرسل وانا خاتم النبیین متفق علیہ (مشکوٰۃ باب فضائل سید المرسلین ص۵۱۱) ظفیر

[3] الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب نکاح الکافر ص۵۳۶ ج۲۔ ظفیر

[4] لو ارتدت اھ تجبر علی الاسلام وعلی تجدید النکاح زجراً لہا بمہر یسیر کدینار وعلیہ الفتویٰ (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب نکاح الکافر ص۵۴۰ ج۲) ظفیر

چھوڑ دو مگر ملازم نہ مانا اور اصرار کرنے پر ملازم کی زبان سے یہ الفاظ نکل گئے کہ اگر پیغمبر بھی آجائے یا کہے تو بھی میں نہیں چھوڑ سکتا، اس پر اس کو علماء نے کفر کا فتویٰ دیدیا ہے اور کہتے ہیں کہ تمھاری توبہ قبول نہیں ہو سکتی۔ آیا اس کی توبہ قبول ہو سکتی ہے یا نہیں۔ اور اس کو معافی کس طرح مل سکتی ہے۔

الجواب:۔ توبہ اس کی قبول ہوگی اس کو چاہیئے کہ تجدید ایمان کرے اور توبہ کرے قال اللہ تعالیٰ وھو الذی یقبل التوبۃ عن عبادہ الآیۃ۔[1]

قرآن شریف کو ازراہ استخفاف پھینکنا کفر ہے

سوال (۲۷) زید نے اپنی دختر نابالغہ کا نکاح عمر سے کر دیا۔ عمر محض بے علم جاہل فاسق فاجر تارک صلوۃ وصوم وزانی ہے مریم کو ایذا پہنچاتا ہے، بارہا قرآن شریف کو بوقت تلاوت پھینک دیا، اگر زید مریم کو اب پھر عمر کے یہاں بھیجے تو مریم ارادہ خودکشی کا رکھتی ہے! اور عمر ارادہ مریم کے مارنے یا فروخت کرنے کا رکھتا ہے تو شرعاً کیا حکم ہے۔

الجواب:۔ قرآن شریف کا ازراہ استخفاف پھینک دینا کفر وارتداد ہے[2] ایسی حالت میں اس کی زوجہ مریم اس کے نکاح سے خارج ہوگئی۔[3] پس مریم

---

[1] ۔۔۔ [2] والکافر بسب نبی من الانبیاء فانہ یقتل حداً ولا تقبل توبتہ مطلقاً (در مختار) یعنی انہ جزاؤہ القتل علی وجہ کونہ حداً ولذا لا تقبل توبتہ لان الحد لا یسقط بالتوبۃ وافاد انہ حکم الدنیا واما عند اللہ تعالیٰ فھی مقبولۃ (رد المحتار باب المرتد ص۳۱۳ ج۳) [2] وبالجملۃ فقد ضم الی التصدیق بالقلب او بالقلب واللسان فی تحقیق الایمان امور الاخلال بھا اخلال بالایمان اتفاقاً کسجود الصنم وقتل نبی والاستخفاف بہ وبالمصحف الخ (رد المحتار باب المرتد ص۳۹۲ ج۳) ظفیر

[3] وارتداد احدھما فسخ عاجل (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب نکاح الکافر ص۵۲۹ ج۲) ظفیر۔

کو عمر کے گھر نہ بھی جاوے اور دوسرا نکاح اس کا بعد عدت کے درست ہے۔

کہنا کہ خدا اور قرآن سے فیض نہ ہوا کفر ہے

سوال (۲۸) چند مسلمانوں نے ہنود کی طلب موافقت و مشارکت پر ہنود کے ساتھ راج گدی کو (کہ ایک مورت ہوتی ہے) کھلان اور پھول چڑھانے سے پوجا اور ہنود کے ساتھ مہا تما جی بولتے گئے اور بعض نے ان میں سے یہ بھی کہا کہ ہم کو خدا اور قرآن سے کچھ فیض نہ ہوا تو وہ مشرک ہوئے یا نہ۔

الجواب:- اس صورت میں ان کو تجدید اسلام و تجدید نکاح لازم ہے کذا فی رد المحتار وغیرہ[1]۔

قرآن و حدیث و فقہ کو شیطانی کتابیں کہنا کفر و ارتداد ہے

سوال (۲۹) ایک مسلمان قرآن و حدیث پر عمل کرتا ہے اور لوگوں کے نزدیک اس کو بیان کرتا ہے اور لوگوں کو اس پر عمل کرنے کی ترغیب دیتا ہے ایسے شخص کو ایک مسلمان شیطان کہتا ہے اور قرآن و حدیث کو شیطان کی کتاب کہتا ہے، ایسے شخص کے بارہ میں کیا حکم شرعی ہے

الجواب:- پہلے یہ معلوم ہوجانا چاہیئے کہ وہ شخص جس کو قرآن شریف اور حدیث شریف پر عمل کرنے والا بتلایا گیا ہے وہ مروجہ عامل بالحدیث یعنی کہیں غیر مقلد تو نہیں ہے جو سلیقہ قرآن و حدیث کے سمجھنے کا اور تطبیق بین ...... الاحادیث کا نہیں رکھتے اور فقہا اور کتب فقہ حنفیہ کا انکار اور خلاف کرتے ہیں، ایسے لوگوں کا حال یہ ہے کہ دعوی ان کا تو قرآن و حدیث پر عمل کرنے کا ہوتا ہے مگر حقیقت میں وہ پورے عامل قرآن و حدیث کے نہیں ہیں

---

[1] وبالجملۃ فقد ضم الی التصدیق الخ فی تحقیق الایمان امور الاخلال بہا اخلال بالایمان کسجود صنم وقتل نبی والاستخفاف بہ وبالمصحف الخ (رد المحتار باب المرتد ص ۳۹۳ ج ۳) وارتد احدھما فسخ عاجل (در مختار) ظفیر

کہ ائمہ مجتہدین خصوصاً امام اعظم ابوحنیفہؒ کا خلاف کرتے ہیں اور ان پر طعن کرتے ہیں اور اگر وہ عامل بالحدیث والقرآن حنفی ہے اور موافق فقہ حنفی کے جو عین مطابق قرآن وحدیث کے ہے عمل کرتا ہے اور مقلد ہے حنفی سنی ہے تو ایسے عالم حنفی متبع سنت کو برا کہنا نہایت مذموم و قبیح ہے اور بہر حال قرآن وحدیث اور فقہ کو شیطانی کتاب کہنا والعیاذ باللہ کفر صریح و ارتداد قبیح ہے[1]

مشرکین کے بچے بچپن میں سوال (۳۰) اطفال مشرکین بلوغ تک دین والدین یعنی دین کفر پر ہیں یا دین اسلام پر۔

الجواب: احادیث اس بارہ میں مختلف ہیں جیسا کہ کل مولود الخ وارد ہے اسی طرح ہم من آبائہم اور اللہ اعلم بما کانوا عاملین وغیرہ بھی وارد ہے اور بحث اس میں طویل ہے اور کسی قدر شامی میں اوائل جنازہ میں بھی اس اختلاف کو بیان فرمایا ہے، اور محققین نے اگرچہ راجح اسی کو کہا ہے کہ وہ اہل جنت ہیں لیکن یہ حکم اخروی ہے اور دنیاوی و ظاہری حکم اسی تفصیل سے جو فقہاء نے لکھا ہے کہ حکم اسلام صبی یا تبعاً لاحد الابوین کیا جاتا ہے، یا تبعاً للدار الاسلام وغیرہ یا یہ کہ خود صبی عاقلاً اسلام لاوے کما فی الدر المختار ورد المختار وغیرہ[2]

---

[1] وبالجملۃ مسلم سب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم او کذبہ او عابہ او تنقصہ فقد کفر باللہ تعالیٰ وبانت منہ امرأتہ (رد المحتار باب المرتد ج ۳ ص ۲۹۳) ظفیر [2] الاصح ان الانبیاء لایسئلون ولا اطفال المومنین وتوقف الامام فی اطفال المشرکین وقیل ہم خدام اہل الجنۃ (در مختار) قولہ توقف الامام الخ ای فی انہم یسئلون وفی انہم فی الجنۃ او النار وقال ابن الہمام فی مسائرتہ وقد اختلف فی سوال اطفال المشرکین وفی دخولہم الجنۃ او النار فتردد فیہم ابوحنیفۃ وغیرہ وقد وردت فیہم اخبار متعارضۃ فالسبیل تفویض امرہم الی اللہ تعالیٰ وقال محمد بن الحسن اعلم ان اللہ لایعذب احداً بلا ذنب الخ وقال ابو البرکات النسفی عن ابی حنیفۃ لروایۃ الصحیحۃ انہم فی المشیۃ لظاہر الحدیث الصحیح اللہ اعلم بما کانوا عاملین (رد المحتار باب الجنائز ج ۱ ص ۹۹۶) ظفیر

قرآن عزیز کو گالی دینا کفر ہے

سوال (۳۱) ایک شخص نے بحق قرآن عزیز مجمع عام میں بغیر ارتفاع موانع شرعیہ گالی گلوج دی والعیاذ باللہ تعالیٰ تو کیا یہ شخص شرعاً کافر ہوا یا نہ اور تجدید نکاح وتلقین وغیرہ امور شرعیہ بھی ضروری ہے یا نہیں

الجواب:- اس کے ارتداد میں کچھ شبہ نہیں ہے تجدید اسلام و تجدید نکاح اس کو ضروری ہے[1]

اذان کو سانپ کی آواز سے تشبیہ دینا کفر ہے

سوال (۳۲) زید فاسق فاجر ہے اور ہنود سے راہ و رسم رکھتا ہے۔ عشاء کی اذان جب مؤذن نے کہی تو کلمات اذان سن کر زید نے ایک ہندو سے کہا کہ کاکا ڈونڈھا بولا کھانا لاؤ اس طرف ڈونڈھا سانپ کو کہتے ہیں جو نہایت حقیر سمجھا جاتا ہے۔ اس صورت میں زید کی نسبت شرعاً کیا حکم ہے اور عمر اس کو سزا دے سکتا ہے یا نہیں۔ اور زید کس سزا کا مستحق ہے۔ عمر کہتا ہے کہ زید کو اول کلمہ پڑھنا چاہیئے اور توبہ کرنا چاہیئے، کلمہ پڑھنا اور توبہ کرنا اس کا ضروری ہے۔

الجواب:- زید کے یہ کلمات کفر کے ہیں بیشک اس کو توبہ و تجدید ایمان اور تجدید اسلام کرنا چاہیئے اور کچھ سزا عمر اس زمانہ میں نہیں دے سکتا اور نہ شرعاً موجودہ زمانہ میں وہ مکلف سزا دینے کا ہے لہذا صرف زید سے کہا جاوے کہ وہ توبہ کرے اور کلمہ پڑھے تاکہ پھر وہ مسلمان ہو[2]

پچھلا اسلام کا ضرورت پسند کرنا کفر ہے

سوال (۳۳) ایک شخص نے کہا اے میرے پچھلے سال والے خدا، دوسرے شخص نے اس کو کہا کہ یہ کلمہ کفر ہے اس سے

---

[1] وبالجملۃ فقد ضموا الی التصدیق الامور الاخلال بہا اخلال بالایمان کقتل نبی والاستخفاف بہ وبالمصحف الخ (ردالمحتار باب المرتد ج ۳ ص ۲۹۶) ظفیر [2] وینبغی من مدالان ما کان دلیل الاستخفاف یکفر بہ وان لم یقصد الاستخفاف الخ (ردالمحتار باب المرتد ج ۳ ص ۲۹۶) ظفیر

دو خدا ثابت ہوتے ہیں اور آدمی کافر ہو جاتا ہے تو اس نے کہا کہ مجھے اسلام کی ضرورت نہیں ہے میں رام رام کروں گا۔ کیا ایسا شخص مسلمان رہ سکتا ہے اور اس کے واسطے کیا حکم ہے۔

الجواب پہلے کلمہ سے تو کفر نہیں ہوا تھا کیونکہ اس کا مطلب یہ لینا چاہیئے کہ اے میرے ہمیشہ کے خدا کما ہو فہو الآن کما کان، مگر دوسرے شخص نے جاہلی جہالت اور غلطی سے اس سے یہ کہہ دیا کہ یہ کلمہ کفر کا ہے اور اس پر اس نے یہ کہا کہ مجھے اسلام کی ضرورت نہیں ہے الخ یہ کلمہ کفر کا ہے پس وہ شخص توبہ کرے اور تجدید اسلام اور تجدید نکاح کرے [1]

مجھے خدا و رسول سے کچھ واسطہ نہیں یہ کلمہ کفر ہے **سوال** (۴۴) ایک شخص نے پانچ چھ آدمیوں کے روبرو علی الاعلان یہ کہا کہ مجھ کو خدا و رسول سے کچھ واسطہ نہیں، وہ شخص مسلمان رہا یا نہیں

الجواب:- یہ کلمہ کفر کا ہے اس شخص کو توبہ و تجدید اسلام و تجدید نکاح کرنا چاہیئے اور آئندہ ایسے کلمات سے احتراز کرنا چاہیئے [2]

---

[1] من هزل بلفظ كفر ارتد وان لم يعتقده للاستخفاف فهو ككفر العناد (در مختار) هزل اى تكلم به باختياره غير قاصد معناه (رد المحتار باب المرتد ص ۳۹۲ ج ۳) ظفير

[2] والحاصل ان من تكلم بكلمة الكفر هازلاً او لاعباً كفر عند الكل ولا اعتبار باعتقاده كما صرح به الخانية (رد المحتار باب المرتد ص ۳۹۳ ج ۳) مايكون كفراً اتفاقاً يبطل العمل والنكاح الخ وما فيه خلاف يؤمر بالاستغفار والتوبة وتجديد النكاح (در مختار) قوله والتوبة اى تجديد الاسلام (رد المحتار باب المرتد ص ۳۹۴ ج ۳) ظفير

حرام کو حلال سمجھنے والے کا حکم

سوال (۳۵) فعل حرام کو حلال سمجھ کر کرنے والا مسلمان رہتا ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ اس میں تفصیل ہے جو کہ شامی باب المرتد میں مذکور ہے حاصل یہ ہے کہ ہر ایک حرام کو حلال سمجھنے والا یا برعکس کافر نہیں ہے، بلکہ اس میں چند قیود ہیں جو کہ کتاب مذکور کے موقع مذکور میں منقول ہیں ان میں ملاحظہ فرمالیویں [1]

حضرت حق جل شانہ کو بڈھا کہنا یہ کفر ہے

سوال (۳۶) زید نے کسی بات میں یہ کہا کہ خدا کیا ہمارے سے اچھا ہے اور ہم بھی تو خدا ہیں مکرر سہ کرر یہ الفاظ کہے اور ایک مرتبہ رمضان شریف سے دو تین روز پہلے عمر نے یہ الفاظ کہے کہ اب دو تین روز میں بڈھے کا حکم ماننا پڑے گا یعنی روزہ رکھنا پڑے گا اور یہ کہ اللہ پاک تو بہت روز کا ہے کیا اب تک بڈھا نہیں ہوا ہوگا۔ اس صورت میں کیا حکم عمر پر شرعاً عائد ہوتا ہے، بیان فرمائیں۔

الجواب:۔ یہ کلمات عمر کے کفر کے ہیں تاوقتیکہ وہ توبہ نہ کرے اور تجدید ایمان نہ کرے اس کے پیچھے نماز نہ پڑھیں [2]

شریعت کو گالی دینے والا کافر ہے

سوال (۳۷) شخص دیگر مر الفت کر بالا در مذہب او زنا خواہم کرد پس یکے از حضار مجلس گفت کہ شما را حکم سخت خواہد رسید کہ تابع شریعت روید وانددریں بارہ استغاثہ نمایم کہ شما بہ نسبت مذہب سب و شتم

---

[1] والاصل ان من اعتقد الحرام حلالا فان كان حراما لغيره كمال الغير لا يكفر وان كان لعينه فان دليله قطعيا كفر والا فلا وقال الخ (رد المحتار باب المرتد ج ۳)

[2] يكفر اذا وصف الله تعالى بما لا يليق به او سخر باسم من اسمائه او بامر من اوامره او انكر وعده ووعيده او جعل له شريكا او ولدا الخ (عالمگیری مصری موجبات الکفر ج ۲) ظفیر

نمودی۔ دیگر مرتبہ شخص مذکور سباب گفت کہ با مادر شرع کنندہ زنا خواہم کرد و با مادر شرع ہم زنا می کنم، در یں صورت چہ حکم می رسد بر قائلین الفاظ مذکورہ۔

الجواب: قال فی رد المحتار وکما لو سجد لصنم او وضع مصحفا فی قاذورة فانہ یکفر الخ واشار بقولہ للاستخفاف فان فعل ذلک استخفاف واستہانة بالدین فہو امارة عدم التصدیق الخ[1] رد المحتار وفی شرح الفقہ الاکبر وفی المحیط من جلس علی مکان مرتفع ویسألون منہ مسائل بطریق الاستہزاء ثم یضربونہ بالوسائد ای مثلا وہم یضحکون کفروا جمیعا لاستخفافہم بالشرع وکذا لو لم یجلس علی المکان المرتفع الخ[2] پس معلوم شد کہ ساب شرع کافر است والعیاذ باللہ۔

یہ کہنا کہ جب رسول اللہ وفات پا گئے تو ایمان بھی مر گیا، کفر نہیں ہے

سوال (۳۸) زید کا قول ہے کہ جو لوگ محض رسول ہی پر ایمان لائے تھے جب رسول وفات پا گئے تو ان کے ایمان بھی مر گئے، جو محض رسول ہی پر ایمان لائے تھے آیا زید پر شرعاً تکفیر ہے یا نہیں۔

الجواب: اس کی تکفیر نہ کی جاوے گی کیونکہ اس کا مطلب اپنی غلط فہمی سے غالباً ایسا ہوگا جیسا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بعد وفات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑھا تھا اور ان لوگوں کو متنبہ فرمایا تھا جو کہتے تھے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم وفات نہیں ہوئی اس خطبہ میں یہ الفاظ منقول

---

[1] رد المحتار باب المرتد ج ۳۔

[2] شرح فقہ اکبر ص ۲۱۳ و ص ۲۱۲

ہیں من کان یعبد محمداً قد مات ومن کان یعبد اللہ فان اللہ حیی لایموت الخ
یعنی جو شخص محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت کرتا تھا سو واضح ہو کہ محمد صلی اللہ
علیہ وسلم کی وفات ہوگئی اور جو شخص اللہ کی عبادت کرتا تھا سو اللہ زندہ
ہے وہ کبھی نہ مریگا۔ الخ لیکن ظاہر ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضہ کا جو مطلب
ہے وہ بالکل صحیح ہے اور وہ زید کے قول کے خلاف ہے اگرچہ زید غلطی سے
ایسا سمجھا ہو، پس زید کا الفاظ مذکورہ کہنا غلط اور باطل ہے کیونکہ جو لوگ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے ظاہر ہے کہ وہ توحید و رسالت
وتمام امور شرعیہ پر ایمان لائے لہٰذا وہ مومن کامل ہیں اور بعد وفات آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے بھی وہ مومن رہے اور ایمان ان کا کامل رہا، پس
الفاظ مذکور کہنا زید کو جائز نہیں ہے، اور یہ اس کی جہالت کی بات ہے
لیکن بوجہ امکان تاویل اس کو کافر نہ کہیں گے مگر وہ گنہ گار سخت ہے توبہ
کرے اور آئندہ ایسے الفاظ زبان سے نہ نکالے[1]

سوال (۳۹) زید سے کسی نے یہ کہا | یہ کہا کہ اگر نمازی ہی سے مسلمان ہوتا ہے تو میں کافر ہی سہی
کہ تم مسلمان ہو تم کو نماز پڑھنا چاہیئے، تم کیسے مسلمان ہو جو نماز نہیں پڑھتے ہو،
اس نے صاف یہ کہا کہ اگر نمازی ہی سے مسلمانی ہے تو میں کافر ہی سہی یا کوئی
شخص یہ کہے کہ جاؤ جاؤ تم ہی بڑے نمازی ہو تم ہی جنت کو جانا ہم دوزخ ہی
میں رہیں گے ایسے لوگ مسلمان ہیں یا کافر

الجواب:۔ یہ کلمہ کفر کا ہے وہ شخص کافر ہوگیا اس کو توبہ وتجدید
اسلام کرنا لازم ہے[2]

---

[1] اعلم انہ لایفتی بکفر مسلم امکن حمل کلامہ علی محمل حسن (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب المرتد)

[2] اعلم انه اذا تکلم بکلمة الکفر عالما بمعناها ولا یعتقد معناها لکن صدرت عنه من غیر اکراه بل مع طواعیته فانه یحکم علیه بالکفر الخ (شرح فقه اکبر ص۲۰۳) ظفیر

شوہر کے مرتد ہونے سے نکاح فسخ ہو جاتا ہے

سوال (۴۰) زید تنہا عیسائی ہو گیا اس کی زوجہ و دیگر اہل کنبہ بدستور اسلام پر مستقیم رہے تو اس کی زوجہ کو کچھ سال کے بعد نکاح ثانی کرنے کے لئے طلاق لینے کی ضرورت ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ زید جب عیسائی ہو گیا اور اس کی زوجہ مسلمان رہی تو نکاح اس کا فوراً فسخ ہو گیا بعد عدت کے اس کو دوسرا نکاح کرنا جائز اور درست ہے کما فی الدر المختار وارتداد احدھما فسخ عاجل[1]

جو اسلام کو برا کہے اور گالی دے وہ اسلام سے خارج ہے

سوال (۴۱) اگر کوئی شخص اہل اسلام اور مذہب اسلام کی توہین کرے اور برے الفاظ بولے اور گالی گفتار دیوے ایسے شخص کی نسبت کیا حکم ہے۔

الجواب:۔ اس میں کچھ شک وشبہ نہیں ہے کہ جو شخص دین اسلام کو برا کہے اور گالیاں دے وہ اسلام سے خارج ہے اس کو لازم ہے کہ توبہ کرے اور تجدید اسلام کرے اور تجدید نکاح کرے ورنہ اس سے اہل اسلام کو متارکت اور علیحدگی فرض ہے[2]

خدا و رسول کو گالی دینے سے کافر ہو گیا

سوال (۴۲) ایک شخص نے اپنی اہلیہ کو مارا۔ عورت نے شوہر سے کہا کہ خدا اور رسول کے واسطے مجھ کو نہ مار، اس پر اس کے خاوند نے خدا اور رسول کی شان میں سخت گالیاں دی وہ کافر ہوا یا نہیں اور اس کی عورت اس کے نکاح سے باہر ہوئی اور دوسرا نکاح کر سکتی ہے یا نہیں۔ اور اولاد کی پرورش کا حق کس کو ہے۔

---

[1] الدر المختار علی هامش رد المحتار باب نکاح الکافر ص ۵۲۹ ج ۲۔ ظفیر

[2] وعلی هذا ینبغی ان یکفر من شتم دین مسلم ولکن یمکن التاویل۔

الجواب:- وہ شخص کافر ہوگیا[1] اور اس کی زوجہ اس کے نکاح سے خارج ہوگئی عدت گزار کر دوسرے مرد سے نکاح کر سکتی ہے اور اولاد کی پرورش بھی وہی کرے گی[2]

تناسخ کا قائل ہونا جنت و دوزخ کا منکر کافر و ملحد ہے

سوال (۱۴۳) ایک مسلمان کے عقائد حسب ذیل ہیں، تناسخ کا قائل ہونا۔ دوزخ و جنت کا منکر ہونا، اس زندگی کے بعد بھی اسی طرح دوانا ترقی کرتے رہنا، قرآن شریف کو مثل دیگر تصانیف کے سمجھنا اور لیٹ کر پڑھنا، یاجوج ماجوج وغیرہ واقعات کا منکر ہونا، اور یہ کہنا کہ میں فلاں کتاب فلسفہ کو قرآن پر ترجیح دیدی ہے اور جو وقت قرآن شریف کے پڑھنے میں صرف کرتا وہ ہی اس میں کرتا ہوں، ایسے شخص کیلئے کیا حکم ہے۔

الجواب:- ان عقائد و افعال میں بعض کفر و الحاد اور بعض غیر ثابت و حرام ہیں اور بعض سوء ادبی میں داخل ہیں، پس جس شخص کے یہ تمام عقائد ہوں وہ مومن و مسلم نہیں ہے کافر و ملحد و زندیق ہے ایسا شخص اگر توبہ نہ کرے تو اس سے متارکت کرنا لازم ہے اور اگر حکومت اسلام کی ہو تو ایسا شخص اگر توبہ نہ کرے تو واجب القتل ہے[3]

پیر کو خدا کہنا اور سمجھنا کفر ہے

سوال (۱۴۴) ایک شخص پیر کو سجدہ کرتا ہے اور خدا کہتا ہے اور علماء کو دشنام دیتا ہے اور کعبہ سے افضل سمجھ کر دوسری

---

[1] یکفر اذا وصف اللہ تعالیٰ بما لا یلیق بہ او سخر باسم من اسمائہ الخ او نسبہ الی الجہل او العجز او النقص (عالمگیری مصری موجبات الکفر ص ۲۵۸ ج ۲) ظفیر [2] و ارتداد احدھما فسخ عاجل (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب نکاح الکافر ص ۵۳۹ ج ۲) ظفیر

[3] من انکر القیامۃ او الجنۃ او النار او نحوھا یکفر (عالمگیری مصری موجبات الکفر ص ۲۷۴ ج ۲)

دوسری طرف سے نقل پڑھتا ہے اور کہتا ہے کہ ہمارا علم صدری ہے اس کا خدا کو بھی پتہ نہیں العیاذ باللہ تعالیٰ ان الفاظ سے کفر لازم آتا ہے یا نہیں، جو عالم یہ کہے کہ توحید کا اقرار اور رسالت کا اقرار قلبی کافی ہے، اگرچہ زبانی کیا ہی اشد لفظ کفر کا کہے اس سے کفر لازم نہیں آتا۔ اس کی نسبت شرعی حکم کیا ہے

الجواب:- بے شبہ افعال و اقوال مذکورہ کفر کے افعال و اقوال ہیں، پیر کو خدا لکھنا اور سمجھنا اور شریعت کی توہین کرنا یہ ایسے امور ہیں کہ ان کے کفر ہونے میں کچھ شبہ نہیں ہے[1] اور ایسا مولوی جو کہ ان امور کفریہ پر بھی ان کے قائل کی تکفیر نہ کرے گمراہ ہے اور لائق اقتداء و امامت کے نہیں۔

سوال (۴۵) دین اسلام کے بارے میں بیہودہ گوئی کرنا کفر ہے — نصیر آباد میں مسلمانان نے ایک عام مذہبی تحریک کی کہ ہر قوم و گروہ میں شراب نوشی و قمار بازی و نیز داڑھی منڈانے کا انسداد عمل میں لایا جاوے نماز پنجوقتہ و جمعہ پابندی سے ادا کرے اموات کی تجہیز و تکفین میں فرد فرد شریک ہو، جو اس کے خلاف کریگا وہ برادری سے خارج ہوگا، باوجود اس کے عمر نے داڑھی منڈائی قوم نے اس کو بلا کر دریافت کیا تو عمر نے قوم کو فحش کلامی سے جواب دیا اور اسلام و مذہب کی شان میں بیہودہ و فحش بکا اس لئے قوم نے اس کو خارج از برادری کر دیا، لہٰذا شرعاً ایسے شخص کے لئے کیا حکم ہے

الجواب:- دین اسلام کے بارے میں بیہودہ گوئی اور فحش کلامی صریح کفر ہے[2] پس ایسا شخص جو اسلام کو برا کہے اور توہین دین اسلام کرے

---

[1] ویخاف علیہ الکفر اذا شتم عالما من غیر سبب (عالمگیری ج ۲) [2] رجل قال للآخر مسلمانم ثم نقال لہ لعنت بر تو وبر مسلمانی تو یکفر کذا فی الخلاصۃ (عالمگیری مصری ج ۲ ص ۲۶۳ ظفیر)

وہ کافر ہے اس کو مسلمان نہ سمجھنا چاہیئے اور تاوقتیکہ وہ توبہ نہ کرے اور تجدید اسلام نہ کرے اس وقت تک اس کو مسلمان نہ سمجھا جاوے اور داخل برادری اسلام نہ کیا جاوے۔

قرآن شریف عمداً پھینکنا کفر ہے

سوال (۴۶) ایک عورت اور اس کے شوہر میں نزاع ہے۔ شوہر اس کو نان و نفقہ نہیں دیتا نہ طلاق دیتا ہے اور عورت کو زد و کوب کرتا ہے ایک دفعہ عورت قرآن شریف کی تلاوت کر رہی تھی اس کے پاس سے قرآن مجید لے کر شوہر نے پھینک دیا تو اس حالت میں عورت بلا طلاق شوہر کے دوسرا نکاح کر سکتی ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ قرآن شریف کو پھینک دینا استخفاف بالقرآن الکریم ہے اور یہ امر موجب کفر و ارتداد ہے لہٰذا اس فعل سے اس کی زوجہ اسکے نکاح سے خارج ہو گئی اور عدت کے بعد وہ دوسرا نکاح کر سکتی ہے

خدا کی شان میں گستاخی کرنیوالا کافر ہے

سوال (۴۷) باپ بیٹے میں لڑائی ہوئی۔ باپ نے کہا کہ یا بار خدایا میں انصاف تجھ کو دیتا ہوں۔ اس پر لڑکا کہتا ہے کہ تو تیرے خدا سے باہم بدفعلی کرو العیاذ باللہ تعالیٰ۔ اس کہنے سے وہ کافر ہوا یا نہ اور اس کی زوجہ مطلقہ ہوئی یا نہیں۔

الجواب:۔ اس صورت میں وہ بیٹا کافر اور مرتد ہو گیا اور اسکی زوجہ فوراً اس کے نکاح سے خارج ہو گئی

---

[۱] اذا انکر الرجل آیتہ من القرآن او سخر بآیۃ من القرآن او عاب کفر کذا فی التاتارخانیہ (عالمگیری مصری موجبات الکفر ج ۲ ص ۲۶۶) وارتداد احدھما فسخ عاجل (درمختار) ظفیر۔ [۲] یکفر اذا وصف اللہ تعالیٰ بما لا یلیق بہ الخ (عالمگیری مصری موجبات الکفر ج ۲ ص ۲۵۸) ظفیر۔

اگر کوئی کہے کہ میں مسائل شرعیہ سے منحرف ہوں تو یہ کفر ہے

سوال (۴۷) فتح محمد نے اپنی آراضی قیمۃً نور محمد کو بیع کردی۔ وقت بیع قرآن شریف اٹھا کر یہ عہد کیا کہ اللہ اور اس کا رسول ضامن ہیں اور شاہد ہیں میں اس کے خلاف ہرگز نہیں کرونگا ایک مدت تک مشتری کا قبضہ آراضی پر رہا اس کے بعد بائع نے آراضی دوسرے شخص کو بیع کردی جب اس سے کہا گیا تو جواب دیا کہ بیع کے وقت میں نے دھوکہ دے کر قیمت وصول کی اور قرآن شریف کے ساتھ استہزاء کیا۔ اور مسائل شرعیہ سے معرض ہوں شخص مذکور اور آراضی و قیمت کا کیا حکم ہے

الجواب:۔ دھوکہ دینا کسی مسلمان کو اور اس سے معاملہ بیع کا کرکے منحرف ہونا حرام ہے اور وہ شخص جو مرتکب اس کا ہوا فاسق ہے اور بصورت مبیع نہ دینے کے واپس کرنا قیمت کا اس پر لازم ہے۔ اور اگر اس نے صاف یہ کہا ہے کہ۔۔ قرآن کیساتھ استہزاء کیا ہے اور مسائل شرعیہ سے منحرف ہوں تو یہ قول اس کا کفر و ارتداد ہے العیاذ باللہ[1]۔

کلمات کفر کے بعد تجدید نکاح ضروری ہے

سوال (۴۸) کلمات کفر اور افعال کفر سے زوجہ مطلقہ ہو جاتی ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ کلمات کفر میں تجدید نکاح ضروری ہے[2]۔

انبیاء علیہم السلام کی شان میں سب و شتم کرنیوالا کافر ہے

سوال (۴۹) ما قولکم من سبّ وشتم الانبیاء علیہم السلام کلھم عامداً صریحاً وسبّ کتاباً فیہ ذکرھم سباً باتیحاً فی جماعۃ من المسلمین وای الاحکام جاریۃ علیہ

---

[1] یکفر اذا وصف اللہ تعالیٰ بما لا یلیق بہ الخ (عالمگیری مصری موجبات الکفر ص ۲۵۸ ج ۲) ظفیر

[2] اذا انکر الرجل آیۃ من القرآن او سخر بآیۃ من القرآن او عاب کفر (عالمگیری مصری ص ۲۶۶ ج ۲) ظفیر

مع کونہ مسلماً۔

الجواب لاریب فی کفر من تفوہ بھذا الکلام[1]

قرآن مجید کی توہین کرنا کفر ہے

سوال (۵۰) ایک شخص کی بیوی تلاوت قرآن شریف کی کر رہی تھی اس نے زوجہ پر خفا ہو کر قرآن شریف کی بے ادبی ہاتھ اور زبان سے کی وہ مسلمان رہا یا نہیں اس کی بیوی اس پر حرام ہوگئی یا نہیں۔

الجواب:۔ قرآن شریف کی توہین اور استخفاف کرنا کفر وارتداد ہے اور کفر وارتداد احد الزوجین موجب فسخ نکاح ہے کما فی رد المحتار قال فی المسایرۃ وبالجملۃ فقد ضم الی التصدیق بالقلب او بالقلب واللسان فی تحقیق الایمان امور الاخلال بھا اخلال بالایمان اتفاقاً کترک السجود لصنم وقتل نبی والاستخفاف بہ وبالمصحف والکعبۃ[2]

کلمۂ کفر کے بعد تجدید نکاح ضروری ہے

سوال (۵۱) ہر کلمہ کفر سے تجدید نکاح ضروری ہے یا نہیں، تجدید نکاح کی کیا صورت ہے۔

الجواب:۔ ضروری ہے اور نکاح ثانی مثل نکاح اول کے مہر وغیرہ کے ساتھ ہونا چاہیئے[3]

یہ کہنا کہ خدا مر گیا نماز کس کی پڑھیں کفر ہے

سوال (۵۲) جو شخص تارک الصلوۃ ہو اور سلفہ نشہ بھنگ پیوے اور علانیہ یہ کہے کہ نماز کس کی پڑھیں کیا خدا مر گیا والعیاذ باللہ تعالیٰ ایسے شخص کے جنازہ کی نماز پڑھنا یا رسم شادی کرنا

---

[1] سئل عمن ینسب الی الانبیاء الفواحش لا قال یکفر لانہ شتم لھم واستخفاف بھم (عالمگیری مصری ج۲ ص۲۶۳) ظفیر [2] رد المحتار باب المرتد ج۳ ص۲۹۳۔ ظفیر [3] وینعقد النکاح بایجاب من احدھما وقبول من الآخر (درمختار کتاب النکاح)

جائز ہے یا نہیں، جو امام ایسے لوگوں سے برتاؤ رکھے اور شادی میں جوڑا اور نذرانہ ان سے لیوے اس امام کے پیچھے نماز جائز ہے یا نہیں اور یہی امام گیارہویں کو منع کرتا ہے شرعاً کیا حکم ہے۔

الجواب:۔ ایسا شخص جو نماز کے بارے میں ایسے الفاظ کہتا ہے کافر ہے[1]۔ اس کے جنازہ کی نماز نہ پڑھی جائے اور شادی وغیرہ میں شرکت نہ کی جاوے اور جو امام ہو کر ایسے شخص سے میل جول رکھے اور جوڑا و نذرانہ لیوے وہ فاسق ہے۔ اس کے پیچھے نماز مکروہ ہے اور جب تک وہ توبہ نہ کرے امام بنانا اس کو حرام ہے اور گیارہویں کی تخصیص کو بیشک علماء حقانی بدعت اور ناجائز فرماتے ہیں، اگر ایصال ثواب کرنا ہو تو بلا قید گیارہویں کے کسی تاریخ اور دن میں کھانا وغیرہ فقراء کو بہ نیت ایصال ثواب بروح حضرت غوث الثقلینؒ دیدیوے اور اغنیاء اس میں سے نہ کھاویں

چند وہ کلمات جن سے کفر لازم آتا ہے

سوال (۵۲) جو شخص یہ کہے کہ (الف) روزہ بھوکوں کے لئے ہے جس کے اناج نہ ہو وہ روزہ رکھے، ہماری مسجد ہمارا چاہ ہے، سور ہمارے پیچھے نہ آویں۔ (ب) شراب، موئی، بھنگ کون حرام کرتا ہے یہ تو پیغمبروں نے پی ہے ہم بھی پیویں گے نہ ہم توبہ کریں گے (د) جو لوگ ہمیں احکام بالا سے روکتے ہیں وہ لوگ یزید ہیں، ہم لوگوں نے ان کا حقہ پانی بند کر دیا ہے ایسے سیدوں کو مسلمان سمجھنا اور تعظیم کرنا اور امداد کرنا کیسا ہے۔

الجواب:۔ یہ اقوال ان کے سخت معصیتہ کے ہیں کہ خوف کفر ہے اور نصوص شرعیہ کے خلاف ہیں ان پر توبہ کرنا لازم ہے ورنہ مسلمانان کو ان سے

---

[1] مسئلہ عمن ینسب الی الانبیاء الفواحش الخ قال یکفر لانہ شتم لھم د استخفاف بھم (عالمگیری مصری موجبات الکفر ص ۲۶۳ ج ۲) ظفیر۔

بالکل متارکت کردینی چاہیئے اوران کی غمی وشادی میں شریک ہونا نہ چاہیئے
(ب) یہ قول بھی غلط اور صریح گمراہی ہے اور اس میں خوف کفر ہے اللہ تعالیٰ محفوظ رکھے۔

(د) یزید کے سے افعال ان کے ہیں نہ ان کے جو ان امور محرمہ سے منع کرتے ہیں بلکہ منع کرنے والے عین حق پر ہیں اور مرتکب افعال محرمہ فاسق وفاجر ہیں، پس ایسے سیدوں کو نافرمان شریعت کا اور مخالف دین کا اور فاسق سمجھنا چاہیئے، جب تک وہ توبہ نہ کریں اس وقت تک ان کے ساتھ میل جول نہ رکھنا چاہیئے اور ان کی تعظیم نہ کرنی چاہیئے اور جو لوگ ان کا ساتھ دیں ظالم وفاسق ہیں اور معاون ہیں معصیت پر۔[1]

کہنا کہ میرے جسم میں جب تک طاقت ہے خدا ورسول کو کچھ نہیں سمجھتا کفر ہے

سوال (۵۴) ایک شخص نے کسی بات پر یہ الفاظ کہے کہ جس وقت تک میرے جسم میں قوت ہے میں خدا اور رسول کو کچھ نہیں سمجھتا والعیاذ باللہ تعالیٰ ایسے شخص کے گھر کھانا پینا اور اس سے ملنا جائز ہے یا نہیں۔

الجواب:- وہ شخص کافر ومرتد ہے اس کے ساتھ ملنا جلنا اور کھانا پینا ناجائز ہے، اس سے مسلمانوں کو بالکل علیحدگی کرنا چاہیئے جب تک کہ وہ تجدید اسلام نہ کرے اور توبہ نہ کرے۔[2]

خدا کو مرغ اور آدمی کہنے والا کافر ہے

سوال (۵۵) زید کہتا ہے کہ خدا مرغ ہے اور آدمی ہے نعوذ باللہ تو کافر ہے یا نہیں۔

---

[1] سئل عمن ینسب الی الانبیاء الفواحش الخ قال یکفر لانہ شتم لھم واستخفاف بھم (عالمگیری مصری موجبات الکفر ص ۲۶۳ ج ۲) ظفیر [2] ومن قال لا ادری ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان انسیا او جنیا یکفر (عالمگیری مصری ص ۲۶۳ ج ۲) ظفیر۔

الجواب:۔ کافر ہے[1]۔

واقعہ معراج، قیامت وغیرہ کا منکر کافر ہے

سوال (۵۶) جو شخص اپنے والد کو دلہ، دیوس، کنجر، بے غیرت، بے حیا، اور والدہ کو حرامزادی، کسبی، بدچلن، بدمعاش، بدکار وغیرہ کلمات کہے اور جب ذکر خداوند کریم کے نام پاک کا کیا جاوے تو وہ الفاظ ادا کرے جو ایک کافر مشرک بھی نہ کرے ایسے شخص کی نسبت شریعت کا کیا حکم ہے

والدین کی شان میں اور حق تعالیٰ کی شان میں گستاخی کا حکم

الجواب:۔ ایسا شخص فاسق و ظالم و عاق والدین ہے اور حق تعالیٰ شانہ کی شان مقدس میں کوئی لفظ گستاخی کا کہنا کفر و ارتداد ہے[2] والعیاذ باللہ العظیم ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العزیز الحکیم۔

سوال (۵۷) زید احکام و واقعہ معراج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے قطعی انکار کرتا ہے۔

(۲) زید قرآن شریف کے احکام کا مضحکہ اڑاتا ہے کہ قرآن شریف لچر کلام سے پُر ہے۔

(۳) زید اطاعت احکام خلیفۃ المسلمین سے انکار کرتا ہے اور منصب خلافت کو مسلم کے لئے غیر ضروری بتاتا ہے۔

(۴) زید منکر قیامت ہے یعنی دنیا کو لافانی سمجھتا ہے

(۵) علماء دین کی توہین کرتا ہے اور گالیاں دیتا ہے۔

(۶) تحریک ترک موالات کو ذاتی اختراع علماء دین کا گردانتا ہے

الجواب:۔ (از ۱ تا ۶) ایسا شخص جس کے احوال سوالات میں ذکر

---

[1] یکفر اذا وصف اللہ تعالیٰ بما لا یلیق بہ او نسبہ الی الجھل او النقص (عالمگیری مصری ج۲ ص۲۵۸) ظفیر [2] ایضاً۔ ظفیر

کئے ہیں کافر و مرتد ہے مسلمان نہیں ہے ایسے شخص کو مسلمان نہ سمجھنا چاہیئے، اور اہل اسلام کا سا معاملہ اس کے ساتھ نہ کرنا چاہیئے۔[1]

مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے متبعین کے کفر میں شبہ نہیں ہے

سوال (۵۸) عموماً اور خصوصاً مبایعین اور مصدقین مرزا غلام احمد قادیانی اعتراض کیا کرتے ہیں کہ کتب دینیات میں یہ مسئلہ ہے کہ اگر کسی شخص میں ننانوے وجہ کفر کی پائی جاویں اور ایک وجہ اسلام کی ہو تو اس کو کافر نہ کہا جاوے گا، اور حدیث میں ارشاد ہے کہ کلمہ گو اور اہل قبلہ کو کافر نہ کہنا چاہیئے عن انس رضی اللہ عنہ انہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صلی صلوٰتنا واستقبل قبلتنا واکل ذبیحتنا فذلک المسلم الذی لہ ذمۃ اللہ وذمۃ رسولہ فلا تخفروا اللہ فی ذمتہ۔ دوسری حدیث یہ ہے من قال لا الٰہ الا اللہ دخل الجنۃ اور رسالہ استنکاف المسلمین میں دربارہ ترک موالات مرزائیاں جو فتوی علماء دین نے مفتی بہ مرزا غلام احمد قادیانی اور ان کے معتقدین و مبایعین پر کفر کے لگائے ہیں ان کو جھوٹا بتلاتے ہیں اور حسب ذیل آیات کو پیش کرتے ہیں ولا تنازعوا فتفشلوا وتذھب ریحکم۔ واعتصموا بحبل اللہ جمیعا ولا تفرقوا اور مرزا کے مسلمان ہونے کے ثبوت میں ایک پرچہ بھی جس پر چند مبایعین و مصدقین کے دستخط ہیں پیش کرتے ہیں جو ہمرشتہ ہذا ہے۔ اب علماء کرام سے یہ عرض ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد ہے تو مرزا اور اس کے معتقدین بھی اہل قبلہ اور کلمہ گو ہیں علماء دین ان پر کفر کا فتوی کیوں لگاتے ہیں اور پرچہ منسلکہ پر اعتبار کرنا چاہیئے یا نہیں۔ اور جو شخص مرزا اور اس کی

---

[1] اذا انکر الرجل آیۃ من القرآن او سخر بآیۃ من القرآن او عاب کفر (عالمگیری مصری ص ۲۶۶ ج ۲) من انکر القیامۃ او الجنۃ او النار یکفر۔ عالمگیری ص ۲۷۴ ج ۲ ؛ ظفیر

جماعت کو مسلمان سمجھے اور اس کی نسبت کیا حکم ہے۔ اور اس کے پیچھے نماز پڑھنی درست ہے یا نہیں۔

الجواب:- مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے اتباع ومریدین کے کفر وارتداد میں کچھ شبہ اور تردد نہیں ہے۔ اس میں ایک وجہ بھی اسلام کی باقی نہیں رہی تمام وجوہ کفر وارتداد کی ہیں۔ کیونکہ انبیاء علیہم السلام میں سے کسی پیغمبر کی توہین باتفاق کفر ہے اور سب وشتم انبیاء ارتداد صریح ہے بعد اس کے کوئی وجہ اسلام کی اس شخص میں باقی نہیں رہتی نہ توحید باقی رہتی اور نہ اقرار رسالت۔ اور تفصیل اس کی کتابوں اور رسالوں میں موجود ہے اس کو ملاحظہ کریں اور مرزا مذکور کے تمام کفریات اور عقائد باطلہ کو علماء نے جمع کر کے ایک جگہ شائع کیا ہے اور طبع کرایا ہے اس کو دیکھ لیں اور اشتہار منسلکہ بالکل کذب صریح ہے۔ اس میں مرزا کے کفر کو چھپایا گیا ہے وہ قابل اعتبار نہیں ہے۔ پس جو شخص مرزا مذکور اور اس کے اتباع کو مسلمان سمجھا اور ان کے کفر کا اظہار نہ کرے وہ جاہل وعاصی ہے اور سخت گنہ گار ہے اس کے پیچھے نماز درست نہیں ہے اس کو ہرگز امام نہ بنایا جاوے[1]۔

---

[1] والکافر بسب نبی من الانبیاء فانہ یقتل حدا ولا تقبل توبتہ مطلقا الٰی حق عبد لا یزول بالتوبۃ ومن شک فی عذابہ وکفرہ کفر وتمامہ فی الدرر (درمختار) اجمع المسلمون ان شاتمہ کافر وحکمہ القتل ومن شک فی عذابہ وکفرہ کفر الخ وفیہا من نقص مقاما لرسالۃ بان سبہ صلی اللہ علیہ وسلم او بفعل بان بغضہ بقلبہ قتل حدا الخ لکن صرح فی اخر الشفاء بان حکمہ کالمرتد (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب المرتد ص۳۳۰ ج۳ و ص۳۳۲) ظفیر

اللہ ورسول اور دین اسلام کا منکر کافر ہے

سوال (۵۹) ایک شخص سے قربانی عید الاضحیٰ کے متعلق مشورہ کیا گیا اس نے جواب دیا کہ میں اس کام میں شریک نہیں ہوسکتا اور خدا اور رسول سے اور دین اسلام سے بھی منکر ہوں باوجودیکہ وہ مسلمان پابند صوم وصلوٰۃ ہے اس کی نسبت کیا حکم ہے۔

الجواب: جو شخص ایسا کلمہ کفر کا کہے کہ معاذ اللہ وہ شخص خدا تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور دین اسلام سے منکر ہے تو وہ کافر ہے اور اسلام سے خارج ہے[1] اس کو لازم ہے[2] کہ توبہ کرے اور تجدید اسلام وتجدید نکاح کرے اور آئندہ ایسا کلمہ زبان سے نہ نکالے فقط۔

چیچک کو دیوی تصور کرنا اور چڑھاوا چڑھانا امور شرکیہ میں سے ہے

سوال (۶۰) چیچک کے دورہ میں لوگ چیچک کو مرض تصور نہیں کرتے بلکہ ایک دیوی کا تصور کرتے ہیں اور اس کا نام بھی تعظیم سے لیتے ہیں۔ اور ہندو عورتوں کو جمع کرکے ان کے مذہب کے موافق رسوم ادا کرتے ہیں اور دریا کے کنارے گانا بجانا ہوتا ہے اور چڑھاوا چڑھاتے ہیں۔ جو لوگ مرد یا عورت اس قسم کی رسوم کرتے ہیں وہ کافر ومرتد ہیں یا نہیں اور وہ اپنی عورتوں سے نکاح پھر سے کریں یا کیا۔

---

[1] من شك في ايمانه فهو كافر، ومن لا يرضى من الايمان فهو كافر (عالمگیری مصری موجبات الکفر ص ۲۵۷ ج ۲) ظفیر۔ [2] ما يكون كفرا اتفاقا يبطل العمل والنكاح واولاده اولاد زنا وما فيه خلاف يؤمر بالاستغفار والتوبة وتجديد النكاح (درمختار) ذكر في نور العين ويجدد بينهما النكاح ان رضيت زوجته بالعود اليه والا فلا تجبر قوله والتوبة اى تجديد الاسلام (رد المحتار باب المرتد ص ۳۹۲ ج ۲) ظفیر۔

الجواب :- جو عورتیں اور مرد ایسے رسوم کو ادا کرتے ہیں وہ فاسق و عاصی ہیں ان کو توبہ کرنا چاہیئے اور کافر و مرتد کہنے میں ان کے احتیاط کرنی چاہیئے اگر رسوم مذکورہ کے رسوم شرکیہ ہونے میں کچھ کلام نہیں ہے تاہم تکفیر میں احتیاط کرنا بہتر ہے کیونکہ فقہاء نے اس بارہ میں ایسا ہی لکھا ہے اور تکفیر میں بہت احتیاط کرنے کا حکم دیا ہے، لیکن تجدید نکاح بہتر اور احوط ہے اور تا وقتیکہ وہ لوگ امور مذکورہ و رسوم شرکیہ سے تائب نہ ہوں ان سے علیحدگی اور مقاطعت مناسب ہے۔[1]

سوال (۶۱) جو شخص اپنے ایسے وعظ میں (وید و قرآن میں جو فرق کا قائل نہ ہو) قوم مسلم و دیگر اقوام مثل ہنود کا اجتماع ہو مسلمانوں کو مخاطب ہو کر فرماتا کہ ہنود اور مسلمانوں میں کوئی فرق نہیں، ہم لوگ اپنے عقائد جاہلانہ سے آپس میں تفریق ڈالتے ہیں سہ

نہ جا جاہل کی باتوں پر اگر تو دہن کا پکا ہے۔

اسی پتھر کا بت خانہ اسی پتھر کا مکہ ہے۔

نعوذ باللہ من ذلک۔ اور نیز اذان و ناقوس میں بھی کوئی فرق نہیں اور ہنود کی مذہبی کتاب کو قرآن مجید سے تطابق دے کر کہا جاتا ہے کہ ان دونوں کے حکم میں کچھ فرق نہیں۔ اس صورت میں شرعاً کیا حکم ہے۔

[1] اعلم انہ لا یفتی بکفر مسلم امکن حمل کلامہ علی محمل حسن او کان فی کفرہ خلاف الخ و فی الدرر وغیرہا اذا کانت فی المسئلۃ وجوہ توجب الکفر و واحد یمنعہ فعلی المفتی المیل لما یمنعہ (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب المرتد ص ۳۹۱ ج ۳) وما فیہ خلاف یومر بالاستغفار والتوبۃ وتجدید النکاح وظاہرہ انہ امر احتیاط (رد المحتار باب المرتد ص ۳۹۱ ج ۳) ظفیر۔

الجواب:- یہ کلمات کفر کے ہیں ایسا اعتقاد رکھنے والا اور ایسے اعتقادات کی تعلیم دینے والا مسلمان نہیں ہے کافر و مرتد ہے۔ وہ شخص پیر بنانے کے لائق نہیں ہے[1]۔ اور عالم کہلانے کا مستحق نہیں ہے بلکہ فاسق و مبتدع بلکہ کافر و مرتد ہے مسلمانوں کو اس کے مکائد سے احتراز لازم ہے اور اس کے کلمات کفریہ سننے سے احتراز واجب ہے

آنحضرتؐ کو الوہیت کا درجہ دینا اور اعتقاد رکھنا کفر ہے

سوال (۶۲) جو شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں ایسے الفاظ کہے جن سے شرک و بدعت کی بو آتی ہو وہ شخص کیسا ہے مثلاً یہ شعر پڑھے ؎

قطرہ دریا میں گر کر فنا ہو گیا   بندہ وحدت میں جا کر خدا ہو گیا

خدا تعالیٰ ازل سے وحدہ لاشریک تھا لیکن بعد میں اس نے اپنے روبرو آئینہ رکھا تو پھر خدا جیسا ایک دوسرا ہو گیا۔ نستغفر اللہ۔

الجواب:- ایسا اعتقاد رکھنا کفر ہے اور ایسے اشعار پڑھنا حرام ہے[2]

نماز روزہ کا منکر اور علماء کو گالی دینے والا کافر ہے

سوال (۶۳) زید نے کہا کہ میں نماز روزہ کا قائل نہیں۔ اور ایک فتویٰ حرمت مصاہرۃ کا اس کے سامنے پیش کیا گیا اس نے برجستہ کہا کہ میں اس کو نہیں مانتا علماء کو فحش گالی دے کر کہا کہ علماء جھوٹے ہیں اور جو حرمت مفتی بہ تھی ان کو حلال سمجھتا ہے، ان

---

[1] ومن اعتقد ان الایمان والکفر واحد فھو کافر و من لا یرضی من الایمان فھو کافر ومن یرضی بکفر نفسہ فقد کفر (عالمگیری مصری مرجبات الکفر ص ۲۵۷ ج ۲) ظفیر

[2] ذکر الحنفیۃ تصریحا بالتکفیر باعتقاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعلم الغیب لمعارضۃ قولہ تعالیٰ قل لا یعلم من فی السموٰت والارض الغیب الا اللہ (شرح فقہ اکبر ص ۱۸۵)

صورتوں میں اس پر فتویٰ تکفیر ہوگا یا نہیں، اور فتویٰ تکفیر ہونے پر اس کی بیوی اگر تجدید نکاح پر کسی طرح راضی نہ ہو یا بوجہ اس کے کہ زید کے لڑکے نے زید کی بیوی کے ساتھ سوائے زنا کے جمیع دواعی زنا بشہوت کئے ہوں جس کی وجہ سے یہ فتویٰ علماء زید پر حرام ہوگئی ہو اور تجدید نکاح نہ کرے تو دوسرے شخص کے ساتھ نکاح جائز ہوگا یا نہیں۔

الجواب:- زید کے یہ کلمات تو کفر کے ہیں[1] مگر احتیاطاً و بسبب گنجائش تاویل و تضعیفاً زید کی تکفیر نہ کی جاوے گی، کما حققہ الفقہاء شامی اور جب کہ حکم کفر وارتداد کا زید پر جاری نہ ہوگا تو اس کی زوجہ کا نکاح بھی فسخ نہ ہوگا البتہ احتیاطاً تجدید ایمان و تجدید نکاح کر لینا چاہیئے اگر عورت تجدید نکاح پر راضی نہ ہو تو بدون نکاح جدید کے بھی وہ عورت زید کی زوجہ ہے اسکے نکاح سے خارج نہیں ہوئی اذ کلا سے موجود دوسرے شخص کے نکاح اسکا درست نہیں ہے[2]

قادیانی اور اس کے پیروکار کافر ہیں

سوال (۶۴) مرزا غلام احمد قادیانی کے پیروکار مسلمان ہیں یا کافر برتقدیر ثانی اگر باپ سنی حنفی ہو اور اس کا بیٹا قادیانی ہوگیا ہو تو یہ بیٹا شرعاً باپ کا وارث ہوگا یا نہیں۔

الجواب قادیانی اور اس کے اتباع کافر ہیں[3] اور یہ منصوص ہے کہ کافر مسلمان کا وارث نہیں ہوتا[4]۔

---

[1] والاصل ان من اعتقد الحرام حلالاً فان حراماً لغیرہ لا یکفر وان کان لعینہ فان دلیلہ قطعیا کفر والا فلا وقیل التفصیل فی العالم اما الجاهل فلا یفرق بین الحرام لعینہ ولغیرہ وانما الفرق فی حقہ ان ما کان قطعیا کفر به والا فلا فیکفر اذا قال الخمر لیس بحرام (رد المحتار باب المرتد ص ۲۹۳ ج ۴) [2] ان ما یکون کفرا اتفاقا سطل العمل والنکاح وما فیہ خلاف یومر بالاستغفار والتوبة و تجدید النکاح وظاهرہ انہ امر احتیاط (رد المحتار باب المرتد ص ۲۹۱ ج ۴) [3] وفی الخیر ودعوی النبوة بعد نبینا صلی الله علیه وسلم کفر بالاجماع (شرح فقہ اکبر ص ۲۰۲) [4] مختصر۔

یہ کہنا کہ ایمان رہے یا جائے تعزیہ بنائیں گے

سوال (۶۵) تعزیہ کی اعانت پر کسی کو مجبور کرنا اور یہ کہنا کہ ایمان رہے یا جائے اس کو نہ چھوڑیں گے کیسا ہے

الجواب:۔ ایسے کلمات کے قائل کے ایمان کے زوال کا خوف ہے۔[1]

خلفاء راشدین اور حضرت صدیقہؓ پر تہمت لگانے والا کافر ہے

سوال (۶۶) خلفاء راشدین اور اہل بیت مطہرہ یعنی حضرت عائشہ صدیقہ کی شان مبارک میں جو شخص الفاظ نا ملائم یا دشنام یا برا کہتا ہو اور تہمت لگاتا ہو وہ دائرہ اسلام میں ہے یا نہیں (۲) ایسے شخص کے ہاتھ کا ذبیحہ درست ہے یا نہیں اور تعلق دوستانہ و ہمدردی رکھنا اور کھانا کھانا وغیرہ جائز ہے یا نہیں (۳) اور جو شخص ایسے شخص سے میل جول رکھتا ہو اس سے میل جول رکھنا جائز ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ (از ۱ تا ۳) خلفاء راشدین سب و شتم کو بھی بہت سے علماء و فقہاء نے کافر کہا ہے اور بالخصوص حضرت عائشہ صدیقہؓ پر تہمت رکھنے والوں اور افک کے قائلین کو باتفاق کافر کہا ہے کیونکہ اس میں نص قطعی کا انکار ہے۔[2] پس اس شخص کا ذبیحہ درست نہیں ہے اور اس سے تعلق و محبت رکھنا درست نہیں ہے اور جو شخص اس سے میل جول رکھے وہ عاصی و فاسق ہے توبہ کرے۔

جمعہ کی نماز کو شر و فساد کی نماز کہنا کفر ہے

سوال (۶۷) اگر کوئی شخص از روئے تحقیر کہہ دے کہ نماز جمعہ شر و فساد کی نماز ہے تو کیا حکم ہے۔

---

[1] استحلال المعصیۃ کفر (شرح فقہ اکبر ص ۱۹۹) ظفیر

[2] من سب الشیخین او طعن فیہما کفر ولا تقبل توبتہ وھو المختار للفتویٰ (درمختار) نعم لا شک فی تکفیر من قذ ف السیدۃ عائشۃ رضی اللہ عنہا او انکر صحبۃ الصدیق او اعتقد الالوہیۃ فی علیؓ الخ (رد المحتار باب المرتد ص ۳۲۷ و ص ۳۲۸) ظفیر

الجواب :- یہ کلمہ کفر ہے اور وہ شخص کافر و مرتد ہے والعیاذ باللہ تعالیٰ[1]

سوال (۶۸) ایک نمازی نے ایک بے نمازی کو واسطے نماز پڑھنے کے کہا اس نے ناصح کو برا بھلا کہا اور یہ کہا کہ ہم کافر ہیں وہ کافر ہوا یا نہیں اس کے ساتھ کھانا پینا جائز ہے یا نہیں۔ *(یہ کہنا کہ ہم کافر ہیں کیا حکم ہے)*

الجواب :- جب کہ اس شخص نے یہ کلمہ کہا کہ ہم کافر ہیں معاذ اللہ تو وہ شخص کافر ہو گیا۔ پس اگر وہ توبہ اور تجدید ایمان نہ کرے تو مسلمان اسکے مرنے جینے میں شریک نہ ہوں[2]۔

سوال (۶۹) جو شخص مسلمان اپنا کام حرج ہونے کی وجہ سے جب کہ بارش برستی ہو اور اس کے کام میں خلل پڑتا ہو نقصان ہونے کی وجہ سے خداوند تعالیٰ کو گالی دیوے اور منع کرنے سے بھی باز نہ آدے والعیاذ باللہ ایسے شخص کے واسطے شرعاً کیا حکم ہے۔ *(اللہ تعالیٰ کی شان میں گالی دینے والا کافر ہے)*

الجواب :- وہ شخص جو ایسی گستاخی کرے کافر ہے، تجدید اسلام و تجدید نکاح اس کو لازم ہے[3]۔

---

[1] وکذا الاستهزاء على الشريعة الغراء كفر لان ذالك من امارات تكذيب الانبياء (شرح فقه اكبر ص۱۸۶) نماز چیزے نیست او قال نماز کرا کنم مادر و پدر من مردہ انذ یکفر (عالمگیری مصری ص۲۶۸ ج۲) [2] ومن اعتقد ان الایمان والکفر واحد فهو کافر ومن لا یرضی من الایمان فهو کافر (ایضاً ص۲۵۷ ج۲) [3] والكافر بسب نبي من الانبياء فانه يقتل حدا ولا تقبل توبته مطلقا ولو سب الله تعالى يكفر اذا وصف الله تعالى بما لا يليق به او سخر باسم من اسمائه الخ (عالمگیری موجبات الکفر ص۲۵۹ ج۲)

گواہوں نے گواہی دی کہ فلاں مرتد ہے اور مرتد انکار کرتا ہے کیا حکم ہے

سوال (۷۰) زید نے ایک استفتار کے جواب میں ہندہ اور اس کے معاونین پر شرعی حیثیت سے کفر اور ارتداد کا حکم اور فتوی دے کر اہل اسلام کو اس امر کی تاکید کی تھی کہ وہ ہندہ اور اس کے معاونین سے تمام تعلقات قطع کر دیں چنانچہ اس پر بستی کے مسلمانوں نے عملدرآمد شروع کر دیا تھا اب جب کہ ہندہ کے معاونین اس مقاطعہ پر سخت ذلیل و رسوا ہوئے تو انھوں نے صحیح واقعات پر پردہ ڈال کر اپنی برأت کے لئے چند سوالات بصورت استفتار بعض مشہور علمار کرام کی خدمت میں بھیجے، علمار کرام نے چونکہ واقعات صحیحہ سے قطعی بے خبر تھے سوالات کے مطابق جوابات ارقام فرما دیئے، پھر مستفتی نے اپنے اس استفتار کو مع جوابات زید کے سامنے جو پیشتر صحیح واقعات پر کفر کا فتوی دے چکا تھا پیش کیا جس پر زید نے بے تکلف دستخط کر دیئے گویا غیر واقعی سوالات کی موافقت با وجود پورا علم ہونے کے دیدہ دانستہ کی اور فتنہ عظیم پھیلا دیا۔ آیا زید کا رویہ عند الشرع کیسا ہے، زید مسلمان ہے یا کافر یا فاسق نماز اس کے پیچھے کیسی ہے۔

الجواب:۔ اصل یہ ہے کہ مفتی اور اس کے مصدق کے سامنے جو کچھ واقعہ پیش کیا جاوے گا وہ اس کے موافق جواب دے گا یا تصدیق کرے گا پس جو شخص موجبات کفر سے انکار کرے اور اس امر کا اقرار کرے کہ میں نے وہ افعال نہیں کئے جو میری طرف منسوب کئے جاتے ہیں تو اس حالت میں یہی جواب دیا جاوے گا کہ شخص مذکور کافر نہیں ہے۔ فقہار نے یہاں تک لکھا ہے کہ اگر معتبر گواہوں سے کسی شخص کا مرتد ہونا معلوم ہو لیکن وہ انکار کرے کہ میں نے یہ امور جو موجب ارتداد ہیں نہیں کئے ہیں تو موافق اس کے قول کے اس

کو چھوڑ دیا جاوے گا اور اس سے کچھ تعرض نہ کیا جاوے گا، در مختار میں ہے شھدوا
علی مسلم بالردۃ وھو منکر لایتعرض له لا للتکذیب الشھود العدول بل لان
انکارہ توبة ورجوع الخ[1] اس عبارت کا حاصل یہ ہے کہ اگر کسی مسلمان پر
گواہان عادل کی گواہی سے کفر وارتداد ثابت ہو اور وہ اس سے انکار کرے تو
اس سے کچھ تعرض نہ کیا جاویگا نہ اس لئے کہ عادل گواہوں کو جھوٹا سمجھا گیا بلکہ
اس وجہ سے کہ اس شخص کا انکار کرنا یہ توبہ ہے اور رجوع ہے پس موافق بیان
سائل کے جب کہ کسی عالم نے کوئی فتویٰ لکھا اور اس جواب پر زید نے دستخط کردیئے
اور اس کی تصدیق کی تو اس کا حاصل یہ ہے کہ اس بیان کے موافق یہ جواب صحیح
ہے چنانچہ اسی معاملہ مذکورہ میں جو فتویٰ سہارنپور سے عدم تکفیر کا لکھا گیا ہے وہ
وہ یہاں بھی آیا تھا اور اس پر یہاں سے ان الفاظ سے تصدیق کی گئی ہے کہ جو
لوگ اس عورت مرتدہ کو حکم ارتداد کرنے والے اور اس کے معین ہیں ان پر کفر کا
فتویٰ بحالہ ہے اور جو لوگ اس امر میں اس کے معاون نہیں ہیں اور اس عورت
کے ارتداد پر راضی نہیں ہیں وہ کافر نہیں ہیں لہٰذا زید کے دستخط کرنے کا بھی یہی مطلب
ہے اور اس وجہ سے احقر کی رائے میں اس پر شرعاً کچھ مواخذہ نہیں ہے۔ اور
لعن وطعن کرنا زید پر اس وجہ سے روا نہیں ہے کیونکہ اگرچہ زید کو علم ہو کہ فلاں
شخص اس امر میں شریک ہے لیکن جب کہ وہ اس سے انکار کرے تو موافق
تصریح صاحب در مختار کے اس کو کافر نہ کہا جاوے گا۔

نماز کی تحقیر کفر ہے　**سوال (۱۷)** ہندہ بوقت نماز با دختر زید جنگ وجدال می
کرد زن دیگر گفت کہ اے ہندہ مرداں نماز می خوانند تو خاموش باش، ہندہ تحقیراً
واستخفافاً در جواب گفت کہ نماز بر فرج وموئے فرج۔ دریں صورت ہندہ کافرہ

---

[1] الدرالمختار علی هامش رد المحتار باب المرتد ص۳۰۳ ج۳ ظفیر

شدیانہ۔

(۲) احد الزوجین کے ارتداد سے نکاح فسخ ہوجاتا ہے | عورت کے کلمۂ کفر کہنے سے نکاح فسخ ہوتا ہے یا نہیں

(۳) کلمۂ کفر سے آدمی کافر ہوجاتا ہے | کلمۂ کفر کہنے سے آدمی کافر ہوتا ہے یا نہیں۔

(۴) مرتد کسے کہتے ہیں | اگر کلمۂ کفر کہنے سے کافر ہوگیا تو اس کو مرتد کہیں گے یا کیا۔

الجواب:۔ یہ کلمۂ کفر کا ہے[1]

(۲) نکاح فسخ ہوجاتا ہے[2]

(۳) کلمہ کفر کہنے سے کافر ہوجاتا ہے۔

(۴) اس کو مرتد کہیں گے۔

خنزیر دیوی پر چڑھایا کفارہ کی شکل کیا ہو | **سوال** (۲۷) زید نہایت مہلک عارضہ میں مبتلا ہوگیا اور بعض کے کہنے سے معلوم ہوا کہ کسی دشمن نے اس کو موٹھ ماری ہے اس کو اپنے مرنے کا پورا یقین ہوگیا، بعض مشرکین کے اغواء سے بچہ خنزیر منگا کر دیوی پر چڑھایا۔ برادری نے اس کو علیحدہ کردیا ہے اس لئے کیا کفارہ ہے۔

الجواب:۔ کفارہ شرعی یہی ہے کہ وہ استغفار کرے اور تجدید اسلام کرے اور کلمہ شہادت پڑھے اور اپنے فعل پر نادم اور مستغفر ہو اور آئندہ ایسی حرکت نہ کرے وعدہ صادقہ ہے وھو الذی یقبل التوبة عن عبادہ ویعفو عن السیئات و یعلم ما تفعلون الآیۃ[3]

---

[1] لان مناط التکفیر ھو التکذیب والاستخفاف عند ذلک ردالمحتار باب المرتد ص ۳۹۳ ج ۳ ظفیر [2] وارتداد احدھما فسخ عاجل الدرالمختار علی ھامش ردالمحتار باب نکاح الکافر ص ۵۲۶ ج ۲ ظفیر [3]

اصحاب ثلاثہ کو کافر کہنے والا کافر و مرتد ہے

سوال (۴۳) اصحاب ثلثہ رضی اللہ عنہم کو جو شخص کافر کہے اس کی امامت و بیعت ادا ان کے ساتھ کھانا پینا جائز ہے یا نہ۔

الجواب:۔ شخص مذکور کافر ہے چنانچہ شامی میں ہے نقل فی البزازیۃ عن الخلاصۃ ان الرافضی اذا کان یسب الشیخین و یلعنہما فھو کافر ج۳ ص۳۰۳ [۱] ان لوگوں کی تعلیم و تلقین کے موافق عمل کرنا اور ان کو اپنا امام و پیشوا بنانا قطعاً جائز نہیں قال اللہ تعالیٰ ومن یبتغ غیر الاسلام دینا فلن یقبل منہ وھو فی الآخرۃ من الخاسرین [۲] اور ایسے گمراہ لوگوں سے قطع تعلقات کرنا ضروری ہے قال اللہ تعالیٰ فلا تقعد بعد الذکری مع القوم الظلمین [۳]۔ لہٰذا حتی الامکان ان کے ساتھ نشست و برخاست سے احتراز کرنا چاہیئے

کل گناہ خدا کے سر کہنا کفر ہے

سوال (۴۴) رحمان نے مولوی احمد شاہ سے سوال کیا کہ اگر شاہدین جھوٹی اور صادق شہادت ظاہر کر کے کوئی حقیقت ضائع کر دیویں جس کی وجہ سے تمام عمر حرام و گنہ گاری زائد ہوتی جاوے تو تمام عمر کے گناہ کس کے سر پڑیں گے۔ مولوی احمد شاہ نے جواب دیا کہ یہ کل گناہ خدا تعالیٰ کے سر پڑیں گے والعیاذ باللہ تعالیٰ۔ اس بارہ میں شرعی حکم کیا ہے۔

الجواب:۔ مسئلہ یہ ہے کہ اگر گواہوں نے جھوٹی گواہی دے کر کسی کی حق تلفی کی اور حاکم شرعی نے ان گواہوں کی گواہی پر ناحق کسی کی ملک دوسرے کو یعنی

---

[۱] ردالمحتار باب المرتد ج۳ ص۳۰۳

[۲] آل عمران۔ ۸۵۔

[۳] الانعام۔ ۶۸۔

مدعی کاذب کو دلوا دی تو گنہ اس کا ان گواہوں پر ہے اور اس مدعی پر ہے حاکم پر گنہ نہیں ہے کما ورد فی الحدیث معرحا بانہ قطعۃ من نار فی حق المدعی الکاذب[1] وقال اللہ تعالیٰ واجتنبوا قول الزور حنفاء للہ غیر مشرکین بہ[2] اور یہ مقولہ مولوی احمد شاہ مذکور کا غلط اور جہل صریح ہے اور کلمۂ کفر کا ہے والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

نماز پڑھنے والے کو کافر سمجھنا **سوال (۵۷)** زید جو مدعی اسلام ہے اس امر کا قائل ہے کہ نماز کا پڑھنے والا کافر ہے۔ علماء کی غلطی کے باعث یہ نماز ایجاد ہوئی ہے ورنہ شریعت میں کہیں اس کا نام و نشان بھی نہیں ہے اللہ کی یاد اور اس کی عبادت دل میں ہونی چاہیئے۔ ایسے شخص کے لئے اور جو لوگ اس کے ہم خیال ہوں ان کے لئے شرعاً کیا حکم ہے۔

الجواب:- شخص مذکور اور اس کے اتباع وہم عقیدہ لوگوں کے کفر وارتداد میں کچھ شبہ اور تامل نہیں ہے[3] ان کے ساتھ معاملہ کفار و مرتدین کا سا ہونا چاہیئے اور اہل اسلام ان کو اپنی جماعت سے علیحدہ کر دیں اور ان کے ساتھ کوئی تعلق باقی نہ رکھیں

خدائی کا دعویٰ کفر ہے **سوال (۷۶)** ایک شخص نے مجھ سے تین مرتبہ یہ لفظ کہا

---

[1] ... [2] الحج - ۱۱ -

[3] من جحد فرضا مجمعا علیہ کالصلوۃ والصوم والزکوۃ والغسل من الجنابۃ کفر (شرح فقہ اکبر ص۲۱۳) ظفیر [4] اذا انکر الرجل آیۃ من القرآن او سخر بآیۃ من القرآن او عاب کفر (عالمگیری مرجبات الکفر ص۲۲۶) ظفیر وکذا الاستھزاء علی الشریعۃ الغراء کفر (شرح فقہ اکبر ص۱۸۱) ظفیر۔

کہ میں تیرا خدا ہوں والعیاذ باللہ تعالیٰ اس شخص کے متعلق کیا فتویٰ ہے۔

الجواب:- اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ومن یقل منھم انی الٰہ من دونہ فذلک نجزیہ جھنم کذلک نجزی الظلمین[1]۔ (ترجمہ) اور جو کوئی ان میں سے یہ کہے کہ میں خدا ہوں اللہ کے سوا پس اس کی سزا دوزخ ہے ہم اسی طرح ظلم کرنے والوں کو سزا دیتے ہیں۔ پس اس آیت سے واضح ہے کہ شخص مذکور کافر و ظالم ہے اگر وہ توبہ نہ کرے تو اس کے ساتھ کھانا پینا ملنا جلنا درست نہیں ہے۔

ہندؤں کے ذریعہ چڑھاوا چڑھانا معصیت اور فسق ہے

سوال (۷۷) ایک مسلمان لڑکا بیمار ہوا اس کے والدین نے سیتلا ماتا یعنی ایک بت کی منت مانی کہ ہمارا لڑکا اچھا ہو جاوے گا تو ایک بکرا چڑھاویں گے بعد شفا ہونے کے ایک بکرا منت کا کسی ہندو کے ذریعہ سے بت پر لے جا کر کاٹا گیا اور گاؤں کے ہندو لوگوں میں تقسیم ہوا۔ لڑکے کے والدین کا اسلام و نکاح باقی رہا یا نہ۔

الجواب:- وہ دونوں عاصی و فاسق ہوئے توبہ و استغفار کریں اور تجدید نکاح کر لینا اچھا ہے اور احوط ہے[2]۔

کہنا کہ اس وقت مجھے دنیا و عاقبت کچھ نہیں سوجھتی کیا حکم ہے

سوال (۷۸) زید و بکر میں باہم منازعت ہوئی زید نے کہا میں خودکشی کر کے اس کو قید کراؤں گا عمرو نے زید کو سمجھایا کہ ایسا نہ کرنا ورنہ عاقبت میں سخت سزا ہوگی، زید نے کہا کہ اس وقت مجھے دنیا اور عاقبت کچھ نہیں سوجھتی ہے اس کلمہ سے زید کافر ہوا یا نہ۔

---

[1] الانبیاء - ۲۔

[2] وما فیہ خلاف یومر بالاستغفار والتوبۃ وتجدید النکاح (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب المرتد ص ۳۹۲ ج ۳ ط ...)

الجواب:۔ اس کلمہ میں خوف کفر ہے مگر چونکہ تاویل ممکن ہے اس لئے کافر نہ کہا جاوے گا، بہرحال تجدید ایمان و تجدید نکاح بہتر ہے[1]۔

میں عیسائی ہوں یہ کلمہ کفر ہے

سوال (۷۹) جو شخص یہ کہے کہ میں عیسائی ہوں اس کے یہاں کھانا جائز ہے یا نہیں، اگر کسی نے بھول کر کھا لیا تو اس کے لئے کیا حکم ہے۔

الجواب:۔ وہ شخص کافر ہو گیا اس کے ساتھ کھانا پینا جائز نہیں ہے اگر بھول کر کھا لیا تو گناہ نہیں ہے آئندہ ایسا نہ کرے[2]۔

کلمہ کا اس طرح پڑھنا لا الٰہ الا اللہ ابوبکر وعثمان وعلی محمد رسول اللہ

سوال (۸۰) اگر کوئی شخص کلمہ طیبہ کے ساتھ صحابہ کرام کے نام کو ملا کر پڑھے بایں طور لا الٰہ الا اللہ ابوبکر وعمر وعثمان وعلی ومحمد رسول اللہ۔ تو وہ کافر ہو گیا یا گنہگار، اگر کافر نہیں تو جو لوگ اس کو کافر کہتے ہیں ان کے لئے کیا حکم ہے۔

الجواب:۔ کتب فقہ میں تصریح ہے اگر کسی کلام وغیرہ میں ننانوے وجوہ کفر کے ہوں اور ایک وجہ اسلام کی ہو اگرچہ وہ ضعیف ہو تو مفتی کو اس قائل کے اسلام کی طرف مائل ہونا چاہیئے اور باوجود امکان تاویل تکفیر مسلم کی طرف مبادرت نہ کرنی چاہیئے اور فتویٰ کفر کا نہ دینا چاہیئے بناءً علیہ شخص مذکور کو کافر نہ کہا جاوے گا[3] لیکن ایسے کلام موہوم سے جس میں خوف کفر ہو آئندہ

---

[1] اذا اطلق کلمۃ الکفر عمداً لکنہ لم یعتقد الکفر قال بعض اصحابنا لا یکفر الخ وقال بعضھم یکفر وھو الصحیح عندی لانہ استخف بدینہ اھ (رد المحتار باب المرتد ص ۲۹۳ ج ۳) ظفیر

[2] ایضاً۔ ظفیر

[3] وفی الخلاصۃ وغیرھا اذا کان فی المسئلۃ وجوہ توجب التکفیر ووجہ واحد یمنعہ فعلی المفتی ان یمیل الی الوجہ الذی یمنع التکفیر تحسینا للظن بالمسلم وفی التتارخانیۃ لا یکفر بالمحتمل لان الکفر نھایۃ فی العقوبۃ فیستدعی نھایۃ فی الجنایۃ ومع الاحتمال لا نھایۃ اھ (رد المحتار باب المرتد ص ۲۹۳ ج ۳) ظفیر

کو احتیاط کرنی چاہیئے اور تاویل اس کلام میں یہ ممکن ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صرف محمد کی خبر ہو یعنی پورا کلمہ اس طرح ہو لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور اس کے درمیان میں شخص مذکور نے اپنی جہالت سے ابو بکر و عمر و عثمان و علی زیادہ کر دیا۔ گو یا یہ مطلب ہے کہ یہ حضرات خلفاء برحق ہیں اور ان کی خلافت کا اعتقاد کرنا چاہیئے، بہر حال آئندہ ایسے الفاظ سے سخت احتراز کرنا چاہیئے اور ایسے کلام کے ساتھ جو کہ موہم کفر ہو کبھی تکلم نہ کرنا چاہیئے۔

مسجد میں پیشاب کردوں کہنا کفر ہے

سوال (۸۱) ایک شخص نے مسجد کے متعلق یہ الفاظ کہے کہ مسجد کیا میری سسری کا ہے اور مسجد میں میں پیشاب کردوں اور سور کاٹ کر ڈالدوں والعیاذ باللہ تعالیٰ اس صورت میں اس شخص کیلئے کیا حکم ہے۔

الجواب:۔ یہ کلمات اس شخص کے کفر کے کلمات ہیں اس کو توبہ کرنا اور تجدید اسلام اور تجدید نکاح کرنا لازم ہے اور جب تک وہ توبہ نہ کرے اس سے قطع تعلق کردیں۔[1]

قرآن پر پیشاب کردونگا یہ کہنا کفر ہے

سوال (۸۲) زید و ہندہ میں تکرار ہوا ہندہ نے کہا میں قرآن لے کر بددعا کروں گی زید نے کہا میں تمہاری قرآن پر پیشاب کردوں گا نعوذ باللہ من ذلک، اس صورت میں کیا حکم ہے۔

الجواب:۔ اس صورت میں زید کافر و مرتد ہو گیا[2] اور اس کا نکاح اب

---

[1] اذا اطلق الرجل کلمۃ الکفر عمدا لکنہ لم یعتقد الکفر قال بعض اصحابنا لا یکفر الخ وقال بعضھم یکفر وھو الصحیح عندی لانہ استخف بدینہ (رد المحتار باب المرتد ص ۲۹۳ ج ۳) ظفیر

[2] وبالجملۃ فقد ضموا الی التصدیق بالقلب او بالقلب واللسان فی تحقق الایمان امورا الاخلال بھا اخلال بالایمان اتفاقا کسجود الصنم وقتل نبی والاستخفاف بہ وبالمصحف والکعبۃ الخ (رد المحتار باب المرتد ص ۳۹۲) ظفیر

کی زوجہ سے ٹوٹ گیا اور فسخ ہوگیا کما فی الدر المختار وارتداد احدہما فسخ عاجل[1]

نماز کی توہین کرنا کفر ہے | **سوال (۸۳)** ایک مجمع میں نماز جمعہ کا کچھ تذکرہ ہوا ایک امام نے غصہ ہو کر کہا دو رکعت دبر میں دو گے یا چار اس صورت میں اس کے لئے کیا حکم ہے۔

الجواب:- یہ کلمہ جو اس نے کہا کفر کا کلمہ ہے[2] اس کو چاہیئے کہ توبہ کرے اور تجدید اسلام اور تجدید نکاح کرے

توہین کلام اللہ کفر ہے | **سوال (۸۴)** ایک شخص کو کسی بات پر کہا جاوے کہ قرآن شریف اٹھاؤ اگر وہ کہدیوے کہ میرا آلۂ تناسل اٹھاوے گا تو اس پر کیا حکم ہوگا

الجواب:- یہ کفر کا کلمہ ہے کیونکہ توہین کلام اللہ اس سے ظاہر ہے اور وہ کفر ہے لہٰذا تجدید ایمان و تجدید نکاح اس کو لازم ہے۔

شریعت کی کچھ پرواہ نہیں کرتے یہ کہنا کفر ہے | **سوال (۸۵)** ایک مجلس میں چند آدمی ایک امر متنازع کے فیصلہ کے لئے جمع ہوئے ان میں سے ایک فریق نے شریعت حقہ کی توہین کی اور علانیہ کہا کہ ہم پنچائت کے فیصلہ کے مقابلہ میں شریعت کی کچھ پرواہ نہیں کرتے اور ہمکو ایسی مسلمانی کی ضرورت نہیں جسمیں پابندی ہو ہم رسم برادری کو شریعت کے مقابلہ میں مقدم سمجھتے ہیں آیا اس اعتقاد کے رکھنے والے اور ایسے الفاظ کے کہنے والے مسلمان رہے یا نہ، تجدید نکاح و تجدید اسلام ہونی چاہیئے یا نہ۔

---

[1] الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب نکاح الکافر ص ۵۳۹ ج ۲۔ ظفیر [2] اذا اطلق الرجل کلمۃ الکفر عمدا لکنہ لم یعتقد الکفر قال بعض اصحابنا لا یکفر الخ وقال بعضہم یکفر وہو الصحیح عندی لانہ استخف بدینہ والحاصل ان من تکلم بکلمۃ الکفر ہازلا او لاعبا کفر عند الکل لا اعتبار باعتقادہ امور الاخلال بہا اخلال بالایمان اتفاقا کسجود صنم وقتل نبی والاستخفاف بہا والمصحف: رد المحتار باب المرتد ص ۳۹۳؛ ظفیر (ایضا ص ۳۹۳)

الجواب:- الفاظ مذکورہ کہنے والے اشخاص کافر ہوگئے ان کو تجدید اسلام و تجدید نکاح و توبہ و استغفار کرنا لازم ہے اور جب تک توبہ و تجدید اسلام وغیرہ نہ کرے ان کے ساتھ ملنا جلنا درست نہیں ہے[1]

میرا مذہب اسلام نہیں ہے اس کا قائل مرتد ہے

سوال (۸۶) ایک شخص مسائل دینیہ سے واقف ہے اور نماز روزہ کا پابند لیکن جب سے اسکول کا مدرس اول ہوا اور مخالفین اسلام کی طرف سے یہ اعتراض ہوا کہ مسلمان اس رتبہ کا اب مستحق نہیں ہے اس لئے کہ تعداد ان کی پوری ہو چکی جب اس نے دیکھا کہ یہ عہدہ مجھ سے جاتا ہے تو اس نے حکام بالا سے یہ درخواست کی کہ میں مسلمان کی تعداد میں نہیں ہوں میرا مذہب اسلام نہیں ہے۔ شرعاً اس کے لئے کیا حکم ہے۔

الجواب:- حالت مذکورہ ایسی حالت اضطرار و اکراہ نہیں ہے کہ جس کی وجہ سے کلمۂ کفر کہنا اور خروج عن الاسلام کا اقرار کرنا درست ہو تاکہ وہ شخص اِلَّا مَنْ اُكْرِهَ وَقَلْبُهٗ مُطْمَئِنٌّ بِالْاِيْمَانِ میں داخل ہو کر مسلمان رہے بلکہ شخص مذکور بمجرد کہنے اس کلمہ کے کہ میرا مذہب اسلام نہیں ہے کافر ہو گیا اس کو تجدید اسلام لازم ہے اور توبہ و استغفار ضروری ہے تاکہ وہ پھر اسلام میں داخل ہو اور جماعت مومنین میں داخل ہو[2]

---

[1] وکذا الاستھزاء علی الشریعۃ الغراء کفر لان ذلک من امارات تکذیب الانبیاء (شرح فقہ اکبر ص۱۸۶) اذا قال لو امرنی اللہ بکذا لم افعل فقد کفر (عالمگیری مصری ج۲ ص۲۵۹) ملخصًا

[2] من شک فی ایمانہ الخ فھو کافر ومن اعتقد ان الایمان والکفر واحد فھو کافر ومن لا یرضی من الایمان فھو کافر ومن یرضی بکفر نفسہ فقد کفر (عالمگیری مصری ج۲ ص۲۵۷) ملخصًا۔

غیراللہ کو تعظیماً وعبادۃً سجدہ کرنا شرک ہے! **سوال (۸۷)** زید غیراللہ کے لئے سجدہ تعظیماً وعبادۃً دونوں کو حرام کہنے کے باوجود اول قسم کے سجدہ کو شرک نہیں جانتا لیکن عمر دونوں قسم کے سجدوں کو حرام اور شرک کہتا ہے کس کا قول صحیح ہے

الجواب: غیراللہ کے لئے سجدہ تعظیماً وعبادۃً کرنا حرام اور کفر ہے کیونکہ تعظیماً سجدہ کرنا بھی عبادۃً سجدہ کرنا ہے، اسی لئے درمختار میں سجدہ تعظیماً وعبادۃً دونوں کو کفر لکھا ہے اور اس میں اختلاف نہیں ہے یہ متفق علیہ کفر ہے۔ البتہ خلاف اس سجدہ میں ہے جو بطور سلام اور تحیہ کی ہو یعنی سلام کی جگہ سجدہ کیا جاوے، درمختار میں ہے وکذا تقبیل الارض بین یدی العلماء والعظماء فحرام والفاعل والراضی بہ آثمان لانہ یشبہ عبادۃ الوثن وھل یکفران علی وجہ العبادۃ والتعظیم کفروان علی وجہ التحیۃ لا وصار آثما ومرتکبا للکبیرۃ انتہی انتہی وفی الشامی وذکر الصدر الشہید انہ لایکفر بھذہ السجود لانہ یرید بہ التحیۃ وقال شمس الائمۃ السرخسی ان کان لغیراللہ تعالی علی وجہ التعظیم کفر قال القہستانی وفی الظہیریۃ یکفر بالسجدۃ مطلقا۔[1] پس معلوم ہوا کہ اختلاف جو کچھ ہے وہ سجدہ تحیہ میں ہے اور سجدہ عبادت اور تعظیم باتفاق کفر ہے، پس درحقیقت یہ دو قسم نہیں ہیں کیونکہ سجدہ عبادۃ

وتعظیم باتفاق کفر ہے، پس درحقیقت یہ دو قسم نہیں ہیں کیونکہ سجدہ عبادۃ

اور تعظیم کو فقہاء ایک ہی قسم شمار فرماتے ہیں اور اس کو کفر فرماتے ہیں لہذا اس میں قول عمر صحیح ہے البتہ سجدہ تحیہ میں اختلاف ہے کہ وہ کفر ہے یا نہیں

---

[1] الدرالمختار علی ھامش ردالمحتار کتاب الحظر والاباحۃ ۔ ظفیر

[2] دیکھئے ردالمحتار کتاب الحظر والاباحۃ ۳۰۸/۵ ۔ ظفیر

اور حرام کبیرہ ہونے میں کچھ خلاف نہیں ہے۔

احادیث نبویہ کی توہین کفر ہے

سوال (۸۸) احادیث نبوی کی توہین کرنا اور گالیاں دینا (۲) نمازیوں کو نماز پڑھنے کی بابت گالیاں دینا (۳) خود کو کہنا کہ میں راما شابیئے کی امت میں ہوں۔

الجواب:- احادیث نبویہ کی توہین کرنا اور یہ کہنا کہ میں راما شاہ کی امت میں ہوں کفر ہے[1]۔ اور نمازیوں کو گالی دینا حرام اور فسق ہے[2]۔

سید اگر کہے کہ نماز روزہ میرے لئے معاف ہے تو مسلمان نہیں

سوال (۸۹) اور جو سید بھنگ نشہ وغیرہ پیوے اور یہ کہے کہ ہمیں نماز روزہ سب معاف ہے ایسا شخص مسلمان ہے یا نہیں۔

الجواب:- جو لوگ ایسا کہیں وہ مسلمان نہیں ہیں ایسے کلمات سے کفر ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ محفوظ رکھے[3]۔

حق تعالیٰ کی شان میں گالی کفر ہے

سوال (۹۰) میرے شوہر زید نے اگر ... مجھے طلاق دیدی اور حق تعالیٰ شانہ کی شان پاک میں بہت ہی نازیبا الفاظ کہے یہاں تک کہ بیٹی کی گالی دی وغیرہ وغیرہ، تو اس صورت میں شرعاً کیا حکم ہے

الجواب:- زید مذکور نے اگر واقعی حق تعالیٰ شانہ کی شان پاک میں ایسے الفاظ کہے جو سوال میں مذکور ہیں تو وہ کافر ہو گیا[4]۔ اور اس نے اگر اپنی

---

[1] من اهان الشريعة او المسائل التي لابد منها كفر (شرح فقه اكبر ص۲۰۰) [2] سباب المسلم فسوق وقتاله كفر (مشكوة باب حفظ اللسان ص...) [3] من جحد فرضا مجمعا عليه كالصلوة والصوم والزكوة والغسل من الجنابة كفر (شرح فقه اكبر ص۲۰۱) من قال لا اصلي جحودا او استخفافا او على انه لم يؤمر او ليس بواجب فلا شك انه كفر (الكل ايضا ص۲۰۱) [4] والكافر بسب نبي من الانبياء فانه يقتل حدا ولا تقبل توبته مطلقا ولو سب الله تعالى قبلت لانه حق الله تعالى والاول حق عبد لا يزول بالتوبة (الدر المختار على هامش رد المحتار باب المرتد ص۳۲۰ ج۴)

زوجہ کو طلاق بھی نہ دی ہو تب بھی اس کی زوجہ اس کے نکاح سے خارج ہوگئی اور نکاح فسخ ہوگیا کما فی الدر المختار وارتداد احدہما فسخ عاجل[1] الخ پس اس صورت میں زید کو زوجہ کے ساتھ رہنا اور اس سے تعلق زوجیت کا رکھنا درست نہیں ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں فحش کلمات کہنے والا مرتد ہے

سوال (۹۱) ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان مبارک میں نہایت فحش کلمات کہتا ہے اور یہ بھی کہتا ہے کہ نعوذ باللہ من ذلک سور کا گوشت جناب کے دشمنوں نے کھایا ہے وغیرہ وغیرہ ایسے شخص کے بارہ میں کیا حکم ہے۔

الجواب:- وہ شخص مرتد ہوگیا اگر وہ تجدید اسلام اور توبہ نہ کرے تو اس سے مسلمان بالکل قطع تعلق اور متارکت کردیں اگر حکومت اسلام ہوتی تو اس کو سخت سزا دی جاتی مگر اب سوائے قطع تعلق کے مسلمان کیا کرسکتے ہیں کیونکہ حدود و تعزیرات اسلامی حاکم اسلام ہی جاری کرسکتا ہے[2]

کہاں کی حدیث و قرآن یہ کلمہ کفر ہے

سوال (۹۲) ایک شخص نے بدعت کو منع کیا سننے والوں میں سے ایک نے کہا کہ میاں کہاں کی باتیں اور کہاں کی یہ حدیث و قرآن، ایسا کہنے والے کے لئے کیا حکم ہے۔ بینوا توجروا۔

الجواب:- ایسا کہنے والا گنہگار اور فاسق ہے اور اگر استخفافاً

---

[1] الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب نکاح الکافر ص ۵۳۲ ج ۲۔ ظفیر۔ [2] والکافر بسب نبی من الانبیاء فانہ یقتل حدا ولا تقبل توبتہ الخ ومن شک فی عذابہ وکفرہ کفر وتمامہ فی الدرر (درمختار) اجمع المسلمون ان شاتمہ کافر وحکمہ القتل (رد المحتار) باب المرتد ص ۳۹۶ ج ۳) لانہ لاحد فی دار الحرب (الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب الحدود ص ۱۹۵ ج ۳) ظفیر۔

اس نے قرآن وحدیث کی نسبت ایسا کلمہ کہا تو یہ کفر ہے[1] پس اس شخص کو توبہ کرنی چاہیئے۔ اور احتیاطاً تجدید اسلام وتجدید نکاح کرنی چاہیئے جیساکہ شامی میں اس کی تصریح فرمائی ہے[2]۔ فقط

احد الزوجین کے ارتداد سے نکاح فسخ ہوجاتا ہے

سوال (۹۳) اگر شوہر کلمۂ کفر کہے اور وہ پایۂ ثبوت کو پہنچ جائیں تو اس کی زوجہ مطلقہ بائنہ ہوگی یا نہیں، اور زوجہ بھی کلمۂ کفر کہے اور یہ بھی پایۂ ثبوت کو پہنچ جائیں تو شرعاً اس کا کیا حکم ہے آیا نکاح فسخ ہوگا یا وہ خود مطلقہ بائنہ ہوگی۔

الجواب:۔ درمختار میں ہے وارتداد احدھما فسخ عاجل[3]۔ پس معلوم ہوا کہ بصورت مرتد ہوجانے زوج یا زوجہ کے فوراً ان میں نکاح فسخ ہوجاتا ہے۔ فقط۔

اپنے کو خدا، قیامت، جنت ودوزخ کا منکر کہنا کفر ہے.....

سوال (۹۴) جو مسلمان اپنے آپ کو خدا کہے نعوذ باللہ اور قیامت کو بے بنیاد سمجھیں، بہشت اور دوزخ اسی دنیا کو خیال کرے اور کفر وشرک کے کلمات کہے اور جھوٹی قسمیں کھائے ہم کو اس سے کیا سلوک کرنا چاہیئے توبہ اس کی مقبول ہے تو کچھ کفارہ بھی ہوگا یا نہیں۔

---

[1] امور الاخلال بھا اخلال بالایمان کسجود صنم وقتل نبی والاستخفاف بہ و بالمصحف الخ (ردالمحتار باب المرتد ص ۳۹۲ ج ۳)۔ ظفیر [2] مایکون کفراً اتفاقا یبطل العمل والنکاح واولادہ اولاد زنا وما فیہ خلاف یومر بالاستغفار والتوبۃ وتجدید النکاح (درمختار) قولہ التوبۃ ای تجدید الاسلام (ردالمحتار باب المرتد ص ۳۹۱ ج ۳)۔ ظفیر [3] الدرالمختار علی ہامش ردالمحتار باب نکاح الکافر ص ۵۳۲ ج ۲۔ ظفیر

الجواب:- وہ شخص مرتد اور کافر ہو گیا لیکن وہ اپنے خیالات باطلہ اور عقائد فاسدہ سے توبہ کرے اور تجدید اسلام کرے، تو توبہ اس کی مقبول ہے اور پھر وہ مسلمان ہو جاوے گا اور پھر اس کے ساتھ معاملہ اہل اسلام کا سا رکھنا چاہئے اور کچھ کفارہ اس کا نہیں ہے[1]۔ فقط

غصہ میں کہا پیغمبر زادہ بھی آجائے تو بھی کام نہ کرونگا

سوال (۹۵) زید نے حالت غصہ میں یہ کہا کہ اگر کوئی پیغمبر زادہ بھی آجاوے تو میں یہ کام نہ کروں گا مگر بنظر استخفاف شریعت نہیں کہا بلکہ بوجہ زائل ہونے عقل کے کہا پھر فوراً جب اثبات عقل ہوا استغفار کر لیا تو شرعاً شخص مذکور کو حکم ارتداد کا دیا جائیگا یا نہ۔

الجواب:- قال فی الدر المختار وشرائط صحتها العقل والصحو والطوع فلا تصح ردة مجنون ومعتوه وموسوس وصبی لایعقل وسکران ومکره علیها الخ[2] پس معلوم ہوا کہ اگر غضب ایسا تھا کہ زید اس میں مغلوب العقل اور مسلوب العقل ہو گیا متماثل دیوانہ کے تو حکم ارتداد اس پر نہ کیا جاوے گا اور بہرحال توبہ و تجدید ایمان لازم ہے۔ فقط

---

[1] من انکر القیامة او الجنة والنار او المیزان او الصراط او الصحائف مکتوبة فیها اعمال العباد یکفر، عالمگیری مصری ص ۲۷۴ ج ۲ من ارتد عرض الحاکم علیه الاسلام استحبابا علی المذهب لبلوغه الدعوة وتکشف شبهته ویحبس وجوبا وقیل ندبا ثلثة ایام یعرض علیه الاسلام فی کل یوم منها ان استمهل الخ فان اسلم فبها والا قتل لحدیث من بدل دینه فاقتلوه۔ الدر المختار علی هامش رد المحتار باب المرتد ص ۳۹۶ ج ۳۔ ظفیر۔

[2] الدر المختار علی هامش رد المحتار باب المرتد ص ۳۹۳ ج ۳ و ص ۳۹۱ ج ۳۔ ظفیر۔

اس وقت میں کافر بن کر بحث کرتا ہوں کہنا کفر ہے

سوال (۹۵) ہندو و مسلمان میں مسجد دیول کے جھگڑے کا تصفیہ تحصیلدار کے اجلاس میں ہو رہا تھا زید نے بتائید ہندو و بلحاظ خیر خواہی اور مسجد کی بے حرمتی کی غرض سے یہ کہا کہ اس وقت میں کافر بن کر ہنود کی طرف سے بحث کرتا ہوں وغیرہ تو زید کے لئے کیا حکم ہے

الجواب:۔ اس صورت میں زید کافر و مرتد ہو گیا اور تمام عمل اسکے حبط ہو گئے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ومن یکفر بالایمان فقد حبط عمله وھو فی الآخرۃ من الخاسرین[1] پس زید پر تجدید ایمان و تجدید نکاح لازم ہے اور توبہ و استغفار لازم ہے تاکہ از سر نو مسلمان ہو جاوے اور احکام اسلام اس پر جاری ہوں۔ فقط۔

بیوی جب عیسائی بن گئی تو نکاح باقی نہیں رہا

سوال (۹۶) میاں بیوی میں تکرار ہوا بیوی عیسائی ہو گئی نکاح باقی رہا یا نہیں۔

(۲) دوبارہ جب اسلام لے آئی تو شوہر اول کو ملے گی

اگر بیوی پھر مسلمان ہو گئی تو شوہر اول کا کچھ حق باقی رہا یا نہیں۔

الجواب:۔ اس صورت میں نکاح باقی نہیں رہا[2]۔

(۲) پھر مسلمان ہونے پر وہ عورت شوہر اول ہی کو دیجائے گی یعنی اس عورت کو مجبور کیا جاوے کہ شوہر اول سے نکاح کرے۔ درمختار اور شامی میں یہ مسئلہ لکھا ہے۔ فقط[3]

---

[1] المائدۃ ۔۵۔

[2] وارتداد احدھما فسخ عاجل (الدر المختار علی ھامش رد المحتار باب نکاح الکافر ص۵۲۱ ج۲) ظفیر

[3] ولا شیٔ لو ارتدت ا ہ تجبر علی الاسلام وعلی تجدید النکاح زجرا بمھر یسیر کدینار وعلیہ الفتوی (ایضاً ص۵۲۴ ج۲) ظفیر

اولاد کو کافر کہنے سے نکاح نہیں ٹوٹتا

سوال (۹۷) ایک عورت نے اپنی صغیر السن اولاد کو کافر کہا زوج نے اس سے کلام و حقوق زوجیت ترک کر دیا، بدیں غرض کہ مبادا میری زوجہ میرے نکاح سے خارج ہو گئی ہو یہ خیال صحیح ہے یا کیا حکم ہے

الجواب:۔ حدیث شریف میں ہے من قال لاخیہ کافر فقد باء بہ احدھما او کما قال صلی اللہ علیہ وسلم[1]. اور یہ بھی حدیث شریف میں وارد ہے کہ اگر کوئی شخص کسی دوسرے شخص کو کافر کہے، اور وہ کافر نہیں ہے تو وہ کفر کہنے والے کی طرف لوٹتا ہے، الحدیث، اسی حدیث کے معنی یہ بیان کئے گئے ہیں کہ گناہ کافر کہنے کا اس پر عود کرتا ہے وفیہ اخر، اس صورت میں وہ عورت فاسقہ ہوئی اور نکاح نہیں ٹوٹا۔ پس وہ شخص بدستور سابق اپنی زوجہ کو رکھے اور احتیاطاً تجدید نکاح کر لیوے تو اچھا ہے جیسا کہ ظاہر حدیث کا مقتضیٰ ہے۔ فقط۔

خدا کو نہیں ماننا کفر ہے

سوال (۹۸) زید نے بمواجہ تین آدمیوں کے اپنے خسر کے اس کہنے پر کہ تو نہ کبھی نماز پڑھتا ہے نہ روزہ رکھتا ہے۔ تجھ سے بولنے کو ہمارا دل نہیں چاہتا۔) یہ کہا کہ میں خدا کو نہیں مانتا۔ میں تو عیسیٰ مسیح کو مانتا ہوں، والعیاذ باللہ تعالیٰ، اس کلمہ کے کہنے سے زید مرتد ہو گیا یا نہ اور اس کی عورت اس کے نکاح سے خارج ہو گئی اور اس پر عدت طلاق واجب ہو گی یا عدت وفات

الجواب:۔ صرف اس لفظ کے کہنے سے کہ میں خدا کو نہیں مانتا ہوں شخص مذکور کافر اور مرتد ہو گیا اور اس کی زوجہ اس کے نکاح سے خارج ہو گئی اور عدت طلاق اس پر لازم ہوئی، در مختار میں ہے وارتداد احدھما

[1] مشکوٰۃ شریف باب حفظ اللسان ص۴۱۱ ۔ ظفیر

نسخ عاجل[1] الخ وایضا فی باب العدۃ وھی فی حق حرۃ الخ املاق او فسخ بجمیع اسبابہ الخ ثلثۃ حیض کوامل[2] الخ فقط

سوال (۹۹) ایک واعظ نے ایک عورت زانیہ کو نصیحت کی کہ وہ زنا چھوڑ دے۔ اس پر عورت نے جواب دیا کہ مجھے خدا کی ضرورت نہیں ہے نہ خدا کی جنت کی، شرعاً اس عورت کا نکاح ٹوٹ گیا یا نہیں۔ | یہ کہنا کہ خدا کی ضرورت نہیں کلمۂ ارتداد ہے

الجواب:۔ اس عورت پر حکم کفر وارتداد کا لاحق ہوگیا۔[3] اور نکاح اس کا فسخ ہوگیا اس کو توبہ کرا کر اور تجدید اسلام کرا کر پھر نکاح کیا جاوے[4] فقط

سوال (۱۰۰) زید اور عمر میں عداوت چلی آتی ہے، زید نے اس بات کا عہد کیا کہ اگر عمر اپنی لڑکی کی شادی زید کے لڑکے سے کر دیوے تو زید اس بات کا حلف اٹھائے گا کہ وہ کبھی عمر کی لڑکی سے عداوت نہ نکالے گا، نہ تکلیف دے گا چنانچہ زید نے قرآن شریف اٹھا کر قسم کھالی اور زید کے لڑکے سے عمر کی دختر کا عقد ہوگیا، زید عقد کے بعد جھگڑا فساد کرنے اور لڑکی کو غیر معمولی تکالیف پہونچانے لگا عمر نے اپنی ٹوپی زید کے قدموں پر رکھدی اور معافی کا خواستگار ہوا، زید نے دو مرتبہ یہ کلمہ کہا کہ اگر خداوند | میں کافر ہوگیا کلمۂ کفر ہے

---

[1] الدر المختار علی هامش رد المحتار باب نکاح الکافر ص ۵۳۲ ج ۲۔ ظفیر۔ [2] ایضا باب العدۃ ص ۸۳۵ و ص ۸۳۶ ج ۲۔ ظفیر۔ [3] لا یکفر احد من اهل القبلۃ الا فیہ نفی الصانع القادر العلیم او شرک او انکار للنبوۃ (شرح فقہ اکبر ص ۱۹۱) ظفیر [4] وارتداد احدهما من الزوجین فسخ عاجل (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب نکاح الکافر ص ۵۳۹ ج ۲) ظفیر۔

رحیم آسمان پر سے اتر آوے اور مجھکو کہے تب بھی میں معاف نہ کروں گا۔ عمر نے کہا کہ یہ کلمات کفر کیوں زبان سے نکالتے ہو تب زید نے کہا کہ میں کافر ہو گیا اور یہ بھی کہا کہ اگر عمر کے گھر کی طرف قبلہ ہو جاوے تو میں سجدہ نہ کروں اس صورت میں زید کے لئے کیا حکم ہے، زوجین میں علیحدگی ہو سکتی ہے یا نہیں۔

الجواب:- زید نے جو کلمات کفر کہے اس سے اس کا کافر ہونا ومرتد ہونا ثابت ہوا[1]۔ اس کو تجدید اسلام اور تجدید نکاح کی ضرورت ہے اور اس کا لڑکا چونکہ اپنی زوجہ کو نان ونفقہ دیتا ہے اور نہ طلاق دیتا ہے اس لئے بموجب حکم بعض ائمہ قاضی شرعی اس کی زوجہ کو اس سے علیحدہ کرنے کا حکم کر دے اور فسخ نکاح کرکے دوسرے نکاح کی اجازت دیدے یہ کام کسی ریاست اسلامیہ میں جاکر ہو سکتا ہے وہاں کا قاضی ... تفریق کرا دیوے۔ فقط۔

کلام اللہ کو کلام انسانی اور دوسرے کلمات کفریہ سے مرتد ہو گیا

سوال (۱۰۱) زید مسلمان انعال کفر وشرک کا مرتکب ہے کچھ دنوں پیشتر مسلمانوں سے بحث وتکرار کرتا ہوا کلام اللہ کو کلام انسانی قرار دے کر قرآن پاک کو جلا کر خاک سیاہ کر دیا۔ اور احادیث صحیحہ کو بوسیدہ کاغذوں کی طرح چاک کر کے پھینکدیا۔

(۲) وہ یہ کہتا ہے کہ لحم خنزیر اور لحم بز میں کچھ فرق نہیں ہے۔ اسی طرح اپنی مادر حقیقی اور اپنی عورت میں تمیز نہیں ہے۔ مشرکوں کے دیوتاؤں کو نذر چڑھاتا ہے اور مشرکین کا ذبیحہ کھاتا ہے۔

(۳) رام اور رحمن دونوں کو ایک کہتا ہے۔

---

[1] اذا اطلق الرجل کلمۃ الکفر عمداً لکنہ لا یعتقد الکفر الخ قال بعضہم یکفر وھو الصحیح عندی لانہ استخف بدینہ اھ (رد المحتار باب المرتد ص۲۹۳ ج۳) ظفیر۔

(۴) مسلمانوں کو یہ تلقین کرتا ہے کہ نماز ایک فعل عبث ہے، ایسا شخص مسلمان ہے یا کافر اگر وہ مرجائے تو اس کے جنازہ کی نماز پڑھنا اور مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا جائز ہے یا نہیں، زید اب تک زنا میں مشغول تھا اب زانیہ سے نکاح پسند کرتا ہے شرعاً کیا حکم ہے۔

الجواب:۔ ایسے عقائد رکھنے والا شخص کافر و مرتد ہے[1]۔ اگر وہ تائب و اسلام لا کر نہ مرے تو اس کے جنازہ کی نماز نہ پڑھی جاوے۔ اور مسلمانوں کے قبرستان میں اس کو دفن نہ کیا جائے، اگر وہ شخص پھر اسلام میں داخل ہونا چاہے اور گزرے ہوئے عقائد و افعال سے توبہ کرے تو اس کو مسلمان کر لیا جاوے۔

(۴) نکاح اس کا اس زانیہ سے فوراً کر دیا جاوے۔

مرتد ہونے کے بعد پھر مسلمان ہونا

سوال (۱۰۲) اگر کوئی مسلمان مرتد ہو جائے اور پھر اسلام لانا چاہے تو اس کے متعلق کیا حکم ہے۔

الجواب:۔ جس وقت وہ پھر مسلمان ہونا چاہے اس کو مسلمان کر لیا جاوے۔ اسلام میں کچھ تنگی نہیں ہے اور اللہ کی رحمت وسیع ہے اس کی شان یہ ہے کہ ؎

بازآ بازآ ازآنچہ ہستی بازآ — گر ملحد و گبر و بت پرستی بازآ

ایں درگہ ما درگہ نومیدی نیست — صد بار اگر توبہ شکستی بازآ

حضرت ابوبکرؓ کی صحابیت کا منکر کافر ہے

سوال (۱۰۳) ایک عالم کہتا ہے کہ جو شخص حضرت ابوبکر صدیقؓ کی خلافت و صحابیت کا منکر ہو اور مستحق لعنت و تبرا ہو، وہ

---

[1] اذا اطلق الرجل كلمة الكفر لكنه لا يعتقد الكفر قال بعضهم يكفر وهو الصحيح عندي لانه استخف بدينه (رد المحتار باب المرتد ص ۳۹۳ ج ۳) ظفیر۔

اسلام سے خارج ہے کسی بھی قسم کا برتاؤ اس کے ساتھ نہ کرنا چاہیئے، دوسرا شخص کہتا ہے کہ ایسے شیعہ کے ساتھ برتاؤ درست ہے وہ کلمہ پڑھتے ہیں لہذا خارج اسلام نہیں ہوسکتا اس بارہ میں کس کا قول صحیح ہے۔

الجواب:- اس بارہ میں عالم کا قول صحیح ہے۔ اور دوسرا شخص جو کچھ کہتا ہے وہ اصول اسلام سے ناواقفیت پر مبنی ہے اس کو چاہیئے کہ اس سے توبہ کرے[1]

میرا ایمان میری جوتی کے نیچے ہے یہ کلمۂ کفر ہے

سوال (۱۰۴) ایک شخص لکھا پڑھا وکیل باوجود واقفیت کے ایسے کلمات قبیحہ مجمع کثیر میں اپنی زبان سے نکالے کہ میرا ایمان میری جوتی کے نیچے ہے تو شرعاً اس کے لئے کیا حکم ہے۔

الجواب:- یہ کلمہ کفر کا ہے وہ شخص جس نے یہ کلمہ کہا کافر ہوگیا[2] اور اس کی زوجہ اس کی نکاح سے خارج ہوگئی جیسا کہ درمختار میں ہے۔ و ارتداد احدہما فسخ عاجل[3] پس اس شخص کو توبہ کرنا اور تجدید ایمان اور تجدید نکاح کرنا لازم ہے۔ فقط۔

قادیانی کافر ہیں روافض میں تفصیل ہے

سوال (۱۰۵) ایک مولوی صاحب نے بروز جمعہ یہ فتوی بیان فرمایا کہ شرعاً جملہ افراد اہل شیعہ واحمدی کافر ہیں، اور جو شخص ان کے ساتھ خورد ونوش کرے گا یا ان کے ساتھ کسی تقریب میں

---

[1] نعم لا شك فی تكفیر من قذف السیدة عائشة رضی الله تعالیٰ عنها او انكر صحبة الصدیق الخ (رد المحتار باب المرتد ص۴۰۶ ج۳) ظفیر [2] وكذا مخالفة او انكار ما اجمع علیه بعد العلم به لان ذلك دلیل علی ان التصدیق مفقود (رد المحتار باب المرتد ص۴۰۶ ج۳) ظفیر [3] الدر المختار علی هامش رد المحتار باب نكاح الكافر ص۵۳۹ ج۲) ظفیر۔

شامل ہوگا کافر تصور ہوگا اور پھر اس کی ساتھ برتاؤ کرنے والا بھی کافر ہوگا علی ہذا القیاس سلسلہ کفر جاری رہے گا، اور جملہ عورات کا نکاح ناجائز اور فسخ شدہ ہے جو لڑکیاں اہل سنت وجماعت کی کسی شیعہ یا احمدی کے ساتھ بیاہی ہوئی ہیں ان کی اولاد ولد الحرام ہیں اور وہ زنا کرا رہی ہیں، کیا جملہ افراد اہل شیعہ کافر ہیں۔(۲) کیا جملہ افراد احمدی جماعت کے کافر ہیں، ہم حنفی ہیں اور جس فرقہ احمدیہ ناہم یہ تعلق ہے وہ کسی مسلمان کو کافر نہیں کہتے (۳) کیا جملہ عورات کا نکاح ناجائز اور فسخ شدہ ہیں جو اہل سنت والجماعت کی لڑکیاں ہیں اور کسی شیعہ یا احمدی سے بیاہی ہوئی ہیں اور وہ اس طرح زنا کر رہی ہیں (۴) کیا کسی معزز شیعہ یا احمدی اہل برادری کی تعظیم کرنا کفر ہے اور پھر جو اس کے ساتھ برتاؤ کرے گا یا اس کی کسی تقریب میں شریک ہوگا وہ بھی کافر ہوگا یا گنہ گار۔

الجواب:۔ مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے متبعین سب باتفاق علمائے اہل حق کافر ومرتد ہیں ان سے کسی قسم کا اتحاد وارتباط رکھنا اور بیاہ شادی کرنا سب حرام ہے[1] اور روافض میں یہ تفصیل ہے کہ جو فرقہ انکا کا قطعیات کا منکر ہے اور سب شیخین کرتا ہے اور حضرت عائشہ صدیقہؓ پر تہمت لگاتا ہے یعنی افک کا معتقد ہے اور صحابہ کی تکفیر کرتا ہے وہ بھی کافر ومرتد ہے[2] ان سے مناکحت ومجالست حرام ہے اور واضح ہو کہ روافض تبرا گو ہی

---

[1] دعوی النبوة بعد نبینا صلی اللہ علیہ وسلم کفر بالاجماع (شرح فقہ اکبر ص ۲۰۲) [2] وبھذا ظہر ان الرافضی ان کان ممن یعتقد الالوھیة فی علیؓ او ان جبرئیل غلط فی الوحی او کان ینکر صحبة الصدیق او یقذف السیدة الصدیقة فھو کافر لمخالفة القواطع المعلومة من الدین بالضرورة (رد المحتار باب المحرمات ص ۲۹۱ ج ۲) ظفیر۔

ہوتے ہیں اگرچہ بوجہ تقیہ کے جو ان کے نزدیک دینی فعل ہے اپنے آپ کو چھپاتے ہیں اور اپنے عقائد باطلہ مخفی رکھتے ہیں لہٰذا ان کے قول و فعل کا اعتبار نہ کیا جاوے بلکہ ان کے اصول مذہب کو دیکھا جاوے پس بعد اس تمہید کے آپ خود اپنے سوالات کا جواب سمجھ سکتے ہیں۔

(۱) اکثر افراد شیعہ ایسے ہیں کہ ان کے کفر پر فتوی ہے اور اصول مذہب کے اعتبار سے ان کے کفر میں کچھ تردد نہیں لہٰذا ان کے ذبیحہ میں اور ان سے رشتہ مناکحت قائم کرنے میں احتیاط کی جاوے اور احتراز کیا جاوے۔

(۲) قطعاً کافر مرتد ہیں اور یہ غلط ہے کہ وہ مسلمان کو کافر نہیں کہتے ان کی کتب مذہب کو دیکھو کہ ان کا عقیدہ یہ ہے کہ جو کوئی مرزا کو نبی نہ مانے وہ کافر ہے اور جو اس کو کافر نہ سمجھے وہ بھی کافر ہے۔

(۳) یہ صحیح ہے وہ نکاح نہیں ہوا اور اس حالت میں صحبت و جماع کرنا زنا ہے

(۴) یہ حکم عام نہیں ہے مگر معصیت اور فسق ہونے میں اس کے کلام نہیں ہے اور حدیث شریف میں ہے من وقر صاحب بدعة فقد اعان علی ھدم الاسلام[1] پس جب کہ مبتدع کی تعظیم و توقیر کرنا گویا اسلام کو منہدم کرنا ہے تو ایسے گمراہ کافر و مرتد فرقوں کی تعظیم و توقیر کس درجہ معصیت ہوگی۔ فقط

کلمۂ کفر کا اعلان ہو چکا تو تجدید کا بھی اعلان کرے سوال (۱۰۵) اگر کسی کلمہ سے کفر لازم آجاوے بجائے خود تو کیا استیناف ایمان علی رؤس الاشہاد ضروری ہے

(۲) اور استیناف ایمان سے حسنات حاصلہ عود کر آتی ہیں یا نہیں۔

(۳) تجدید ایمان کا رکن کیا چیز ہے۔

الجواب:- اگر کلمۂ کفر کا اعلان ہو چکا ہے تو تجدید میں اعلان کرنا

---

[1] مشکوٰۃ باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ ص۳۱۔

چاہیئے۔ اور اگر کلمہ کفر زبان سے نکل گیا اور کسی کو اس کی خبر بھی نہیں ہے تو تجدید ایمان میں اعلان کی ضرورت نہیں ہے۔

(۲) مسئلہ یہ ہے اسقاط لا یعود و فیہ اختلاف منقول فی الشامی فلیراجع[۱]

(۳) جو رکن ایمان کا ہے وہی تجدید ایمان کا رکن ہے۔

حق تعالیٰ کی شان میں گالی دینے والا کافر و مرتد ہے

سوال (۱۰۶) میرے شوہر زید نے مجھے طلاق دیدی اور حق تعالیٰ شانہ کی شان پاک میں بہت ہی نازیبا الفاظ کہے یہاں تک کہ بیٹی کی گالی دی وغیرہ وغیرہ تو اس صورت میں شرعاً کیا حکم ہے۔

الجواب :- زید مذکور نے واقعی حق تعالیٰ شانہ کی شان پاک میں ایسے الفاظ کہے ہیں جو سوال میں ہیں تو وہ کافر ہوگیا اور اس نے اگر اپنی زوجہ کو طلاق بھی نہ دی ہو تب بھی اس کی زوجہ اس کی نکاح سے خارج ہوگئی اور نکاح فسخ ہوگیا کما فی الدر المختار وارتداد احدہما فسخ عاجل[۲] الخ پس اس صورت میں زید کی زوجہ کو زید کے ساتھ رہنا اور اس سے تعلق زوجیت کا رکھنا درست نہیں ہے۔ فقط

تعظیماً سجدہ غیر اللہ کو ناجائز ہے

سوال (۱۰۶) جناب نے غیر اللہ کو تعظیماً سجدہ کرنے کے متعلق جو تحریر فرمایا ہے وہ نہایت تشفی بخش ہے لیکن یہ امر ابھی تک دریافت طلب باقی ہے کہ اگر ایک شخص خود غیر اللہ کو تعظیماً سجدہ نہیں کرتا بلکہ تعظیماً سجدہ کرنے کو حرام جانتے ہوئے کہتا ہے کہ چونکہ بخبر واحد لو امرت احدا ان یسجد لاحد لامرت المرأۃ ان تسجد لزوجہا کے اور دلیل ... سجدہ تعظیمی جو شرائع سابقہ میں کیا

---

[۱] واسلامہ (ای المرتد) بان یتبرأ عن الادیان سوی الاسلام او عما انتقل الیہ بعد نطقہ بالشہادتین ولو اتی بہما علی وجہ العادۃ لم ینفعہ ما لم یتبرأ (در مختار) ۱۲ ام فہو شرط لاجراء احکام الدنیا علیہ (رد المحتار باب المرتد ص ۲۹۵ ج ۳، ظفیر)

[۲] ومن وصف اللہ تعالیٰ بما لا یلیق بہ او سخر باسم من اسمائہ ... یکفر (شرح فقہ اکبر ص ۱۸۰) ظفیر

الدر المختار علی هامش رد المحتار باب نکاح الکافر ص ۵۳۲ ج ۲ ظفیر

گیا تھا اس کا منسوخ ہونا معلوم نہیں، اور اس حدیث سے بھی بحیثیت خبر واحد ہونے کے ناسخ کتاب ہونے میں شبہ باقی رہتا ہے۔ لہٰذا بہت سے بہت اس حدیث سے نیز آیت قرآنی لاتسجدو للشمس الآیۃ سے درصورت وحدۃ حکم اگر ثابت ہوسکتا ہے تو صرف یہ کہ سجدہ غیر اللہ کو کرنا حرام ہے کفر ثابت نہیں ہوتا اور اگر تسلیم کیا جائے کہ سجدہ تعظیماً کرنا کفر ہے تو اس کفر کا انکار جو نص قطعی سے ثابت ہے کفر ہوگا یا نہیں اور اس قسم منکر کے پیچھے نماز جائز ہے یا نہیں۔

الجواب: کسی حکم قرآنی کے منسوخ ہونے کے معنی جس وقت ذہن نشین ہوجاویں گے اس وقت خود بخود سمجھ میں آجاوے گا کہ حدیث سے حکم قرآنی منسوخ ہوسکتا ہے۔ سو واضح ہو کہ منسوخ کے معنی یہ ہیں کہ وہ حکم فلاں وقت تک یا فلاں زمانہ میں تھا اور چونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قرآن کے معنی بیان فرمانے والے ہیں اور آپ کا بیان کسی حکم کے متعلق واجب العمل ہے جیسا کہ خود قرآن شریف میں ارشاد ہے لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ إِلَيْهِمْ (ترجمہ) تاکہ آپ بیان فرمادیں لوگوں کے لئے معنی قرآن منزل کے پس جب آپ کسی حکم قرآن کے متعلق یہ بیان فرمادیں کہ حکم مذکور فلاں زمانہ میں تھا اور پہلی امتوں کے لئے تھا اب وہ حکم نہیں ہے تو یہ امر نص قرآنی سے ثابت ہے کہ آپ کا یہ بیان واجب العمل ہے لہذا حدیث ناسخ قرآن ہوسکتا ہے خود قرآن شریف سے ثابت ہے اور خبر واحد ہونا اس کو مضر نہیں ہے جبکہ وہ صحیح حدیث ہو کیونکہ خبر واحد ہونا ہمارے اعتبار سے ہے ورنہ جن لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی حکم ناسخ نقل قرآن کے حکم کی واجب العمل ہیں۔ فقط۔

زید نے بودھ مذہب زہونے کا اعلان کردیا تو مرتد و کافر ہوگیا

سوال (۱۰۷) زید مسلمان نے علانیہ بودھ مذہب اختیار کرلیا اور خود مندر کا ایک رکن ہے میونسپلٹی اور

گورنر کے کونسل کے رائے دہندگان کی دو فہرستیں ہیں مسلمین کی جدا اور کفار کی جدا، زید کا نام کفار کی فہرست میں ہے اپنے بیرونی دروازہ پر بودھ کی تصویر بنوائی ہے۔ مگر بایں ہمہ ہر سال گیارہویں شریف اور اس میں مسلمانوں کی دعوت بھی کرتا ہے تو زید مسلمان ہے یا مرتد اور اس کی دعوت میں جانا اور کھانا اس کا حصہ یا روپیہ پیسہ لینا جائز ہے یا نہیں۔

الجواب:- جبکہ زید نے اعلانیہ اپنے کو بودھ مذہب پر ہونے کا اعلان کردیا اور اپنے دروازہ پر بودھ کی تصویر بھی قائم کی اور اس کے بعد اس مذہب سے توبہ کا اعلان نہیں کیا اور اپنے مسلمان ہونے کا اظہار نہیں کیا تو وہ کافر مرتد ہے[1] اس کی کسی دعوت وغیرہ میں مسلمانوں کو شریک ہونا جائز نہیں ہے اور روپیہ پیسہ اس سے لینا درست نہیں ہے اور اس کے گھر کسی جلسہ میں وعظ و مولود شریف میں شریک ہونا جائز نہیں ہے۔ فقط۔

تماشہ کرنے والا کیسے پر خدا بنے تو مرتد کافر ہے

سوال (۱۰۷) تماشہ کرنے والا تماشہ کے وقت اپنے آپ کو نعوذ باللہ خدا کہتا ہے اور دوسروں کو سجدہ کرنے کو کہتا ہے کیا وہ مسلمان ہے اور ایسا تماشہ دیکھنے والے اور شرکت و امداد کرنے والوں کے لئے کیا حکم ہے

(۲) بعض لوگ کہتے ہیں کہ چونکہ اس تماشہ کے اندر عبرت دکھائی جاتی ہے اور ناحق کو شکست اور حق کو فتح اس کا نتیجہ ہوتا ہے ان کے لئے کیا حکم ہے۔

---

[1] ومن لا یرضی حی الایمان فهو کافر ومن یرضی بکفر نفسه فقد کفر (عالمگیری مصری موجبات الکفر ص۲۵۸ ج۲) المرتد هو شرعاً الراجع عن دین الاسلام ورکنها اجرا و کلمة الکفر علی اللسان بعد الایمان (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب المرتد ص۳۹۱ ج۳) ظفیر۔

الجواب: یہ کفر و ارتداد صریح ہے اس میں کسی تاویل کی گنجائش نہیں ہے۔[1] قال اللہ تعالیٰ وَمَن یَقُلْ مِنْهُمْ إِنِّي إِلَٰهٌ مِّن دُونِهِ فَذَٰلِكَ نَجْزِيهِ جَهَنَّمَ ۚ كَذَٰلِكَ نَجْزِي الظَّالِمِينَ[2]

(۲) یہ قول غلط ہے اور تاویل باطل ہے۔[3] فقط

قرآن مجید کی توہین کفر ہے

سوال (۱۰۸) زید نے بکر کو کسی دنیوی معاملات میں فیصلہ کے لئے کہا قرآن قسم کی طور پر اٹھا، تو میں فیصلہ منظور کرلوں گا لیکن بکر نے باہمی تنازعات میں کہا کہ میرا تو ذکر بھی نہیں اٹھاتا۔ بکر دوسری جگہ ایسے بی ادبانہ الفاظ سے توبہ کرتا ہے، اب بکر پر کیا تعزیر شرعی عائد ہوتی ہے۔

الجواب: بکر ان الفاظ سے مرتد اور کافر ہوگیا۔[4] اگر اس نے توبہ اور تجدید ایمان کرلیا ہے تو پھر وہ مسلمان ہوگیا اب بعد اسلام لانے کے اس پر کچھ حد اور تعزیر نہیں ہے اور نکاح اس کا فسخ ہوگیا تھا اس کو پھر

---

[1] لا یکفر احد من اہل القبلۃ الا فیما فیہ نفی الصانع القادر العلیم او شرک او انکار النبوۃ (شرح فقہ اکبر ص ۱۹۹) من ہزل بلفظ کفر ارتد وان لم یعتقدہ للاستخفاف (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب المرتد ج ۳ ص ۲۹۱) ظفیر [2] سورۃ الانبیاء ر ۲

[3] و فی البحر عن الجامع الاصغر اذا اطلق الرجل کلمۃ الکفر عمداً لکنہ لم یعتقد الکفر قال بعض اصحابنا لا یکفر لان الکفر یتعلق بالضمیر ولم یعقد الضمیر علی الکفر وقال بعضہم یکفر وہو الصحیح عندی لانہ استخف بدینہ اہ ثم قال فی البحر والحاصل ان من تکلم بکلمۃ الکفر ہازلاً او لاعباً کفر عند الکل ولا اعتبار باعتقادہ کما صرح بہ فی الخانیۃ (رد المحتار باب المرتد ج ۳ ص ۲۹۳) ظفیر [4] قال فی المسایرۃ وبالجملۃ فقد ضم الی التصدیق بالقلب او بالقلب واللسان فی تحقق الایمان امور الاخلال بہا اخلال بالایمان کسجود لصنم وقتل نبی والاستخفاف بہ وبالمصحف الخ (رد المحتار باب المرتد ج ۳ ص ۲۹۲) ظفیر۔

پھر نکاح کرنا چاہیئے۔ در مختار، شامی۔[1]

اللہ و رسول کی شان میں گستاخی کفر ہے

سوال (۱۰۹) اگر کوئی عورت اپنے خاوند پر مشتعل ہو کر خدائے تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان مبارک میں الفاظ اہانت کے کہے تو ایسی عورت اسلام سے خارج ہو گی یا نہیں۔

الجواب:۔ عورت مذکورہ کو توبہ کرنا چاہیئے۔ توبہ کے بعد تجدید نکاح بھی ضروری ہے۔

شریعت کے حکم کو نہیں ماننا کہنا کفر ہے

سوال (۱۱۰) مسمیٰ فرمان علی اور مہدی خان نے عام طور پر مجلس میں یہ کہا کہ ہم شرع شریف کے حکم کو نہیں مانتے ایسے شخص کے لئے کیا حکم ہے۔ اس کی جنازہ کے نماز پڑھنا اور اس سے تعلقات رکھنا کیسا ہے۔

الجواب:۔ اس میں شک نہیں کہ یہ کلمۂ کفر ہے۔[2] اور ایسا شخص اس لائق نہیں کہ مسلمانوں کی صف میں اس کو جگہ دی جائے ایک مسلمان کے لئے اس سے بڑھ کر اور کیا جرم ہو سکتا ہے کہ شریعت اسلامی کے متعلق ایسے توہین آمیز الفاظ کہے حقیقت میں ایسی ہی بے باکی دائمی ضلالت اور ابدی ہلاکت کا باعث ہو جاتی ہے اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو صراط مستقیم پر قائم رکھے چونکہ صورت مسئولہ میں کلمۂ مذکور مجمل ہے اسلئے ایسا کلمہ کہنے والا کے کفر میں احتیاط کی ضرورت ہے، کسی مسلمان کے قول میں جب تک بھی کوئی قابل قبول تاویل ممکن ہو سکتی ہو تو اس کو کافر بنانے سے ہمیں احتراز ہی کرنا چاہیئے کہ ایمان و کفر کا معاملہ بہت ہی نازک ہے، بحر الرائق میں خلاصہ سے نقل کیا ہے اذا کان

---

[1] من وصف اللہ تعالی بما لایلیق به او سخر باسم من اسمائه الخ یکفر (شرح فقہ اکبر ص ۱۸۰)

[2] من اهان الشریعة او المسائل التی لابد منها کفر (شرح فقہ اکبر ص ۲۰۱) ظفیر۔

فی المسئلۃ وجوہ توجب التکفیر ووجہ واحد یمنع التکفیر فعلی المفتی ان یمیل الی الوجہ الذی یمنع التکفیر تحسینا للظن بالمسلم[1]. وفی الفتاوی الصغری الکفر شیٔ عظیم فلا اجعل المومن کافرا حتی وجدت روایۃ انہ لایکفر انتہٰی[2] اور فتاوی قاضیخاں میں ہے رجل قال لغیرہ صلّ المکتوبۃ فقال لا اصلیہا الیوم اختلفوا فیہ ذکرلنا ظفی عن محمدؒ انہ قال قول الرجل لا اصلی یحتمل وجوھا اربعۃ احدھا لا اصلی فقد صلیتہا والثانی لا اصلی بقولك ففی ھذہ الوجوہ لایکفر والرابع لا اصلی ولیس تجب علی الصلوۃ ولم اومر بہا یعنی جحودھا یصیر کافرا قال الفا الفقیہ فعلی ھذا اذا اطلق وقال لا اصلی لایکفر لان ھذا اللفظ محتمل انتہٰی[3]. اقول وکذا ھذا فی الدر المختار لایفتی بکفر مسلم امکن حمل کلامہ علی محمل حسن[4]. پر شامی میں اس قول کے تحت میں ہے ثم ان مقتضی کلامھم ایضا لایکفر بشتم دین مسلم ای لایحکم بکفرہ لامکان التاویل[5]. غرضیکہ اسی طرح کی بہت سی عبارتیں ہیں جو احتیاط پر مجبور کرتی ہیں لہذا صورت مسئولہ میں ایسے شخص کا جنازہ پڑھنا جائز ہے البتہ جب تک یہ شخص اپنی کرتوت سے تائب نہ ہو اس سے کسی طرح کا بھی تعلق نہ رکھنا چاہیئے جو ایسی حالت میں اس سے تعلق رکھیں گے وہ گنہگار ہوں گے اور ڈر ہے کہ ان کا شمار بھی اسی کے ساتھ نہ ہو جائے اور نہ کسی مسلمہ کا اس کے ساتھ ایسی حالت میں نکاح کیا جائے، نکاح کے معاملہ میں بہت ہی احتیاط کی ضرورت ہے۔ فقط۔

---

[1] ردالمختار باب المرتد ص ۲۹۳ ج ۳۔ ظفیر [2] ردالمختار باب المرتد ص ۲۹۳ ج ۳۔ ظفیر

[3] فتاوی قاضی خاں باب مایکون کفرا من المسلم ومالایکون ص ۵۹۰ ج ۳۔ ظفیر

[4] الدرالمختار علی ہامش ردالمختار باب المرتد ص ۲۹۴ ج ۳۔ ظفیر [5] ردالمحتار

احد الزوجین کے ارتداد سے نکاح ٹوٹ جاتا ہے

سوال (۱۱۱) اگر وہ لڑکی جس نے مذہب قادیانی اختیار کر کے اپنا نکاح کسی احمدی سے کرلیا ہے اگر پھر مسلمان کرلیجائے تو اس کا نکاح بھی ٹوٹ جاوے گا یا نہیں۔

(۲) احمدی میاں بیوی ایک ساتھ مسلمان ہونے تو نکاح باقی رہے گا

سوال (۱۱۲) اگر دونوں اشخاص ساتھ ہی احمدی سے مسلمان ہوجائیں تو ان کے نکاح کے متعلق کیا حکم ہے

الجواب:۔ اس صورت میں اس کا نکاح قادیانی شخص سے ٹوٹ جائیگا کیونکہ قادیانی مرتد ہیں اور احد الزوجین کا ارتداد نکاح کے منافی ہے درمختار میں ہے وفسد ان اسلم احدھما قبل الآخر[1] بحر الرائق میں ہے لان ردۃ الآخر منافیۃ للنکاح ابتداء فکذا بقاء ۱ ھ وقال بہ یعلم حکم البینونۃ باسلام احدھما فقط بالاولیٰ[2]

(۲) اگر دونوں ایک ساتھ مسلمان ہوئے ہیں تو ان کا نکاح باقی بحالہ ہے ورنہ فسخ ہوجائیگا[3]۔ فقط

زوجین میں ایک کے ارتداد سے نکاح فسخ ہوجاتا ہے

سوال (۱۱۳) زید نے ایک ہندو عورت کو مسلمان کر کے اپنا نکاح کیا ۱۱ سال تک اس کے پاس رہی لیکن اب آریوں نے اس کو بہکا کر مرتد بنا کر عدالت میں نکاح ہونے سے انکار کرادیا۔ نکاح کے گواہ اور وکیل موجود ہیں۔ قاضی بھی منکر ہے اور رجسٹر ظاہر نہیں کرتا اس صورت میں کیا حکم ہے۔

---

[1] الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب نکاح الکافر ۲۵۰؍۲۔ ظفیر [3] وبقی النکاح ان ارتدا معا بان لم یعلم السبق فیجعل کالغرقی ثم اسلما کذالک استحسانا وفسد ان اسلم احدھما قبل الآخر (درمختار) قولہ کذالک بان لم یعلم السبق (رد المحتار باب نکاح الکافر ۵۴۹؍۲) ظفیر۔

الجواب:- شریعت اسلام میں دو گواہوں سے نکاح کا ثبوت ہو جاتا ہے لیکن بعد مرتد ہو جانے اس عورت کے نکاح فسخ ہو گیا جیساکہ درمختار میں ہے وارتداد احدہما فسخ عاجل[1] فقط

قرآن کی نسبت کلمات توہین کفر ہے | **سوال (۱۱۳)** کمال الدین جلد ساز نے مجمع اہل اسلام میں یہ کلمات کہے کہ میں قرآن شریف کو کچھ چیز نہیں سمجھتا میں اس کو آگ لگا سکتا ہوں چند آدمیوں کی شہادتیں منسلک ہیں ایسے شخص کے لئے شرعاً کیا حکم ہے۔

الجواب:- قرآن شریف کے نسبت کلمات توہین کے کہنا کفر ہے[2] لیکن اگر کمال الدین انکار کرتا ہے تو یہ انکار اس کا توبہ سمجھا جاوے گا اس کو چاہیئے کہ توبہ و استغفار کرے اور تجدید ایمان کرے، بعد توبہ و استغفار تجدید ایمان کے اس کے ساتھ کچھ تعرض نکیا جاوے اور اس کو مسلمان سمجھا جاوے اور میل جول رکھا جاوے اور اگر وہ شخص توبہ و استغفار و تجدید ایمان سے انکار کرے تو پھر اس سے قطع تعلق کر لیا جاوے۔ فقط

میں شریعت کو نہیں مانتا کہنا کفر ہے | **سوال (۱۱۴)** زید نے کسی وجہ سے اپنا مکان اپنے لڑکے عمرو کو ہبہ کر دیا اور علاوہ عمرو کے زید کے تین لڑکے دو لڑکیاں اور بھی موجود ہیں اب زید چاہتا ہے کہ اپنی حیات میں سب کو یہ مکان تقسیم کر دے عمرو کہتا ہے کہ میں شریعت کو نہیں مانتا تو عمرو اسلام سے خارج ہوا یا نہیں اور نکاح ٹوٹ گیا یا نہیں۔

الجواب:- عمرو بوجہ اس قول کے اسلام سے خارج ہو گیا اور اس

---

[1] الدرالمختار علی ھامش ردالمحتار باب نکاح الکافر ص ۵۳۹ ج ۲ ظفیر [2] اذا انکر الرجل آیۃ من القرآن او سخر بآیۃ من القرآن او عاب کفر عالمگیری مصری ص ۲۶۶ ج ۲ ظفیر۔

کی زوجہ اس کی نکاح سے خارج ہوگئی بعد اسلام لانے کے تجدید نکاح کر سکتا ہے[1]

اپنے کو خدا اور رسول کہنے والا کافر و مرتد و ملحد ہے
سوال (۱۱۵) یحییٰ خاں ایک جا درہ میں مقیم ہے پہلے اس نے مہدی موعود. پھر مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا اور اس کے بعد رسول بنا اور اپنے نام کا کلمہ بنایا لا الہ الا اللہ ہو یحییٰ عین اللہ اور اپنے کو عین اللہ کہتا ہے اور ایک کتاب لکھی ہے اس کا نام فرمان بالمقابل قرآن رکھا ہے اور خود کو فرمانروا کہتا ہے اور اب اللہ ہونے کا دعویٰ کرتا ہے آیات قرآنی کم و زیادہ کرکے پڑھتا ہے اور کہتا ہے کہ قرآن میں غلطی ہے الخ اور اللہ تعالیٰ کو لہو و لعب کرنے والا کہتا ہے نعوذ باللہ یحییٰ خان کے لئے کیا حکم ہے اور جو مسلمان اس کو واجب التعظیم سمجھیں اور اس کی اقوال کی تصدیق کریں اور اس کی اعانت کریں اور اس کے ساتھ خورد و نوش کریں ان کے لئے کیا حکم ہے

الجواب:- یحییٰ خاں مذکور کا مرتد ہونا اس کے اقوال سے ثابت و محقق ہے[2] اس کے ساتھ مسلمانوں کو ملنا اور اس کی محبت و اعانت کرنا حرام ہے۔ اور جو لوگ اس کو بزرگ اور واجب التعظیم سمجھیں اور اس کی تصدیق کریں وہ بھی کافر ہیں اس میں کچھ شک نہیں ہے قال اللہ تعالیٰ ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین الآیۃ[3] وقال اللہ تعالیٰ ومن یقل منھم انی الٰہ من دونہ فذلک نجزیہ جھنم کذلک نجزی الظالمین[4] فقط

---

[1] اذا اطلق الرجل کلمۃ الکفر عمداً لکنہ لم یعتقد الکفر قال بعض اصحابنا لا یکفر الخ وقال بعضھم یکفر وھو الصحیح عندی لانہ استخف بدینہ (ردالمحتار باب المرتد ص ۳۹۳ ج ۳) ظفیر [2] دعوی النبوۃ بعد نبینا صلی اللہ علیہ وسلم کفر بالاجماع (شرح فقہ اکبر ص ۲۰۲) اذا انکر الرجل آیۃ من القرآن الخ او عاب یکفر (عالمگیری مصری ص ۲۶۶ ج ۲) ظفیر [3] الاحزاب ۔۴۰۔ [4] الانبیاء ۔۲۹۔

قرآن کی کسی آیت کی تحقیر سے خوف کفر ہے

سوال (۱۱۶) زید نے منبر پر وعظ بیان فرمایا عمرو نے خشمناک ہو کر اس کو منبر سے نیچے گرا دیا اور مار پیٹ کیا۔ زید نے آیت کریمہ پڑھا، عمرو نے کہا کہ یہ آیت قرآنی اپنی عورت کو بتلاؤ میں نہیں مانتا ہوں، عمرو کے لئے کیا حکم ہے

الجواب:۔ عمرو کا یہ فعل نہایت قبیح ہے اور آیت قرآنیہ کی نسبت ایسے الفاظ کہنے سے خوف کفر ہے[1] اس کو توبہ کرنی چاہیئے۔ فقط

غالی شیعہ اسلام سے خارج ہیں

سوال (۱۱۷) ایک عالم کہتا ہے کہ جو شخص حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی صحابیت و خلافت کا منکر ہو اور مستحق لعنت و تبرا ہو وہ اسلام سے خارج ہے کسی قسم کا برتاؤ اس کے ساتھ نہ کرنا چاہیئے، دوسرا شخص کہتا ہے کہ ایسے شیعہ کے ساتھ برتاؤ درست ہے وہ کلمہ پڑھتے ہیں لہذا خارج اسلام نہیں ہو سکتا، اس بارہ میں کس کا قول صحیح ہے۔

الجواب:۔ اس میں عالم کا قول صحیح ہے[2]۔ اور دوسرا شخص جو کچھ کہتا ہے وہ اصول اسلام سے ناواقفیت پر مبنی ہے اس کو چاہیئے کہ اس سے توبہ کرے۔

شریعت کے بالمقابل رواج کو ماننا کفر ہے

سوال (۱۱۸) جو شخص یہ کہے کہ میں فیصلہ شریعت کے موافق نہیں کروں گا بلکہ رواج کے موافق فیصلہ کروں گا اس کے لئے کیا حکم ہے۔

الجواب:۔ یہ کلمہ کفر ہے اور استخفاف دین ہے اس سے توبہ

---

[1] اذا انکر الرجل آیۃ من القرآن او سخر بآیۃ من القرآن او عاب، کفر (عالمگیری مصری ص ۲۶۶ ج ۲) ظفیر

[2] ولو انکر احد خلافۃ الشیخین یکفر (شرح فقہ اکبر ص ۲۰۶) نعم لاشک فی تکفیر من قذف السیدۃ عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا او انکر صحبۃ الصدیق (رد المحتار باب المرتد ص ۳۹۶ ج ۳ وص ۳۹۴ ج ۳) ظفیر۔

کرنی چاہئے۔[له]

شریعت کو نہیں ماننا کلمۂ کفر ہے: **سوال** (۱۱۹) زید اپنے امام مسجد کو بلا حکم شرعی امامت سے علیحدہ کر دیا سمجھانے پر یہ جواب دیا کہ (اگر شریعت بھی اسکو امام مانے تب بھی میں اس کو امام نہیں مانتا) زید کا یہ کہنا کفر ہے یا نہیں اور زید کو تجدید نکاح کرنا چاہئیے یا نہیں یا صرف توبہ ہی کافی ہے، ایک عالم نے یہ فتوی دیا کہ زید جب تک توبہ اور تجدید نکاح نہ کرے اس سے قطع تعلق کرنا چاہیئے اس پر زید نے عالم مذکور کو بر سر اجلاس گالیاں دیں اور سخت بے عزت کیا، کیا فتوی عالم کا درست تھا، بہر حال زید کے لئے کیا حکم ہے توبہ ہی کافی ہے یا عالم سے معافی بھی مانگے۔

الجواب:۔ اس میں شک نہیں کہ یہ کلمۂ کفر ہے اور استخفاف دین محمدی صلی اللہ علیہ وسلم ہے اور یہی وجہ ہے کہ بہت سے علماء نے ایسے بے باک اور شریعت کو بازیچۂ اطفال سمجھنے والوں پر بلا تأمل کفر کے فتوے لگا دیئے ہیں مگر اس وجہ سے کہ اسلام کا اور کفر کا معاملہ بے حد نازک ہے۔ حضرات فقہاء نے اس میں بہت ہی احتیاط کی ہے اور فرمایا ہے کہ کسی مسلمان کے کلام میں جب تک کوئی قابل قبول تاویل ہو سکتی ہو اور اس کا کلام کسی محمل حسن پر اتر سکتا ہو اس وقت تک اسکو کافر کہنے میں احتیاط کی جائے گی، پس چونکہ شخص مذکور کا کلام محتمل تاویل ہے اور کہا جا سکتا ہے کہ اس کی مراد شریعت کو برا کہنا نہیں بلکہ اس خاص شخص کی برائی مقصود ہے اس لئے اس کو کافر کہنے میں احتیاط کی ضرورت ہے

[له] وانکار ما اجمع علیہ بعد العلم بہ لان ذلک دلیل علی ان التصدیق مفقود الخ وفعال تصدر عن المتھتکین لدلالتھا علی الاستخفاف بالدین الخ (رد المحتار باب المرتد ص ۲۹۶ ج ۳) ظفیر

درمختار میں ہے واعلم انہ لا یفتی بکفر دین مسلم امکن حمل کلامہ علی محمل حسن او کان فی کفرہ خلاف ولو کان ذلک روایۃ ضعیفۃ الخ[1] پھر شامی میں ہے ثم ان مقتضی کلامہم ایضا انہ لا یکفر بشتم دین مسلم ای لا یحکم بکفرہ لامکان التاویل ثم رائیتہ فی جامع الفصولین حیث قال بعد کلام اقول وعلی ھذا ینبغی ان یکفر من شتم دین مسلم ولکن یمکن التاویل بان مرادہ اخلاقہ الردیئۃ و معاملتہ القبیحۃ لا حقیقۃ دین الاسلام فینبغی ان لا یکفر الخ[2] شامی مطبوعہ مصر ص۲۹۶ ج۳۔ وقال فی البحر بعد کلام طویل والذی تحرر انہ لا یفتی بتکفیر مسلم امکن حمل کلامہ علی محمل حسن الخ ثم قال ولقد الزمت نفسی ان لا افتی بشیء منہا الخ[3] بحر الرائق ص۱۳۵ مطبوعہ مصر۔ وفی الخلاصۃ وغیرہا اذا کان فی المسئلۃ وجوہ توجب التکفیر ووجہ واحد یمنع التکفیر فعلی المفتی ان یمیل الی الوجہ الذی یمنع التکفیر تحسیناً للظن بالمسلم وزاد فی البزازیۃ الا اذا صرح بارادۃ موجب الکفر فلا ینفعہ التاویل حینئذ[4] انتہی۔ نقلہ فی البحر بہرحال اس کو توبہ کرنی چاہیئے اور احتیاطاً تجدید نکاح بھی، اور جب تک کہ یہ شخص کامل توبہ اور ندامت کے ساتھ اپنے فعل پر پشیمان نہ ہو اس سے قطع تعلق سیاست اسلامیہ کے مطابق ہے اور جس عالم نے ایسا فتوی دیا وہ صحیح ہے قال فی الاشباہ وما فیہ خلاف یومر بالاستغفار والتوبۃ وتجدید النکاح الخ ثم قال وظاہرہ انہ امر

---

[1] الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب المرتد ص۲۹۵ و ص۲۹۶ ج۳۔ ظفیر

[2] رد المحتار باب المرتد ص۲۹۶ ج۳۔ ظفیر [3] رد المحتار باب المرتد ص۲۹۶ ج۳۔ ظفیر

[4] رد المحتار باب المرتد ص۲۹۳ ج۳۔ ظفیر

احتیاطاً وقال بعد کلام واما امرہ بتجدید النکاح فھو لاشک فیہ احتیاطاً

الحاصل اگرچہ ایسے شخص کو کافر نہ کہا جائے لیکن توبہ و استغفار کے بغیر چارہ

نہیں اور علی سبیل الاحتیاط تجدید نکاح بھی ہونی چاہیئے اور سب سے پہلے اسکو اس

عالم دین سے معافی مانگنی چاہیئے کہ جس کو بغیر شرعی قصور کے برا بھلا کہہ کر

اپنی عاقبت خراب کی ہے، علماء دین کی تعظیم حقیقت میں دین کی تعظیم ہے

اور ان کو حقیر سمجھنا دین کو حقیر جاننا ہے، شرح فقہ اکبر میں خلاصہ سے نقل

کیا ہے من ابغض عالماً من غیر سبب خیف علیہ الکفر ص۲۱۳ وفی الظھیریۃ

من بین وجہا شرعیا فقال خصمہ ھذا کون الرجل عالماً الخ یخاف علیہ

الکفر شرح فقہ اکبر ص۲۱۴ فقط۔

مرتد کا انکار عود الی الاسلام سمجھا جائے گا

سوال (۱۲۰) زید پہلے مسلمان تھا پھر کچھ بعد

عیسائیوں کے ساتھ اختلاط رہا اور پادری صاحب کے پاس جا کر اس نے

مذہب عیسائی اختیار کرلیا بعد ازاں ایک مسلمان نے دانستہ اپنی بیٹی کا

نکاح زید سے کردیا، اب زید کہتا ہے کہ میں عیسائی نہیں ہوا، یہ مجھ پر

افترا ہے کیا زید کا انکار توبہ کے قائم مقام ہے، اور اس لڑکی کا نکاح

زید سے جائز ہے۔

الجواب:۔ کتب فقہ میں لکھا ہے کہ مرتد کا انکار عود الی الاسلام

اور توبہ و رجوع کے قائم مقام سمجھا جاویگا، لہٰذا اس صورت میں جب کہ

زید اپنے عیسائی ہونے سے منکر ہے تو پھر کوئی وجہ نہیں ہے کہ اس کے اس

انکار کو جھٹلایا جائے، وہ واقعی اگر عیسائی ہوگیا ہے تو پھر اس کے افعال

واعمال خود شاہد بن کر اس کی تکذیب کردیں گے اور یہ غیر واقعی انکار اس کو

لہ دیکھئے ردالمحتار باب المرتد ص۲۹۱ ج۳ - ظفیر۔

کوئی نفع نہ پہونچا سکے گا لیکن اس وقت جبکہ وہ کھلے لفظوں میں یہ کہہ رہا ہے کہ یہ مجھ پر بہتان ہے میں عیسائی نہیں ہوا تو پھر ضرورت نہیں کہ خواہ مخواہ اس کو مرتدین کے زمرہ میں داخل کیا جائے بلکہ اب تو یوں کہا جائیگا کہ وہ اپنے انکار سے توبہ و رجوع کا اعلان کر رہا ہے۔ قال فی الخانیہ وجود الردۃ یکون عوداً الی الاسلام خانیہ جلد ۳ صفحہ ۵۷۸ وفی الدرالمختار شہدوا علی مسلم بالردۃ وھو منکر لایتعرض لہ لا لتکذیب الشہود العدول بل لان انکارہ توبۃ ورجوع الخ درمختار جلد ۳ صفحہ ۴۱۲[1] اور جبکہ اس کا نکاح اس انکار کے بعد ہوا ہے تو پھر اس کی صحت میں بھی کوئی تردد نہیں۔ فقط

مجھے شریعت محمدی کا فیصلہ منظور نہیں کہنا کفر ہے

سوال (۱۲۱) دو شخصوں میں باہم تنازعہ تھا ایک نے ان میں سے کہا کہ فیصلہ بحسب شرع محمدی کر لینا چاہیئے دوسرے نے اس کے جواب میں کہا کہ مجھے فیصلہ شریعت محمدی کا منظور نہیں ہے اپنا رواج منظور کیا جائے گا پس منکر فیصلہ شریعت کیلئے کیا حکم ہے

الجواب:۔ شریعت محمدیہ صلوات اللہ وسلامہ وعلی صاحبہا کے فیصلہ سے انکار کرنا کفر ہے۔ اس شخص کو توبہ و تجدید اسلام و تجدید نکاح کرنا چاہیئے[2]۔ فقط۔

---

[1] الدرالمختار علی ہامش رد المحتار باب المرتد ص ۴۱۲/۳۲۔ ظفیر۔ [2] و قد حقق فی المسایرۃ انہ لابد فی حقیقۃ الایمان من عدم ما یدل علی استخفاف من قول او فعل ویاتی بیانہ (رد المحتار باب المرتد ص ۳۹۱/۳۲) اذا اطلق الرجل کلمۃ الکفر عمداً لکنہ لم یعتقد الکفر قال بعض اصحابنا لا یکفر الخ وقال بعضہم یکفر وھو الصحیح عندی لانہ استخف بدینہ (ایضاً ص ۳۹۳/۳۲) ظفیر۔

جو عیسائی وغیرہ بنانے کی کوشش کرے وہ بھی کافر ہے | **سوال (۱۲۲)** ایک عورت شادی شدہ کو چار آدمی عیسائی کرانے لے گئے، تاکہ نکاح ٹوٹ جائے، عیسائی ہونے کے وقت ایک آدمی اس نیت سے چلا گیا کہ میرے نکاح اور ایمان کو نقصان نہ پہنچے، باقی تین آدمی ساتھ رہے اور عیسائی ہونے کے وقت انھوں نے رسوم عیسوی ٹوپی اتار کر ادا کی، ان پر کیا حکم ہے اور عورت مذکورہ کا پہلا نکاح ٹوٹ گیا یا نہیں۔

الجواب:- مسئلہ شرعی یہ ہے کہ جو کسی شخص کے کافر عیسائی وغیرہ بنانے پر راضی ہو اور اس میں کوشش کرے وہ بھی شریعت میں کافر ہو جاتا ہے پس اگر چاروں اس پر راضی تھے تو چاروں کافر ہوئے اور اگر تین راضی تھے اور ایک ناراض ہو کر علیحدہ ہو گیا تو تین کافر ہوئے وہ ایک مستثنیٰ رہا[1]۔ اور ایسی عورت کیلئے جو کہ کسی مسلمان کے نکاح سے خارج ہونے کے لئے عیسائی اور مرتد بنے اس کے بارہ میں فقہاء نے یہ حکم فرمایا ہے کہ اس عورت کو بجبر مسلمان کیا جاوے اور اس کے پہلے شوہر سے ہی پھر انکا نکاح بمہر یسیر کر دیا جاوے[2]۔ درمختار۔ فقط۔

دین و شریعت کو سب و شتم کرنا کفر ہے | **سوال (۱۲۳)** چھ آدمیوں نے شراب پی کر دین کو برا بھلا کہا ان کے ساتھ کیا سلوک کرنا چاہیئے۔

الجواب:- شراب پینا گناہ کبیرہ ہے اور دین اور شریعت کو سب و

---

[1] ومن امر امرأۃ بان ترتد الخ کفر الآمر (شرح فقہ اکبر ص ۲۲۵) ظفیر

[2] ولو ارتدت لمجیٔ الفرقۃ الخ وتجبر علی الاسلام وعلی تجدید النکاح زجرا لها بمهر یسیر کدینار وعلیه الفتوی الخ (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب نکاح الکافر ص ۳۹۰) ظفیر

دشنام کرنا کفر ہے اس کو توبہ کرنی چاہیئے اور تجدید اسلام اور تجدید نکاح کرنا ضروری ہے[1] فقط

مجھ کو نمازی کی قبر میں نہیں جانا یہ کہنا کفر ہے

سوال (۱۲۴) بندہ ایک تیلی کے گھر تیل لینے گیا میں نے اس سے کہا اٹھو بھائی نماز پڑھو اس نے کہا چلو تم کو کیا ہے، دوبارہ کہنے پر اس نے مجھے گالیاں دی، سہ بار کہنے پر جواب دیا دشنام دے کر مجھ کو نمازی کی قبر میں نہیں جانا چوتھی دفعہ کہنے پر جواب دیا کہ جب نماز پڑھنے والے خلاص ہو جائیں گے تو بھی کیا ہے اور منع کرنے پر اس نے مجھے مارا میں شرمندہ ہو کر واپس چلا آیا، ایسے شخص کے لئے کیا حکم ہے۔

الجواب: اس شخص کے فاسق ہونے میں کسی کے نزدیک شبہ نہیں ہے اور اس حالت میں خوف کفر ہے[2] اس کو توبہ کرنی چاہیئے اور تجدید اسلام و تجدید نکاح کرنا چاہیئے۔ فقط

شرعی فیصلہ کا منکر کافر ہے یا نہ

سوال (۱۲۵) دو شخص کسی معاملہ میں جھگڑتے ہیں ایک نے کہا چلو شرعی فیصلہ کریں دوسرے نے شرعی فیصلہ سے انکار کیا تو وہ کافر ہو گیا یا نہ۔

الجواب: وہ شخص فاسق ہے تکفیر میں احتیاط کی جاوے[3]

---

[1] من اہان الشریعۃ او المسائل التی لابد منہا کفر (شرح فقہ اکبر ص) ظفیر۔ [2] من قیل لہ صل فقال لا اصلی بامرک کفر (شرح فقہ اکبر ص ۲۱۲) من قال لا اصلی جحودا او استخفافا او علی انہ لم یومر او لیس بواجب فلا شک انہ کفر فی الکل ایضا (ایضا) [3] وقد سئل فی الخیریۃ عمن قال لہ الحاکم ارض بالشرع فقال لا اقبل فافتی مفت بانہ کفر وبانت زوجتہ فہل یثبت کفرہ فاجاب بانہ لا ینبغی للعالم ان یبادر بتکفیر اہل الاسلام (رد المحتار باب المرتد ص ۲۹۱) ظفیر۔

تیرے مذہب کی ماں کو ایسا کرنا وغیرہ کلمہ کفر ہے
سوال (۱۲۶) اگر کوئی شخص ہوش و حواس کی حالت میں یوں کہے کہ تیرے پیر کے اور تیرے مذہب کے ماں کو کردوں گا تو اس کا کیا حکم ہے اور اس کو امام بنانا جائز ہے یا نہ۔

الجواب:۔ ایسے کلمات کفریہ ہیں ان سے سلب ایمان کا اندیشہ ہے پس ایسے شخص سے فوراً توبہ کرائی جاوے اور تا وقتیکہ توبہ نہ کرے اس سے قطعاً متارکت کردی جائے لقولہ تعالیٰ فلا تقعد بعد الذکریٰ مع القوم الظلمین[1] الآیۃ اور اس کو امام نہ بنایا جاوے جب تک وہ توبہ نہ کرے۔

ہم اللہ میاں کے بھتیجے ہیں کہنا کفر ہے
سوال (۱۲۷) ایک شخص کو کہا گیا کہ تم نماز کیوں نہیں پڑھتے جواب دیا کہ ہم اللہ میاں کے بھتیجے ہیں ہم کو معاف ہے اس کے لئے کیا حکم ہے۔

الجواب:۔ یہ کلمہ کفر ہے اس شخص کو توبہ کرنی چاہیئے، اور پھر ایمان لانا چاہیئے[2] فقط

ہمارا خدا انگریز ہے اس کا قائل کافر و مرتد ہے
سوال (۱۲۸) ایک شخص کلمات کفریہ زبان پر لاتا ہے مثلاً یوں کہتا ہے کہ ہمارا خدا انگریز ہے وہی ہم کو رزق دیتا ہے۔ خالی نماز پڑھنے سے کوئی فائدہ نہیں، اس قسم کی اور بھی باتیں کہتا ہے، ایسے شخص کے ساتھ کیا برتاؤ کرنا چاہیئے

الجواب:۔ جس شخص نے کلمات مذکورہ کہے وہ کافر و مرتد ہو گیا[3] جب تک

---

[1] سورۃ الانعام۔ ۱۴۔

[2] من وصف اللہ تعالیٰ بما لا یلیق بہ او سخر باسم من اسمائہ او بامر من اوامرہ او انکر وعدہ و وعیدہ یکفر (شرح فقہ اکبر ص ۱۸۳) ظفیر [3] لا یکفر احد من اہل القبلۃ الا فیما فیہ نفی الصانع القادر العلیم او شرک او انکار للنبوۃ (شرح فقہ اکبر ص ۱۹۹) ظفیر۔

وہ توبہ نہ کرے، یعنی پھر پورا اسلام نہ کرے اس وقت تک اس سے میل جول ترک کر دینا چاہیئے اور انکو برادری کے خارج کر دینا چاہیئے اور اسکی شادی و غمی میں ہرگز شریک نہ ہونا چاہیئے فقط

قرآن و نبی کیا چیز ہے یہ کلمات کفریہ ہیں | **سوال (۱۲۹)** شخصے خویشتن را در زمرۂ مدد اشار درآوردہ اظہار امور مغیبات و علم آں می نماید و میگوید کہ چنیں و چناں خواہد شد و بریں سیرت مواظبت و مستمر است و چوں ویرا بطور نصیحت گفتہ شد کہ ایں امر نہ در قرآن ست و نہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم چنیں کردہ و نگفتہ بجواب گفت کہ بگذارید قرآن مجید چہ چیز است بے و نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم چیست و کیست و شخص مذکور مسلوب الحواس و نہ مجنون پس چنیں شخص کافر شد یا نہ۔

الجواب:- فی الشامی وبالجملة فقد ضم الی التصدیق بالقلب او بالقلب واللسان فی تحقیق الایمان امور الاخلال بہا اخلال بالایمان اتفاقا کالسجود لصنم وقتل نبی والاستخفاف بہ وبالمصحف والکعبة وکذا المخالفة او انکار ما اجمع علیہ بعد العلم بہ لان ذلک دلیل علی ان التصدیق مفقود[1] شامی، پس معلوم شد کہ قائل مذکور کافر شد۔ فقط۔

حالت جنابت میں نماز پڑھ لی تو خلاف اسلام نہیں ہوگا | **سوال (۱۳۰)** زید چند مبلغین کے ساتھ کسی گاؤں میں بغرض تبلیغ گیا، رات اسی بستی میں قیام رہا اتفاقاً زید کو احتلام ہوگیا وہاں سے قبل طلوع صبح کے قیام گاہ کی طرف سب لوگ روانہ ہوئے، راستہ میں ایک مسجد ملی جس میں نہ کوئی غسلخانہ نہ غسل کرنے کا کوئی انتظام، صرف سقاوہ میں وضو کرنے کے لئے پانی موجود تھا، سب لوگوں نے نماز فجر ادا کی زید نے بھی بحالت حدث اکبر ان لوگوں کے ساتھ نماز پڑھی اور شرم کی وجہ سے اپنے محتلم ہونے کو ظاہر نہیں کیا اور اگر نماز نہ پڑھتا

---

[1] ردالمحتار باب المرتد، ص ۳۹۲ ج ۳ ظفیر۔

تو سب لوگ اس کے محدث ہونے کو جان لیتے اور زید کو معلوم تھا کہ یہ نماز نہیں ہوگی بلکہ پڑھنے کے وقت قصد کر لیا تھا کہ مکان پر پہونچ کر غسل کر کے نماز ادا کروں گا، تو صورت مسئولہ میں زید کو تجدید ایمان اور تجدید نکاح کی ضرورت ہے یا نہیں، از روئے شرع شریف کتب معتبرہ سے جواب مدلل کر کے تحریر فرما دیں اور عند اللہ ماجور ہوں۔

الجواب:۔ صورت مسئولہ میں زید بدستور مسلمان اور اس کا نکاح بدستور قائم ہے اس کو اپنے فعل پر توبہ کرنی چاہیئے اس پر لازم ہے کہ کبھی ایسی حرکت کا ارتکاب نہ کرے اس میں اہانت دین اور استخفاف ارکان اسلام کا شبہ ہو سکتا ہے، بہر حال معتمد اس صورت میں عدم تکفیر ہی ہے، کما فی الشامی والمعتمد عدم التکفیر کما ہو ظاہر المذہب[1]، فقط واللہ اعلم

خدا تعالیٰ و نبی پاک کی شان میں گستاخی کفر ہے

سوال (۱۳۱) ایک عورت نے خدا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں بہت بیجا الفاظ کہے اور دین محمدی سے اعراض اور اس کی توہین کرتی ہے اس کا شرعاً کیا حکم ہے۔

الجواب:۔ خدائے تعالیٰ اور اس کے پیغمبروں کو سب وشتم کرنا کفر ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے کفار کی یہ صفت بتلائی ہے کہ اللہ کو گالی دینگے قال اللہ تعالیٰ ولا تسبوا الذین یدعون من دون اللہ فیسبوا اللہ عدوا بغیر علم الآیۃ[2]۔ پس اس کو توبہ کرائی جاوے

نماز کا منکر کافر و مرتد ہے

سوال (۱۳۲) جو شخص نماز سے قطعی انکار کر دے اور یہ کہے کہ ہم نہیں پڑھیں گے وہ کیسا ہے اور مسلمانوں کو اس کے ساتھ کیا معاملہ کرنا چاہیئے۔

---

[1] رد المحتار۔ [2] الانعام۔۱۹۰۔

الجواب: یہ کلمات کفریہ ہیں۔ ایسا کہنے والے کے کفر کا اندیشہ ہے[1]
ایسے شخص سے اہل اسلام کوئی واسطہ نہ رکھیں۔ اس سے تمام تعلقات منقطع
کردیں۔ فقط

میں کافرہ تجھ مومن سے اچھی ہوں کفر ہے

سوال (۱۴۳) ہندہ نے اپنے بچہ کو محبت
میں آکر یہ کہا کہ یہ بچہ مجھے تمام جہاں سے سب سے بہتر اور اچھا ہے اس کے خاوند
نے کہا کہ کمبخت تمام دنیا میں انبیاء و اولیاء بھی ہیں ان سے کون بہتر ہوگا۔ وہ
بولی کہ یہ سب سے اچھا ہے۔ اس کے خاوند نے کہا کہ تو کافرہ ہوگئی اس پر اس
نے کہا کہ میں کافرہ ہی تیرے جیسے ایماندار سے اچھی ہوں۔ (۱) آیا ان کلمات
کے کہنے سے کہ میں کافرہ ہی اچھی ہوں تیرے جیسے ایماندار نہیں چاہیئے ہندہ
کافرہ ہوئی یا نہ۔

کافرہ کو تجدید ایمان کے بعد تجدید نکاح ضروری ہے

سوال (۱۴۴) (۲) اگر کافرہ ہوگئی تو اسکے
توبہ کرنے پر تجدید نکاح کی ضرورت ہے یا نہ:
(۳) زید کے ان کلمات سے کہ میں تیرے ساتھ کلام نہیں کرنا چاہتا اور تیرا مجھ
سے کوئی تعلق نہیں ہے طلاق واقع ہوئی یا نہیں اگر ہوئی تو کون سی رجعی یا بائنہ
اب رجوع کی کیا صورت ہے۔

(۴) زید سے جب ہندہ نے یہ الفاظ کہے کہ میں کافرہ ہی تیرے جیسے ایماندار
نہیں چاہیئے زید نے کہا کہ ان کلمات کے کہنے سے تو میری زوجہ سے باہر ہوگئی صحیح
ہے یا غلط جب تک ہندہ توبہ نہ کرے اسکے ساتھ کیا معاملہ کرنا چاہیئے (۶) اگر

---

[1] من قال لا اصلی جحودا او استخفافا او علی انہ لیس بواجب فلا شک انہ کفر او ...
یہ مطلب ہے کہ نماز پڑھ چکا ہے یا اس طرح کی دوسری چیز ہو (شرح فقہ اکبر ص۲۲۷) تو کفر کا حکم نہیں ہوگا اگر تاویل
تاویل ممکن ہے اسلئے کہ ایسا قطعی حکم نہ کیا جائیگا تحرزا انہ لا یفتی بکفر مسلم امکن حمل کلامہ علی محل حسن او کان
فی کفرہ اختلاف ولو روایۃ ضعیفۃ (رد المحتار باب المرتد ج۳ ص۲۹۳) طفیر۔

ہندہ بعد میں انکار کرے کہ یہ الفاظ میں نے نہیں کہے پھر کیا حکم ہوگا۔

الجواب:- (۱) یہ کلمات کفر کے ہیں اس سے ہندہ کافرہ ہوگئی[۱] (۲) تجدید ایمان کے بعد تجدید نکاح کی ضرورت ہے[۲] (۳) ہندہ نے جس وقت یہ کلمات کہے وہ کافرہ ہوگئی نکاح اس کا زید سے فسخ ہوگیا پھر اس پر الفاظ مذکورہ سے طلاق واقع نہیں ہوئی، درمختار میں ہے وارتداد احدھما فسخ عاجل فلا ینقص عددا وتفصیل المسئلۃ فی الشامی[۳] (۴) یہ قول زید کا صحیح ہے (۵) جب تک وہ باوجود اقرار کلمات مذکورہ کے توبہ نہ کرے تو اس کو علیحدہ کردیا جاوے (۶) یہ اس کی توبہ سمجھی جاوے گی اور اس کو مسلمان سمجھا جاویگا[۴] فقط

بت کی پوجا صریح شرک ہے

سوال (۱۳۵) ایک شخص نے اس حال سے کہ اس کی اولاد ہمیشہ ضائع ہوجایا کرتی تھی مع اپنی عورت اور ایک دوسرے اجنبی عورت کے بت ماتا کی پوجا کی اور بت ماں کے لئے گندم پکا کر تقسیم کئے آیا اس فعل کے بعد یہ تینوں دائرہ اسلام میں داخل ہیں اور ان کا نکاح بحالہ قائم ہے یا نہ۔

الجواب:- یہ فعل کفر اور شرک صریح ہے ان کو تجدید اسلام وتوبہ واستغفار وتجدید نکاح کرنا لازم ہے کذا حققہ فی الدر المختار ورد المحتار۔[۵]

---

[۱] اذا اطلق الرجل کلمۃ الکفر عمدا لکنہ لم یعتقد الکفر قال بعض اصحابنا لا یکفر الخ وقال بعضھم یکفر وھو الصحیح عندی لانہ استخف بدینہ۔ (رد المحتار باب المرتد ج ۳ ص ۳۹۲) ظفیر [۲] و ارتداد احدھما فسخ عاجل (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب نکاح الکافر ج ۲ ص ۵۳۹) ظفیر [۳] دیکھئے رد المحتار باب نکاح الکافر ج ۲ ص ۵۳۹) ظفیر [۴] شھد واعلی مسلم بالردۃ وھو منکر لا یتعرض لہ الخ لان انکارہ توبۃ ورجوع (در مختار) وبدون اقرار بالشھادتین بھی قول ظاہر قول المتون (رد المحتار باب المرتد ج ۳ ص ۴۰۴) ظفیر [۵] بالجملۃ فقد ضم الی التصدیق بالقلب والاقرار باللسان فی تحقق الایمان امور الاخلال بھا اخلال بالایمان کالسجود للصنم (رد المحتار باب المرتد ج ۳ ص ۳۹۲) ظفیر۔

نماز نہ پڑھوں گا کافر ہی ہو کر رہوں گا یہ کلمہ کفر ہے | **سوال** (۱۳۶) ایک مسجد خام کی دیوار بوجہ بارش شہید ہو گئی ایک مسلمان اس کی مٹی اٹھا کر مکان تیار کر رہا ہے اور منع کرنے پر کہتا ہے کہ میں ضرور مٹی اٹھاوں گا، میں نماز نہیں پڑھوں گا کافر ہی ہو کر رہونگا

الجواب:- یہ کلمہ کفر ہے[1]۔ اس سے توبہ کرنی چاہیئے اگر یہ شخص توبہ نہ کرے تو مسلمانوں کو چاہیئے کہ اس سے قطع تعلق کر دیں قال اللہ تعالیٰ فلا تقعد بعد الذکری مع القوم الظلمین الآیۃ فقط

حق تعالیٰ کی شان میں گستاخی کفر ہے | **سوال** (۱۳۷) ایک شخص نے حق تعالیٰ کی شان میں بے ادبی کے الفاظ کہے جس سے کفر عائد ہوتا ہے تو نکاح ٹوٹا یا نہیں۔

الجواب:- جن الفاظ سے کفر عائد ہوتا ہے[2]۔ اس میں بعد توبہ کے و تجدید ایمان کے نکاح کرنا ضروری ہے۔ بس اس شخص کو چاہیئے کہ تجدید ایمان کرے اور توبہ کرے اور تجدید نکاح کرے[3]۔ فقط

صحبت صدیق اکبرؓ کا منکر رافضی کافر ہے | **سوال** (۱۳۸) شخصے منکر صحبۃ الصدیق رضی اللہ عنہ روا رکھنے والا سب شیخین رضی اللہ عنہما کا ہے ایسے شخص کے ساتھ مسلمانوں کو تعلقات رکھنا اور اپنے ساتھ مساجد میں نمازوں میں شریک کرنا شرعاً جائز ہے یا نہیں

الجواب:- اقول وبہ نستعین بے شک ایسا رافضی جو کہ منکر صحبت صدیقؓ ہو باتفاق کافر ہے اور اکثر فقہاء نے سب شیخین کرنے والے کو بھی

---

[1] من جحد فرضا مجمعا علیہ کالصلوۃ والصوم والزکوۃ والغسل من الجنابۃ کفر، شرح فقہ اکبر ص۲۰۲ من قال لا اصلی جحودا او استخفافا او الاولا شک انہ کفر۔ (ایضا ص۲۰۲) ظفیر۔ [2] والکافر بسب نبی من الانبیاء فانہ یقتل حدا ولا تقبل توبتہ مطلقا وسب اللہ تعالیٰ قبلت لانہ حق اللہ (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب المرتد ص۳۹۷ ج۳) ظفیر۔ [3] وارتداد احدھما فسخ عاجل (ایضا باب نکاح الکافر ص۵۲۵ ج۲) ظفیر

کافر کہا ہے[1] پس ایسے رافضی کے ساتھ اختلاط وارتباط رکھنا اور بلانکیر ان کو مساجد مسلمین میں آنے دینا اور شریک نماز وجماعت کرنا حرام اور ناجائز ہے ایسے لوگوں سے جہاں تک ہوسکے اجتناب اور علیٰحدگی کیجاوے قال اللہ تعالےٰ فلا تقعد بعد الذکری مع القوم الظلمین[2]۔ فقط

مسجد کو زناخانہ کہنا معصیت اور گناہ ہے | **سوال (۱۳۹)** مسجد کو یہ کہنا کہ یہ زناخانہ ہے اور یہاں گدھے بیل کی جگہ یہ مسجد نہیں۔ یہ کیسا ہے۔

الجواب:۔ یہ بھی سخت معصیت ہے اور گناہ ہے توبہ کرنی چاہیئے۔[3]

توہین عالم فسق ہے | **سوال (۱۴۰)** توہین عالم کفر ہے یا فسق۔

الجواب۔ فسق ہے[4] والتفصیل فی التالی

توہین وتحقیر عالم کفر ہے | **سوال (۱۴۱)** ایک شخص نے عالم دین کی توہین کی تو وہ کافر ہوا یا نہیں، بعضے کتب میں ہے کہ توہین وتحقیر عالم کی کفر ہے۔

الجواب:۔ فقہاء رحمہم اللہ نے یہ تصریح فرمائی ہے کہ جب تک تاویل ممکن ہو کسی مسلمان کی تکفیر نہ کی جاوے اور اگر کسی شخص میں بہت سی وجوہ کفر کی ہوں اور ایک وجہ ضعیف عدم کفر کی ہو تو مفتی کو عدم کفر کی طرف میلان کرنا چاہیئے۔ یہ

---

[1] ان الرافضی اذا کان یسب الشیخین ویلعنھما فھو کافر الخ نعم لا شک فی تکفیر من قذف السیدۃ عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنھا او انکر صحبۃ الصدیق الخ (رد المحتار باب المرتد ص۲۹۷ وص۲۹۸) ظفیر [2] الانعام۔۴

[3] قال اللہ تعالیٰ ان المساجد للہ فلا تدعوا مع اللہ احدا (سورۃ الجن ۲)

[4] وترد شھادۃ من یظھر سب السلف لانہ یکون ظاھرا الفسق (رد المحتار باب المرتد ص۳۰۶) وفی الخلاصۃ من ابغض عالما من غیر سبب ظاھر خیف علیہ الکفر (شرح فقہ اکبر ص۱۷۳) ظفیر

تمام تفصیل درمختار و شامی میں ہے۔ لہٰذا صورت مذکورہ میں اس کو کافر نہ کہا جاوے البتہ احوط یہ ہے کہ وہ شخص جو علماء کو سب و شتم کرتا ہے اور علم دین کا استخفاف کرتا ہے تجدید ایمان و تجدید نکاح کرے ھکذا یفھم فی رد المحتار المعروف بالشامی[1]۔ فقط

یہ شرع کس سسرے نے بنائی کلمۂ کفر ہے | **سوال (۱۴۲)** زید نے جب نکاح کیا تو یحییٰ نے یہ کہا یہ شرع کس سسرے نے بنائی کہ چچی سے نکاح کر دیا۔ یحییٰ کیلئے کیا حکم ہے۔

الجواب:- یحییٰ نے جو کلمہ زبان سے نکالا یہ کلمہ کفر کا ہے اس کو اس کلمہ سے توبہ کرنی چاہیئے اور تجدید ایمان و تجدید نکاح کرنی چاہیئے[2]۔

تاوقتیکہ جب تک ممکن ہو کافر نہ کہیں گے | **سوال (۱۴۳)** زید نے کہا کہ اگر میں بسم اللہ الرحمن الرحیم کے باپ کا نام نہ بتا سکوں تو میری بیوی پر طلاق ہے اور باپ کا نام نہ بتا سکا تو کیا حکم ہے اس پر مجیب نے احتیاطاً تجدید ایمان و تجدید نکاح کا حکم دیا۔ زید جب تجدید نکاح کے لئے اپنی بیوی کے پاس گیا تو زوجہ نے انکار کر دیا اور شوہر ثانی کا ارادہ ظاہر کیا آیا زوجہ زید زوج ثانی کی زوجیت میں جا سکتی ہے یا نہیں۔

---

[1] اذا کان فی المسئلۃ وجوہ توجب الکفر و واحد یمنعہ فعلی المفتی المیل الی ما یمنعہ (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب المرتد ص ۲۹۹ ج ۳) ظفیر [2] ثم ان مقتضی کلامھم ایضا انہ لا یکفر بشتم دین مسلم ای لا یحکم بکفرہ لامکان التاویل ثم رأیتہ فی جامع الفصولین حیث قال بعد کلام اقول وعلی ھذا ینبغی ان یکفر من شتم دین مسلم ولکن یمکن التاویل بان مرادہ اخلاقہ الردیۃ ومعاملتہ القبیحۃ لا حقیقۃ دین الاسلام فینبغی ان لا یکفر حینئذ واللہ اعلم واما امرہ بتجدید النکاح فھو لا شک فیہ احتیاطا (رد المحتار باب المرتد ص ۲۹۹ ج ۳) ظفیر [3] اذا اطلق الرجل کلمۃ الکفر عمدا لکنہ لا یعتقد الکفر قال بعض اصحابنا لا یکفر الخ وقال بعضھم یکفر وھو الصحیح عندی لانہ استخف بدینہ (رد المحتار باب المرتد ص ۲۹۹ ج ۳) ظفیر۔

الجواب :- اقول وباللہ التوفیق۔ چونکہ حکم تجدید ایمان وتجدید نکاح اس صورت میں احتیاطاً تھا نہ اس وجہ سے کہ زید یقیناً کافر ہوگیا لانہ متی یمکن التاویل ولو کان ضعیفاً لایحکم بکفرہ الخ ردالمحتار[1] وغیرہ لہٰذا عورت مذکورہ کو یہ جائز نہیں ہے کہ بدون طلاق زید وانقضاء عدت دوسرے شخص سے نکاح کرسکے، درمختار میں ہے وما فیہ خلاف یومر بالاستغفار والتوبۃ وتجدید النکاح الخ قولہ وتجدید النکاح ای احتیاطاً وقولہ احتیاطاً ای یامرہ المفتی بالتجدید لیکون وطوہ حلالاً بالاتفاق وظاہرہ لانہ لا یحکم القاضی بالفرقہ بینہما وتقدم ان المراد بالاختلاف ولو روایۃ ضعیفۃ ردالمحتار،[2] شامی ص ۳۹۹ ج ۳۔ فقط

سوال (۱۴۴) زید وعمر دونوں بکر کے بیٹے ہیں عمر اور بکر دونوں فعل قبیح کے مرتکب ہیں رمضان شریف میں دن کو علانیہ کھاتے پیتے ہیں جھوٹ بولتے ہیں چوری زنا وغیرہ کرتے ہیں زید ان کو منع کرتا ہے اور نصیحت کرتا ہے تو برا مانتے ہیں اور مغلظ گالیاں زبان سے نکالتے ہیں ایسے لوگوں کے ساتھ کیا معاملہ کرنا چاہیئے اور ان کیلئے کیا حکم ہے۔

(رمضان میں علانیہ کھانا، جھوٹ بولنا وغیرہ فسق ومعصیت ہیں)

الجواب :- عمرو بکر اس صورت میں فاسق ہیں اور ان کے کفر کا

---

[1] اذا کان فی المسئلۃ وجوہ توجب التکفیر ووجہ واحد یمنعہ فعلی المفتی ان یمیل الی الوجہ الذی یمنع التکفیر تحسیناً للظن بالمسلم الخ لا یفتی بکفر مسلم امکن حمل کلامہ علی محمل حسن او کان فی کفرہ اختلاف ولو روایۃ ضعیفۃ ردالمحتار باب المرتد ص ۳۹۵ ج ۳) ان ما یکون کفرا اتفاقاً یبطل العمل والنکاح وما فیہ خلاف یومر بالاستغفار والتوبۃ وتجدید النکاح وظاہرہ انہ امر احتیاط ردالمحتار باب المرتد ص ۳۹۹ ج ۳) ظفیر۔ [2] دیکھئے ردالمحتار باب المرتد ص ۳۹۹ ج ۳۔ ظفیر۔

خوف ہے[1] ان سے توبہ کرائی جاوے اور تجدید ایمان کا حکم کیا جاوے۔ بعد توبہ واستغفار وتجدید ایمان وتجدید نکاح کے ان کو شامل جماعت مسلمین کیا جاوے، اور ساتھ کھانے پینے میں کیا جاوے۔ ورنہ علیحدہ کردیا جاوے، اور اس کے ساتھ کھانا پینا بیٹھنا سب ترک کردیا جاوے۔ فقط۔

امور دین کی توہین کرنے والا کافر ہے

سوال (۱۴۵) ما قولکم فی رجل قال التوبة کذا وکذا من انسب التوبة الی الفاظ شنیعة ما یستنکرہا الناس بذکر ذلک الاعضا المخصوصة ھل یکفر لاھانة امر من امور الدین۔

علماء کو گالی دینے والا فاسق ہے

سوال (۱۴۶) (۲) نعم و نھی عالم زوجة امرأ عن فعل حرام او کلام قبیح بالاجنبی فاخبرت المرأة زوجھا عنه فسب الزوج العالم فما حکم علی من یسب العلماء۔

الجواب (۱) یکفر[2] (۲) ھو فاسق و یخاف علیه الکفر[3]

نبی کو خدا کہنے والا کافر و مشرک ہے

سوال (۱۴۷) قائل اس بیت کے حق میں کیا حکم ہے ؎

شریعت کا ڈر ہے مگر صاف کہدوں
نبی جی ہمارا خدا بن کے آیا[4]

---

[1] من اھان الشریعة او المسائل التی لابد منھا کفر (شرح فقہ اکبر ص۲۱۵) ظفیر

[2] ومن بغض وجھا شرعیا فقال خصمه کون الرجل عالما او قول لا تفعل معی عالما لانه لا ینقل عنك ای لا یعون ولا یغنی یخاف علیه الکفر (شرح فقہ اکبر ص۲۱۱) ظفیر

[3] وکذا الاستھزاء علی الشریعة الغراء کفر لان ذلك من امارات تکذیب الانبیاء (شرح فقہ اکبر ص۱۸۱) ظفیر

و فی الخلاصة من ابغض عالما من غیر سبب ظاھر خیف الکفر الخ (شرح فقہ اکبر ص۱۷۳) ظفیر

[4] قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ یُوْحٰٓی اِلَیَّ اَنَّمَآ اِلٰھُکُمْ اِلٰہٌ وَّاحِدٌ فَمَنْ کَانَ یَرْجُوْا لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلْیَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا یُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖٓ اَحَدًا (الکھف)

الجواب:- یہ قول کفر ہے اور صریح شرک ہے، والعیاذ باللہ تعالیٰ فقط

نماز کی توہین سے خوف کفر ہے

سوال (۱۴۸) قومی پنچائت کے ایک شخص نے یہ کہا کہ آپ حضرات جس قدر خانگی معاملات کا اہتمام کرتے ہیں اگر اس قدر نماز روزہ یا دیگر امور شرعیہ میں توجہ فرمائیں تو کتنے گھر نمازی ہوجائیں اس پر صدر پنچائت نے جواب دیا کہ تم پنچائت اور نماز وغیرہ کا مقابلہ کرتے ہو کیا نماز ہی پڑھنے سے مسلمان ہوتا ہے ہم اس پر شرط لگاتے ہیں کہ اگر کوئی مولوی صاحب اس کو ثابت کردیں تو میں دس روپیہ دونگا نہیں تو آپ سے لونگا اب سوال یہ ہے کہ صدر مذکور کا کہنا حق بجانب ہے یا نہیں۔

الجواب: صدر پنچائت کا یہ قول لغو ہے۔ بلکہ اس میں خوف کفر ہے[1] کہ اس نے نماز کی توہین کی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کو دین کا ستون فرمایا ہے جس نے نماز کی پرواہ نہ کی اس نے دین کے ستون کو گرادیا۔ اور ترک صلوٰۃ پر حدیث میں کفر کا اطلاق آیا۔ من ترک الصلوٰۃ متعمدا فقد کفر[2] یعنی جس نے قصداً نماز ترک کی وہ کافر ہوگیا۔ پس اگرچہ حنفیہ تارک صلوٰۃ کو کافر نہیں کہتے اور حدیث مذکورہ کی تاویل کرتے ہیں لیکن فاسق ہونے میں اس کے کچھ شبہ نہیں ہے اور توہین کرنیوالا نماز کی یا ہلکا سمجھ کر چھوڑنے والا نماز کا بالاتفاق کافر ہے۔ اور یہی تاویل حدیث مذکور کی ہے۔ پس صدر مذکور کا قول بالکل بے دینی کی دلیل ہے اور گویا نماز کے نزدیک لائق اہتمام کے نہیں ہے، والعیاذ باللہ تعالیٰ۔ فقط۔

---

[1] وقد حقق بالمسایرۃ انہ لابد فی حقیقۃ الایمان من عدم مایدل علی الاستخفاف من قول او فعل (رد المحتار باب المرتد ص ۳۹۰/۳) [2] مشکوٰۃ ۵۸ وکذا الاستہزاء علی الشریعۃ الغراء کفر لان ذلک من امارات تکذیب الانبیاء (شرح فقہ اکبر ص ۱۸۱) ظفیر

شریعت سے استہزاء کفر ہے | **سوال (۱۴۹)** ایک شخص نے یہ الفاظ کہے کہ "شرعی فیصلہ مجھے منظور نہیں ہے" اور شریعت کوئی چیز نہیں ہے۔ دریافت یہ امر ہے کہ ایسا شخص شرعاً مرتد ہے یا نہیں اور اس سے اسلامی تعلقات رکھنا جائز ہے یا نہیں۔

الجواب: بے شک انکار و استہزا بالدین والشریعۃ کفر ہے کما فی الشامی ویظہر من ھذا ان ماکان دلیل الاستخفاف یکفر بہ وان لم یقصد الاستخفاف الخ[1] ص۲۹۳ جلد ۳۔ فقط۔

مسخری سنانیوالا لائق ہے | **سوال (۱۵۰)** نقال لوگوں کو طرح طرح کی مسخریاں سنا کر ہنساتا ہے اسمیں نقال اور سننے والے کافر اور ان کی عورتیں مطلقہ ہوجاتی ہیں یا نہیں۔ اور مسخری میں معلم بن کر لڑکوں کو سبق پڑھاتے ہیں۔

الجواب: اقول وباللہ التوفیق۔ قال فی الشامی ناقلاً عن البحر والذی تحرر انہ لایفتی بکفر مسلم امکن حمل کلامہ علی محمل حسن او کان فی کفرہ اختلاف ولو روایۃ ضعیفۃ فعلیٰ ھذا فاکثر الفاظ التکفیر المذکورۃ لایفتی بالتکفیر فیہا ولقد الزمت نفسی ان لا افتی بشیٔ منہا اھ[2] بحر وایضاً فی رد المحتار وعلی ھذا ینبغی ان یکفر من شتم دین مسلم ولکن یمکن التاویل بان مرادہ اخلاقہ الردیۃ ومعاملتہ القبیحۃ لاحقیقۃ دین الاسلام فینبغی ان لایکفر حینئذ[3] الخ الحاصل ان نقال کی تکفیر میں احتیاط کرنا لازم ہے۔ البتہ تجدید ایمان وتوبہ واستغفار وتجدید نکاح احتیاطاً لازم ہے۔ فقط

قرآن وحدیث کی توہین کفر ہے | **سوال (۱۵۱)** ایک پنچائت میں باہمی نفاق دور کرنے کی غرض سے زید نے کچھ ثبوت قرآن شریف اور حدیث شریف سے دیئے اور

---

[1] رد المحتار باب المرتد ص۲۹۳ ج۳ من اھان الشریعۃ او المسائل التی لابد منہا کفر۔ شرح فقہ اکبر ص۲۱۲ ظفیر [2] رد المحتار باب المرتد ص۲۹۳۔ ظفیر [3] رد المحتار باب المرتد ص۲۹۴

اور یہ چاہا کہ آپس کے نزاع شریعت کے موافق دور ہو جائیں اس پر بکنے اٹھ کر زید سے یہ کہا کہ تم اِدھر اُدھر کے قرآن اور اِدھر اُدھر کی حدیثوں سے یہ لکچر دے کر اپنا مطلب نکالنا چاہتے ہو ایسے شخص کی بابت شرعاً کیا حکم ہے

الجواب۔ قرآن شریف اور حدیث شریف کی توہین کرنا کفر ہے جیسا کہ رد المحتار شامی میں ہے و بالجملة فقد ضم الی التصدیق بالقلب او بالقلب واللسان فی تحقق الایمان امور الاخلال بها اخلال بالایمان اتفاقاً کالسجود للصنم وقتل نبی والاستخفاف به و بالمصحف والکعبة الی ان قال لان ذلک دلیل علی ان التصدیق مفقود[1] اھ ص ۳۹۲ جلد ۳ شامی۔ پس اس عبارت سے واضح ہوا کہ قرآن شریف کی توہین کرنا اور نبی علیہ السلام کی توہین اور آپ کی حدیث کی توہین کفر ہے۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ، لہٰذا اس شخص کو توبہ کرنی چاہیئے اور اسکو تجدید ایمان و تجدید نکاح ضروری ہے۔ فقط

بسم اللہ پڑھنے پر استہزاء کرنا کفر ہے | **سوال (۱۵۲)** زید ہر کام کے شروع میں بسم اللہ کہنے کا عادی ہے ایک روز عمر نے زید کو اس کہنے پر بہت طعن و تشنیع کی، اور یہ کہا کہ خدا تو راستہ گھاٹ میں پڑا ہے اس کو ہر وقت پکارنے کی ضرورت کیا ہے

تقدیر پر شک کرنا خوف کفر ہے | **سوال (۱۵۲)** (۲) عمر ہمیشہ تقدیر کے مسئلہ پر علماء سے طعن و تشنیع اور بحث کرتا ہے

(۳) اور عمر عذاب قبر کے بارے میں شک کرتا ہے اور علماء سے ہمیشہ بحث و تکرار کرتا ہے اور جاہلوں کو بدعقیدہ کرتا ہے، عمر کیلئے شرعاً کیا حکم ہے

الجواب: احکام شرعیہ پر استہزاء کرنا کفر ہے[2] اور بسم اللہ پڑھنے پر

---

[1] رد المحتار باب المرتد ص ۳۹۲/۳۔ ظفیر۔
[2] من اهان الشریعة او المسائل التی لا بد منها کفر وکذا الاستهزاء علی الشریعة الغراء کفر (شرح فقہ اکبر ص ۱۶۳) ظفیر

استہزا کرنا اسی طرح تقدیر کے مسئلہ میں شک کرنا اور عذاب قبر میں شک کرنا اور علماء کو بے وجہ سب و شتم کرنا یہ جملہ امور حرام ہیں، بعض ان میں سے حد کفر کو پہونچتے ہیں لہٰذا عمر کو توبہ کرنا و تجدید اسلام و تجدید نکاح کرنا لازم ہے۔ رد المحتار شامی جلد ۳ ص۲۸۴ باب ب ولذا قال فی المسایرۃ وبالجملۃ فقد ضم الی التصدیق بالقلب او بالقلب واللسان فی تحقق الایمان امور الاخلال بہا اخلال بالایمان اتفاقا کالسجود لصنم و قتل نبی والاستخفاف بہ وبالمصحف والکعبۃ وکذا مخالفۃ او انکار ما اجمع علیہ بعد العلم بہ لان ذلک دلیل علی ان التصدیق مفقود الخ قلت ویظہر من ہذا ان ما کان دلیل الاستخفاف یکفر بہ وان لم یقصد الاستخفاف[1]۔ فقط

سوال (۱۵۴) جو مسلمان غصہ میں اللہ جل شانہ کے نام پر یہ کہے: "میں تمہارے خدا کو ٹھینگا دکھاتا ہوں" (والعیاذ باللہ تعالیٰ) اور اسی قسم کے الفاظ گستاخی اور بے ادبی کے خدائے تعالیٰ کی شان میں استعمال کرے تو وہ مسلمان ہے یا نہیں۔ — اللہ تعالیٰ کی شان میں گستاخی کفر ہے

الجواب: شخص مذکور شرعاً قطعاً کافر و مرتد ہے اور اس کی زوجہ اس کی نکاح سے خارج ہوگئی اس کو تجدید ایمان و تجدید نکاح لازم ہے[2] فقط

سوال (۱۵۵) جو شخص اپنے بزرگوں، چچا استاذ وغیرہ کو ایذا دیئے اور کلمات گستاخانہ کہے وہ فاسق اور کافر ہے یا نہیں اس کو کافر کہنا جائز ہے یا نہیں۔ اور جو شخص علماء کی تحقیر کرے اس کو کافر کہنا چاہیئے یا نہیں۔ — بزرگوں سے گستاخی حرام و فسق ہے

---

[1] دیکھئے رد المحتار باب المرتد ص۲۹۱ ج۳ [2] ایضاً ص۲۸۵ من وصف اللہ بما لا یلیق بہ او سخر باسم من اسمائہ او بامر من اوامرہ او انکر وعدہ او وعیدہ یکفر (شرح فقہ اکبر ص۱۸۴)

الجواب: یہ صحیح ہے کہ اپنے بزرگوں چچا وغیرہ اور استاذ کو بے وجہ ستانا اور گستاخانہ کلام ان سے کرنا حرام اور گناہ کبیرہ ہے اور مرتکب اس کا فاسق ہے لیکن اس کو کافر نہ کہنا چاہیئے کیونکہ کفر ایک شئی عظیم ہے جب تک تاویل ممکن ہو کافر نہ کہا جائے۔ اسی طرح علماء حق کی تحقیر کرنا بھی سخت گناہ ہے کافر اس کو بھی نہ کہنا چاہیئے کیونکہ تاویل کی گنجائش ہے ہکذا فی کتب الفقہ[1]۔ فقط

مرزا غلام احمد کو مجدد اور فیض نبوت سے مستفید سمجھنے والے بھی کافر ہیں

سوال (۱۵۶) ہم ان تمام احکامات پر جو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کے ہیں ایمان رکھتے ہیں اور اس کی پیروی کی کوشش کرتے ہیں اور حضرت مرزا صاحب کو مجدد اور باتباع پیروی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ السلام اور ان کی طرف سے فیض نبوت سے مستفید جانتے ہیں از روئے شریعت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسے شخص کے لئے کیا حکم ہے۔

الجواب: واضح ہو کہ اگر کسی شخص میں باوجود تمام عقائد اسلامیہ کے ماننے کے ایک عقیدہ بھی کفریہ ہو اور کسی ایک امر کا ضروریات دین سے بھی انکار کرے تو وہ بھی کافر ہو جاتا ہے پس جو شخص باوجود دعوی اسلام و عقائد اسلام کے ایک ایسے مرتد و ملحد کو جس کی کتابوں سے اس کی کفریات ثابت ہیں مسلمان سمجھے بلکہ اس کو مجدد اور فیض نبوت سے مستفید سمجھے وہ بھی قطعاً کافر ہے کیونکہ اس نے کافر کو مسلمان اور کفر کو اسلام سمجھا پس جبکہ محقق ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی بوجہ دعوی نبوت و توہین انبیاء کرام علی نبینا وعلیہم الصلوۃ والسلام وغیرہا کے قطعاً کافر ہے کیونکہ جو شخص ایسے کافر ملعون کو مجدد و مستفید از فیض نبوت سمجھے اس کی

---

[1] انہ لا یفتی بکفر مسلم امکن حمل کلامہ علی محمل حسن او کان فی کفرہ اختلاف ولو روایۃ ضعیفۃ (رد المحتار باب المرتد ص۳۹۳ ج۳) ظفیر۔

کفر میں کیا شبہ ہو سکتا ہے۔ فقط

حدیث نبوی کی توہین کفر ہے | سوال (۱۵۷) توہین حدیث مخصوص چہ حکم دارد و بر توہین کنندۂ حدیث خاص کہ میگوید بول نمی کنم بریں حدیث چہ حکم است۔

الجواب:۔ شک نیست کہ استخفاف و توہین حدیث و استخفاف کتب شرعیہ کفر است والعیاذ باللہ تعالیٰ قال فی ردالمحتار و لذا قال فی المسایرۃ وبالجملۃ فقد ضم الی التصدیق بالقلب او بالقلب و اللسان فی تحقق الایمان امور الاخلال بہا اخلال بالایمان اتفاقاً کسجود لصنم وقتل نبی والاستخفاف بہ وبالمصحف والکعبۃ الی ان قال ولاعتبار التعظیم المنافی للاستخفاف کفر الحنفیۃ بالفاظ کثیرۃ وافعال تصدر من المتهتكين لدلالتها علی الاستخفاف بالدین کالصلوٰۃ بلا وضوء عمداً بل بالمواظبۃ علی ترک سنۃ استخفافاً بسبب انہ فعلها النبی صلی اللہ علیہ وسلم زیادۃ او استقباحہا کمن استقبح من آخر جعل بعض العمامۃ تحت حلقہ او احفاء شاربہ[1] ج صفحہ ۲۹۲ جلد ۳۔ فقط

تم انبیاء کو سر پر اٹھائے پھر و یہ کہنا کفر ہے | سوال (۱۵۸) ایک شخص فسادی اور جھگڑالو ہے اگر کوئی شخص اس کو یہ کہے کہ انبیاء کا طریقہ خلق ہے تو وہ جواب دیتا ہے کہ تم ہی انبیاء کو سر پر اٹھائے پھرو اس پر کفر عائد ہوتا ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ یہ کلمہ کہنا جس میں انبیاء علیہم السلام کی توہین ہے کفر ہے ایسا شخص جب تک توبہ نہ کرے اور تجدید اسلام نہ کرے اس وقت تک اس

---

[1] قد یکون فی هؤلاء من یستحق القتل کمن یدعی النبوۃ او یطلب تغییر شیء من الشریعۃ و نحو ذلک (شرح فقہ اکبر ص ۱۹۳) ظفیر

[2] ردالمحتار باب المرتد ص ۲۹۲ ج ۳۔ ظفیر

سے ملنا جلنا ترک کر دینا چاہیے[1]۔ فقط

کسی حدیث کا منکر کافر ہوا یا نہیں

سوال (۱۵۹) ایک شخص نے ایک عالم کو کسی مسئلہ پر مسجد میں تکرار کر کے برا بھلا کہا اور حقارت کی بات کہی، عالم مذکور نے کتاب منگا کر حدیث دکھائی اس شخص نے کہا کہ اگر چودہ کتاب میں اس حدیث کو دکھاؤ گے تب بھی اس حدیث کو نہیں مانونگا بلکہ آباؤ اجداد نے کیا ہے وہ ہم کرتے رہیں گے بعد میں اس حدیث کی عداوت میں اس شخص نے عالم موصوف کو گالی دی اور توہین کی اور مسجد میں نہیں آتا کہتا ہے کہ ہم اس عالم کے پیچھے نماز نہ پڑھیں گے ۔ شرعاً یہ شخص کافر ہے یا نہیں۔

(۲) ایک شخص رشوت خوار دروغ گو، سود خوار چار سو پانچ سو روپیہ لے کر جھوٹی گواہی دیتا ہے اور عالم کی بات نہیں مانتا اور رغبوں میں جو عالم ہوتے ہیں ان کے پیچھے نماز نہیں پڑھتے ایسے شخص کیلئے شرعاً کیا حکم ہے

الجواب:۔ یہ دونوں شخص فاسق اور ظالم ہیں توبہ کریں اور شخص اول کلمات کفریہ کا مرتکب ہوا ہے تاہم بوجہ امکان تاویل اس کو کافر کہنے میں احتیاط کی جاوے لیکن احتیاطاً اس کو تجدید ایمان و تجدید نکاح کرنا چاہیے[2]۔ فقط

نکاح کو برا سمجھنے والا گنہگار ہے

سوال (۱۶۰) اگر کوئی شخص نکاح کو برا سمجھے تو وہ کافر ہوگا یا گنہ گار۔

الجواب:۔ وہ کافر نہ ہوگا گنہ گار ہوگا[3]۔ فقط

---

[1] و ان شتم الملائکۃ کالانبیاء (درمختار) ھو مصرح بہ عندنا نقالوا اذا شتم احداً من الانبیاء او الملائکۃ کفر وقد علمت ان الکفر بشتم الانبیاء کفر ردۃ نکذا الملائکۃ فان تاب منہما والا قتل (رد المحتار باب المرتد ج۳) ظفیر [2] ما کان الشرعیۃ والمسائل التی لا بد منہا کفر (شرح فقہ اکبر ص) [3] النکاح من سنتی فمن رغب عن سنتی فلیس منی (مشکوٰۃ)

یہ کہنا کہ خدا اور رسول کو نہیں جانتا کلمات کفر ہیں | سوال (۱۶۱) زید اپنی زوجہ کو اٹھارہ سال سے نفقہ نہیں دیتا نہ اس کو بلاتا ہے جب اس سے یہ کہا جاتا ہے کہ اگر تو اس کو نہ رکھے تو طلاق دیدے اور خدا و رسول کا خوف کر، اس کا جواب یہ دیتا ہے کہ میں خدا اور رسول کو نہیں جانتا کہ کیا چیز ہے نعوذ باللہ تعالیٰ اس صورت میں اس کی زوجہ پر طلاق ہوئی یا نہیں

الجواب:- الفاظ مذکورہ کے کہنے سے زید کافر و مرتد ہو گیا اور اس کی زوجہ اس کے نکاح سے خارج ہو گئی کما فی الدر المختار، وارتداد احدهما فسخ عاجل[1] الخ لہٰذا نکاح ثانی اس کی زوجہ کا اس صورت میں درست ہے۔

احکام شریعت کے متعلق نازیبا کلمات کہنا کفر ہے | سوال (۱۶۲) جو شخص امام مسجد ہو کر قصداً نماز ترک کرے اور ڈاڑھی کو قبضہ تک بڑھانا برا سمجھے اور یہ کہے کہ میں کتے کی پونچھ نہیں بڑھاتا علماء شریعت سے ضد رکھتا ہے اور ان کے وعظ میں شریک ہونا برا سمجھتا ہے اور بدعتی کا وعظ دلچسپی سے سنتا ہے ایسے شخص کے پیچھے نماز پڑھنا جائز ہے یا نہ۔ اور یہ حدیث صحیح ہے یا نہیں ثلثة لا ترفع لهم صلاتهم فوق رؤسهم رجل أم قوما وهم له كارهون۔

الجواب:- ایسا آدمی فاسق ہے اور احکام شریعت کے متعلق اس نے جو الفاظ استعمال کئے ہیں وہ کلمات کفر ہیں، عمداً نمازوں کو ترک کرنا شعائر اسلامی کے متعلق ایسے توہین آمیز الفاظ استعمال کرنا، علماء حق سے بغض و عناد رکھنا وغیرہ وغیرہ یہ سب امور اس کے فسق و الحاد پر شاہد ہیں اور بتصریح فقہاء اقتداء فاسق مکروہ بکراہت تحریم ہے تمام نمازیوں کا فرض ہے کہ ایسے شخص کو عہدہ امامت سے ہمیشہ کے لئے علیحدہ کر دیں، کبیری میں ہے وفيه اشارة الى

---

[1] الدر المختار علی ھامش رد المحتار باب نکاح الکافر ص ۵۲۹ ج ۲ - ظفیر۔

انهم لو قدموا فاسقا يأثمون بناء على ان كراهة تقديمه
اعتنائه بامور دينه وتساهله في الاتيان بلوازمه الخ[1] وفي
عالما بغير سبب ظاهر خيف عليه الكفر وفيه ايضا من تا
والقيت العمامة على العاتق استخفافا الخ فذلك كفر
(فصل[2] في العلم والعلماء) سوال میں جس حدیث کے صحت
وہ سنن ابی داود میں مروی ہے، فقہار نے اس حدیث سے
کہ مکروہ لکھا ہے ۔ فقط ۔

سوال (۱۶۳) بکر تمہارا خدا ہے ۔ یہ کلمہ کفر ہے زید نے خدا اور لڑ
کہ بکر تمہارا خدا ہے، اس کے لئے کیا حکم ہے ۔

الجواب :- اس سے کفر ہوجاتا ہے[3] ۔

سوال (۱۶۴) کسی کام کو پیر کے کام کے سامنے نماز کچھ نہیں یہ کلمہ کفر ہے زید ا
اور زید کا یہ اعتقاد ہے اور یہ قول ہے کہ پیر کے کام کے سام
زید کا یہ اعتقاد شرعاً کیسا ہے ۔ ؟ اور زید کے واسطے شرعاً کیا
معتبر ہے یا نہیں ؟

الجواب :- زید کا یہ قول زندقہ اور کلمات کفریہ ہے
جن سے دین اور اس کے کسی رکن کی توہین ہو یا بطور استخف
للکفر ہیں معاذ اللہ منہ ۔ بلکہ بعض فقہار نے تو ایسے بے باک ا
کفر کا ہی حکم لگا دیا ہے ۔ زید کو ایسے ہتک آمیز اور جاہلانہ

---

[1] واما الفاسق فقد عللوا كراهة تقديمه بانه لا يهتم لامر دينه
وقد وجب عليهم اهانته شرعا الخ وفي شرح المنية على ان كراهة تقديمه
باب الامامة ج۱ ص۵۲۳) ظفیر [2] شرح فقہ اکبر ص۱۷۱ ۔ ظفیر [3]

اعتقاد سے فوراً توبہ کرنی چاہیئے جب تک تائب نہیں ہوگا اس کی گواہی معتبر نہیں ہوگی اسی طرح کی پیر پرستی ہے جس کو شرک کہا جاسکتا ہے وفی الخلاصۃ یکفر بقولہ انا بریٔ من الثواب والعقاب الخ بحر وفی المسایرۃ کفر الحنفیۃ بالفاظ کثیرۃ وافعال نصلہٗ من المتمسکین لدلالتہا علی الاستخفاف بالدین الخ بحر الرائق جلد ۵ وفی العالمگیریۃ نقلا عن المحیط۔ اذا ترک الرجل الصلوٰۃ استخفافاً بالجماعۃ بان لا تفویت الجماعۃ الخ اومجانۃ اوفسقا لا تجوز شہادتہ فقط

میرا اسلام کو نہیں مانتا کہنا کفر ہے

سوال (۱۶۵) ایک شخص نے مولویوں کی شان میں سخت کلام کہا اس کیس نے دو چار باتیں نصیحت کی کہی تو اس شخص نے جواب دیا کہ میں اسلام کو نہیں مانتا اس کے لئے کیا حکم ہے۔

الجواب:۔ وہ شخص کافر ہوگیا[1] اور اسلام سے خارج ہوگیا[2]۔ اور اگر وہ توبہ نہ کرے تو مسلمانوں کو اس سے قطع تعلق کردینا چاہیئے اور اس کو پورا تدارک دینا چاہیئے۔

ہندو کی نذر مسلمان نے پوری کی تو وہ کافر نہ ہوگا

سوال (۱۶۶) ایک مسلم نے دیوتا کے نام پر نذر کی جس کی صورت یہ ہوئی کہ یہ ایک ہندو مکان میں رہتا تھا، ہندو نے یہ نذر کی کہ اگر یہ شخص تندرست ہوگیا تو میں ایک بکرا قربانی کروں گا مسلمان نے اس نذر کو پورا۔ کیا اب یہ مسلمان ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ اس صورت میں شخص مذکور پر حکم کفر وارتداد کا نہ کیا جائے گا لیکن احتیاطاً تجدید ایمان وتجدید نکاح وتوبہ لازم ہے۔

---

[1] البحر الرائق [2] عالمگیری۔ قالت امرأۃ لزوجہا لیس لک حمیۃ ولا دین الاسلام الخ فقال الزوج لیس لی حمیۃ ولا دین الاسلام فقد قیل انہ یکفر عالمگیری مصری موجبات الکفر ص ۲۷۷) ظفیر

میرا حشر ہنود کے ساتھ ہو کہنا کفر ہے؟

سوال (۱۶۷) اگر کوئی شخص یہ کہے کہ میرا حشر ہنود کے ساتھ ہوگا اس جملہ کا کہنے والا اگر مرتد ہو جائے گا تو مجرد ارتداد ہی سے اس کی زوجہ نکاح سے نکل جائے گی یا تفریق قاضی یا طلاق شوہر کی ضرورت ہوگی اور بعد ارتداد بھی ہمراد قاف رہ سکتا ہے یا نہیں۔

الجواب: یہ کلمہ کفر کا ہے اور اس کلمہ کا قائل اپنی موت اور حشر کفار کے ساتھ ہونے پر راضی ہے یا اظہار رضا مندی کرتا ہے کیونکہ عربی میں ترجمہ اس لفظ کا یہ ہے۔

احشر مع الکفار۔ اور یہ محقق ہے اور حدیث شریف میں وارد ہے کما تموتون تحشرون او کما قال صلی اللہ علیہ وسلم

او قال اخرجہ اللہ تعالی من الدنیا بلا ایمان او کافراً او اماتہ بلا ایمان او کافراً او ابدہ اللہ فی النار او اخلدہ کفر الخ و فی المحیط من رضی بکفر نفسہ فقد کفر ای اجماعا و بکفر غیرہ اختلاف المشائخ الخ و فی موضع اخر منہ لا حمیۃ لی و لا دین کفر یعنی بقولہ فلا دین لی فانہ خرج بھذا عن دین الاسلام[۱]۔ الغرض اس کلمہ کے کفر ہونے میں کچھ تردد نہیں معلوم ہوتا ہے اور ارتداد سے اس کی زوجہ فوراً اس کے نکاح سے خارج ہو جاتی ہے، تفریق قاضی کی ضرورت نہیں، وارتداد احدھما فسخ عاجل[۲] درمختار۔

---

[۱] دیکھئے شرح فقہ اکبر — قالت امرأۃ لزوجھا لیس لک حمیۃ ولا دین الاسلام الخ فقال الزوج لیس لی حمیۃ ولا دین الاسلام فقد قیل یکفر (عالمگیری مصری موجبات الکفر ص ۲۶۰ ج ۲) ظفیر

[۲] الدر المختار علی ھامش رد المحتار باب نکاح الکافر ص ۵۲۵ ج ۲۔ ظفیر۔

اور یہ صحیح ہے کہ تولیت کے لئے اسلام شرط نہیں ہے امین اور قادر علی انتظام التولیۃ ہونا وغیرہ شرط ہے قال فی الاسعاف ولا یولی الا امین قادر بنفسہ او بنائبہ الخ ویشترط للصحۃ بلوغہ وعقلہ لا حریتہ واسلامہ شامی[1] جلد ۳

کلمہ کی ترتیب بدلنے سے کفر لازم نہیں آتا | **سوال (۱۶۹)** ایک شخص نے اپنے شجرہ میں کلمہ طیبہ کو ایک ہی سطر میں اس عنوان سے لکھا ہے

یا اللہ رسول اللہ ابوبکرؓ عمرؓ لا الہ الا اللہ محمد عثمانؓ علیؓ

اس کو کفر اور شرک کہنا اور لکھنے والے کو کافر کہنا صحیح ہے یا نہیں بینوا توجروا۔

الجواب:۔ بندہ نے پہلے اس مسئلہ کا جواب بعض لوگوں کو لکھا ہے کفر و شرک کہنا اس طرح کلمات مذکورہ کے لکھنے کو صحیح نہیں ہے اور اس کے کفر ہونے اور لکھنے والے کو کافر کہنے کی کوئی دلیل نہیں ہے لیکن یہ ضرور ہے کہ اس طرح غیر مرتب نہ لکھنا چاہیئے۔ بلکہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اول لکھنا چاہیئے اس کے بعد خلفائے راشدین کے نام علی الترتیب لکھنا چاہیئے مثلاً ابوبکر عمر عثمان علی رضی اللہ عنہم اجمعین۔ فقط

محتلم نماز میں شریک ہو گیا تو کافر نہیں ہوا | **سوال (۱۶۹)** زید رات کو محتلم ہوا۔ صبح کو نہ تو نہایا اور نہ فجر کی نماز پڑھی پھر ظہر کے وقت بوجہ شرم کے بغیر غسل جماعت میں شریک ہو گیا تو وہ دائرۂ اسلام سے خارج ہوا یا نہیں اور تجدید نکاح کی ضرورت ہے یا نہیں، عصر کے وقت غسل کر کے نماز فجر و ظہر ادا کی اور توبہ و استغفار کیا۔

الجواب:۔ اس صورت میں صحیح یہ ہے کہ وہ کافر نہیں ہوا اور توبہ و استغفار سے اس کا گناہ معاف ہو گیا۔ احتیاطاً تجدید ایمان و تجدید نکاح

---

[1] وکذا الوصلی بغیر القبلۃ او بغیر طہارۃ متعمداً یکفر۔ شرح فقہ اکبر ص ۱۸۱

کرلینا بہتر ہے۔ کذا فی الدر المختار[1]۔ فقط

سوال (۱۷۰) | خنزیر کھاؤں گا مگر نہ پڑھونگا اس سے مرتد ہوگیا | عمر نے زید سے چند مسلمانوں کے سامنے یہ کہا کہ تم نہ روزہ رکھتے ہو نہ نماز پڑھتے ہو حتی کہ کلمہ پڑھنا بھی نہیں جانتے اگر جانتے ہو تو پڑھو اس پر زید نے کہا ہم نہیں پڑھیں گے پھر اس سے کلمہ پڑھنے کے لئے اصرار کیا گیا تو قسم کھا کر کہتا ہے کہ ہم سور کا گوشت کھائیں اگر کبھی کلمہ پڑھیں یا نہیں، آیا زید دائرہ اسلام سے خارج ہو گیا یا نہیں۔

الجواب:۔ اس صورت میں زید دائرہ اسلام سے خارج ہوگیا اور کافر ہوگیا۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ[2] اس کو تجدید ایمان کرنا اور توبہ کرنا لازم ہے۔ فقط

سوال (۱۷۱) | شیطان کا علم وسیع ہے یا رسول اللہ کا | جس نے مجمع عام میں یہ کہا کہ یقیناً شیطان کا علم رسول کے علم سے وسیع ہے آیا یہ کلمہ کفر ہے اور کہنے والا کافر ہے یا نہیں؟

الجواب:۔ نصوص میں وارد ہے کہ علم غیب سوائے اللہ تعالیٰ کے کسی کو نہیں ہے اور انبیاء علیہم السلام اور حضرت خاتم الانبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جس قدر علم اللہ تعالیٰ نے مغیبات کا دیا ہے وہ ان کو معلوم ہوگیا جیسا کہ شرح فقہ اکبر میں ہے ثم اعلم ان الانبیاء علیھم السلام لم یعلموا من المغیبات الا ما اعلمھم اللہ تعالیٰ احیانا الخ[3] ملخصاً اور شیطان کو اللہ تعالیٰ نے قیامت تک مہلت دی کہ جس کو بہکا سکے بہکا دے قَالَ رَبِّ فَأَنظِرْنِي إِلَىٰ

---

[1] وکذا الوصلی بغیر القبلة او بغیر طهارة متعمدا یکفر۔ شرح فقہ اکبر ص۱۸۸؛

[2] لا یکفر احد من اهل القبلة الا فیه نفی الصانع القادر العلیم و شرك او انكار للنبوة۔ شرح فقہ اکبر ص۱۹۹ ؛ [3] شرح فقہ اکبر ص۱۵۱۔ ظفیر۔

یوم یبعثون قال انک من المنظرین الیٰ یوم الوقت المعلوم[1] اور حدیث شریف میں ہے ان الشیطان یجری من الانسان مجری الدم[2] اور دوسری آیت میں ہے انہ یراکم ھو و قبیلہ من حیث لا ترونھم[3] اور جو شخص ایسا کہتا ہے کہ جواب سوال میں درج ہے تو اس سے دریافت کیا جائے کہ اس کا کیا مطلب ہے بدون تحقیق مطلب کچھ حکم نہ کیا جائے۔ فقط۔

ہم جہنم میں رہیں گے تم جنت میں رہنا یہ کلمہ کفر ہے

سوال (۱۷۲) جو شخص یہ کہتا ہے کہ جاؤ ہم جہنم میں رہیں گے تم جنت میں رہنا وہ مسلمان رہا یا نہیں؟۔

الجواب:۔ یہ کلمات کفر کے ہیں کہ چاہئے کہ توبہ کرے اور تجدید اسلام و تجدید نکاح کرے[4]۔

کہنا کہ حلال و حرام سے کچھ غرض نہیں

سوال (۱۷۳) زید کا یہ کہنا ہے کہ ہم کو حرام و حلال سے کچھ غرض نہیں اور علماء کو برا کہنا اور تحقیر کرنا۔ اگر کوئی کہے کہ آپ مسلمان ہیں آپ کو ایسے بے باکانہ و گستاخانہ کلام نہ کرنا چاہئے تو یہاں تک کہہ گزرتا ہے کہ مجھے مسلمان ہی نہ سمجھو میں تو عیسائی ہوں وغیرہ وغیرہ تو زید کے لئے کیا حکم ہے؟

الجواب:۔ زید کے کلمات بعض حد کفر کو پہونچے ہوئے ہیں اور بعض فسق و معصیت ہیں اس کو توبہ کرنا لازم ہے اور تجدید اسلام اور تجدید نکاح ضروری ہے[5]۔ فقط۔

احد الزوجین کے ارتداد سے نکاح فسخ ہو جاتا ہے

سوال (۱۷۴) ایک عورت کافرہ بیوہ نے

---

[1] سورہ ص ۱۴۰۔ [2] مشکوٰۃ ۳۰۔

[3] من اھان الشریعۃ او المسائل التی لابد منھا کفر (شرح فقہ اکبر ۲۰۵)

[5] ظھیریہ من لقن غیرہ کلمۃ الکفر ... ان الایمان بالکفر واحد فھو کافر و من لا یرضی من الایمان فھو کافر ومن یرضی بکفر نفسہ فقد کفر (عالمگیری مصری مرجات الکفر ۲۵۷/۲ ظفیر)

(جس کے ساتھ پہلے شوہر کافر سے ایک لڑکا نابالغ ہے) بعد قبول کرنے اسلام کے ایک مسلمان سے نکاح کرلیا اور اپنے لڑکے نابالغ کا نکاح ایک نابالغہ لڑکی سے کردیا، بعد مرنے نومسلمہ کے اس کا لڑکا اپنی کافر قوم کے ساتھ جاملا اور مرتد ہوگیا اس کا نکاح منعقد ہوگیا تھا یا نہیں اور اب نکاح اس کا قائم رہا یا فسخ ہوگیا؟

الجواب:- اس لڑکے کا نکاح منعقد ہوگیا تھا لیکن جب کہ وہ لڑکا پھر مرتد ہوگیا اور کافروں کے ساتھ جاملا تو نکاح اس کا فسخ ہوگیا الاباء ان ابی اوسکت فرق بینھما ولو کان الزوج صبیا ممیزا اتفاقاً علی الاصح (درمختار) قولہ صبیا ممیزا ای یعقل الادیان لان ردتہ معتبرۃ فکذا اباءہ فتح[1] الا تساقی فقط

مرتد کو کیوں قتل کیا جاتا ہے؟ سوال (۱۷۵) اسلام کا حکم ہے کہ مرتد کو بعد ارتداد تین دن تک محبوس رکھا جائے اگر وہ مسلمان ہوجائے تو بہتر ورنہ قتل کردیا جائے یہ کون سا انصاف ہے۔

الجواب:- دین اسلام میں داخل ہوکر پھر مرتد ہونا یہ کھلی ہوئی بغاوت ہے اور مضرت اس کی بہت زیادہ ہے اس لئے کہ اس کے لئے نص صریح وارد ہوئی من بدل دینہ فاقتلوہ، رواہ البخاری[2] کیونکہ ایسے باغی و سرکش اور فتنہ پھیلانے والے کی سزا سوائے اس کے استیصال کے اور اور کچھ نہیں ہوسکتی۔ اور تفصیل اس کی اس رسالہ میں دیکھئے جو مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی رحمۃ اللہ علیہ نے قتل مرتد کے بارے میں مفصل لکھا ہے، اور باقی یہ کہ

---

[1] ردالمحتار باب نکاح الکافر ص۵۳۲۔ ظفیر [2] دیکھئے ردالمحتار باب المرتد ص۳۹۵۔ ظفیر۔

مرتد پر عرض اسلام اور کشفِ شبہات اور حبس ثلثہ ایام واجب ہے یا مستحب اس کی تفصیل کتب فقہ میں ہے۔ درمختار میں ہے کہ اگر مرتد مہلت طلب کرے تو اس کو مہلت تین دن کی مع حبس کے دیجاتی ہے اور اگر وہ مہلت طلب نہ کرے تو فوراً قتل کردیا جائے[1]

تکفیر مسلم میں احتیاط ضروری ہے | **سوال** (۱۷۶) ایک مکان کے اندر ایک فقیر کی قبر ہے اس مکان کا ایک دروازہ بند رہا کرتا تھا اور باقی دروازے کھلے رہتے تھے ایک شخص نے آکر اس دروازہ کو کھول دیا اس پر بعض لوگوں نے یہ یقین کیا کہ یہ دروازہ خود بخود کھل گیا ہے اور جو شخص اس دروازہ سے گزرے گا اس پر آگ دوزخ کی حرام ہوجائے گی اور وہ بہشتی ہوجائے گا چنانچہ زید عمر بکر اس وجہ سے اس دروازے سے گذرے تو ان کو کافر کہا جائے گا یا نہیں اور دروازہ مذکور کو بند کرنا کیسا ہے؟

الجواب:۔ دروازہ مذکور کو بند کردینا ضروری ہے جو فتنوں کا دروازہ

[1] من ارتد عرض الحاکم علیہ الاسلام استحباباً علی المذہب لبلوغہ الدعوۃ وتکشف شبہتہ بیان ثمرۃ العرض و یحبس وجوبا وقیل ندبا ثلاثۃ ایام یعرض علیہ الاسلام فی کل یوم منہا ان استمہل ای طلب المہلۃ والا قتلہ من ساعتہ الا اذا سلم بدائع (درمختار) قولہ الحاکم ای الامام او القاضی قولہ بیان ثمرۃ العرض الظاھر ان ثمرۃ العرض الاسلام والنجاۃ من القتل واما ھذہ فثمرۃ التاجیل ثلاثۃ ایام لان من انتقل عن الاسلام والعیاذ باللہ تعالیٰ لابد لہ غالبا من شبہۃ فتکشف لہ ان ابداھا فی ھذہ المدۃ فتوبہ والا قتلہ اے بعد عرض الاسلام وکشف شبہتہ (رد المحتار باب مرتد ص ۳۹۲/۳) ظفیر۔

دروازہ ہے اور عقیدہ مذکور کے ساتھ اس دروازہ سے گذرنا جائز نہیں ہے۔ لیکن زید عمر و بکر کو کافر نہ کہا جائے کیونکہ تکفیر مسلم میں نہایت احتیاط کرنا لازم ہے، شرح فقہ اکبر میں ہے وقد ذکروا ان المسئلۃ المتعلقۃ بالکفر اذا کان لہا تسع وتسعون احتمالا للکفر واحتمال واحد فی نفیہ فالاولی للمفتی والقاضی یعمل بالاحتمال ان فی الخ[1]

خدا بھی آکر کہے تو نہ کھاؤں گی کہنا کفر ہے | **سوال (۱۷۷)** زید کی اہلیہ خالدہ نے کھانا چھوڑ دیا سمجھانے پر یہ کہا کہ خدا بھی آکر کہیں گے تو نہ کھاؤں گی، بہشتی زیور میں لکھا ہے کہ اس کلمہ سے وہ مرتدہ ہو گئی۔

الجواب:- در مختار میں ہے وارتداد احدھما فسخ عاجل فللموطوءۃ ولو حکما کل مھرھا لتاکدہ بہ ولغیرھا نصفہ لو ارتد ولا شئ من المھر والنفقۃ[2] در مختار ملخصاً۔ پس معلوم ہوا کہ اگر وطی یا خلوت ہو چکی ہے اس کے بعد عورت مرتد ہوئی والعیاذ باللہ تو مہر کامل بذمہ شوہر لازم ہے اگر قبل دخول وخلوت عورت مرتدہ ہوئی تو مہر او نفقہ ساقط ہے اور توبہ کرنے کے بعد پھر نکاح صحیح ہے۔ فقط۔

یہود و نصاری جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان نہیں لائے کافر ہیں | **سوال (۱۷۸)** ایک عالم کہتا ہے کہ یہود و نصاری جو کہ قائل توحید ہیں کافر نہیں ہیں۔ یہ صحیح ہے یا نہیں؟

الجواب: یہود و نصاری جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان نہیں لائے وہ کافر ہیں جیسا کہ مسلم شریف کی حدیث میں ہے وعن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والذی نفس

---

[1] شرح فقہ اکبر ملا علی قاری ص۔ ظفیر۔ [2] الدر المختار علی ھامش رد المحتار باب نکاح الکافر ص ۵۳۹ ج ۲۔ ظفیر

محمد بیدہ لایسمع بی احد من ہذہ الامۃ یہودی ولا نصرانی ثم یموت ولم یومن بالذی ارسلت بہ الا کان من اصحاب النار رواہ مسلم[1]

اور جو یہود و نصاریٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے وہ مسلمان اور مومن ہوگئے ان کو یہود و نصاریٰ نہ کہا جائے گا۔ اور اگر کسی نے باعتبار ملت سابقہ کے ان کو یہودی اور نصرانی کہدیا تو یہ کفر نہیں ہے۔ فقط

مسلمان کی تکفیر میں احتیاط ضروری ہے

سوال (۱۷۹) یک زن یا مرد از غیر اللہ مراد خواستہ است و خبر غیبی را یقین دانستہ است و بر جملہ رسوم اہل ہنود عمل کردہ است و مسجد را بد گفتہ است آں مرد عند الشرع چہ حکم دار کافر است یا نہ اگر نکاح دارد فسخ شود یا نہ ؟

الجواب: چونکہ حکم شرع اینست کہ در تکفیر مسلم عجلت نہ کردہ شود و اگر در نود و نہ وجہ کفر باشد و یک وجہ اسلام باشد و آں ہم ضعیف باشد مفتی را میلان بسوئے عدم تکفیر باید کما صرح بہ الفقہاء بناء علیہ در صورت مرقومہ تکفیر نہ کردہ شود کہ تاویل ممکن است[1]۔

سبقت لسانی سے غلط بات نکل جائے تو کفر نہیں ہوگا

سوال (۱۸۰) زید یہ کہنا چاہتا تھا کہ کیا خدا سے باپ بڑھ کر ہے لیکن سہو اور جلدی میں بجائے کلمۂ مذکور کے یہ نکلا کیا خدا بڑھ کر ہے۔ یہ کلمہ بے اختیار نکل گیا۔ بعض علماء نے کہا کہ زید کافر ہوگیا ہے اور اس کی منکوحہ پر طلاق واقع ہوگئی۔ آیا اس صورت میں زید کافر ہوا اور اس کی زوجہ پر طلاق واقع ہوئی یا نہیں ؟

---

[1] اذا کان فی المسئلۃ وجوہ توجب الکفر و واحد یمنعہ فعلی المفتی المیل لما یمنعہ ثم لو نیتہ ذالک فمسلم والا لم ینفعہ حمل المفتی علی خلافہ رد المختار علی ہامش رد المحتار باب المرتد ص ۲۹۹ ج ۳۔ ظفیر

الجواب ۔ زید اس صورت میں کافر نہیں ہوا، علماء کو فتویٰ کفر دینے میں احتیاط کرنی چاہیئے اور جلدی نہ کرنی چاہیئے، حدیث شریف میں ہے دفع عن امتی الخطاء والنسیان[1] ۔ قال تعالیٰ لا تواخذنا ان نسینا او اخطأنا الخ[2] علاوہ بریں یہ کلمہ ویسے بھی مؤول ہوسکتا ہے اور امکان تاویل کی صورت میں تکفیر کسی مسلمان کی ناجائز ہے[3]

استاذ اور والدین کا عاق کافر نہیں ہوتا

سوال (۱۸۱) عاق والدین یا استاذ کافر ہے یا نہیں؟

الجواب عاق والدین یا استاذ کافر نہیں ہے، فاسق اور گنہ گار ہوتا ہے۔ فقط۔

حضرت حق کو ماں باپ کہنا کیسا ہے

سوال (۱۸۲) غیر مسلم بچوں مسلم اور غیر مسلم کی تعلیم و تربیت کے واسطے رسالے لکھ کر چھپوا کے اسکول اور مدرسوں میں شائع کرتے اور اس میں ایک فقرہ اس طرح درج ہے۔ "خدا اپنا باپ اور ماں ہے" لہٰذا ایسی تعلیم مسلم بچوں کے واسطے جائز ہے یا نہیں؟ اور خدا کو ماں باپ کہنا جائز ہے یا نہیں۔ اور جب جائز نہ ہو تو بموجب عبارت فتاویٰ عالمگیری یکفر اذا وصف اللہ تعالیٰ بما لا یلیق بہ او سخر باسم من اسمائہ او بامر من اوامرہ او انکر وعدہ او وعیدہ او جعل لہ شریکا او ولدا او زوجۃ الخ کے اس طرح کے عقیدے اور کلام سے کفر ہوگا یا نہیں۔ اور اگر مجازاً یہ مقولہ خداوند پر اطلاق کیا جائے یہ مراد ظاہر اقوام کے واسطے جائز ہے یا نہیں یا اہل

---

[1] مشکوٰۃ [2] سورۃ البقرہ [3] لا یفتی بکفر مسلم امکن حمل کلامہ علی محمل حسن او کان فی کفرہ خلاف ولو کان روایۃ ضعیفۃ (در مختار) اذا اراد ان یتکلم بکلمۃ مباحۃ فجری علی لسانہ کلمۃ الکفر خطأ بلا قصد لا یصدقہ القاضی وان کان لا یکفر فیما بینہ وبین اللہ تعالیٰ (رد المحتار باب المرتد ص ۲۹۹ ج ۳) ظفیر

علم کو مثل مقولہ انبت الربیع البقل عالم کو کہنا جائز ہو اور غیر عالم اور جاہل کو کہنا جائز نہ ہو۔

الجواب:- چونکہ مراد ایسے الفاظ سے معنی حقیقی نہیں ہیں اور الفاظ مجازاً بمعنی مربی و پرورش کنندہ کے ہے اس وجہ سے کفر کہنا اس کو صحیح نہیں اور قائل کو کافر نہ کہنا چاہئے۔ لیکن تکلم ایسے کلمات موہمہ کے ساتھ کرنا نہ چاہئے اور بچوں کو تعلیم دینا ایسے کلمات کی نہ چاہئے کیونکہ ممکن ہے کہ اس سے غلط فہمی ہو اور عقیدہ میں خرابی پیدا ہو اور مسلمان صحیح العقیدہ ہونا، قائل کے مجاز کا قرینہ ہو سکتا ہے[1]

الجواب صواب:- اگرچہ ایک حدیث بلفظ الخلق عیال اللہ[2] آئی ہے لیکن تاہم فتوی مذکور الصدر درست ہے قال فی الدر المختار ومجرد ایہام اللفظ ما لا یجوز کاف فی المنع اھ[3] وقال قبلہ نقلا عن القاضی وقد اختلف العلماء فی جواز اطلاق الموھم لمعنی صحیح اھ اقول ومقتضی کلام الممتنا المنع من ذلک فیما ورد عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔ فقط

(۱۸۳) ایک شخص نے کلمہ شریف کے یہ معنی قائم کئے ہیں کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ اور وہ کون ہے محمد رسول اللہ، پس ایسے شخص کے پیچھے اقتدا جائز ہے یا نہیں اور تجدید نکاح کی بابت کیا فتوی ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم معبود ہیں یہ عقیدہ شرک ہے

الجواب:- ترجمہ کلمہ طیبہ کا یہ ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، محمد اللہ کے پیغمبر ہیں، یہ ترجمہ کرنا کہ وہ کون ہے محمد رسول اللہ، یہ ترجمہ غلط ہے

---

[1] لا یفتی بکفر مسلم امکن حمل کلامہ علی محمل حسن (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب المرتد ص ۳۹۱ ج ۳) ظفیر [2] مشکوٰۃ باب الشفقۃ علی الخلق ص ۴۲۵ [3]

اور یہ عقیدہ محمد رسول اللہ معبود ہیں صریح شرک ہے اس شخص کے پیچھے نماز صحیح نہیں ہے ایسے عقیدے والا مرتد ہے[1] نکاح اس کا فسخ ہوگیا بعد توبہ و تجدید اسلام کے تجدید نکاح ضروری ہے قال اللہ تعالیٰ لا تتخذوا الٰهین اثنین انما هو اله واحد[2]۔ فقط

یہ کہنا کہ اللہ تعالیٰ انسانوں پر قادر نہیں کفر ہے

سوال (۱۸۴) زید نے یہ کلمات کہے کہ اللہ تعالیٰ ہر شئی پر قادر ہے مگر انسان پر قادر نہیں، اور بعض اشیاء بغیر نوشتۂ تقدیر کے ہوتی ہیں اور باجا ہر قسم کا بغرض اعلان شادیوں میں جائز ہے، علماء اور پابند صوم و صلوٰۃ کو اکثر برا کہتا ہے، ایسے کلمات سے کفر عائد ہوتا ہے یا نہیں اور اس کی منکوحہ نکاح میں رہی یا گیا۔

الجواب:۔ یہ کلمات جو زید کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو قادر علی الاطلاق نہیں کہتا اور تقدیر کا منکر ہے اور باجہ شادیوں میں جائز کہتا ہے ان میں سے بعض امور کفر و ارتداد کے ہیں[3] اور بعض فسق و معصیت ہیں جیسے باجہ کے جواز

---

[1] قال اللہ تعالیٰ فی القرآن۔ قل انما انا بشر مثلکم یوحیٰ الیّ انما الٰهکم اله واحد (سورۃ الکہف) [2] وقد ارسل اللہ تعالیٰ رسلا من البشر الی البشر۔ اول الانبیاء آدم و آخرهم محمد علیه السلام الخ (شرح عقائد نسفی ص ۹۲) ظفیر [3] اذا اطلق الرجل کلمة الکفر عمدا لکنه لم یعتقد الکفر الخ قال بعضهم یکفر وهو الصحیح عندی لانه استخف بدینه الخ والحاصل ان من تکلم بکلمة الکفر هازلا او لاعبا کفر عند الکل ولا اعتبار باعتقاده (رد المحتار باب المرتد ص ۳۹۳) ولا یخرج من علمه و قدرته شیئ الجهل بالبعض والعجز عن البعض نقص الخ والنصوص القطعیة ناطقة بعموم العلم وشمول القدرة فهو بکل شیئ علیم و علی کل شیئ قدیر (شرح عقائد النسفیة ص ۳۱ و ص ۳۲) ظفیر

کا قول، پس شخص مذکور کو توبہ و تجدید ایمان اور تجدید نکاح کرنا چاہیئے۔

شاتم کی توبہ قبول ہو سکتی ہے

سوال (۱۸۵) ایک شخص نے ایک سید کو اس طرح سے سب وشتم کی کہ...... کہ سید کو اس پر ایک مولوی صاحب نے یہ حکم دیا کہ شاتم کفارہ ایک ہزار غرباء کو روٹی کھلا کر تجدید اسلام اور تجدید نکاح کر کے اسلام میں داخل ہو جائے۔ آیا شاتم کی توبہ قبول ہو سکتی ہے یا نہیں اور شخص مذکور نماز پڑھے یا نہیں۔

الجواب:- صحیح یہ ہے کہ توبہ اس کی قبول ہو سکتی ہے[1] اس کو چاہیئے کہ توبہ کرے تجدید اسلام و تجدید نکاح کرے، بس اسی قدر کافی ہے اور غرباء کو کھانا کھلانا ضروری نہیں ہے۔ اسلام لانے اور نماز پڑھنے سے اس کو نہ روکیں، فقط

اہل سنت کا عقیدہ حضرت معاویہؓ صحابی میں ہیں

سوال (۱۸۶) ایک شخص اہل سنت والجماعۃ ہو کر کہتا ہے کہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو جو زہر دیا تھا اس میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی بھی سازش تھی دیگر یہ کہ جس وقت امیر معاویہؓ کے مقدم مخصوص پر بچھو نے نیش زنی کی تھی تو اس وقت آپ نے عبید اللہ کی والدہ سے بدفعلی

---

[1] وكذا لو سب نبيا من الانبياء فانه يقتل حداً ولا تقبل توبته مطلقا لكن صرح في آخر الشفاء بان حكمه كالمرتد ومفاده قبول التوبة (درمختار) واما انه حكم الدنيا اما عند الله تعالى فهو مقبولة كما في البحر الخ واخطاء في فهمها لان المراد بها ما قبل التوبة والا لزم تكفير كثير من الائمة المجتهدين القائلين بقبول توبته وسقوط القتل بها عنه (رد المحتار باب المرتد ص۲۹۶ ج۳ و ص۲۹۷ ج۳) ظفیر

کی تھی جس سے عبید اللہ تولد ہوا، اس صورت میں شرعاً کیا حکم ہے؟

الجواب :- حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی خاص ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لئے دعا رخاص فرمائی ہے، بشارت دی ہے، کاتب وحی تھے[1]، ان کی شان میں گستاخانہ خیال رکھنا اور تہمت لگانا سخت گناہ اور معصیت ہے وہ شخص فاسق اور بدکار ہے[2]. جو ایسا عقیدہ رکھتا ہے اس کی نماز روزے کچھ مقبول نہیں ہے، وہ درحقیقت رافضی ہے اس کو ایسے خیال سے توبہ کرنی چاہیئے۔ فقط

رمضان المبارک میں بھی مشرک کو قبر میں عذاب دیا جاتا ہے

سوال (۱۸۷) عذاب قبر در رمضان المبارک فقط بر عصاۃ مومنین درگذر د یا بر کافرین حقیقی نیز

---

[1] عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال لمعاویۃ اللھم اجعلہ ھادیا مھدیا واھد بہ رواہ الترمذی (مشکوۃ باب جامع المناقب ص۵۷۹) وھو احد الذین کتبوا لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الوحی (اکمال فی اسماء الرجال ص۶۱۷) وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ اللہ فی اصحابی لا تتخذوھم غرضا من بعدی فمن احبھم فبحبی احبھم ومن ابغضھم فببغضی ابغضھم ومن اٰذاھم فقد اٰذانی ومن اٰذانی فقد اٰذی اللہ ومن اٰذی اللہ فیوشک ان یاخذہ رواہ الترمذی ایضا ص۵۵۴) ظفیر

[2] وترد شہادۃ من یظھر سب السلف لانہ یکون ظاھر الفسق الخ وقال الزیلعی او یظھر سب السلف یعنی الصالحین منھم وھم الصحابۃ والتابعون لان ھذہ الاشیاء تدل علی قصور عقلہ وقلۃ مروتہ ومن لم یمتنع عن مثلھا لا یمتنع عن الکذب عادۃ (ردالمحتار باب المرتد ص۳۰۴ ج۳) ظفیر۔

الجواب :- فی الحدیث ما من مسلم یموت یوم الجمعۃ او لیلۃ الجمعۃ الا وقاہ اللہ فتنۃ القبر[1] (الحدیث) پس از قید مسلم معلوم شد کہ برائے کافر این حکم نیست۔

جو کچھ ہوتا ہے منجانب اللہ ہوتا ہے

سوال (۱۸۸) ایک صاحب فرماتے ہیں کہ جو کچھ ہوتا ہے منجانب اللہ ہوتا ہے۔

الجواب :- یہ صحیح ہے۔ جو کچھ ہوتا ہے منجانب اللہ ہوتا ہے، قل کل من عند اللہ[2] لیکن بندہ کا سب اعمال خیر و شر کا ہوتا ہے، اس لئے جزا و سزا اس پر مرتب ہے[3] فقط۔

خدا و رسول سے بیزاری کا اظہار کلمۂ کفر ہے

سوال (۱۸۹) زید اپنی زوجہ سے بے وجہ جھگڑ رہا تھا، بکر نے اس کو سمجھایا اور قرآن شریف کی آیت پڑھی، اس پر زید نے کہا ہمیں نہیں چاہیئے تمہاری آیت، تمہارا خدا و رسول، اب زید سے توبہ کرائی جائے یا نکاح لوٹایا جائے۔

الجواب :- یہ کلمہ جو زید کی زبان سے نکلا ہے کلمۂ کفر ہے، زید سے توبہ کرائی جائے اور تجدید اسلام و تجدید نکاح کرائی جائے[4] فقط

بدعتی فاسق ہے، مشرک کی بخشش نہ ہوگی

سوال (۱۹۰) مشرک کی بخشش ہے یا نہیں بدعتی کس امر کا مستحق ہے۔ بدعت کس کو کہتے ہیں؟

---

[1] مشکوٰۃ باب الجمعۃ ص۱۲۱ [2] سورۃ النساء رکوع ۱۱

[3] وللعباد افعال اختیاریۃ یثابون بہا ان کانت طاعۃ ویعاقبون علیہا ان کانت معصیۃ لا کما زعمت الجبریۃ انہ لا فعل للعبد اصلاً وان حرکاتہ بمنزلۃ حرکات الجمادات (شرح العقائد النسفیۃ ص۵۹) ظفیر [4] من لا یرضی من الایمان فہو کافر ومن قال لا ادری صفۃ الاسلام فہو کافر (عالمگیری ص۲۵۶ ج۲) ظفیر۔

الجواب :- کافر اور مشرک کی بخشش نہیں ہے[1] جیسا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ و یغفر ما دون ذلک لمن یشاء[2]

اور بدعت دین میں نئی بات نکالنے کو کہتے ہیں اور بدعتی مخالف اور تارک سنت ہے، بدعتی عاصی و فاسق ہے، مستحق عذاب ہے مگر کافر نہیں ہے

سحر برحق ہے | سوال (۱۹۱) زید کہتا ہے کہ میں سحر کا قائل نہیں، آیا زید کا کہنا غلط ہے یا صحیح، بہرصورت زید کے لئے کیا حکم ہے

الجواب :- مذہب اہل سنت والجماعت کا یہ ہے کہ سحر برحق ہے یعنی اس کا اثر ہوتا ہے، جیسا کہ احادیث سے ثابت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر بعض یہود نے سحر کیا ہے اور آپ پر اس کا اثر ہوا اور پھر اللہ تعالیٰ نے اس کو دفع فرمایا، تفسیر خازن میں ہے ومذھب اھل السنۃ ان لہ وجودا وحقیقۃ والعمل بہ: لکذا[3] پس زید جو ایسا کہتا ہے اسے مذہب اہل سنت والجماعت کی تحقیق کرنی چاہیئے اور علماء اہل سنت سے دریافت کرنا چاہیئے خود بدون علم کے کوئی رائے قائم کر لینا ٹھیک نہیں ہے حدیث شریف میں ہے انما شفاء العی السؤال[4] - الحدیث - فقط

تارک صلوۃ فاسق ہے | سوال (۱۹۲) تارک صلوۃ کافر ہے یا فاسق؟ اگر فاسق ہے تو من ترک الصلوۃ متعمدا فقد کفر کے کیا معنی ہوں گے؟

الجواب :- تارک صلوۃ فاسق ہے اور فقد کفر کے معنی یہ ہے کہ فقد قرب

---

[1] واللہ لا یغفر ان یشرک بہ باجماع المسلمین الخ ویغفر ما دون ذلک لمن یشاء الخ والآیات والاحادیث فی ھذا المعنی کثیرۃ (شرح عقائد نسفی ص) [2] سورۃ النساء - ۱۵ -

[3] دیکھئے تفسیر خازن ص ۳۲ طبع مصر

[4] مشکوۃ کتاب العلم ص ۲۶ وباب التیمم ص ۵۵

کتاب اللقطہ

گری پڑی ہوئی چیزیں اور اُن سے متعلق احکام و مسائل

لقطہ میں مالک یا ورثاء کا پتہ نہ چلے تو اس کی طرف سے صدقہ کردے

سوال (۱) زید ایک دوکان پر آیا اس دوکان پر اتفاق سے ۵۲ تولہ چاندی چھوڑ گیا۔ اور بھول گیا۔ جب یاد آیا، دوکاندار سے دریافت کیا، دوکاندار نے صاف انکار کردیا اور دوکاندار اپنے کام میں لے آیا، جس کو عرصہ چالیس سال کا ہوا اس کے بعد وہ دوکاندار مالدار ہوگیا، جب بیمار رہا تو اس نے اپنی اولاد کو وصیت کی کہ وہ چاندی مالک کو دیدینا، اب عرصہ کثیر گذر گیا اس مالک چاندی کا کچھ پتہ و نشان نہیں اور یہ بھی معلوم نہیں کہ وہ ہندو تھا یا مسلمان اب وارثوں کو کیا کرنا چاہیئے۔ اور وہ دوکاندار جو وصیت کرکے مرگیا اس دین سے کس طرح بری ہوسکتا ہے۔

الجواب:- ایسی حالت میں کہ مالک کا پتہ نہ لگے اور نہ اس کے ورثہ

کا پتہ لگے اس قدر چاندی فقراء ومساکین پر صدقہ کردی جائے۔ امید ہے کہ اس طرح کرنے سے مواخذہ حق العباد سے بری ہوجاوے گا، یہ صدقہ کرنا مالک چاندی کی طرف سے سمجھا جاوے اور بعد صدقہ کردینے کے مالک یا اس کے ورثا کا پتہ لگ جاوے[1] تو ان سے کہدیا جاوے، اگر وہ صدقہ پر راضی ہوجاویں تو فبہا ورنہ ان کو دینا ہوگا۔ فقط۔

پڑی ہوئی چیز لقطہ ہے مسجد میں لگانا درست نہیں ہے

سوال (۲) اگر مسجد میں کسی شخص نامعلوم کا کپڑا یا اور کوئی چیز پڑی پاوے تو اس چیز کو مسجد میں صرف کرسکتے ہیں یا نہیں۔

الجواب۔ وہ لقطہ ہے اس کا اعلان کرنا چاہیئے، مسجد کے صرف میں نہ لایا جاوے[2]

---

[1] اللقطۃ ھی رفع شئ ضائع للحفظ علی الغیر لا للتملیک الخ ندب دفعھا لصاحبھا ان امن علی نفسہ تعریفھا الخ وعرف ای نادی علیھا حیث وجدھا وفی المجامع الی ان علم ان صاحبھا لایطلبھا او انھا تفسد ان بقیت کالاطعمۃ والثمار کانت امانۃ الخ فینتفع الرافع بھا لو فقیرا والا تصدق بھا علی فقیر الخ فان جاء مالکھا بعد التصدق خیر بین اجازۃ فعلہ ولو بعد ھلاکھا ولہ ثوابھا وتضمینہ الخ (الدر المختار علی ھامش رد المحتار کتاب اللقطۃ ص ۳۲۹ وص ۳۳۳ ج ۳) ظفیر

[2] اللقطۃ ھی رفع شئ ضائع للحفظ علی الغیر لا للتملیک ندب رفعھا لصاحبھا ان امن علی نفسہ تعریفھا والا فالترک اولیٰ وان اخذ لنفسہ حرم الخ فینتفع الرافع بھا لو فقیرا والا تصدق بھا علی فقیر الخ (الدر المختار علی ھامش رد المحتار کتاب اللقطۃ ص ۳۲۹ ج ۳) ظفیر۔

سوال (۳) زید کو کوئی چیز راستہ میں پڑی ہوئی ملی، اس کو اٹھا کر اپنے صرف میں لا سکتا ہے یا نہیں۔

(کوئی چیز پڑی ہوئی ملی تو وہ لقطہ ہے اعلان کیا جاوے)

الجواب:- وہ لقطہ ہے اس کی تعریف کرے یعنی مسجد یا بازار میں پکار کر دریافت کرے کہ کسی کی کوئی چیز گم ہوئی تو ظاہر کر دو[1] فقط واللہ اعلم

سوال (۴) مدرسہ ہذا کے احاطہ میں اس گوشہ میں جہاں خاکروبان مدرسہ بعد فراغت کام بیٹھتے ہیں ایک چادر پڑی ہوئی ملی، اس واقعہ کو دو سال سے زائد ہو گئے چند مرتبہ اعلان بھی کیا مگر کوئی مالک اس کا نہیں آیا۔ آیا اس کو فروخت کر کے اس کی قیمت مدرسہ میں داخل کرنا جائز ہے یا نہیں

(اعلان کے بعد بھی مالک نہ ملے تو لقطہ کا کیا حکم ہے)

الجواب:- صرف طلبا میں اس کو داخل کر دیا جاوے، یہ درست ہے[2]۔ فقط

سوال (۵) مسجد میں بعد نماز عشاء کے نوٹ یا روپیہ وغیرہ پایا جاوے اور معلوم نہیں کس کے ہیں اس کو افطاری میں صرف کرنا جائز ہے یا نہیں، اور کتنی مدت تک انتظار کرنا چاہیئے، اور مسجد کی جائداد میں تصرف کرنا جائز ہے یا نہ۔

(لقطہ کا اعلان اسکا افطاری میں صرف کرنا درست نہیں)

---

[1] وعرف ای نادی علیہا حیث وجدہا وفی المجامع (درمختار) فقال الحلوانی یکفی عن التعریف اشہادہ عند الاخذ بانہ اخذہا یردہا ومنہم من قال یاتی علی بواب المساجد وینادی قولہ ای نادی اشار ان المراد بالتعریف الجہر بہ کما فی الخلاصۃ ردالمحتار کتاب اللقطۃ ج ۳ [2] فقیر لہ فینتفع الرافع بہا لو فقیرا والا تصدق بہ علی فقیر وفی الغیبۃ لو رجا وجود المالک وجب الایصاء فان جاء مالکہا بعد التصدق خیر بین اجازۃ فعلہ ولو بعد ہلاکہا وتضمینہ (الدرالمختار علی ہامش ردالمحتار کتاب اللقطۃ ج ۳)

الجواب: حکم اس روپیہ اور نوٹ کا لقطہ کا ہے اور لقطہ کا حکم یہ ہے کہ اتنی مدت تک اس کی تعریف کرے کہ جان لے کہ اس کا مالک نا امید ہو گیا ہوگا اور اب طلب نہ کرے گا، اور تعریف یہ ہے کہ اس موقع پر جہاں سے وہ چیز ملی ہے لوگوں سے دریافت کرتا رہے اور تحقیق کرتا رہے کہ کسی کی کوئی چیز کوئی گئی ہو تو آکر بیان کرے۔ جب مالک کے ملنے سے نا امیدی ہو اور بظن غالب یہ گمان ہو کہ اس کے مالک نے اب تلاش چھوڑ دی ہو گی اور وہ اب اس کو طلب نہ کرے گا تو اگر خود محتاج ہے تو اپنے صرف میں لاوے ورنہ فقراء پر صدقہ کرے اس کے بعد اگر مالک آجاوے، اگر اس صدقہ وغیرہ پر راضی ہوجائے فبہا ورنہ اس کو اپنے پاس سے دینا پڑے گا الحاصل یہی تفصیل اس صورت میں ہے یہ جائز نہیں کہ افطاری میں اس کو صرف کردے کیونکہ افطاری میں اغنیاء اور فقراء سب ہی ہوتے ہیں، اور مسجد کی جائداد کی آمدنی کو بلا استحقاق اپنے صرف میں لانا جائز نہیں ہے[1]

---

[1] اللقطۃ الخ فان اشہد علیہ بانہ اخذہ لیردہ علی ربہ ویکفیہ ان یقول من سمعتموہ ینشد لقطۃ فدلوہ علی وعرف ای نادی علیہا حیث وجدہا وفی المجامع الی ان علم ان صاحبہا لایطلبہا او انہا تفسد ان بقیت کالاطعمۃ والثمار الخ فینتفع الرافع بہا لو فقیرا والا تصدق علی فقیر فان جاء مالکہا بعد التصدق خیر بین اجازۃ فعلہ ولو بعد ہلاکہا او تضمینہ (درمختار) قولہ ای ان علم الخ لم یجعل للتعریف مدۃ اتباعا للسرخسی فانہ بنی الحکم علی غالب الرأی فیعرف القلیل والکثیر الی ان یغلب علی رأیہ ان صاحبہ لایطلبہ (رد المحتار ج ۳ ص ۳۲۱) - ظفیر

مالک سے جب ناامیدی ہوجائے تو لقطہ کو صدقہ کرنا چاہیئے

سوال (۶) مجھے ریل میں سے ایک بار نقرئی پڑا ہوا ملا، میں نے ہرچند مالک کو تلاش بھی کیا مگر پتہ نہیں لگا اس کو تین سال گذرتے ہیں وہ میرے پاس موجود ہے اس کے لئے کیا حکم ہے۔

الجواب: ایسی صورت میں حکم یہ ہے کہ جس وقت مالک کے ملنے سے ناامیدی ہوجائے تو اس کو فقراء پر صدقہ کردیا جاوے[1]

مالک کے نہ ملنے پر لقطہ کو صدقہ کردے

سوال (۷) زید کو راستہ سے ایک کپڑا پڑا ہوا ملا اور مالک اس کا معلوم نہیں تو اس کپڑے کو کیا کرنا چاہیئے۔

الجواب: اولاً اس کپڑے کی تعریف باقاعدہ کرے یعنی مالک کی تلاش کرے اگر مل جائے اس کو دیدے ورنہ جو مالک کے ملنے سے ناامیدی ہوجاوے تو مساکین پر صدقہ کردے[2]۔

لقطہ کا شرعی حکم

سوال (۸) قاضی علیم الدین مرحوم رئیس شاملی نے اپنی حیات میں مکانات سکونتی وجائداد زرعی بنام دارالعلوم دیوبند وقف کی بعد انتقال قاضی صاحب مرحوم کے اور جملہ سامان خانگی نقدی و دیگر جائداد وغیرہ کے ورثاء کو پہنچا۔ اب ایک عرصہ دراز کے بعد مکان وقف دارالعلوم دیوبند میں ایک کونے کے اندر سے مبلغ تین سو پچاس روپیہ سکہ رائج الوقت کی رقم ایک ہانڈی میں گڑی ہوئی برآمد ہوئی. لہذا ایسی صورت میں رقم مذکور کس کو پہنچے گی آیا وقف کو یا واقف مرحوم کے ورثاء کو۔

---

[1] وعرف ای نادی علیها حیث وجدها وفی المجامع الی ان علم ان صاحبها لا یطلبها او انها تفسد ان بقیت کالاطعمة والثمار کانت امانة الخ فینتفع الرافع بها لو فقیرا والا تصدق علی فقیر الخ (الدر المختار علی هامش رد المحتار کتاب اللقطة ص ۳۲۲ ج ۳) ظفیر [2] ایضاً۔ ظفیر

الجواب:۔ اس رقم کا حکم لقطہ کا سا ہے اور لقطہ کا حکم یہ ہے کہ اگر کوئی مالک اس کا معلوم نہ ہو تو وہ فقراء کا حق ہے، فقراء پر صدقہ کر دیا جاوے پس اگر ورثہ میں سے کوئی دعویٰ کرے کہ یہ ہمارے مورث کا رکھا ہوا ہے اور علامات و نشان بتلاوے تو وارثوں کو ملے گا، ورنہ فقراء پر صدقہ کیا جاوے[1]

مالک کے نہ ملنے پر لقطہ صدقہ کردے

سوال (۹) مسجد میں ایک جا نماز ایک ڈبہ پان کا ملا مالک معلوم نہیں اسکو کیا کیا جائے

الجواب:۔ جس مالک کے ملنے سے ناامیدی ہو جاوے تو فقراء و مساکین پر صدقہ کر دیا جاوے[2]

اعلان کے بعد جب مالک سے مایوس ہو تو محتاج لقطہ کا استعمال کر سکتا ہے

سوال (۱۰) اگر کوئی شخص کوئی چیز پڑی پاوے ۴۰ روز تک اس کے مالک کا پتہ نہ چلے تو اگر وہ غریب ہے تو خود رکھ سکتا ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ بعد تعریف کے اگر پانے والا محتاج ہے تو خود رکھ سکتا ہے اور بعد میں اگر مالک مل جائے تو اس کو اختیار ہے کہ پانے والے کو معاف کر دے یا اس سے ضمان لے لیوے[3]

---

[1] وعرف الی ان علم ان صاحبها لا یطلبها او انها تفسد الخ فینتفع الرافع بها لو فقیرا والا تصدق علی فقیر (درمختار) لان الغنی لا یحل له الانتفاع بها الا بطریق القرض لکن باذن الامام (رد المحتار کتاب اللقطہ ص ۳۴۴ ج ۳) ظفیر [2] ایضاً۔ ظفیر

[3] فینتفع الرافع بها لو فقیرا والا تصدق علی فقیر الخ فان مالکها بعد التصدق خیر بین اجازة فعله بعد هلاکها وتضمینه الخ (الدر المختار علی هامش رد المحتار کتاب اللقطہ ص ۳۴۴ ج ۳) ظفیر

مالک نہ ملنے پر لقطہ کو کیا کرے

سوال (۱۱) ایک شخص لاپتہ چھتری اپنی بھول گیا جس کو تقریباً دو ماہ ہوئے اب تک نہیں آیا ہر جمعہ کو چھتری قریب ممبر کے لٹکا کر بآواز بلند اعلان کر دیا جاتا ہے، اب اس چھتری کو کیا کیا جائے۔

الجواب:۔ اس چھتری کو اب کسی محتاج کو صدقہ کر دیا جاوے یا خود اٹھانے والا چھتری کا اگر محتاج ہو تو رکھ سکتا ہے پھر اگر مالک کا پتہ لگ جاوے تو اس مالک کو اختیار ہوگا کہ یا وہ صدقہ کو جائز رکھے یا اس کا معاوضہ لیوے فقط کذا فی الدر المختار[1]

لقطہ کا مال مسجد میں صرف نہ کرے

سوال (۱۲) اگر کوئی شخص کوئی چیز شاہراہ عام پر پڑی ہوئی پائے اور بوجہ شاہراہ عام ہونے اس کا مالک دریافت نہ کیا جاسکے تو اس شئی کو فروخت کر کے مصرف مسجد میں لاسکتا ہے یا کیا کرے

الجواب:۔ جب کہ باوجود تلاش اور تحقیق کے مالک کا پتہ نہ چلے تو حکم ہے کہ اٹھانے والا اس چیز کو کسی محتاج کو دیدیوے یا اگر خود محتاج ہے تو خود اپنے کام میں لاوے پھر اگر مالک آ جاوے اور وہ صدقہ کی اجازت دے تو خیر ورنہ اس شخص کو اس کی ضمان اپنے پاس سے دینی ہوگی۔ اور مسجد میں اس کو صرف نہ کرے[2]

تلاش کے بعد مالک کا پتہ نہ چلے تو کیا کرے

سوال (۱۳) زید برائے حج کعبۃ اللہ گیا، واپسی میں غلطی سے کسی دوسرے شخص کی ایک بوری جس میں مختلف قسم کے برتن میں ہمراہ

---

[1] فینتفع الرافع بہا لو فقیرا والا تصدق بہا علی فقیر فان جاء مالکہا بعد التصدق خیر بین اجازۃ فعلہ ولو بعد ہلاکہا وتضمینہ الخ (الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب اللقطہ ص ۳۴۳ / ۳) ظفیر [2] عرف الی ان علم ان صاحبہا لا یطلبہا الخ فینتفع الرافع بہا لو فقیرا والا تصدق علی فقیر (ایضاً ص ۳۴۳ و ص ۳۴۴) ظفیر

لے آیا اس بوری پر ایک **شخص** کا نام بھی لکھا ہوا ہے، لیکن کوئی مفصل پتہ نہیں لکھا جس کے ذریعہ سے اس کا مال اس کو واپس کر دیا جائے، اب مکان پر پہونچ کر زید نے اعلان کیا کہ اس قسم کی بوری غلطی سے میں لے آیا ہوں جن صاحب کی ہو لے لیں مگر اس کے مالک کا پتہ نہیں چلتا اس کے متعلق حکم شرعی کیا ہے۔

الجواب:- اس کا حکم لقطہ کا ہے اگر بعد تلاش کے مالک کا پتہ معلوم نہ ہو تو حکم اس کا یہ ہے کہ ان جملہ اشیاء کی فہرست لکھ کر اپنے پاس رکھے اور ان اشیاء کو فقراء کو صدقہ کر دیوے اور اگر خود محتاج ہے تو خود ہی اپنے صرف میں لا سکتا ہے پھر اگر کسی وقت مالک کا پتہ معلوم ہو جاوے تو اس کو اختیار ہے کہ یا وہ صدقہ کو جائز رکھے یا قیمت ان اشیاء کی اٹھانے والے سے لے لیوے[1]

مسلمان میت کی جیب سے رقم ملی کیا کرے | **سوال** (۱۴) تصادم ریل سے بہت آدمی فوت ہو گئے تھے جب ان کو غسل دینے لگے تو ایک مسلمان میت کے پاس سے کچھ روپیہ نکلا اور اس میت کا پتہ نشان کچھ معلوم نہیں کہ اس کے ورثاء کو وہ روپیہ دیا جاوے، تو مسجد میں اس روپیہ کو صرف کرنا درست ہے یا نہیں

الجواب:- حکم یہ ہے کہ ایسا مال فقراء پر صدقہ کر دیا جاوے، مسجد میں صرف نہ کیا جاوے، ثواب اس کا میت کو پہونچے گا۔

عرصہ تک جب مالک کا پتہ نہ چلے تو لقطہ کی بیع جائز ہے | **سوال** (۱۵) ایک شخص نے عرصہ ڈیڑھ

---

[1] عرف الی ان علم ان صاحبها لا یطلبها او انها تفسد ان بقیت کانت امانة الخ فینتفع الرافع بها لو فقیرا والا تصدق علی فقیر الخ فان جاء مالکها بعد التصدق خیر بین اجازة فعله او تضمینه الخ الدر المختار علی هامش رد المحتار کتاب اللقطة ص ۳۲۰ ج ۳ ظفیر۔

سال کا ہوا ایک ٹرنک ریل گاڑی میں پڑا پایا اس کا کوئی وارث نہیں ملا اس میں بیس روپیہ کچھ کپڑے ایک دستی مشین سینے کی تھی اب وہ مشین فروخت کرنا چاہتا ہے میں خرید کر سکتا ہوں یا نہیں۔

الجواب:۔ جب کہ اس قدر عرصہ تک مالک کا کچھ پتہ نہیں لگا تو اس کا بیچنا اور خریدنا درست ہے مگر اس فروخت کرنے والے کے لئے یہ حکم ہے کہ اگر وہ خود محتاج نہیں ہے تو اس قیمت کو اور اسی طرح باقی سامان اور نقد کو فقراء پر صدقہ کر دے اور اگر وہ خود محتاج ہے تو خود بھی اپنے صرف میں لا سکتا ہے اور پھر مالک کے ملنے کے بعد اس کو اختیار ہے خواہ اس صدقہ کو جائز رکھے یا اس کا معاوضہ لے لیے

بزرگ کے مزار سے کوئی چیز ملی تو اس کو کیا کرے۔ **سوال (۱۶)** اگر کسی شخص کو مزار بزرگ پر سے کوئی چیز پا دے تو وہ اس پائی ہوئی شئی کو اپنے صرف میں لا سکتا ہے یا نہیں جب کہ اس کا مالک معلوم نہ ہو۔

الجواب:۔ پائی ہوئی شئی کے متعلق حکم شرعی یہ ہے کہ بعد تعریف اور اعلان ضروری کے کسی محتاج پر صدقہ کر دیا جاوے اور اگر خود محتاج ہو تو خود اپنے صرف میں لا دے۔ پھر اگر مالک مل جاوے تو اس کو اختیار ہے کہ وہ اس صدقہ کو جائز رکھے یا پانے والے سے

لہ عرف الی ان علم ان صاحبها لا یطلبها او انها تفسد ان بقیت کانت امانة الخ فینتفع الرافع بها لو فقیرا والا تصدق علی فقیر الخ فان جاء مالکها بعد التصدق خیر بین اجازة فعله او تضمینه (الدر المختار علی هامش رد المختار کتاب اللقطہ ...)

ظـــفـــر

اس کا معاوضہ لے لے۔[۱]

سرقہ کی رقم ملی اس کا مصرف کیا ہے

سوال (۱۷) زید کو کچھ نقد سرقہ کیا ہوا جو کہ قرینہ سے کافر کا معلوم ہوتا ہے شہر سے باہر ملا ہے، اور مالک معلوم نہیں اب اگر زید اس کا اظہار کرتا ہے تو اس کو اپنی عزت کا خوف ہے کہ اس کے اوپر کوئی دعوی کردے، اب شرعاً کیا حکم ہے۔

الجواب: خفیہ طور سے مالک کا پتہ لگا دے اگر معلوم ہو جاوے تو کسی ذریعہ سے اس کے پاس پہنچا دیوے اور اگر مالک معلوم نہ ہو تو فقراء پر صدقہ کردے اور اگر اٹھانے والا خود محتاج ہے تو خود اپنے خرچ میں بھی لا سکتا ہے، والتفصیل فی کتب الفقہ۔

غیر آباد جگہ میں رقم ملی تو وہ بھی لقطہ کے حکم میں ہے

سوال (۱۸) زید کے پڑوس میں ایک ہندو رہتا تھا عرصہ آٹھ … ال کا ہوا کہ سب مر گئے کوئی باقی نہیں ہے، مکان خالی بے مرمت ہو کر دیوار وغیرہ بھی گر گئی، زید کی بی بی کو وہاں سے ایک کوزہ میں ساٹھ روپیہ ملے، یہ اپنے خرچ میں لا سکتی ہے یا نہیں۔

---

[۱] عرف الی ان نادی علیہا حیث وجدھا او فی المجامع الی ان علم ان صاحبہا لا یطلبہا او انہا ینتفع الرافع بہا لو فقیراً والا تصدق علی فقیر الخ فان جاء مالکہا بعد التصدق خیر بین اجازۃ فعلہ ولو بعد ہلاکہا او تضمینہ (الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب اللقطہ ص ۳۴۴ ج ۳) ظفیر۔ [۲] وترد العین لو قائمۃ وان باعہا او وہبہا لبقائہا علی ملک مالکہا (در مختار) قال ابو حنیفۃ لا یحل للسارق الانتفاع بہا بوجہ من الوجوہ (رد المحتار باب السرقہ ص ۲۹۱ ج ۳) لقطہ کا حکم اور اسکا حوالہ بار بار گذر چکا۔ ظفیر

الجواب :- اس کا حکم لقطہ کا ہے اور لقطہ کا حکم یہ ہے کہ اس جگہ اور دیگر مجامع میں اس کی تعریف کرے یعنی ایک عرصہ تک، اور ظاہر الروایۃ میں ایک برس تک پکار کر دریافت کرے کہ کسی کی کوئی چیز کھوئی گئی ہو تو بتلادے۔ عورت اگر خود یہ کام نہ کر سکے تو دوسروں کے ذریعہ سے کرادے۔ پھر اگر کوئی مالک نہ ملے تو فقراء پر صدقہ کر دے۔ اور اگر خود محتاج ہے تو خرچ کرے پھر اگر مالک مل گیا تو وہ خواہ اس کے فعل کو جائز رکھے یا اس سے ضمان لے لے۔ درمختار میں ہے وعرف ای نادیٰ علیها حیث وجدها و فی المجامع الیٰ ان علم ان صاحبها لا یطلبها الخ فینتفع الرافع بها لو فقیراً والا تصدق علی فقیر الخ فان جاء مالکها بعد التصدق خیر بین اجازۃ فعله او تضمینه[1]۔

لقطہ کو غنی استعمال نہیں کرسکتا

سوال (۱۹) لقطہ کو غنی استعمال کر سکتا ہے یا نہیں۔؟

الجواب :- لقطہ کو غنی خود استعمال نہیں کر سکتا[2]۔

اگر خود محتاج ہو تو لقطہ استعمال کرسکتا ہے

سوال (۲۰) اگر کسی کو زمین پر پڑا ہوا کچھ نقد روپیہ یا اسباب مل جاوے تو اپنے خرچ میں لادے یا محتاجوں

---

[1] دیکھئے الدر المختار علی هامش رد المحتار کتاب اللقطہ ۳۲۱/۳) ظفیر۔

[2] فینتفع الرافع بها لو فقیراً والا تصدق علی فقیر الخ (درمختار) قوله لو فقیرا قید به لان الغنی لا یحل له الانتفاع بها الا بطریق القرض لکن باذن الامام نهر قوله علی فقیر الخ قالوا ولا یجوز علی غنی ولا علی طفله الفقیر و عبده (رد المحتار کتاب اللقطہ ۳۲۲/۳ و ۳۲۳/۳) ظفیر۔

کو صدقہ کردے۔

الجواب:۔ محتاجوں میں صدقہ کردے اور اگر خود محتاج ہو تو خود بھی صرف کرسکتا ہے[1]

پڑے ہوئے روپے پر لقطہ کا حکم جاری ہوگا

سوال (۱۰۴) راستہ میں زید کو دس دس روپے کے دو نوٹ پڑے ہوئے ملے ان کو کیا کرے؟

الجواب:۔ اس روپے کو فقراء ومساکین پر صدقہ کردے، غرض یہ ہے کہ حکم لقطہ کا اس میں جاری ہوگا۔[2]

---

[1] فینتفع الرافع بہا لو فقیراً والا تصدق علی فقیر (الدر المختار علی هامش رد المحتار کتاب اللقطہ ج ۳ ص ۳۴۲ و ص ۳۴۳) ظفیر

[2] فینتفع الرافع بہا لو فقیرا والا تصدق علی فقیر الخ (الدر المختار علی هامش رد المحتار کتاب اللقطہ ج ۳ ص ۳۴۲ و ص ۳۴۳) ظفیر

تم الجزء الثانی عشر بعون الله تعالیٰ وبتوفیقہ علی ید العبد الضعیف محمد ظفیر الدین المفتاحی ویلیہ الجزء الثالث عشر ان شاء الله —